Shab e gham
GUZAAR AYE
Izza iqbal
Kahanifreak.com

انتساب!

بے شک سبھی تعریفیں اللہ ہی کیلیئے۔۔وہی ہے جو دلوں میں محبت ڈالتا ہے۔۔
اس رب تعالی کا شکر جس نے حضرت محمد کو بھیج کر ہمیں بہترین امت بنا دیا۔۔

میری کتاب ان سبھی لوگوں کے نام جنہوں نے مجھے کبھی زندگی کے سفر میں تنہا نہیں چھوڑا۔۔

مودبانہ گزارش!

اس کتاب کو خریدنے والے سبھی لوگوں سے گزارش ہے کہ اس کتاب کو پڑھتے وقت مصنفہ کو انسان ہونے کا مارجن ضرور دیجئے۔۔مصنفہ نہ ہی تو کوئی اردو لیٹریچر کی استاد ہے اور نہ ہی کوئی اس کا علم رکھنے والی۔۔اک عام سی بندی ہے جس کا دور دور تک اردو لیٹریچر سے کوئی واسطہ نہیں

Kahanifreak.com

ماسوائے اس کے کہ ہفتے میں تین سے چار اردو ناولز پڑھ لئے۔۔اور اردو کے ساتھ بھی اتنا ہی واسطہ ہے جتنا عام انسان کا اپنی مادری زبان سے ہوتا ہے۔۔اس لئے اگر تو آپ اس کتاب کو املاء کی غلطیاں تلاش کرنے کیلیئے پڑھ رہے ہیں یاں اردو سیکھنے کیلیئے تو اس کتاب کو کسی اور کو تحفہ کر دی جئے۔۔انسان کبھی بھی عقل قل نہیں ہو سکتا۔۔اسی سبب اس کا کام کبھی کاملیت بھی حاصل نہیں کر سکتا۔۔امید ہے آپ کو اس کتاب میں تحریر کہانی پسند آئے گی۔۔

Kahanifreak.com

اے دل ناداں۔۔شب غم ہے

چاندنی رات ہے مگر شب غم ہے۔۔

محبوب آنکھوں سے دور ہے۔۔فراق یار ہے۔۔

تو شب غم ہے۔۔

محبوب جذبوں سے ناآشنا ہے۔۔۔

تو شب غم ہے۔۔

خلوتوں میں خیال یار ہے۔۔

توشب غم ہے۔۔

عزہ اقبال

وہ صبحانی ویلا کے ڈرائنگ روم میں بیٹھا فاروق صبحانی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔وہ یہ دہلیز کبھی نہ پار کرتا۔۔ایسا کرنے کی اس کی ہمت بھی کبھی نہ ہوتی۔۔ مگر اولاد کیلئے انسان کیا کچھ نہیں کر گزرتا۔۔اور یہاں تو بات پھر اس کی بیٹی کی تھی۔۔۔وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھا جب فاروق صبحانی اندر تشریف لائے۔۔۔

"تم۔۔تم یہاں۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں قدم رکھنے کی۔۔"وہ اپنے چہرے پر مسکراہٹ لئے اندر داخل ہوئے تھے مگر جو نہی سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا تو مزاج فوراً بگڑ گئے۔

"آپ کو اللہ رسول کا واسطہ۔۔ صرف اک بار میری التجا سن لیں۔۔ صرف ایک بار۔۔"اس کی آواز میں نہ تو پہلے والی گرج تھی اور نہ ہی پہلے والی سرکشی۔ وہ اس وقت صرف قسمت کا مارا ایک عام انسان دکھائی دے رہا تھا۔

وقت اور قسمت دو ایسی چیزیں ہیں جنہیں انسان کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ یہ دونوں چاہیں تو صحرا میں بھٹکتے انسان کو سیراب کر دیں نہ چاہیں تو انسان کو سمندر کے کنارے پیاسا مار دیں۔

"تم نے دو بڑی ہستیوں کا واسطہ دے کر میرے ہاتھ باندھ دیے ہیں۔۔ کہو کیوں آئے ہو۔۔"

Kahanifreak.com

رب العالمین اور رحمت العالمین کی شرم میں انہوں نے غصے کو پی جانا زیادہ مناسب سمجھا تھا۔

"میں بہت شرمندہ ہوں جو کچھ بھی میں نے برسوں پہلے کیا۔۔"وہ سر جھکائے کہہ رہا تھا۔ کل کا بادشاہ آج کا مظلوم تھا۔

صبحانی صاحب نے اس کی بات کو بیچ میں ہی ٹوک دیا"بس۔۔اس بات کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔وہ کب کا اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر کے جا چکی ہے۔۔اب تمہاری ندامت اس کے کسی کام کی نہیں۔۔"

ان کا چہرا بے تاثر تھا۔وہ جتنا کچھ دیکھ چکے تھے اب ان کے جذبات نے بھی چہرے پر اپنے نقش دھرنا چھوڑ دئے تھے۔

"جانتا ہوں۔۔اور یہ بھی مانتا ہوں اس بات کا احساس بہت دیر سے ہوا کہ اللہ اپنے بندے کے ساتھ کی گئی زیادتی کبھی نہیں بھولتا بس ظالم کی رسی دراز کئے دیتا ہے۔۔آج جب بات خود مجھ پر میری اولاد پر آئی ہے تو سمجھ آیا ہے جس پر بیتی ہے اس پر غضب ڈھاتی ہے۔۔"اس نے کچھ دیر کا توقف کیا۔۔

"میں آپ سے التجا کرتا ہوں میری بیٹی کی عزت بچا لیں۔۔جو گناہ مجھ سے سرزد ہوئے ہیں ان کا خمیازہ بھگتنے سے میری بیٹی کو بچا لیں۔۔آپ کو سوہنے نبی کا واسطہ اس کی عزت کو داغدار ہونے سے بچا لیں۔۔"وہ روتے ہوئے صوفے سے نیچے آ گرا۔

Kahanifreak.com

صبحانی صاحب نے آگے بڑھ کر اسے اٹھا کر صوفے پر بیٹھایا۔۔ بھلے کتنی ہی نفرت تھی مگر اس شخص نے واسطے بڑی ذاتوں کے دئے تھے۔۔ پھر بیٹیاں تو کلیوں سی معصوم ہوتی ہیں۔۔

"ایک بار پھر تم اپنی مفاد پرستی میں یہاں چلے آئے ہو۔۔۔ ورنہ احساس تو تمہیں ابھی بھی نہیں ہوا کہ تم نے غلط کیا تھا۔۔ جنہیں احساس ہو جاتا ہے ناں وہ سچائی کو اپنے جھوٹوں سے ڈھانپا نہیں کرتے۔۔ اگر تمہیں احساس ہو گیا ہوتا تو تم اسے اب تک سچائی بتا چکے ہوتے۔۔" وہ اسے تاسف سے دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

"خیر حوصلہ رکھو اللہ بہتر کرے گا۔۔" انہوں نے پانی کا گلاس اسے تھمایا۔

"لو پہلے پانی پیو اور تفصیل سے بتاؤ۔۔"

سامنے بیٹھے شخص نے گلاس تھام لیا مگر لبوں کو سیر اب کرنے کے بجائے گلاس کو میز پر رکھ دیا "بس اپنا ہی بویا کاٹ رہا ہوں۔۔" اور پھر سارا واقع کہہ ڈالا۔

"تم مجھے اپنا نمبر دے دو۔۔ بس اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔۔ بیٹی تو بیٹی ہوتی ہے پھر بھلے دشمن کی ہو یا دوست کی۔۔ یہ تو پھر۔۔"

وہ جملہ مکمل نہیں کر پائے، چاہتے ہوئے بھی وہ اپنے رشتے کا اظہار نہیں کر پائے۔ ماضی میں برداشت کی گئی زیادتیوں نے ان کی زبان کو اجازت ہی نہیں دی کہ وہ اپنے رشتے کا اظہار کر پاتے۔

Kahanifreak.com

رات کے قریباً ۱۲ بجے ایک ہاتھ میں لگیج بیگ کو تھامے اور دوسرے ہاتھ سے کوٹ پکڑے ہوئے وہ وہ ایئرپورٹ سے باہر آیا تھا۔۔ڈرائیور پہلے سے ہی گاڑی کے گیٹ کے پاس کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔ ضرار کو دیکھتے ہی اس نے سلام کرنے کے بعد لگیج بیگ کو اس کے ہاتھ سے لے لیا۔۔ ضرار نے پچھلی نشست سنبھالتے ہی آنکھیں بند کرتے ہوئے سر سیٹ کی پشت پر گرا دیا اور ڈرائیور کو گاڑی گھر لینے کے بجائے اپنے ماموں کے گھر کی طرف موڑنے کا کہا۔ تھکاوٹ کے باوجود بھی اسے پہلے کسی کو دیکھنا تھا۔۔ بھلے وہ اسے پہچانتی ہوں یاں نہیں مگر وہ تو نہیں جانتا تھا۔۔ رات بھی کافی ہو چکی تھی اور اس کا وہاں زیادہ دیر رکنے کا ارادہ بھی نہیں تھا جبھی ڈرائیور کو کار باہر ہی روک کر انتظار کرنے کا بولتے ہوئے وہ خود اندر چلا آیا۔ رخ ان کے کمرے کا تھا۔۔اس نے آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر جھانکا وہ سو رہی تھیں۔۔ ضرار بغیر چاپ پیدا کئے ان تک آگیا اور جھکتے ہوئے ان کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔

"کاش میں ان پیسوں سے آپ کو وہ سب دے سکتا جس کی آپ کو تمناء ہے۔۔" اک پل کو مایوسی نے ڈیرے ڈالنے کی کوشش کی تھی مگر پھر اگلے ہی لمحے اس نے مایوسی کو شکست سے دوچار کر دیا۔۔اپنے سر کو جھٹکا۔۔"الحمدللہ آپ میرے پاس ہیں۔۔۔"

وہ سیدھا ہونے کے بعد آہستہ سے چلتا ہوا ان کے پاوں کی جانب آیا اور پنجوں کے بل بیٹھ کر ان

کے پاوں چومے۔۔ماں کے پاوں چومتے ہی اسے ایسا محسوس ہوا جیسے جنت کے در و دیوار چھو آیا ہو۔۔اس نے اک لمبی سی پر سکون سانس لی۔۔اسے اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس ہوا۔۔اس نے پلٹ کر دیکھا تو نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا دیا۔۔پیچھے کھڑے صبحانی صاحب بھی اس کو ہی دیکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔

صبحانی صاحب کافی کا بول کر بالکونی میں آ گئے۔۔وہ گرے رنگ کی شرٹ کے بازوں کو کہنیوں تک موڑے سامنے کھڑا آسمان پر شاید کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔ان کے قدموں کی چاپ سنتے ہی آسمان پر سے نظریں ہٹاتے ہوئے وہ ان کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"میں جانتا تھا آپ ہمیشہ کی طرح جاگ رہے ہوں گے" وہ صبحانی صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہہ رہا تھا۔

"اور میں بھی جانتا تھا کچھ بھی ہو جائے تم انعم کو دیکھے بغیر گھر نہیں جاؤ گے۔" وہ بھی پر یقین لہجے میں اس سے کہہ رہے تھے۔

"کیا کروں تھکاوٹ تو بہت ہے۔۔ مگر انہیں نہ دیکھوں تو روح کو سکون نہیں آتا۔۔"تکلیف کے سایے نے اس کے چہرے کو لپیٹ میں لیا۔

"تمہیں پتا ہے انعم بہت خوش قسمت ہے کہ اس کو تمہارے جیسی اولاد ملی ہے۔۔"

Kahanifreak.com

درد بھری مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا۔وہ کبھی بھی خود کو نیک اولاد میں نہیں گردانتا تھا۔اور مانتا بھی کیسے جب کبھی بھی اس کی ماں کو کسی چیز کی ضرورت محسوس ہوئی اس نے اپنے ہاتھوں کو بندھا ہی پایا۔وہ نہ صرف اپنی ماں کو دلی بلکہ دماغی سکون دینے میں بھی ناکام رہا تھا اور یہی باتیں اسے چین نہیں لینے دیتی تھیں۔

وہ اس موضوع پر مزید بات نہیں کر سکتا تھا سو اس نے جان بوجھ کر بات کو بدل ڈالا۔"آپ اور ممانی نہیں سدھریں گے ناں۔۔"

"برخوردار تم بھول رہے ہو کہ تم میری بیوی کے بارے میں بات کر رہے ہو"وہ مصنوعی خفگی کے ساتھ بولے۔

"جی نہیں آپ شاید بھول رہے ہیں وہ آپ کی بیوی بعد میں ہیں اور میری ممانی پہلے ہیں۔"وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔اس کا چہرہ پل بھر میں کئی رنگ اوڑھتا تھا۔۔مگر دیکھنے والے کے لئے ان رنگوں سے اس کے دل کی سچی کیفیت کو پکڑ پانا ناممکن سا تھا۔۔

"ہیں۔۔یہ کیسی بات ہوئی میں نے اس سے شادی کی جبھی وہ تمہاری ممانی بنی۔۔"صبحانی صاحب اس کی عجیب منطق پر حیران رہ گئے۔

"جی نہیں انہوں نے ہر صورت میری ممانی ہی بننا تھا وہ تو شکر کریں آپ میرے ماموں تھے جبھی ان کی شادی آپ سے ہو گئی۔"

Kahanifreak.com

اس کی بات سن کر صبحانی صاحب ہنس دئیے۔۔

وہ اچانک سے سنجیدہ ہوا۔۔ "ماموں آخر کب تک آپ اور ممانی ہم لوگوں کی وجہ سے خود کو پریشان کرتے رہیں گے۔۔ مجھے مجبوری میں انہیں یہاں چھوڑنا پڑتا ہے۔۔ اگر آپ لوگ اس طرح کریں گے تو میں آئندہ انہیں یہاں نہیں چھوڑوں گا۔۔"

اس کا اشارہ صبحانی صاحب کے یوں اس کے انتظار میں جاگنے کی جانب تھا۔

"بھانجے یہ بات تم زرا اپنی ممانی سے ہی کرنا۔ میں پوچھ بیٹھا تھا کہ اسے انعم کے یہاں رکنے سے کوئی مشکل تو نہیں ہوتی۔۔ وہ تو الٹا مجھ پر ہی برس پڑیں، کہنے لگیں آپ کا تو پتا نہیں مگر میں باجی کو اکیلا نہیں چھوڑوں گی۔۔اور آج تو وہ سوئی بھی ان کے ہی پاس ہیں۔۔۔"

صبحانی صاحب کی بات سنتے ہی بلا اختیار اس کے چہرے پر مسکراہٹ نے آبسیرا کیا۔ کچھ رشتے خون کے رشتوں سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اگر انسان سمجھے تو سب سے بڑھ کر انسانیت کا رشتہ ہوتا ہے۔۔بس تہمینہ اور انعم کا بھی کچھ ایسا ہی رشتہ تھا۔

"میاں صاحب آپ نے کوئی بات کرنی ہے۔۔"

بظاہر تو وہ انجان بنا کھڑا تھا در حقیقت وہ ان کے انداز کو بخوبی پرکھ رہا تھا۔۔ صبحانی صاحب کو شش و پنج میں مبتلا دیکھ کر بالآخر اس نے پوچھ ہی لیا۔ وہ ضرار تھا، اپنے پیاروں کے رویوں سے ان کے دلوں کے احوال جان سکتا تھا۔

Kahanifreak.com

"یار۔۔ سمجھ نہیں آرہا کیسے بات کروں۔۔پتا نہیں کرنی بھی چاہیے یاں نہیں۔۔"انہوں نے پیشانی کو مسلا۔

"ماموں کیا آپ کے اور میرے رشتے میں بھی سوچنے کی ضرورت ہے۔۔؟"اس نے بغور ان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرا دئے۔

"آج شفاقت آیا تھا۔۔" کہنے کے ساتھ صبحانی صاحب اس کے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کرنے لگے۔۔ لیکن سامنے کھڑے شخص کا چہرا ہر قسم کے تاثر سے پاک تھا۔۔نہ کسی رنج کے آثار دکھائی دئے اور نہ ہی کسی قسم کے غصے کے۔۔

"بس کہہ لو مقافاتِ عمل شروع ہو چکا ہے۔۔آج میرے سامنے گڑ گڑا رہا تھا کہ کسی طرح سے اس کی بیٹی کی عزت بچا لوں۔۔"

"کل تک لوگوں کا تماشہ بنانے والے آج عزتوں کی بات کر رہے ہیں۔۔"وہ استہزایہ ہنسا۔۔

"ہمم۔۔اس کے حال سے اس کی تکلیف واضح تھی۔۔بہت پیار کرتا ہے اپنی بیٹی سے جبھی تو یہاں تک آ گیا۔۔"وہ مسلسل اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے اس کے دل کا احوال جاننے کی تگ و دو میں لگے ہوئے تھے۔

"آپ نے کیا کہا۔۔"اس نے کافی کا گھونٹ بھرا۔

"میں نے کیا کہنا تھا بیٹیاں تو سب کی سانجھی ہوتی ہیں۔۔"

Kahanifreak.com

" صحیح۔۔"اس نے ایک لفظی جواب دے کر بات یوں ختم کی جیسے اسے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہوا، لیکن ایسا کیسے ممکن تھا کہ اسے فرق نہ پڑتا۔" چلیں میں چلتا ہوں انہیں صبح لے جاؤں گا۔۔"اس نے جھکتے ہوئے اپنا کپ پاس پڑے میز پر رکھ دیا۔

" یار کیا تم اتنی رات کو گھر جائو گے۔۔یہیں سو جائو تمہارا کمرہ بھی تیار ہے۔۔"

"نہیں ماموں۔۔ پھر کبھی ان شاءاللہ۔۔"وہ ان سے مصافحہ کرنے کے بعد وہاں سے چلا گیا۔

جس آگ کو اس کا اندر سلا رہا تھا آج صبحانی صاحب کی باتوں نے اسے ہوا دے دی تھی۔۔اپنے ماموں کے گھر سے خود کے گھر تک کا سفر کرنے کے دوران اور پھر اپنے گھر کے بیرونی حصے سے لے کر اندرونی حصے میں آنے تک وہ انھیں کی باتوں کو سوچتا آیا تھا۔ تھکن پورے وجود پر حاوی ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔خود کے کمرے میں جانا مطلب ماضی کی تلخ یادوں کا باب کھولنا تھا۔۔ جانے وہ کب سے خود کے شیطان کو سلانے کی کوشش کرتا آ رہا تھا۔۔خود کو کتنی ہی بار باور کرواتا آیا تھا کہ جو اس کے ساتھ،اس کے چاہنے والوں کے ساتھ ہوا وہ کسی دوسرے کے ساتھ نہیں دہرائے گا۔۔ مگر آج قسمت بدلے کے سب اسباب خود پیدا کر رہی تھی۔۔وہ کمرے میں جانے کے بجائے ٹی وی لاؤنج میں صوفے پر ہی لیٹ گیا اور ریموٹ اٹھا کر مووی پلے کی۔۔وہ اپنا دھیان بٹانا چاہتا تھا لیکن جلد ہی سمجھ گیا کہ یہ ناممکن ہے۔ایک بار پھر اس کا دماغ ماضی کے منظر

میں الجھ چکا تھا۔

سگنل پر گاڑی روکے وہ خود سے جنگ میں مصروف تھا۔۔۔

"تمہیں اسے دیکھا دینا چاہیے۔۔ تم میر ضرار علی ہو۔۔ تم زیادتی کرنے والے کو بخشتے نہیں ہو۔۔"

"تم جو بھی ہو۔۔ ہو تو اللہ کے غلام ہی۔۔" اندر سے ایک آواز بلند ہوئی۔

"زیادتی۔۔ چوٹ سامنے والے نے دی ہے۔۔ کیا میر ضرار تمہیں اتنا بھی حق نہیں کے تم بدلہ لے سکو۔۔؟"

"اللہ کو معاف کر دینے والے پسند ہیں۔۔"

"مگر اللہ نے منع تو نہیں کیا۔۔۔"

"ہاں پر اللہ نے یہ بھی کہا ہے کہ سامنے والے کو اتنی ہی تکلیف دی جائے جتنی تمہیں پہنچائی گئی ہے۔۔ کیا تم اس قدر حساب رکھ پاؤ گے۔۔ زرا سی غلطی اور میر ضرار جگہیں بدل جائیں گی۔۔ وہ ظالم سے مظلوم اور تم مظلوم سے ظالم ٹہرا دئے جاؤ گے۔۔"

خود کلامی بھی کسی اذیت سے کم نہیں ہوتی۔ خاص کر جب آپ کا نفس اور آپ کا دماغ ایک ہی چیز طلب کر رہے ہوں، ایسی صورت حال میں دل کو معصوم، شفاف رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ یہ وہ جنگ تھی جو وہ اس وقت خود کے ساتھ لڑ رہا تھا اور جانے کب سے لڑتا آ رہا تھا۔

سگنل پر نظر پڑی تو سامنے بتی ہری ہو چکی تھی۔اس نے جو نہی گاڑی بڑھانے کیلئے ریس پر پاؤں رکھا اسی اثنا میں سامنے سے اک بزرگ آ گئے۔۔گاڑی کو آگے بڑھتا دیکھ کر حواس باختگی کے عالم میں ان کے ہاتھ میں پکڑی پانی کی بوتل زمین پر جا گری۔۔سامنے کھڑے بزرگ نے نظر اٹھا کر گاڑی میں بیٹھے شخص کو دیکھا اور پھر مسکرا کر سر جھٹکتے آگے بڑھنے لگے۔۔

وہ فوراً گاڑی سے نیچے اتر آیا اور ہاتھ میں پکڑی پانی کی بوتل ان کی طرف بڑھائی۔۔سامنے کھڑے بزرگ اسے دیکھنے میں بہت مختلف سے لگے۔۔کچھ تھا جو اسے ان کی طرف کھینچ رہا تھا۔۔سفید چولہ پہنے وہ بھلے سے معلوم ہو رہے تھے۔

"معذرت۔۔مجھے پتا نہیں چلا۔۔"

"کوئی بات نہیں بیٹا۔۔"

"آپ کون ہیں۔۔"وہ ان سے پوچھ ہی بیٹھا۔

"مسافر ہوں بیٹا۔۔"

"وہ تو ہم سب ہیں بابا جی۔۔کہاں جانا ہے مجھے بتائیں میں چھوڑ دیتا ہوں آپ کو۔۔"

"تم بھلا مجھے میری منزل پر کیسے پہنچا سکتے ہو؟ہر کسی کو اپنا سفر خود ہی طے کرنا ہوتا ہے۔۔"

"مگر میں آپ کی مدد تو کر سکتا ہوں۔۔"

"ہمم۔۔مگر اس منزل پر لوگوں کے آسرے پر پہنچنے میں مزا نہیں۔۔۔"

Kahanifreak.com

"چلیں جیسے آپ کی مرضی۔۔۔"

"بیٹا۔۔"

وہ باباجی کی آواز پر رک گیا۔۔

"کیا کچھ کھو گیا ہے تمہارا۔۔"

"سب کچھ۔۔ باباجی۔۔ سب کچھ" چہرہ ناامیدی کے آثار سے پاک تھا مگر لہجہ ناامیدی سے بھرپور۔۔

اس کو خود پر کمال حاصل تھا۔۔ وہ ہر بات ہر کسی کے ساتھ کرنے کا عادی نہیں تھا۔۔ مگر بعض اوقات انسان دکھوں کا بوجھ اٹھاتے اٹھاتے تھک جاتا ہے۔۔ پھر وہ کس کے سامنے کیا کہتا ہے اسے اس کی پرواہ نہیں ہوتی۔۔

"جو کھو گیا ہے اسے جانے دو۔۔ جو نہیں مل رہا اس کیلئے صبر کرو۔۔ زبردستی حاصل کرنا چاہو گے تو اس کے دل سے اتر جاؤ گے۔۔"

"نہیں چھوڑ سکتا باباجی۔۔ یہاں بہت تکلیف ہے۔۔" اس نے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

"اس زخم پر اللہ کی رضا کا لیپ لگاؤ بیٹا۔۔ اللہ کی خوشنودی کی ٹکور کرو۔۔ زخم بھی بھر جائے گا اور نشان بھی منہدم ہو جائیں گے۔۔"

Kahanifreak.com

"اللہ کی رضا۔۔"اس نے بے یقینی کے عالم میں دہرایا۔

"ہاں بیٹااللہ کی رضا۔جو لے لیا گیا ہے وہ تمہارے رب کے حکم کی تکمیل ہوئی ہے۔۔اور انسان کو زیب نہی دیتا کہ اس کے حکم پر سوالات اٹھائے یاد کھی ہو۔۔بھلا غلام کی کیا حیثیت جو مالک کے حکم پر سوال اٹھائے۔۔"

باباجی نے اس کے دل پر ہاتھ رکھا۔۔

"بس جب جب یہاں تکلیف ہو تو خود کو باور کروالیا کرو کہ یہ تمہارے رب کی رضا سے ہوا ہے۔۔جب مالک خوش تو غلام خوش۔۔"وہ کہہ کر چل دئے مگر وہ قدم آگے نہ بڑھا سکا۔۔ان کے الفاظ اس کیلئے کس قدر تسکین بخش ثابت ہوئے تھے شاید ہی کوئی محسوس کر پاتا۔

ضرار کو ان بزرگ کے ساتھ ماضی میں کی جانے والی گفتگو یاد آئی تو اس نے صوفے پر ہی لیٹے آنکھیں بند کرتے ہوئے اک لمبی سانس اندر کھینچتے ہوئے خود کو پر سکون کیا یوں جیسے سانس نہیں ڈھیروں سکون اندر اتار رہا ہو۔۔صوفے سے اٹھتے ہوئے اس نے ریموٹ میز پر رکھ دیا اور سلیپر پہننے کے بعد اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

"رات میں ضرار آیا تھا کیا۔۔" تہمینہ نے چائے کا کپ صبحانی کی طرف بڑھایا۔

"ہمم۔۔کافی دیر سے۔تم جانتی تو ہو جب تک انعم کو نا دیکھ لے اسے چین نہیں آتا۔۔"

Kahanifreak.com

"مجھے اٹھا دیتے۔ کافی وقت سے اس سے مل نہیں پائی۔"

"میرے خیال سے ویک اینڈ پر ڈنر کا اہتمام کر لو۔ اس سے مل بھی لینا اور سمجھا بھی دینا۔۔" صبحانی صاحب کپ کو واپس ٹرے میں رکھتے ہوئے بول رہے تھے۔

"کیا پھر سے اس نے کوئی بات کی ہے آپا کو لے کر۔۔۔"

"ہاں کہہ رہا تھا آخر کب تک ہم اس کا بوجھ اٹھائیں گے۔"

"ضرار کو دیکھ کر میرا دل کٹتا ہے۔ کیسے اس نے ہر احساس، ہر جذبے سے خود کو آزاد کر لیا ہے۔ معصوم ہوتے ہوئے بھی کیا کچھ نہیں دیکھا اس نے۔" وہ دکھ سے کہہ رہی تھیں۔

"صبحانی صاحب آپ ضرار سے بات کریں۔۔ اس کو اب اپنی زندگی کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے۔ کب تک وہ دنیا کے رنگوں سے یونہی منہ پھیر تا رہے گا۔"

"تم جانتی ہو ناں انعم کبھی نہیں مانے گی، اور ضرار بھی اس کی خواہش کے برعکس کچھ نہیں کرے گا۔"

"اب کیا آپا کی اک بات کی وجہ سے ہم بچے کی زندگی برباد کر دیں گے؟ آپ ضرار سے بات کریں ضرورت پڑی تو میں آپا سے بات کروں گی۔۔"

"ٹھیک ہے۔ لیکن پہلے ابیرہ کا مسئلہ تو حل ہو جائے، اس کے بعد ان شاءاللہ ضرار کا بھی سوچتا ہوں۔"

Kahanifreak.com

"اچھا پھر آپ نے اس کا کیا سوچا؟" تہمینہ کا اشارہ شفاقت کی طرف تھا۔

"عجیب مشکل میں ڈال دیا ہے اس کے باپ نے۔۔مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا۔رات کو ضرار سے بھی بات کی تھی"

تہمینہ کو دکھ ہوا۔وہ تاسف سے بولیں۔"حد کرتے ہیں صبحانی صاحب۔۔۔وہ پورے ہفتے کے بعد پردیس سے لوٹا ہے۔۔کل رات تو اسے سکون کرنے دیتے۔"دکھ سے کہتے ہوئے وہ وہاں سے چلی گئیں۔۔صبحانی صاحب اللہ کا شکر کیئے بنا نہ رہ پائے۔۔کس قدر حسن اخلاق کی عورت کو ان کا شریک حیات بنایا گیا تھا۔۔۔

اگلی شام وہ اپنی کزن کے بلانے پر مال چلا آیا تھا۔نورالعین اس کی ماموزاد کزن تھی۔دونوں کی بچپن سے ہی کافی گہری دوستی تھی، شاید ہی کوئی ایسی بات ہو گی جو نورالعین نے اسے نہ بتائی ہو اور دوسری طرف وہ بھی کافی حد تک اپنی باتیں اسے بتاتا تھا۔میٹنگ ختم ہونے کے بعد وہ بورڈروم سے نکل ہی رہا تھا جب اسے نورالعین کی طرف سے پیغام موصول ہوا جس میں اسے آفس کے پاس والے مال میں پہنچنے کا حکم تھا۔بورڈروم سے اپنے آفس میں آکر چیزیں اٹھانے کے دوران اس نے اپنی پی اے کو کچھ ضروری ہدایات دیں۔اور پھر والٹ اور گاڑی کی چابی اٹھاتا آفس سے نکل آیا۔

مال پہنچنے پر وہ سیدھا فوڈ کورٹ میں آیا۔۔سامنے بیٹھی وہ داخلی راست کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔ضرار کو آتا دیکھ کر اس نے ہوا میں ہاتھ بلند کر کے اپنے ہونے کا پتہ دیا۔بھرے کو سامان اٹھاتے دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا سامنے بیٹھی لڑکی پیٹ پوجا کر چکی ہے۔چہرے پر سنجیدگی لئے وہ اس کی جانب بڑھ آیا۔

"یہ کیا طریقہ ہے کسی کو بلانے کا۔۔اگر آئندہ کبھی تم نے اتنے شارٹ نوٹس پر آنے کیلئے کہا تو میری طرف سے پہلے سے ہی نہ سمجھنا۔"وہ خفگی لئے اس سے کہہ رہا تھا جو کچھ وقت پہلے تک اس سے ناراض تھی۔وہ کسی کی ڈائیریکشنز پر چلنے والا بندہ تو نہیں تھا۔۔مگر اپنی دوست کی ناراضی کے ڈر کے سبب اس کے حکم کی تکمیل کر گیا۔۔اس نے کوشش تو بھرپور کی تھی کہ دیئے گئے دس منٹس میں ہی وہاں پہنچ جائے لیکن رش کی وجہ سے اسے دیر ہو ہی گئی تھی۔

اوہ۔۔اوہ۔۔سکون۔۔کونسا شارٹ نوٹس کہاں کا شارٹ نوٹس۔۔پورے دس منٹ تھے تمہارے پاس جبکہ تم ٹھیک 20 منٹ بعد آئے ہو۔۔مجھے تو سمجھ نہیں آتا تم اتنے بڑے بزنس مین بن کیسے گئے۔۔"

"ہاں۔۔ہاں۔۔اچھا بزنس مین تو وہی ہو سکتا ہے نا جو نور بی بی کی جی حضوری کرے۔۔"وہ ایلیویٹر پر پاؤں رکھتے ہوئے اس کا مزاق اڑاتے ہوئے بولا۔

نورالعین اس سے دو قدم آگے تھی۔۔مگر اس کی بات سن کر دو قدم پیچھے لیتی اس کے ساتھ

آ کھڑی ہوئی۔"زیادہ ہنگامت لو میرے ساتھ۔۔یہ نہ ہو میں بابا کو شادی کی ڈیٹ فکس کرنے کا بول دوں"

"لڑکی خدا کو مانو۔۔کوئی بھی قبولیت کی گھڑی ہو سکتی ہے۔اگر پوری ہو گئی تو کہاں میں تمہیں جھیلتا پھروں گا۔"وہ دل پر ہاتھ رکھے ڈرنے کی اداکاری کرتے بولا جس پر نور العین کا ہاتھ اس کے کندھے کی تواضع کر گیا۔۔

____

انعم تہمینہ کے پاس ہی رہتی تھیں۔۔ضرار انہیں ویک اینڈ پر اپنے پاس لے آتا تھا۔ورکنگ ڈیز میں مصروفیت ہی اس قدر ہوتی تھی کہ وہ اپنے آنے جانے کے اوقات سے خود بھی بے خبر ہی ہوتا تھا۔۔اور اپنی ماں کو وہ گھر پر اکیلے چھوڑ نہیں سکتا تھا اس لئے جس دن چھٹی ہوتی تھی اس دن ہی وہ انہیں اپنے پاس لاتا تھا۔۔آج پھر شاپنگ کے بعد سوچوں کی بھول بھلیا میں گم ہوا تو یونہی بے مقصد خالی سڑکوں پر گاڑی گھمانے نکل آیا۔۔جب ڈرائیو کر کے تھک چکا تو کار سائیڈ پر لگا کر نیچے اتر آیا اور پیدل چلتے ہوئے ساحلِ سمندر پر آ گیا۔۔اس میں کھڑے رہ کر نظارہ کرنے کی زرا سی ہمت نہیں تھی سو وہاں موجود اک پتھر پر چڑھ بیٹھا۔یہاں آنے کا مقصد لہروں کے اس شور میں اپنے اندر کی آوازوں کو دبانا تھا۔ذہن کے پنوں پر ماضی کی ابھرتی یادوں سے پیچھا چھڑانا تھا جو کسی صورت ذہنی سکون کو اس کی ذات پر مہربان ہونے نہیں دے رہی تھیں۔اس نے گردن گھما کر

اپنی دائیں جانب دیکھا جہاں تھوڑے سے ہی فاصلے پر بیٹھے والے کا ٹھیلہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ چاند کی روشنی وہاں موجود نفوس کے چہروں پر پھیلی خوشی کو اور زیادہ ابھار رہی تھی یا شاید وہ کچھ زیادہ ہی حساس ہونے لگا تھا۔ اس کی خود کی آنکھوں میں ویرانی تھی۔۔ اندر خالی پن تھا جبھی ہنستے مسکراتے چہرے اس کی توجہ کھینچ بیٹھتے تھے۔ "انسان کو انہی چیزوں کی تو قدر ہوتی ہے جن سے وہ محروم ہوتا ہے۔۔ کیا ان لوگوں کو ان نعمتوں کی قدر ہو گی۔۔؟ کیا ان کو قدر ہو گی ان پلوں کی جن میں نیند ان پر مہربان ہوتی ہے۔۔ کیا ان سب کو اس سکون کی قدر ہو گی جو میرے پاس نہیں ہے۔۔ کیا یہ بھی میری طرح راتیں جاگ کر گزارتے ہوں گے۔۔؟" فون کی بیل ہوئی تو خود سے ہم کلامی کا تسلسل ٹوٹا۔ لمبی سانس ہوا کے سپرد کرتے اس نے کال اٹھا کر سلام میں پہل کی۔

"وعلیکم السلام، یار کل بات کی تھی اک مسئلے پر۔۔ مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا کیا حل نکالوں اس کا۔" دوسری جانب صبحانی صاحب تھے۔

"ماموں میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔" وہ بغیر کوئی تمہید باندھے دو ٹوک انداز میں بولا۔ کچھ پل کیلئے صبحانی صاحب بول نہ پائے "میر۔۔" کچھ پل تو انہیں سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کیا کہیں اور جب انہوں نے کہنے کی کوشش کی تو وہ انہیں بیچ میں ہی ٹوک گیا۔

"ماموں پلیز۔۔ میں فیصلہ کر چکا ہوں امید ہے آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔" اپنا فیصلہ سنانے

Kahanifreak.com

کے بعد وہ ان کے جواب کا منتظر تھا مگر سامنے سے خاموشی پا کر اس نے پھر سے

پکارا۔۔"ماموں۔۔آپ سن رہے ہیں؟"

"ہم۔۔ہاں میں سن رہا ہوں۔۔ٹھیک ہے میں کرتا ہوں کچھ۔۔تم اپنا خیال رکھنا" وہ جانتے تھے اس سے بات کرنا مطلب بلاوجہ کی بحث ہے۔انہیں بخوبی علم تھا ان کا بھانجا جلد بازی میں فیصلہ کر لینے اور پھر کسی کی دو چار باتیں سن کر اپنا فیصلہ واپس لے لینے والوں میں سے نہیں تھا۔۔ایک بار جو فیصلہ کر لیتا تھا پھر اسے کوئی پیچھے نہیں ہٹا سکتا تھا۔

جند منٹ پہلے تک وہ لان میں بیٹھی اپنی ٹانگ کو جھلاتے ہوئے موسم انجوائے کر رہی تھی۔۔مگر اب اپنے سامنے بیٹھے بابا کو جی کہہ کر نہ کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔"بابا آپ کو پتا ہے ہم دونوں اک دوسرے کے معاملات میں مداخلت نہیں کرتے"اس نے اب کی بار یہ سوچ کر وہی جملہ پانچویں بار دہرایا کہ شاید اب کی بار صبحانی صاحب اس کی بات سمجھ جائیں مگر وہ تو جیسے اپنی بات کے علاوہ ہر بات پر "نو لفٹ۔۔"کا بورڈ لگائے ہوئے تھے۔

"نور العین اگر آپ کبھی کسی گڑھے میں گرنے کی کوشش کریں گی تو کیا ضرار آپ کی کو نہیں روکے گا۔۔؟"

"بابا وہ ضرور روکے گا کیونکہ نور العین نے اسے یہ حق دیا ہے۔مگر وہ ضرار ہے جو اپنے معاملات

میں کسی کی رائے تک لینے کا روادار نہیں۔۔"

"تو کیا اسے ایسے ہی اپنی زندگی تباہ کرنے دیں گی۔۔؟"

"ن۔۔ نہیں بابا۔۔اگر اس نے یہ فیصلہ لیا ہے تو کچھ سوچ سمجھ کر ہی لیا ہوگا"

"کیا وہ کبھی ایسی لڑکی کے ساتھ خوش رہ سکتا ہے جس کے باپ کو وہ نفرت کے قابل بھی نہیں سمجھتا۔۔؟"

"وہ ضرار ہے بابا اس سے کچھ بھی امید کی جا سکتی ہے۔۔ خیر آپ پریشان نہ ہوں ہم سب اس کے ساتھ ہیں نا جہاں کچھ غلط کرنے لگے آپ اس کے کان کھینچ دی جئے گا۔۔"

صبحانی صاحب کا قہقہہ بلند ہوا"آج سے پہلے تک مجھے تم لوگوں کی اتنی اچھی بونڈگ کی وجہ سمجھ نہیں آتی تھی۔ مگر اب سمجھ گیا ہوں"ان کا اشارہ اسی بات کی طرف تھا کہ کیسے ان کی بیٹی نے ان کے کہنے پر بھی ضرار کو سمجھانے کی حامی نہیں بھری تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ ابھی ابھی اپنی دوست کے ہاں سے لوٹی تھی۔ گھر کی خاموشی گھر کے ویران ہونے کا پتا دے رہی تھی۔ وہ سیدھی اپنے کمرے میں چلی آئی۔ کندھے سے بیگ اتارتے ہوئے اس نے اسے کرسی پر رکھنے کی کی۔

"کہاں سے آرہی ہو جان۔۔ کبھی ہم غریبوں کے چمن کو بھی رونق بخش دو"

اپنے اتنے قریب اس کو محسوس کرتے ہی اس کی چیخ بلند ہوئی۔ "اپ۔۔پپ۔۔یہاں کیسے؟"

وہ اس وقت گھر پر اکیلی تھی اور یہی بات اس کے حواس جکڑنے کیلئے کافی تھی۔۔۔

"ارے۔۔ارے۔۔میں نے ڈرا دیا اس نازک سی گڑیا کو" وہ اس کے پاس آنے لگا تو وہ جلدی سے دروازے کی جانب بھاگی۔۔

"اب۔۔ابا گھر پر نہیں ہیں۔۔آپ پلیز جائیں یہاں سے۔۔" اس نے اپنے ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو چھپانے کیلئے دونوں کو آپس میں ملایا۔

"ہاں تو کیا ہوا۔۔پھوپھا سے تھوڑی کوئی ملنے آتا ہے۔۔اس بڈھے سے مل کر کرنا بھی کیا۔۔" وہ خود ہی اپنی بات کہہ کر ہنسا۔ ابیرہ کی نظریں مسلسل دروازے پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔اپنے ابا کو اندر آتے دیکھ کر وہ ان کی جانب بھاگی اور ان کی پشت میں جا پناہ لی۔

"اچھا ہوا پھوپھا آپ آ گئے۔۔ابھی آپ کے اور پھوپھو کے متعلق ہی پوچھ رہا تھا۔۔" شفاقت کو دیکھتے ہی وہ بات سنبھالنے کے چکر میں فورا بولا۔

"ہاں وہ مارکیٹ گئی ہے۔۔۔" وہ کڑے تیور لئے بولے۔۔

"ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں۔۔پھوپھو کو سلام کہئیے گا۔۔" جاتے جاتے بھی وہ اس کے وجود کو اپنی نظروں سے میلا کرنا نہیں بھولا تھا۔

ابیرہ ابھی تک شفاقت صاحب کی پشت میں چھپی ہوئی تھی۔۔انہوں نے اسے پکڑ کر سامنے کیا تو

وہ بری طرح سے ہانپ رہی تھی۔۔ شفاقت نے اس کو بیڈ پر بٹھایا۔اور ہاتھ سے اس کے آنسو صاف کئے۔

"بس ابا کی جان بس۔۔ کچھ ہی وقت کی بات ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"

وہ ان کے شفقت بھرے بازوؤں کی مضبوط دیواروں میں پناہ لیتے ہوئے اک بار پھر سے رو پڑی۔

وہ اس وقت لان میں بیٹھا سامنے مالی کو لان کی صفائی کرتے دیکھ رہا تھا۔نور العین کی کار کا ہارن سنائی دیا تو اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا گیٹ کی جانب بڑھ آیا۔ایک دوسرے کو دیکھتے ہی دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ در آئی جیسے ضرار جانتا تھا کہ نور العین آئے گی اور نور العین جانتی تھی کہ وہ اسی کے انتظار میں ہو گا۔۔

"السلام علیکم۔۔ پاڑٹنر تم اور لان میں ؟ وہ بھی اکیلے۔۔؟" مسکرا کر کہتے ہوئے وہ اس کی جانب بڑھ آئی۔

"وعلیکم السلام۔۔اکیلا کہاں ہوں۔۔ غلام دین بھی تو ہے"

اس کے جواب پر وہ ہنس دی۔۔ "غلام دین چاچا اک کپ کافی تو پلا دیں۔۔ بڑا دماغ لگا کر آ رہی ہوں" کہتے ساتھ ہی وہ لان کی کرسی پر دھڑم ہو گئی۔

"اور یہ دماغ یقیناماموں کے ساتھ لگا یا ہو گا۔۔؟" وہ بھی اس کے ساتھ والی نشست سنبھال گیا۔

Kahanifreak.com

"ہم وہ چاہتے تھے کہ میں تم سے بات کروں۔۔"

"تو پھر۔۔ تم ان کے کہنے پر مجھ سے بات کرنے آئی ہو؟" وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"پاگل ہو گیا پارٹنر۔۔ بھول گئے ہو ہماری دوستی کا رول۔۔ کبھی کسی کے کہنے پر اک دوسرے کو کچھ نہیں کہیں گے۔۔" وہ گلاسز اتارتے ہوئے بولی۔

"امپریسو۔۔" وہ بھی مسکراتے ہوئے بولا۔

"ویسے تم اس کے ساتھ خوش رہ لو گے؟" نورالعین نے اس کے چہرے سے اس کی بات کی سچائی کا اندازہ لگانے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔

"کافی کے ساتھ کچھ لو گی" اس نے سامنے میز پر پڑا کپ اٹھا کر لبوں سے لگایا۔

نورالعین مسکرائی۔ "سمجھ گئی جھوٹ تم بولتے نہیں اور سچ بتانا نہیں چاہتے" پھر کچھ پل کے وقفے کے بعد بولی۔

"ضرار تم جانتے ہو تم ہم سب کیلئے کیا ہو۔۔ اور یہ بھی کے میں تمہاری خوشی کیلئے کچھ بھی کر سکتی ہوں۔۔ مگر میں تمہیں کبھی کسی غلط بات میں سپورٹ نہیں کروں گی۔۔" آنکھوں سے تنبیہی کرتی وہ اسے کہہ رہی تھی۔

"جانتا ہوں۔۔ اور امید بھی یہی کرتا ہوں کہ تم کبھی بھی مجھے کسی غلط چیز میں سپورٹ نہیں کرو گی۔"

Kahanifreak.com

"اور وجہ بھی تم جانتے ہو گے۔۔میں نہیں چاہتی کے تمہاری ذات سے کسی کو تکلیف پہنچے۔"

یہاں نورالعین نے بات ختم کی تھی اور وہاں غلام دین چائے لے آیا تھا۔

ضرار النعم صاحبہ سے مل کر لاؤنج کی جانب چلا آیا جہاں صبحانی صاحب پہلے سے ہی اس کے منتظر تھے۔اس کو اپنی جانب آتا دیکھ کر مسکرائے۔

"یار۔۔ضرار اک بار پھر سوچ لو۔۔یہ دو زندگیوں کا سوال ہے" وہ اپنا موبائل میز پر رکھتے ہوئے پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"میں چاہے جتنا بھی سوچ لوں آپ جانتے ہیں میرا ارادہ نہیں بدلنے والا" اس نے اپنا سر صوفے کی پشت سے ٹیکتے ہوئے کہا۔

"مگر میر۔۔" وہ کچھ کہنا چاہ رہے تھے لیکن اس نے بیچ میں ہی روک دیا۔پھر صوفے کی پشت سے دور ہو کر آگے کو جھکا

"میاں صاحب۔۔آپ جانتے ہیں آپ اتنا سوچتے ہوئے بلکل اچھے نہیں لگتے۔۔"

وہ اکثر ایسی سچویشن میں سامنے والے کو "میاں صاحب" کہہ کر ہی مخاطب کرنے کا عادی تھا۔

"چلیں اب میں چلتا ہوں۔۔ام۔۔پرسوں کسی وقت نکاح ٹھیک رہے گا۔۔آفس میں اتنا برڈن بھی نہیں ہو گا تو میں وقت نکال ہی لوں گا" کہہ کر وہ باہر کی جانب بڑھ گیا اور وہ اسے جاتا دیکھتے رہ

گئے۔

محب ہم جو سمجھے تھے شبِ غم گزار آئے۔۔۔

در حقیقت ہم خود کو گنوا آئے۔۔۔

عزہ اقبال

اس وقت وہ اپنے آفس میں بیٹھا کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے سر کو پیچھے کی جانب گرائے آنکھیں موندیں اپنی سیکریٹری کو سن رہا تھا جو کسی ٹیپ رکارڈر کی طرح تیز تیز بولتی اسے اس کا شیڈول بتا رہی تھی۔اس کے موبائل پر رنگ ہوا تو اس نے آنکھیں کھول کر اسے خاموش ہونے اور پھر جانے کا اشارہ کیا جس پر وہ وہاں سے بغیر چاپ پیدا کئے چلی گئی۔

اس نے جیسے ہی فون کان سے لگایا سامنے سے بغیر سلام دعا کئے سوالات کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔

"ضرار یار یہ کیا بیوقوفی کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔"

"نکاح کرنا اگر بیوقوفی ہے تو پھر تم اب تک اس کے پیچھے کیوں ہو۔۔؟"اس نے ویسے ہی بند آنکھوں کے ساتھ جوابی وار کیا۔

"میری اور اس کی بات الگ ہے اور تمہاری الگ۔۔"فون کے دوسری طرف موجود شخص نے اپنی پیشانی کو مسلا۔

"ایک ہی بات ہے یہاں میں اس سے نکاح نہیں کرنا چاہتا تھااور وہاں وہ تم سے نکاح نہیں کرنا چاہتی۔۔"

"میرے اور اس کے بیچ میں صرف ایک غلط فہمی ہے مگر تمہارے اور اس کے بیچ نفرت ہے ضرار۔۔ نفرت۔۔ تم یہ کیوں نہیں سمجھ رہے ہو۔۔" دوسری جانب موجود شخص بے بسی سے کہہ رہا تھا۔

"تم جو بھی الفاظ دو۔۔" اس قدر اطمینان سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے اس کی کسی بات سے بھی کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔

"تم کیوں ایسے راستے کا انتخاب کر رہے ہو جس پر چلنے سے کوئی بھی خوش نہیں رہے گا۔۔"

"بعض انتخابات ہماری مجبوری ہوتے ہیں ان کے علاوہ ہمارے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں ہوتا۔۔

"وہ کسی کو وضاحتیں دینے کا عادی نہیں تھا مگر یہاں اس شخص کے سامنے وہ بے بس تھا۔ کیونکہ سامنے کوئی اور نہیں رافع حیدر تھا۔۔ میر ضرار علی کا دوست، اس کے درد کا ساتھی۔۔ خوشیاں تو اس نے خود بھی کبھی نہیں دیکھی تھیں تو کسی کی شراکت تو بہت دور کی بات تھی۔

"یہ سب تم اس رات کے سبب کر رہے ہو نا۔۔ میر یہ کیسی نفرت ہے جس میں تم اسے سکون سے بھی نہیں دیکھ پاتے اور رنج و تکلیف کو بھی اس کے پاس بھٹکنے نہیں دیتے۔۔۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ مجھے اس سے نہ کبھی کوئی غرض تھی، نہ ہے اور نہ ہو گی۔۔ اس سب کا سبب

کچھ اور ہے۔۔"

"یار تمہارے اس فیصلے سے انکل بہت پریشان ہیں، انہوں نے ہی مجھے کال کر کے بتایا۔ وہ چاہتے ہیں۔۔"

میر نے اس کے جملے کو تکمیل تک پہنچنے نہیں دیا۔

"وہ چاہتے ہیں کہ میں ان کی لاڈلی کو ایک بار پھر بخش دوں۔۔ مگر اس بار ایسا نہیں ہو گا۔۔" وہ طنزیہ ہنسا اور پھر اس نے کال کاٹ دی۔ کال کاٹنے کے بعد اس نے ایک بار پھر اپنا سر کرسی کی ٹیک پر گرا دیا۔۔

\-----------------

چند دن پہلے

کیا ہوا ہے ابیرہ۔۔" وہ کافی دیر سے یونی کے گراؤنڈ میں الجھی بیٹھی تھی۔۔اس کی دوست نے اسے مخاطب کیا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی، اس سے پہلے وہ کچھ کہتی سامنے سے آتے احسان کو دیکھ کر اس نے نظریں پھیر لیں۔۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔" وہ دھوپ کی وجہ سے ادھ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

ابیرہ نے سرے سے ہی نظر انداز کر دیا۔۔

"تم یہاں سے جاؤ مجھے تمہاری دوست سے بات کرنی ہے۔۔"

اب کی بار اس کے حکم پر نا صرف ابیرہ نے بلکہ کنزہ نے بھی نظریں اٹھا کر اسکو گھورنا مناسب سمجھا۔۔

"تمہیں سمجھ نہیں آتی۔۔مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔" وہ نفرت آمیز لہجے میں اس پر دھاڑی۔

احسان نے اک لمبا سانس اندر کو کھینچ کر خود کو پر سکون کیا۔

"ابیرہ میڈم تمہاری یہ اکڑ تو میں ختم کر کے ہی رہوں گا۔۔آج نہیں تو کل تمہیں پا ہی لوں گا۔میں نے کوشش کی تھی تمہیں یہ بات آرام سے سمجھ آجائے مگر تم ٹہری ٹیڑھی پسلی جس کو اب توڑے بغیر کام نہیں چلنے والا۔۔"

دھمکی دینے کے بعد اس نے ایک غصیلی نگاہ کنزہ پر ڈالی جس نے اس کے حکم کی تکمیل نہیں کی تھی اور پھر وہاں سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا۔

اس کے جاتے ہی ابیرہ کا ضبط ٹوٹ گیا اور وہ ہاتھوں میں منہ چھپا کر رو دی۔

"ابیرہ۔۔میری جان شش۔۔کچھ نہیں ہو گا" کنزہ اس کا بازو سہلاتے اس کی ہمت بندھانے کی کوشش کرنے لگی۔

کفن نہیں پہناتے، جنازہ نہیں پڑھاتے۔۔

زندہ درگور کئے دیتے ہیں۔۔

زنا محدود نہیں اعضاء تک۔۔۔

نظروں سے بھی لوگ گناہ گار ہوئے جاتے ہیں۔۔

نظروں سے ہی عزت کی چادر چاک کئے دیتے ہیں۔۔

کچھ ہی پلوں میں ملبوس حیا کو بے حیا کئے دیتے ہیں۔۔

عزہ اقبال

"کنزہ مجھے اب خود سے نفرت ہونے لگی ہے۔۔جب جب یہ شخص میری طرف دیکھتا ہے میرا دل کرتا ہے میں خود کو آگ لگا دوں۔۔مجھے اس کی نظروں میں خود کا وجود محض ہوس پوری کرنے کا ذریعہ دیکھ کر بہت تکلیف ہوتی ہے۔بہت۔۔"وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔

"ابیرہ۔۔۔"

"مجھے پتا ہے یار۔۔مجھے پتا ہے کسی نا کسی دن یہ میری عزت داغ دار کر ہی دے گا۔۔"

کہنے کے بعد وہ وہاں نہیں رکی۔۔اپنے آنسو پونچھتے ہوئے وہاں سے اٹھ گئ۔۔دل اندر سے اتنی تکلیف میں تھا کہ وہ نا چاہتے ہوئے بھی اپنے رب سے یہ دعا مانگنے لگی تھی کہ اسی وقت اس کا دل پھٹ جائے اور وہ ہمیشہ کیلئے اس پل پل میسر گناہوں کی لذت کے جہاں سے کوچ کر جائے۔

آفس جانے سے پہلے وہ اپنی ماں سے ملنے اپنے ماموں کی طرف چلا آیا۔جب وہ لاونج میں داخل ہوا تو انعم اور تہمینہ باتوں میں مصروف تھیں۔اس نے زمین پر بیٹھتے ان کے گھٹنوں پر سر رکھ دیا جس پر دونوں نے باری باری اسکے سر پر پیار کیا۔۔

"تھک گئے ہو۔۔؟" وہ پیار سے اس کے بال سہلاتے ہوئے بولیں۔

"بہت زیادہ۔۔" اس کا لہجہ تھکاوٹ سے بھرپور تھا۔

"تو مت کیا کرو نہ اتنا کام۔۔گھر میں وقت گزارا کرو۔۔آرام کیا کرو۔۔"

"گھر میں کس کے پاس رکوں۔۔کوئی ہوتا ہی نہیں ہے،آپ بھی یہاں ہوتی ہیں۔۔" لہجہ تھا کہ اداسی سے بھرپور۔

"چلو کوئی نہیں ایک بار مہرو کو آنے دو پھر دیکھنا تمہارا گھر پر دل بھی لگے گا اور تم گھر پر رکا بھی کرو گے۔۔"

ناچاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں میں چبھن کے باعث پانی بھر آیا جسے وہ کمال مہارت کے ساتھ اندر اتار گیا۔۔کچھ ماضی کے زخم تازہ ہو گئے تھے۔۔زخم تھے کے بھرتے ہی نہیں تھے۔جب کبھی بھرنے بھی لگتے تو انعم اپنی ہی موج میں پھر سے انہیں کرید دیتیں۔

"ماں اگر وہ نہ آئی تو۔۔" اس نے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اھم۔۔خبردار جو آئندہ ایسی بات منہ سے نکالی۔وہ میری مہرو جان ہے۔۔وہ ضرور میرے پاس

آئے گی۔"

اسے بخوبی اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ اپنی ماں کا موڈ خراب کر چکا ہے۔

"ماں یہاں آپ نے ابھی تک مجھے مہرو کے نام پر شادی نہیں کرنے دی۔۔ کل کو آپ کی مہرو نے اگر کہہ دیا کے میں تو اسے پسند ہی نہیں۔۔ پھر۔۔"اس نے بات کو مزاق میں بدلنے کیلئے ان سے سوال کیا۔

"تو جہاں میری بیٹی کہے گی میں وہاں اس کی شادی کروادوں گی۔۔"

وہ ہنسا۔۔"اور میرا کیا۔۔؟"

"پھر تم بھی اپنے لئے کسی کو پسند کر لینا۔۔"

"اور اگر ابھی کوئی پسند آگئی ہو تو۔۔؟"اس نے ایک بار پھر سر اٹھا کر محبت کا بھرپور احساس لئے اپنی ماں کو دیکھا۔۔

"ضرار۔۔۔"ان کے پیار کو غصے میں بدلنے کیلئے ایک پل لگا تھا۔

سوچنا بھی مت۔۔جب تک مہرو تمہیں خود منع نہیں کر دیتی تب تک تمہارے دماغ میں مہرو کے علاوہ کوئی دوسری نہیں آنی چاہیے۔۔"انہوں نے دوٹوک الفاظ میں اسے حکم صادر کیا۔

"مطلب مجھے ایک بار ذلیل ضرور کروانا ہے۔۔ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے آپ کو میرے نہ ہونے سے فرق نہیں پڑے گا جتنا مہرو کے نہ ہونے سے پڑتا ہے۔۔"

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے۔۔مجھے فرق نہیں پڑے گا۔۔"

وہ ان کی بات سن کر خوش ہو گیا،اسے اس جواب کی امید نہیں تھی۔چونکہ اس کو امید نہیں تھی جبھی اسے نوازا بھی نہیں گیا تھا۔اور اگلے ہی پل اسے معلوم بھی ہو چکا تھا۔

"مجھے فرق پڑے گا کیونکہ تمہارے نہ ہونے سے میری مہرو کو فرق پڑے گا۔۔"

"گئی بھینس پانی میں۔۔جو چند پل سکون کے تھے وہ بھی مہرو لے اڑی۔۔"وہ صرف یہ سوچ ہی پایا۔

"کچھ لوگ کتنے خوش قسمت ہوتے ہیں نفرتیں بانٹتے بانٹتے بھی محبتیں لے اڑتے ہیں۔۔انہیں آپ سے کوئی غرض نہیں ہوتی پھر بھی آپ صدا ان کیلئے دعا گو رہتے ہیں۔۔تم انہی میں سے ایک ہو۔۔ تمہیں پتا ہی نہیں ہے تم نے کس کو ٹھکرا دیا ہے۔۔"سوچتے سوچتے اس کی رگیں تن گئیں۔

"میں وہ دن ضرور دیکھنا چاہتا ہوں جس دن تمہارا غرور ٹوٹے گا۔۔ جس دن تم بکھرو گی مہرو۔۔جس دن تم یوں چھوڑ کر جانے پر ملال کرو گی۔۔ تم پلٹنا چاہو گی مگر میں تب تک تمہارے لئے ہر دروازہ بند کر دوں گا۔۔ تمہیں میری ایک ایک تکلیف کا حساب دینا ہو گا۔۔میں کبھی تمہیں ایسے مقام پر خود سے نہیں لے کر آؤں گا۔۔وہ ربِ دو جہاں ایسا وقت لے کر آئے گا جب تمہاری قسمت تمہیں میرے رحم و کرم پر لا چھوڑے گی۔۔تم بھی ویسے ہی کسی کے ساتھ کی بھیک مانگو گی۔۔اور سامنے والا بالکل تمہاری طرح اپنے ہاتھ جھٹکتے چل دے گا۔۔۔میں انتظار کروں گا۔۔

اس وقت کا۔"

تمام سوچوں کو جھٹکتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا، اپنی ماں کے سر پر بوسہ دے کر اللہ حافظ بولتے آفس کیلئے نکل گیا۔

اس کی کلاس قریبا دس بجے کے قریب ختم ہوئی تھی۔ کنزہ نے آج چھٹی کی تھی جبھی آج اس کو اکیلے جانا پڑ رہا تھا۔۔ ورنہ آدھا راستہ کنزہ اسی کے ساتھ طے کرتی تھی۔ وہ یونی سے باہر نکل کر خالی رکشہ ڈھونڈنے لگی۔ یونی سے باہر نکلنے سے پہلے اس نے اپنے بابا کو کال کرکے بتایا کے اس کی کلاس ختم ہو گئی ہے، اب وہ تھوڑی دور کھڑے رکشوں کی جانب چلنے لگی تھی۔ وہ رکشہ کی جانب مناسب چال چلنے کے ساتھ ساتھ اک نظر تھوڑی دور کھوکھے کے پاس کھڑے لڑکے لڑکیوں پر بھی ڈال لیتی جن کو یوں دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا کہ انہیں اتنی رات کو بھی گھر جانے کی کوئی جلدی نہیں ہے۔ ابھی تھوڑا سا فاصلہ طہ ہوا ہی تھا کے اک کار اس کے سامنے آکر رکی، اس کی سانسیں ناہموار ہوئیں، وہ جانتی تھی کون ہوگا، آج کل اک ہی انسان تھا جو اس کو خاص بنائے ہوئے تھا۔

"کار میں بیٹھو۔۔" احسان نے کار سے اترتے فوراً اسے کے سامنے آکر اس کا راستہ روکتے ہوئے کہا۔

"ہٹو میرے سامنے سے۔۔" وہ اسے کڑے تیوروں سے دیکھتے ہوئے چلائی۔

"ابیرہ مجھے مجبور مت کرو۔۔ میں اپنی کرنی پر اتر آؤں۔۔" اس کے انداز سے کہیں سے نہیں دیکھائی دے رہا تھا کہ آج وہ پیچھے ہٹنے والا ہے۔

"ہر گز نہیں۔۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔" وہ آگے بڑھنے ہی لگی کہ اس نے اسے بازو سے دبوچتے ہوئے زبردستی کار میں بیٹھا لیا اور کار آگے بڑھا دی۔ رات کا وقت ہونے کی وجہ سے سٹوڈنٹس کم تھے اور جو تھے انہوں نے یہ سوچ کر نظر انداز کر دیا کے ان کا نجی مسئلہ ہے۔۔ بد قسمتی سے ہم لوگوں کا یہ المیہ بنتا جا رہا ہے۔۔ جو پہلے کبھی سب کی بیٹیاں سانجھی۔۔ سب کی عزتیں سانجھی ہوا کرتی تھیں اب ہم نے ایسے سب احساسات کا جنازہ پڑھوا دیا ہے، دل کو قفل لگا دیا ہے کہ کسی کا دکھ درد اندر داخل ہی نہیں ہوتا۔۔ اپنے ارد گرد سے آنکھیں موند لی ہیں شاید یہی وجہ ہے جو آج کل ہمارے باغیچے کی کلیاں بکھر رہی ہیں۔۔۔ خود غرضی کے قلع کے دیواریں اس قدر اونچی کر لیں ہیں کہ کوئی اور احساس اس قلع کو سر ہی نہیں کر پاتا۔

اس کے مسلسل چیخنے چلانے کا بھی احسان پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔ احسان نے کار اک ویران سڑک پر روک دی۔ جو ناں صرف سنسان تھی بلکہ گھنے درختوں سے بھی گھری ہوئی تھی۔

"بتاؤ کیا چاہتی ہو عزت سے خود تک رسائی دو گی یا پھر اپنے طریقے سے لوں میں۔۔؟"

"نہ عزت سے اور نہ ہی زبردستی خود تک رسائی دوں گی۔۔" کہتے ساتھ ہی اس نے احسان کے

بڑھتے ہاتھ پر پیپر کٹر سے حملہ کر دیا۔۔اسے اس سے اس کی ہر گز توقع نہیں تھی جبھی وہ اس کے حملے سے خود کو بچا نہیں پایا۔۔ کٹر لگتے ہی اس کے ہاتھ سے خون کی بوندیں ٹپکنے لگیں۔۔بس اس کا چوکنا تھا کے وہ فوراً سے گاڑی کا گیٹ کھول کر بھاگ نکلی۔اس کے ہاتھ پر کٹ گہرا ہونے کے باعث احسان نے اس کا پیچھا کرنے کا ارادہ ترک کیا اور گاڑی واپسی کی طرف ڈال دی بغیر اس کی پرواہ کئے کہ اس سنسان سڑک پر وہ کسی بھی قسم کی درندگی کا شکار بن سکتی ہے۔

وہ تب سے اب تک نا جانے کتنی ہی بار اسکا نمبر لگا چکے تھے، مگر وہ کال نہیں اٹھا رہی تھی۔اب ان کی پریشانی بڑھنے لگی تھی۔اس کی دوست کو بھی کال نہیں کر سکتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے وہ آج چھٹی پر تھی۔ان کا مسلسل یوں ٹہلتا دیکھ کر رضیہ کو کوفت ہونے لگی تو وہ بول ہی اٹھیں۔

"کیوں اتنا پریشان ہو رہے ہیں بیٹھ جائیں۔۔وہ کوئی بچی نہیں ہے"

"تم۔۔تم نہیں سمجھو گی بیٹیاں کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو جائیں مگر ان کی فکر اک چھوٹے بچے کی طرح ہی کرنی پڑتی ہے۔۔اور پھر زمانہ کہاں دیکھتا ہے کہ بچی چھوٹی ہے یا بڑی۔۔وہ تو بس نوچنے کی کرتا ہے۔۔"پریشانی کے باعث ان سے جواب دینا بھی محال ہو رہا تھا۔

"اگر آپ نے اسی طرح اس کے لئے فکر مند رہنا تھا تو اسے کو ایجوکیشن میں پڑھنے کی اجازت ہی کیوں دی۔۔"

""""تو کیا اپنے خوف سے اپنی بیٹی کی خوشیوں کا جنازہ پڑھوا دیتا۔۔اب جاؤ یہاں سے۔۔"آخر پر انہوں نے بے زار ہو کر اس سے سے کہا۔

"اب اگر یہ مصیبت مول لے ہی لی ہے تو پھر بھروسہ کرنا سیکھیں۔۔"

"بھروسہ۔۔بھروسہ کیسے نہ ہو میری جان کا ٹکڑا ہے وہ۔۔مگر اس دنیا پر بھروسہ نہیں ہے۔۔" وہ پریشانی کے باعث پہلو پر پہلو بدل رہے تھے۔

"آپ کو میں نہیں سمجھا سکتی۔۔کمرے میں جا رہی ہوں آپ ہی ہوں پریشان۔۔"کہنے کے بعد وہ اپنے شوہر کو فکر میں کھولتا چھوڑ کر چلی گئی۔

اندھیرا اس کے گرد گھومتی کائنات کو اپنی لپیٹ میں لے چکا تھا۔۔اگر اس سنسان سڑک پر کچھ دکھائی دے رہا تھا تو وہ سڑک کا گھیراو کئے گھنے درخت تھے یا پھر دور فلک پر بادلوں میں چھپا چاند ۔۔۔اس اندھیرے میں ویران سڑک پر خوف کے ڈیرے ڈالتی خاموشی آہستہ آہستہ اس کے حواس جکڑ رہی تھی۔۔وہ پھولتی ہوئی سانسوں کے ساتھ بغیر کسی سمت کی پرواہ کئے بھاگی چلی جا رہی تھی۔۔اس کا دوپٹا کہاں رہ گیا تھا اسے ہوش نہیں تھا۔۔سفید رنگ کی فراک پر خون کے نشان تھے۔۔۔ذہن کے پنے پر کسی کے الفاظ کی بازگشت سنائی دے رہی تھی۔۔

"جو اللہ کی مخلوق کے درد کی پرواہ نہیں کرتا پھر اللہ بھی ان لوگوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔۔میری

دعا ہے اللہ تم سے کبھی بے نیاز نہ ہو۔۔"

اب آنسو اور تیزی سے بہنا شروع ہو چکے تھے۔"اللہ۔۔۔اللہ نے مجھے چھوڑ دیا۔۔میں نے اس کے بندوں کو چھوڑا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا۔۔"وہ خود سے کہتے ہوئے بھاگی جا رہی تھی۔۔مسلسل بہتے آنسوؤں سے آنکھیں درد کرنے لگی تھیں۔۔اسے نہیں یاد پڑ رہا تھا کہ آج سے پہلے وہ کب اتنا روئی تھی۔۔ہاں وہ آج سے پہلے کبھی اتنا نہیں روئی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آفس سے نکلنے کے بعد وہ یونہی سڑکیں ماپنے نکل آیا۔۔

"کاش تم مر گئی ہوتی تو آج ساری امیدیں ٹوٹ چکی ہوتیں۔۔دعا کرتا ہوں تم کبھی میرے سامنے نا آؤ۔۔جس دن میرے سامنے آئی اس دن میں اپنے اندر کے اچھے انسان کو دفنا دوں گا۔۔

مہرو۔۔"

آج ایک بار پھر ماضی میں کی گئی کسی کی زیادتیوں نے دل کے زخم ہرے کر دئے تھے۔۔

کاش کہ انسان چھوڑ جانے والوں کی قبریں دلوں میں نہ بنائے۔۔

کاش کہ انسان ان قبروں پر روز فاتحہ خوانی کرنا اپنا فرض نہ سمجھے۔۔

ہائے محب۔۔

عذاب ہے جفاکاروں کو دل کی زمین میں دفنانا۔۔

عزہ اقبال

جب وہ گاڑی چلا چلا کر تھک گیا تو اسے اک ویران سڑک پر روکتے ہوئے باہر نکل آیا اور گاڑی کے بونٹ کے سہارے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔اپنی سوچوں کو جھٹک کر سامنے دیکھنے لگا۔۔دور دور تک گھنے درخت تھے اور اندھیرے کا راج تھا۔۔وہ یہاں کیوں آیا تھا۔۔؟آیا بھی تھا یا اسے بھیجا گیا تھا، اگر بھیجا گیا تھا تو کیوں۔۔۔؟

اس کی سوچوں کے تسلسل میں خلل تب پیدا ہوا جب اسے اک لڑکی گرتی پڑتی اپنی جانب آتی دیکھائی دی۔۔اندھیرا ہونے کے سبب اس کا چہرا واضح نہیں ہو رہا تھا۔جب وہ کچھ نزدیک پہنچی تو وہ گاڑی کے بونٹ سے دور ہوتے ہوئے اس کی جانب بڑھا۔۔"آپ ٹھیک تو ہیں۔۔؟"

"وہ م۔۔مجھے بابا کے پاس جانا ہے۔۔" کہتے ساتھ ہی وہ اس کے قدموں میں بیٹھ گئ۔۔

"م۔۔مجھے بابا کے پاس چھوڑ دیں۔۔اس کے صدقے اللہ آپ سے کبھی بے نیاز نہ ہو۔۔" وہ اس لڑکی کی دعا پر دنگ کھڑا اسے دیکھنے لگا۔۔

"پلیز ز مجھے میرے بابا کے پاس پہنچا دیں۔۔" اس نے دوبارہ سے روتے ہوئے فریاد کی تو اس کا سکتہ ٹوٹا۔۔

ضرار نے اس کو بازوں سے تھامتے ہوئے اٹھایا۔۔وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔۔ مگر وہ اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔یہ کیسا امتحان تھا۔۔آخر زندگی کون سی بساط بچھانے کی تیاری کر رہی

تھی۔۔ بجلی کی کڑک کے ساتھ بادلوں نے بھی اپنا زور دکھایا تو بلاآختیار ہی سامنے کھڑی لڑکی نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے۔۔ اس نے خوف کے زیر اثر آتے آنکھیں بند کرلی تھیں۔۔ وہ اس لڑکی سے کیا کہتا۔۔۔؟ کیا قسمت نے اس کو کچھ کہنے کے لائق چھوڑا تھا۔۔ بدلے کا سبب پیدا کیا بھی تو کہاں۔۔ کس حالت میں۔۔؟ جب وہ بے بس تھی۔۔ کمزور تھی۔۔

"چھوڑ دیں گے۔۔؟" خوف۔۔ امید۔۔ آس۔۔ بس اس کی آنکھیں انہیں کیفیات کی عکاسی کر رہی تھیں۔۔

"ٹھیک ہے آجائیں۔۔" وہ کہنے کے بعد کار کی جانب بڑھ گیا۔۔

گاڑی اس لڑکی کے بتائے گئے راستے پر ڈالتے ہوئے اس نے غور کیا تو اس کی سفید فراک پر اسے دھبے نظر آئے۔۔

"یہ آپ کی قمیص پر خون کے نشان ہیں۔۔؟" انداز بہت عام سا تھا۔

وہ اپنی قمیص دیکھ کر مزید گھبرا گئی۔۔ ہونٹوں پر ہاتھ رکھے خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہنے لگی۔۔ "و۔۔ وہ۔۔ وہ اسکو پیپر کٹر۔۔ پیپر کٹر لگ گیا۔۔"

"کس کو۔۔" اس نے گاڑی کا سٹیئرنگ گھماتے ہوئے پھر سے اک سوال کیا۔

"حس..احسان کو۔۔۔ م۔۔ مگر میں نے جان بوجھ کر نہیں مارا۔۔۔" اس کی آواز سے لڑکھڑاہٹ واضح طور پر محسوس کی جاسکتی تھی۔۔

"م۔۔میں نے صرف اس کے بڑھتے ہاتھ کو روکنا چاہا تھا۔۔"

ضرار نے پانی کی بوتل اس کی طرف بڑھائی اور ساتھ میں ٹشو بھی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔یہ پانی پی لیں۔۔"

"ک۔۔کیا وہ مر گیا ہو گا۔۔؟"

پانی پیتے ہی اسے خیال آیا تو اس نے جلدی سے بوتل لبوں سے دور کی۔ہڑبڑاہٹ میں پانی کے کچھ قطرے اس کے اوپر بھی گر گئے۔

اسے حیرانی ہوئی کیا وہ حقیقتاً اتنی بیوقوف تھی۔"پیپر کٹر سے کون مرتا ہے۔۔۔"وہ بے زاری سے بولا۔

"اگ۔۔اگر وہ مر گیا تو۔۔۔؟"

اب کی بار ضرار نے باقائدہ گردن موڑ کر اس کی جانب دیکھا جو اس امید سے اسے ہی دیکھ رہی تھی کہ بس ایک بار کہہ دے وہ نہیں مرا ہو گا۔وہ قاتلہ نہیں بننا چاہتی تھی۔

"کٹر اس کے ہاتھ پر لگا ہے کوئی دل میں نہیں اتار آئی جو اس کے مرنے کا سوچ رہی ہو۔۔۔"اس نے خاصا چڑ کر اسے جواب دیا۔

"بہت خون بہہ رہا تھا اس کا۔۔۔"وہ اپنے آستین سے ناک کو صاف کرتے بولی۔

"یہ سب اس پر حملہ کرنے سے پہلے سوچ لیتیں تو زیادہ بہتر نہیں تھا۔۔۔؟"

"کیسے سوچ لیتی وہ داغدار کرنے جا رہا تھا۔۔"اس نے باہر کی طرف پہلو بدلتے سر گاڑی کے شیشے سے ٹیک دیا۔اس کا جملہ ساتھ والی نشست پر بیٹھے شخص کو ہلا گیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی اس کے گھر کے سامنے پہنچ چکی تھی۔۔غالباً سامنے ٹہلنے والا اس کا باپ ہی تھا جس کے چہرے سے پریشانی عیاں ہو رہی تھی۔۔اس نے ابیرہ کی حالت کو دیکھتے ہوئے اندازہ کیا کہ اس کیلئے بغیر سہارے گاڑی سے اترنا مشکل ہے۔۔کار روکنے کے بعد وہ اتر کر اس کی جانب آیا اور دروازہ کھول کر اسے سہارا دیتے ہوئے باہر نکلنے میں مدد کرنے لگا۔شفاقت بغیر کسی قسم کی تاخیر کئے اپنی بیٹی کو دیکھ کر اس کی جانب لپکا اور میر ضرار کے ہاتھوں سے اس کا ہاتھ لے کر خود کا سہارا دیتے ہوئے اسے کھڑے رہنے میں مدد کی۔

"ک۔۔کیا کیا ہے تم نے میری بیٹی کے ساتھ "اس کی آواز میں صرف خوف تھا۔

"کچھ کیا ہوتا تو آدھی رات کو تمہارے دروازے پر نہ لے کر آتا۔۔"

"اسے کیا ہوا ہے۔۔۔"انہیں اپنی جان کے ٹکڑے کو اس حالت میں دیکھ کر خود کے حواسوں پر قابو کرنا مشکل لگ رہا تھا۔۔

ان کے برعکس وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے مطمئن سا دکھائی دے رہا تھا۔"لگ تو مقافاتِ عمل رہا ہے۔۔"

کہنے کے بعد وہ مزید اس کے قریب آیا اور آہستہ سے بولا۔

"کسی احسان نامی لڑکے پر حملہ کیا ہے۔۔ جانتے تو ہو گے اتنی رات اک لڑکے کے ساتھ ہونے اور پھر اس پر حملہ کرنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔۔۔"

"چ۔۔چپ۔۔۔چپ کر جاؤ خدا کیلئے۔۔ میری بیٹی بہت معصوم ہے۔۔" وہ کپکپاتی آواز سے غرایا۔

میر ضرار کے قہقہے پر سامنے والے کو بہت ملال ہوا۔۔ "بیٹیاں تو معصوم ہی ہوتی ہیں۔۔ شاطر تو مرد ہوتا ہے جو اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے زمانے کو الفاظ کے شطرنج میں الجھا دیتا ہے۔۔"

بس اتنی سی باتیں تھیں۔۔ اتنا سا ہی وقت تھا اور عریبیہ کی گردن ڈھلک چکی تھی۔۔ بیٹی کے وجود کو یوں بے جان ہوتے دیکھ کر شفاقت کے ہاتھوں میں سکت نہ رہی کہ وہ اپنی بیٹی کے وجود کو سنبھال پائے۔۔ اس سے پہلے وہ گرتی ضرار نے اسے بازوں سے تھام لیا۔ صرف انسانیت کے ناطے۔۔ نفرت محبت کے احساس سے آزاد۔۔ کون تھی نہ تو وہ سوچنا چاہتا تھا اور نہ ہی جاننا۔۔ بس راہ میں ملی اک ضرورت مند لاچار لڑکی تھی۔۔ کسی کے گھر کی عزت۔۔ اور لوگوں کی عزتوں کو اچھالنا اس نے سیکھا ہی نہیں تھا نہ تب جب اس کے پیاروں کی حق تلفی کی گئی اور نہ اب۔۔۔

حال:

ضرار کی طرف سے نکاح میں شرکت کیلئے صرف صبحانی صاحب آئے تھے۔ وہ اس سے پہلے پہنچ چکے تھے اور اب مسلسل ضرار کو کال ملا رہے تھے۔

"کدھر ہو تم میر۔۔ تم نے ہی حامی بھری تھی نا اس نکاح کیلئے۔۔۔" کوئی چھٹی کال پر اس نے فون اٹھا لیا۔

"تو میں کب اس بات سے مکر رہا ہوں ماموں۔۔" وہ سٹئیرنگ گھماتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"پانچ بجے کا وقت طے تھا اور اب ساڑھے پانچ ہونے کو ہیں۔۔ کوئی اپنے نکاح سے اس طرح لیٹ ہوتا ہے۔۔؟"

"فکر نہ کریں میاں صاحب۔۔ لڑکی کہیں نہیں جائے گی آپ کے بھانجے سے ہی اس کا نکاح ہو گا۔۔۔"

صبحانی صاحب نے بے یقینی کے عالم میں فون کو کان سے ہٹا کر دیکھا۔ سامنے ضرار کا ہی نام چمک رہا تھا۔ انہیں حیرت ہوئی، آج سے پہلے تو اس نے کبھی ایسے بات نہیں کی تھی۔

"میر وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے تیار بیٹھی ہے، تمہیں اس بات کا احساس ہے۔۔۔؟"

"اب اتنا تو کرنا بنتا ہے نا اس کا میاں صاحب۔۔ آخر کو نکاح کرنے جا رہا ہوں اس سے، اس کے

باپ اوراس کی عزت کی خاطر۔۔"

"میر تم آرہے ہو یا نہیں۔۔۔؟" وہ دوٹوک انداز میں بولے۔

اس نے کال کاٹ دی۔ صبحانی صاحب غصے سے فون کوٹ کی پاکٹ میں ڈالتے پلٹے ہی تھے جب وہ انہیں اپنی جانب آتا دکھائی دیا۔ چہرے پر ضرورت سے زیادہ سنجیدگی سجائے وہ ان کی طرف آرہا تھا۔ صبحانی صاحب اک تاسف بھری نظر اس پر ڈالتے اندر کی جانب چل دئے تو وہ بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے چلا آیا۔

جب وہ اندر داخل ہوا تو سب کو اپنا ہی منتظر پایا، مگر مجال ہے جو کسی قسم کی شرمندگی کا احساس ہوا ہو۔ اس کی چال میں کسی قسم کی لچک نہیں آئی تھی، وہیں سخت چال چلتے ہوئے وہ مخصوص صوفے کی جانب بڑھ گیا۔ جب کہ صبحانی صاحب وہاں موجود لوگوں سے مصافحہ کرنے لگے۔۔

لاؤنج میں ہی سبھی لوگوں کے بیٹھنے کا انتظام تھا، اور لاؤنج کے بالکل سامنے موجود کمرے میں وہ بیٹھی تھی۔۔

نکاح پڑھوایا جا چکا تھا۔۔۔ اس نے اپنے ہمسفر کی صرف اک جھلک ہی دیکھی تھی وہ بھی نکاح کے بعد جب وہ کھڑا ہو کر کسی سے مبارکباد وصول کر رہا تھا۔۔

چہرے پر سے واضح تھا کہ یہ سب صرف اک احسان ہے جو وہ کر رہا ہے۔۔ اگر اس نے کسی پر

ترس نہ کھا کر اپنی پسند کو ترجیح دی تھی۔۔تو دوسری طرف کسی نے اس پر ترس کھا کر اپنی پسند کو نظر انداز کیا تھا۔

"اس سے اچھا تھا تم اس کو ہی ہاں کر دیتی اگر اس نے اپنی ہوس پوری کر کے چھوڑ دینا تھا تو چھوڑ تو اس نے بھی دینا ہے پھر کم سے کم یہ احسان تو نا ہوتا۔۔" وہ اوٹ سے اسے یوں بے زار بیٹھے دیکھ کر سوچنے میں محو تھی جب اس کی پڑوسن آ کر اس کے گلے لگی تو اس نے اپنی سوچوں کو جھٹکا۔۔

"واہ۔۔ابیرہ بھائی صاحب نے تو سچ میں کوئی شہزادہ ہی ڈھونڈا ہے تمہارے لئے۔۔" نسرین باجی خوشی سے اس کے گلے مل رہی تھیں اس نے خاموش رہنے کو ہی ترجیح دی۔

"کون جانے یہ بادشاہ کب تک مہربان رہے گا۔۔کاش بابا۔۔کاش آپ یہ سوچ لیتے کہ بادشاہ تو بادشاہ ہی رہتا ہے۔۔وہ تو کنیزیں ہوتیں ہیں جنہیں ہر صورت اپنی جگہ بدلنی ہوتی ہے۔۔" وہ خود سے ہمکلام تھی۔

"بیٹی رخصتی کا وقت ہو گیا ہے" شفقت نے اندر آتے کہا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھتی اپنے باپ کے گلے جا لگی۔

"بیٹا جانتا ہوں تمہارا یہ باپ ناکام رہا ہے اپنی بیٹی کے خوابوں کو تعبیر دینے میں۔۔ بھروسہ رکھئے میری گڑیا اس سے مناسب فیصلہ نہیں ہو سکتا تھا۔۔"

"میں جانتی ہوں بابا۔۔"

"میری گڑیا ہو سکتا ہے وہاں چیزیں تمہاری مرضی کی نہ ہوں۔۔ مگر آپ صبر کر لینا حالات پر۔۔اگر کبھی وہ کوئی ناپسندیدہ بات کہہ جائے تو برداشت کر لینا۔۔"

"مگر بابا آپ جانتے ہیں نا جو کچھ بھی ہو چکا ہے اس کے بعد وہ میرے اور آپ کے بارے میں اچھا نہیں سوچیں گے۔۔"

"نہیں میں نہیں جانتا۔۔ نا ہی میری بیٹی ایسا کچھ جانتی ہے۔۔اور رہی بات آنے والے وقت کی تو وہاں جو بھی ہو گا وہ آپ اور آپ کے اپنوں کے بیچ ہو گا۔۔"

"بابا آپ کیسے ان لوگوں کو میرا اپنا کہہ سکتے ہیں۔۔'

"ابیرہ اپنے وہی ہوتے ہیں جو گرنے سے پہلے آگے بڑھ کر تھام لیتے ہیں۔۔اور دیکھو انہوں نے ایسے ہی کیا ہے۔۔انہوں نے ہم پر احسان کیا ہے وہ تمہارے محسن ہیں۔۔اور محسنوں کے بارے میں برا گمان نہیں کرتے۔۔"

انہوں نے یہ بات اپنی بیٹی کی آنکھوں میں دیکھتے کہی آیا اندازہ لگا رہے ہوں کہ ان کی گڑیا سمجھ بھی رہی ہے یا نہیں۔۔ابیرہ نے پوری بات سننے کے بعد اک بار پھر باپ کی شفقت سے بھرپور بازئوں کے حصار میں پناہ لے لی۔

اس نے اپنے چہرے پر آئے تاثرات کو بدلنے کی کوشش نہیں کی۔۔ جیسے نکاح سے پہلے سنجیدہ تھا

اب بھی ویسی ہی سنجیدگی لئے بیٹھا تھا۔۔ یاد تھا تو صرف اتنا آج وہ اس شخص کی مدد کیلئے وہاں موجود تھا جس نے سالوں پہلے ان کی مدد کرنے سے انکار کرتے ہوئے ہاتھ جھٹک دئے تھے۔ دماغ کے پنوں پر بہت سی باتیں چل رہی تھیں کچھ سوچتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"ماموں مجھے اب نکلنا ہوگا۔۔ میری میٹینگ ہے۔۔"

"ٹھیک ہے میں کہتا ہوں اب رخصتی کروادیں۔۔" ان کے آگے بڑھتے قدم اس کی اگلی بات پر تھمے۔

"نہیں ماموں میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔۔ میں نکل رہا ہوں آپ پلیز اس کو گھر ڈراپ کروا دی جئے گا۔۔"

"یہ تم کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔۔ تم نے خود کہا تھا اس نکاح کیلئے۔۔ وہ تمہاری زمہ داری ہے۔۔" وہ تمہاری پر زور دیتے ہوئے بولے۔

"جی مجھے اچھے سے یاد ہے میں نے خود ہی مصیبت میں ہاتھ ڈالا ہے۔۔ اور آپ جانتے ہیں مجھے اپنی زمہ داریوں کو نبھانا کتنے اچھے سے آتا ہے۔۔" اس نے گاگلز لگائے۔ "خیر ڈرائیور اس کو گھر چھوڑ دے گا۔۔"

"تم اس کو پہلے ہی دن یوں چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہو۔۔"

"میں خدانخواستہ دنیا سے رخصت نہیں ہو رہا۔۔ اور نا ہی اسے طلاق۔۔"

"۔۔میر۔۔"انہوں نے اسے بیچ میں ہی بے بسی سے ٹوک دیا تو اس نے بھی چہرے پر بھرپور سنجیدگی لئے کہا۔

"میاں صاحب مجھے ہرگز یہ تاثر مت دیجئے کہ آپ میرے مخالف جا کر اپنی بھانجی کی طرفداری کر رہے ہیں۔"

"ٹھیک ہے میں چھوڑ دوں گا" وہ جواب سنتے ہی باہر کی جانب بڑھ گیا۔

جیسے ہی وہ گھر کے گیٹ کے پاس پہنچا اسے اپنی بیوی کا نام سنائی دیا۔ یہ آواز گیٹ کے دوسری طرف سے آرہی تھی۔

"یار اس کا تو نکاح ہو گیا۔۔"اس کا دوست سگریٹ منہ سے نکالتے ہوئے اس کی جانب پلٹا۔

"تو۔۔؟"

"اس بار تو ہار گیا یار، جس پر تیری نیت گندی ہوئی اس بار وہ چڑیا کسی اور کے ہاتھ لگ گئی۔۔"اس کی بات سنتے ساتھ ہی سامنے والے نے قہقہہ لگایا۔

"جانی تو بھی بالکل اس کے بڈھے باپ کی طرح سوچنے لگا ہے۔۔اسے بھی یہی لگتا ہے اس کا نکاح ہو گیا ہے تو اب وہ بچ گئی ہے۔۔میں احسان ملک ہوں جو نظر کو بھا جائے اسے تب تک نہیں چھوڑتا جب تک وہ نظروں اور دل سے اتر نہ جائے۔۔"

"تو کیا تو اب کسی استعمال شدہ چیز کو اپنے گھر کی زینت بنائے گا۔۔؟"

"گھر کی زینت۔۔؟"اس کے جملے کو اک بار پھر دہراتے ہوئے اس نے قہقہہ بلند کیا۔

"تو جانتا نہیں ہے کیا گھر کی زینت بنانے والوں میں سے نہیں ہے بھائی، میں تو مسافر ہوں، بس جس سرائے میں رکتا ہوں وہاں کیلیئے انتظام کر لیتا ہوں، اور پھر اگلی صبح نیا سفر، نیا سرائے نئے لوگ۔۔۔"

جہاں باہر وہ اپنی غلاظتوں کا مقابلہ کرتے خوش ہو رہے تھے وہیں اندر اس کے چہرے پر بھی درد بھری مسکراہٹ آ کر معدوم ہوئی۔

"تو شفاقت میاں کی سزا ابھی ختم نہیں ہوئی۔۔"

وہ گیٹ سے باہر نکلتے ہی اپنی کار کی جانب بڑھ گیا۔ان دونوں نے ضرار کو جاتے ہوئے نہیں دیکھا۔اس کی چال بے آواز تھی۔وہ ہمیشہ سے ہی ایسی چال کا عادی تھا۔

ضرار بغیر کسی سوچ کو ملحوظ خاطر رکھے جا چکا تھا۔صبحانی صاحب نے شفاقت سے یہ کہہ کر معذرت کر لی تھی کہ اس کی ماں کی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی تھی جس کے سبب اسے فوراً نکلنا پڑا۔ابیرہ کو اس سے اسی قسم کے ردعمل کی توقع تھی جبھی اسے شاید دکھ نہیں ہوا تھا۔۔یا ہوا تھا مگر اس درد کی اتنی حیثیت نہیں تھی کہ اسے اپنے چہرے کا احاطہ کرنے دیا جائے۔

"تو شہزادہ صاحب کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا جبھی نکاح کے فوراً بعد دلہن سے پہلے خود رخصت ہو گئے۔۔'اک تلخ سی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے خود سے کہا۔

شفاقت کے ساتھ مصافحہ کرنے کے بعد صبحانی صاحب بھی ابیرہ کے ساتھ والی نشست سنبھال گئے۔ڈرائیور کو چلنے کا کہنے کے بعد وہ ابیرہ کی جانب متوجہ ہوئے۔۔اسے خاموش دیکھ کر انہوں نے خود ہی وضاحت دی۔

"ضرار کو اک ضروری کام آن پڑا تھا اس لئے اسے جلدی میں نکلنا پڑا۔۔تو میں نے بھی موقع کو غنیمت جانتے ہوئے سوچا کیوں ناں اسی بہانے میں اپنی بیٹی کے ساتھ اور وقت گزار لوں"

ابیرہ صرف مسکرا ہی پائی۔تکلیف تو بہت ہوئی تھی اس کے اس رویے سے مگر ابھی وہ اس نہج پر نہیں سوچنا چاہتی تھی۔

"ابیرہ یہ مت سمجھنا مجھے ضرار زیادہ عزیز ہے تم بھی میرے لئے بلکل نورالعین جیسی ہو۔۔اس لئے اگر کبھی ضرار کی کوئی بات بری لگے تو بلا جھجھک مجھے بتا دینا پھر دیکھنا تمہارے ماموں کیسے اس کے کان کھینچتے ہیں۔۔"

جب کہ وہ خود اچھے سے جانتے تھے وہ اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکتے مگر اپنی بھانجی کے چہرے پر آئی پریشانی کو بھی تو دور کرنا تھا۔۔

"ماموں میں جانتی ہوں یہ سب انہوں نے اپنے اندر کی اچھائی کے سبب کیا ہے۔۔ورنہ جو غلطی

مجھ سے ہوئی ہے اس کے بعد تو انہیں ان سب سے غرض بھی نہیں ہونی چاہئے تھی۔"

دل کو ملال تو بہت ہوا تھا اس کے یوں چھوڑ جانے پر۔۔یوں بے عزت، بے وقت کر جانے پر مگر وہ ہر گز کسی کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔

"پرانی باتوں کو بھول جائیں سمجھے برا وقت تھا گزر گیا۔۔"انہوں نے مسکراتے ہوئے سمجھایا تو وہ بھی سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئی۔

صبحانی صاحب اسے ضرار کے ہاں چھوڑنے کے بجائے اپنے ساتھ لے آئے تھے وہ اسے آج ایسے موقع پر اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔گھر پہنچنے پر اس کا استقبال اس کی توقعات کے بر عکس کیا گیا۔۔سب جیسے اسی کے انتظار میں تھے۔سب سے پہلے تہمینہ نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا۔

"شکر خدا کا اس نے اک بار پھر سے ہمیں اپنی بیٹی سے ملوا دیا"انہوں نے اس کے ماتھے پر پیار کیا۔

"تو جناب ضرار صاحب نے بھی آخر کو شادی کر ہی لی۔۔"اب نور العین اس سے مل رہی تھی۔

"پتا ہے جب تم آخری دفعہ یہاں آئی تھی مجھے لگا تھا شاید اب اس کے بعد کبھی میں اپنی بہن سے نہیں مل پائوں گی مگر دیکھو۔۔بے شک۔۔۔بے شک اللہ پاک بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔۔"وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

سب نے ساتھ مل کر کھانا کھایا تھا۔ کھانے کے بعد سب سونے کیلیئے جا چکے تھے۔ جبکہ نور العین نے ابیرہ کے ساتھ رات جاگنے کو ہی ترجیح دی تھی کم سے کم جب تک ضرار اسے لینے نہیں آ جاتا ۔۔ ویسے بھی وہ پہلے سے ہی خود کو اجنبی سا محسوس کر رہی تھی۔

آخر کار تھوڑی دیر کے بعد ضرار آ ہی گیا۔ اس نے کار میں سے ہی ہارن دیا جس کا مطلب تھا وہ اس وقت گھر آنے کے موڈ میں نہیں ہے۔ ہارن سنتے ہی نور العین ابیرہ کو ساتھ لئے باہر آ گئی۔ وہ اپنی عادت کے خلاف اسے دیکھ کر کار سے باہر نہیں نکلا۔

"تو مطلب جناب ناراض ہیں۔۔ "نور العین نے خود سے کہا۔ ابیرہ کو تذبذب کا شکار ہوتے دیکھ کر نور العین نے کار کا فرنٹ ڈور کھول کر اسے اندر بیٹھایا اور پھر ضرار کی سائیڈ پر آ گئی۔ نور العین نے ونڈو پر جھکتے اسے سلام کیا۔۔ چونکہ مزاج گرم تھے جبھی جواب بغیر اس کی جانب دیکھے دیا گیا۔

"ناراض ہو پارٹنر۔۔؟"

نور العین نے شرارت سے اس کی جانب دیکھتے کہا اور پھر ابیرہ کو مخاطب کرتے ہوئے بولی۔

"ارے نہیں۔۔ نہیں تم پریشان نہیں ہو۔ ہم دونوں میں چلتا ہے۔۔ تم سے یوں ناراض نہیں ہو گا۔۔"

"فضول گوئی سے احتراض برتا جائے۔۔ "اب کی بار وہ باقائدہ نور العین کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"تم اچھے سے جانتی ہو میں صرف تمہارے کہنے پر اس وقت یہاں آیا ہوں۔۔ اگر مجھے خود ہی

اسے لے کر جانا ہوتا تو میاں صاحب سے نا کہتا۔۔"اس نے بغیر لپیٹے لپٹائے صاف گوئی سے کام لیا۔

ابیرہ کی آنکھ سے اک آنسو چھلک کر اس کی ہتھیلی میں جذب ہوا۔نور العین اس کا آنسو تو نہیں دیکھ پائی تھی مگر اتنا ضرور جان گئی تھی کہ ضرار کی اس بات سے اسے تکلیف پہنچی ہو گی۔

"پارٹنر صبح بات کریں گے۔۔"

نور العین نے بغیر کسی وضاحت کے بات ختم کی وہ نہیں چاہتی تھی ضرار مزید کچھ ایسا بولے جس سے ابیرہ کو تکلیف ہو۔

تھوڑے وقفے کے بعد ضرار کی آواز نے خاموشی کو تاڑا۔

"آئیندہ مجھ سے پوچھے بغیر کہیں نہیں جاؤ گی۔۔"حکم تھا اور خاصا واضح تھا۔

"وہ کسی نہیں ماموں تھے۔۔"وہ شیشے پر سر رکھے ہوئے باہر کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"وہ جو کوئی بھی تھے۔تمہارا نکاح مجھ سے ہوا ہے اگر تمہیں یاد ہو تو۔۔مجھ سے پوچھے بغیر تم اپنے باپ کے ساتھ بھی نہیں جاؤ گی۔۔"اس نے سامنے سڑک سے نظر ہٹا کر ساتھ بیٹھی ساتھی پر ڈالی۔وہ چہرے پر ڈھیروں سوال لئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"سمجھ گئی۔۔۔؟"اس کے جواب نہ دینے پر ضرار نے دوبارا پوچھا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

وہ کہنا تو بہت کچھ چاہتی تھی۔۔وہ کہنا چاہتی تھی کیا نکاح کا خیال۔۔نکاح کا احساس صرف بیوی کیلئے ہوتا ہے۔۔کیا نکاح صرف شوہر کے حکم بجالانے کو کہتے ہیں۔۔مگر وہ خاموش رہی۔۔وہ خاموش رہی کیونکہ ابانے کہا تھا اس نے احسان کیا ہے وہ کچھ غلط بھی بول دے تو برداشت کرنا ہے۔

گھر پہنچتے ہی وہ جھجھکتے ہوئے ضرار کی معیت میں چل دی۔اندر داخل ہوتے ہی اس نے ملازم کو ابیرہ کا سامان اوپر کمرے میں رکھنے کیلئے کہا اور خود سٹڈی روم میں چلا گیا۔

"لوگ احسان بھی احسان سمجھ کر کرتے ہیں۔۔"وہ زرا کے جاتے ہی خود سے بولی اور پھر وہیں پاس پڑے صوفے پر لیٹنے کے انداز میں دراز ہو گئی۔اک تو نکاح کے باوجود بھی اس نے آج اتنا سامان سمیٹا تھا اور پھر جب سے رخصت ہو کر آئی تھی تب سے کبھی ڈائینگ چیئر اور کبھی لائونج کے صوفے ہی مقدر بن رہے تھے۔اک پل کو تو اس کا جی چاہا مسٹر احسان نے جس کمرے میں سامان رکھوایا ہے وہاں جا کر سو جائے مگر اگلے ہی پل اس خیال کو جھٹک دیا۔

دوسری جانب ضرار نے سٹڈی روم میں آتے ہی سگریٹ سلگائی۔۔

"ضرار آئندہ اس طرح کی خرافات مجھے تمہارے ہاتھ میں نظر آئیں تو میں بہت برے سے پیش آئوں گی۔۔"دور کہیں کسی کی تنبیہی کرتی آواز سماتوں میں سنائی دی۔لبوں کی طرف بڑھتا اس کا

ہاتھ وہیں رک گیا اور پھر سگریٹ اس کے ہاتھ میں ہی راکھ ہو گئی۔اس کا خیال آیا تو نا چاہتے ہوئے بھی لب پھیل گئے۔

وہ اپنے غصے کو خود پر حاوی کرنے والوں میں سے نہیں تھا مگر جہاں بات اس کی ماں کی آتی تھی وہ ہوش گنوا بیٹھتا تھا۔چند سال پہلے یوں ضبط کھوتے خود کو اذیت کی انتہاؤں پر پہنچانے کیلئے اس نے میز کی دراز کھولی اور سگریٹ کی ڈبیا اور لائیٹر نکالا۔ سگریٹ سلگانے کے بعد وہ اٹھتا ہوا گلاس ڈور کے پاس آیا اور اسے کھولتا ہوا لان میں نکل آیا۔۔چند منٹ سگریٹ کو انگلیوں پر رقص کروانے کے بعد اس نے اک لمبی سانس خارج کرتے ہوئے بلآخر ہاتھ منھ کی جانب بڑھا ہی دیا۔

سگریٹ لبوں کو راحت پہنچانے سے پہلے اس کے ہاتھ کو جلا چکی تھی۔"واٹ دی ش•۔۔"اس نے ہاتھ کو جھلاتے ہوئے اپنی دوسری جانب دیکھا۔۔

وہاں نور العین کھڑی کڑے تیوروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔"نور۔۔تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا ہے۔۔اگر تمہارا ہاتھ جل جاتا۔۔منھ سے نہیں بول سکتی تھی۔۔؟"کہنے کے ساتھ اس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو لال ہو چکا تھا۔

"میرا دماغ تو ٹھیک ہے مگر لگتا ہے تمہارا ٹھکانے پر نہیں ہے۔۔یہ کیا بکواس ہے۔۔"

"یہ تم کس طرح سے بات کر رہی ہو۔۔اور تم کب سے یوں سوال جواب کرنے لگی۔۔؟"

"تم یہی لہجہ ڈیزرو کرتے ہو۔۔ضرار آئندہ اس طرح کی خرافات مجھے تمہارے ہاتھ میں نظر آئیں

تو میں بہت برے سے پیش آئوں گی۔۔"نور العین نے درشتی سے کہا۔

"تم نے کہا اور میں نے مان لیا۔۔"وہ مزاق اڑانے والے انداز میں بولا۔

نور العین نے اپنے اور اس کے بیچ کا فاصلہ کم کیا۔۔" بالکل۔۔میں نے کہا اور تم نے مان لیا۔۔اس معاملے میں یہی ہونا چاہئے پارٹنر۔۔تم۔۔تم اتنے بیوقوف کب سے ہو گئے یار۔۔اب تم ان واہیات چیزوں کی اوڑ میں پناہ تلاش کرو گے۔۔"

"پناہ نہیں۔۔سکون۔۔سکون چاہیئے۔۔"اس نے اندر داخل ہوتے ہوئے سلائیڈنگ ڈور واپس بند کر دیا۔

نور العین میز کے پاس آئی اور دراز کھول کر اس میں سے ڈبیا اور لائیٹر نکالا۔"ہاں سکون تو مجھے بھی چاہیئے پارٹنر۔۔چلو آو مل کر کش لگاتے ہیں۔۔"اس نے ایک سگریٹ اس کی جانب بڑھائی۔

ضرار نے اس سے لائیٹر اور ڈبیا دونوں کو جھپٹا۔"تمہارا دماغ زیادہ ہی خراب ہو چکا ہے۔۔"

"ڈونٹ وری تمہارا ریکارڈ پھر بھی نہیں توڑ پائی۔۔اب آئیندہ خود کو اذیت دینے کا سوچا بھی ناں تو یاد رکھنا سارے لحاظ سائیڈ پر رکھتے ہوئے بہت برے سے پیش آوں گی۔۔"کہنے کے بعد اس نے آخری نظر دراز پر ڈالی جہاں وہ سب کچھ واپس رکھ چکا تھا۔

اسے کئی سال پہلے والی گفتگو یاد آئی تو یوں محسوس ہوا جیسے گھپ اندھیرے میں چاند کی روشنی جذبات کو مرنے نہیں دیتی۔

اگر وہ ساری رات لائونج میں پڑے صوفے پر سوئی تھی تو وہ بھی سٹڈی روم میں موجود سنگل صوفے پر ہی سویا تھا۔ معمول کے مطابق اس کی آنکھ جلدی کھل چکی تھی۔ سٹڈی روم سے نکلتے قدم کچھ پل کیلئے تھم سے گئے۔۔ جب قدم بڑھنا شروع ہوئے تو اس نے ابیرہ کی جانب پیش قدمی کی۔۔ وہ اس کے پاس آکر زمین پر بیٹھ گیا۔۔

"تم کتنی معصوم ہو۔۔۔ نہیں تم معصوم نہیں۔۔"

"تم کتنی مہربان ہو۔۔ نہیں تم کبھی مہربان نہیں تھی۔"

"تمہارے چہرے سے چاندنی سی چھلکتی ہے۔۔"

"نہیں تمہارے چہرے سے صرف انا اور خود غرضی چھلکتی ہے۔۔"

اگر اس کے دل میں کوئی خیال آ بھی رہا تھا تو اگلے ہی پل اس کا دماغ اس کی نفی بھی کر دیتا تھا۔

وہ ابیرہ کے پاس سے اٹھ کر گلاس ونڈو کے قریب آ کھڑا ہوا جہاں سے لان کا منظر صاف دکھائی دیتا تھا۔ جبھی ماضی کی کچھ یادوں نے پھر سے دستک دی۔

نور العین انعم کے ساتھ صوفے پر چپک کر بیٹھی ہوئی تھی۔ ضرار اور نور العین کی دوستی بے مثال تھی۔ وہ اکثر ایسا مزاق کر جایا کرتے تھے جو پاس بیٹھے شخص کو حقیقت معلوم ہوتا تھا۔ ابھی وہ ضرار کو اپنے ساتھ کہیں جانے کا کہہ رہی تھی جس پر وہ مسلسل انکار کر رہا تھا۔

"یار میں اس ویک اینڈ آوٹ آف کنٹری ہوں گا تو ممکن نہیں ہے۔۔"وہ گلاس میں جوس انڈیلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

تو تم اپنی دوست کی خاطر۔۔"نورالعین کا منہ بنانا بیچ میں ہی روکتے وہ اس کی بات کو ٹوکتے ہوئے پھر سے بولا۔

"یار جانا ضروری ہے۔۔ناں ہوتا تو تم جانتی ہو تمہیں کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑنی تھی۔۔"

تو تم نہیں مانو گے۔۔"اب کی بار وہ منہ بنانے اور بات کہنے میں کامیاب ہو چکی تھی مگر سامنے بھی تو ضرار تھا۔۔میر ضرار۔۔ایک بار پھر سے نفی میں گردن ہلا گیا۔

"میر ضرار ڈرو اس وقت سے جب میں تمہاری دلہن کے روپ میں بیٹھی ہوں گی۔۔"اس نے ناک بسورتے کہا تو اس کا قہقہ ہوا میں گونجا۔۔

"ڈر رہا ہوں اس وقت سے جبھی تو آج منع کر رہا ہوں۔۔"وہ کہتے ہوئے اس کے سامنے والے صوفہ پر بیٹھ گیا۔

"یہ کیسی بری باتیں کر رہے ہو تم دونوں۔۔میں مزاق میں بھی ایسی باتیں نہیں پسند کرتی۔۔"پاس بیٹھی انعم یہ برداشت نہیں کر پائیں تو غصے سے دونوں کو جھپٹ دیا۔

"ماں یہ کوئی مزاق نہیں ہے۔۔اس لڑکی کی آپ کے بیٹے پر نظر ہے۔۔"وہ آنکھ دباتے ہوئے بولا۔

"ایسا ممکن نہیں ہے۔۔ تم دونوں جانتے ہو تمہاری شادی صرف مہرو سے ہی ہو گی۔۔اس لئے مزاق میں بھی بے تکی باتیں مت کیا کرو۔۔" وہ دونوں کو سختی سے باور کروا گئیں۔

تلخ یادوں سے واپسی نور العین کے گاڑی کے ہارن سے ہوئی۔۔ سامنے کا منظر دیکھتے ہی اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔ انعم بیگم اور نور العین کار سے اتر رہی تھیں۔ ہارن سنتے ہی وہ ابیرہ کی جانب بھاگا اور تھوڑی سختی لئے اس کا کندھا ہلانے لگا۔۔

"اٹھو۔۔۔ جلدی۔۔" اس نے یوں اٹھائے جانے پر چند لمحے حیرانی کی نظر کرنے چاہے جس پر ضرار نے اس کی مدد کرتے ہوئے بازوؤں سے دبوچے اسے زمین پر سیدھا کھڑا کر دیا۔ ابھی ٹھیک سے اس کے پائوں سلیپرز میں گھسے بھی نہیں تھے کے اس سے پہلے وہ اس کا ہاتھ تھامے اوپر کی منزل کی جانب بڑھ چکا تھا۔۔ کمرے میں جا کر اس نے اسے اپنے سامنے دھکا دیتے ہوئے آزاد کر دیا۔۔

"ہر گز اس کمرے سے نکلنے کی غلطی مت کرنا۔۔" وہ کہہ کر پلٹا ہی تھا کے پیچھے سے دی گئی آواز پر قدم رک گئے۔

'مجھے کب تک اس کمرے میں یونہی رہنا ہو گا۔۔" وہ زمانے بھر کی حیرانگی لئے پوچھ رہی تھی۔

"جب تک ماں یہاں ہیں۔۔"

"مگر آپ مجھے ان۔۔" ضرار نے اسے تنبیہی انداز میں بات کو ادھورا چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔

"بھول کر بھی ماں کے سامنے آنے کی کوشش مت کرنا۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔اس بار میں خاموش نہیں رہوں گا ابیرہ شفاقت۔۔"اپنی کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔

\-----------------------

چونکہ موسم کافی اچھا تھا اسلئے انعم اور نورالعین نے لان میں ہی بیٹھنے کا فیصلہ کیا۔موسم کی خوشگواری کی وجہ سے دونوں کا موڈ بھی اچھا ہو چکا تھا۔انعم کو وہاں چھوڑ کر نورالعین گھر کے اندرونی حصے میں چلی آئی۔

\-------------

"پتا نہیں یہ کیا چاہتے ہیں۔۔ہمیشہ الٹا ہی کیوں چلتے ہیں۔۔میں جس طرف بھی جانا چاہوں دنیا اس کی مخالف سمت ہی جاتی ہے۔۔"

وہ ٹیرس پر کھڑی ریلینگ پر ہاتھ جمائے ارد گرد کا جائزہ لینے میں مصروف تھی جب اس کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔سامنے لان میں بیٹھی ضرار کی ماں اسکی جانب ہی دیکھ رہی تھیں۔

"ابیرہ کی بچی تم تو گئی۔۔"کہتے ساتھ ہی وہ کمرے کی جانب بھاگی اور پھر واشروم میں گھس گئی۔وہ جانتی تھی ضرار اب ضرور آئے گا۔"ابیرہ اسے کسی صورت یہ نہیں لگنا چاہیے کے اس میں تمہاری غلطی ہے۔۔"خود سے ہم کلامی کرتے ہوئے وہ باتھ روم میں ٹہلنے لگی۔

\---------

ضرار سیڑھیوں سے اتر رہا تھا جب سامنے سے آتی نورالعین کو دیکھ کر رک گیا۔ "لگتا ہے تم اس دوستی سے تھک گئی ہو۔۔ جبھی آج کل ہر وہ کام کرتی ہو جو مجھے برا لگتا ہے۔۔"

نورالعین مسکرادی "اب کونسی خطا کردی بھئی۔۔"

"کل جو تم نے کیا وہ کم ہے کیا۔۔" اس کے مزاج ابھی تک بگڑے ہوئے تھے۔

"دیکھو ضرار جو تم نے کیا وہ غلط تھا۔۔ تم اسے نکاح کے بعد یوں چھوڑ کر چلے گئے۔۔ ایسا کون کرتا ہے"

اس نے جواب دینے کو لب واہ کئے ہی تھے کہ دونوں انعم کو یوں خوشی سے اندر آتے دیکھ کر حیران رہ گئے۔۔ ضرار نے ان کے چہرے پر ایسی خوشی پہلے کب دیکھی تھی اسے یاد نہیں آرہا تھا۔

ضرار نے فوراً سے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ تھامے۔ "موم آپ ٹھیک ہیں۔۔"

"ضرار مہرو اوپر ہے۔۔" وہ خوشی سے اوپر کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

اس کے ماتھے پر بل واضح ہوئے "ماں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔ مہرو یہاں کیسے آسکتی ہے۔۔"

ضرار نے انہیں روکنے کی کافی کوشش کی مگر وہ بضد تھیں کے اوپر جو لڑکی ہے وہ مہرو ہے۔

"ٹھیک ہے آنی آیئے ہم اوپر چل کر دیکھ لیتے ہیں۔۔" انعم ان کا ہاتھ تھام کر اوپر کی جانب چل دی۔

"ابیرہ۔۔۔ بس۔۔۔ بس بہت آزمالیا تم نے میرا صبر۔۔" غصے کو ضبط کئے ہوئے اس نے بھی قدم

Kahanifreak.com

اوپر کی جانب بڑھادئے۔

وہ تینوں آگے پیچھے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔ مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ ضرار کے منہ سے بلااختیار الحمد اللہ کے الفاظ نکلے۔۔ وہ جلدی سے انعم کی جانب بڑھا۔۔

"دیکھا ماما یہاں کوئی بھی نہیں ہے۔۔"

مگر انعم اپنے بیٹے کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے ٹیرس کی جانب بڑھ گئیں جہاں کچھ دیر پہلے وہ انہیں دکھائی دی تھی۔

ابیرہ واشروم میں چکر کاٹ رہی تھی۔۔ کچھ ہی پل میں باہر سے آوازیں آنا بند ہو گئیں تو اس نے شکر کا قلمہ پڑھتے ہی دروازہ کھولا۔۔ کمرے میں قدم پڑتے ہی سب سے پہلے اس کی نظر ضرار پر پڑی جس کی آنکھیں غصے سے لال انگارا ہو رہی تھیں۔۔ ابیرہ کو لگا جیسے وہ ابھی آگے بڑھے گا اور اس کی سانسیں چھین لے گا۔

انعم نے آگے بڑھ کر اسے اپنے گلے لگا لیا۔ "دیکھا میں نے کہا تھا نا مہرو ادھر ہی ہے۔۔" م لنے ملانے کے بعد وہ اسے اپنے ساتھ نیچے لے آئیں۔۔ بظاہر انعم کے پاس بیٹھی وہ مسکرا رہی تھی مگر اندر سے ضرار کا سوچ سوچ کر خوفزدہ تھی۔

"میں جانتی ہوں تمہیں اس لڑکے نے ہی منع کیا ہونا ہے۔۔ نہیں تو میں جانتی ہوں میری مہرو

مجھے کبھی بھی چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔۔"انعم نے کہتے ساتھ اس کے سر پر بوسہ دیا۔۔ان کی باتیں ابیرہ کو شرمندگی کے پانی میں گرا رہی تھیں۔

"اب جب تم آگئی ہو نا۔۔تو آئندہ کسی کے کہنے پر واپس مت جانا۔۔"

انعم کی نظروں میں اپنے لئے اتنی چاہت اتنی محبت دیکھ کر ابیرہ کا دل چاہا کہ وہ ان کے گلے سے لگ کر روتی چلی جائے یہاں تک کہ اندر کا غبار دھل نہیں جاتا۔ضرار سے ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا سو وہ اٹھ کر لان کی جانب چل دیا۔

وہ لان میں آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔جتنی دیر وہاں رہتا خود ہی سڑ تا رہتا۔

"تم کیوں نہیں چاہتے تھے ابیرہ ان سے ملے۔۔جب کے تم اچھے سے جانتے ہو انہیں اس کی صورت اپنی بہن نظر آتی ہے۔۔"نور العین بھی فوراً اس کے سر پر آپہنچی تھی۔

"اگر تم میری دوست نا ہوتی تو میں ہرگز یہ سمجھنے میں وقت ناں لگاتا کے تم نے یہ سب جان بوجھ کر کیا ہے۔۔وہ اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔نور العین کو فیصلہ کرنے میں چند سیکنڈ لگے تھے۔

"آئی ایم سوری۔۔مجھے تمہارے پوچھے بغیر آنی کو یہاں نہیں لانا چاہئے تھا۔۔مگر مجھے لگا تم منع کر دو گے۔۔"

Kahanifreak.com

"توتم نے سوچا کیوں نا بغیر بتائے چھاپا مارا جائے۔۔میں سمجھنے سے قاصر ہوں آیا تم لوگوں کی یادداشت اتنی کمزور ہے یا تم لوگوں کو مام کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔۔"غصے کی شدت کے سبب اس کی آواز بھاری ہو گئی۔

"میر ضرار علی۔۔"اس کے باوجود کہ اسے ضرار کی باتوں نے تکلیف پہنچائی تھی پھر بھی وہ صرف اتنا ہی کہہ پائی۔

"پارٹنر میں نے اس سفر میں بہت سے لوگوں کو۔۔بہت سے رشتوں کو کھویا ہے۔۔اور کہیں نا کہیں اس کا سبب ابیرہ اور اس کے چاہنے والے رہے ہیں۔۔اب میں ہرگز اس کی وجہ سے تمہیں نہیں کھونا چاہتا۔۔"اس نے کہنے کے بعد اپنے سامنے بیٹھی دوست کو دیکھا جو اس سے نظریں ہٹا کر لان کو دیکھ رہی تھی۔اسے خود بھی احساس ہو گیا تھا کہ وہ جذبات میں کچھ زیادہ ہی بول گیا ہے۔انعم اک واحد ہستی تھیں جن سے متعلق معاملات پر وہ ہمیشہ ہوش کھو بیٹھتا تھا۔۔

وہ کب سے انتظار میں تھا کہ کب اس کی ماں آگے پیچھے ہوں اور وہ اس کی کلاس لے۔۔سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اس کو کچن سے آوازیں سنائی دیں، جس پر اس نے اپنے قدم کچن کی جانب بڑھا دیئے۔جب وہ کچن میں پہنچا تو ابیرہ سنک میں ساس پین رکھ رہی تھی۔۔جیسے ہی وہ پلٹی ضرار کو اپنے اتنا قریب پا کر گڑبڑا گئی اور اسے یہ سمجھنے میں ذرا برابر بھی وقت نہیں لگا تھا کہ وہ یہاں کیوں

آیا ہے۔۔اس سے پہلے ابیرہ کی طرف سے کوئی پیش قدمی ہوتی اس نے اسکے بازوں پر اپنی گرفت جانتے بوجھتے اتنی سخت کردی کہ وہ تکلیف کے سبب نظریں اٹھا کر اس کو دیکھنے پر مجبور ہوگئی۔۔ مگر پھر جلد ہی اس کی آنکھوں میں نفرت دیکھ کر نظریں پھر سے نیچی کرلیں۔۔اس کے چہرے سے اس کے غصے کی شدت کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا تھا۔۔

"میں نے منع کیا تھا نا۔۔" وہ دبی دبی آواز میں غرایا۔۔

"وہ۔۔م۔۔میں۔۔" الفاظ پورے ادا نہیں ہوئے۔۔الٹا بے بسی کے سبب آنکھوں سے پانی کا قطرہ آزاد ہوتے ہی گال سے بہتا ہوا اس کے ہاتھ کی ہتھیلی میں جذب ہوگیا جسے وہ مسلسل دوسرے ہاتھ سے مسل رہی تھی۔

"منع کیا تھا۔۔ہاں یا ناں۔۔؟" اب کی بار اس نے دھاڑنے کے ساتھ اس کو مزید خود کے قریب بھی کیا۔۔ابیرہ نے کچھ پل کو اپنی سانسیں روک لیں مبادا اسے سانس لینے پر ہی سزا نہ دے دے۔۔وہ بالکل سہمی ہوئی تھی۔"ج۔۔ج۔۔جی۔۔جی۔۔" وہ ڈر کے مارے آنکھیں بند کرتے ہوئے بولی۔

"تو پھر ان کے سامنے آنے کی تمہاری جرآت کیسے ہوئی۔۔" ابیرہ کے جواب نہ دینے پر وہ پھر سے چلایا" کیسے جرآت کی تم نے ابیرہ شفاقت۔۔۔" کہنے کے ساتھ اس نے اپنا ہاتھ دیوار پر مارا جس پر وہ اور سہم گئی۔

"م۔۔مجھے نہیں پتا تھا وہ س۔۔سامنے ہوں گی۔۔"

"تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہاری بکواس پر یقین کر لوں گا۔۔" کہتے ساتھ اس نے اسے جھٹکے سے چھوڑا اور خود اک لمبا سانس اندر کھینچتے ہوئے غصے کو اندر اتارا۔

"وہ اک بار پہلے کسی کی سفاکی کی سزا بھگت چکی ہیں۔۔اس بار میں برداشت نہیں کروں گا۔۔اگر اس بار کسی نے انہیں تکلیف پہنچائی تو میں اس کی جان لے لوں گا۔۔" انگلی کے ساتھ تنبیہی کرتے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔ابیرہ دکھ سے اپنے بازؤں پر ہلکے سے ہاتھ پھیرنے لگی جہاں پر وہ ذخم دے گیا تھا۔

انعم نے نورالعین کے ہاتھ اس کیلیئے جوڑا بھیجا تھا۔ولیمہ تو نہیں تھا اور ناشتے کا احتمام بھی گھر پر ہی کیا گیا تھا۔پھر بھی شادی کے بعد آج اس کا پہلا دن تھا۔جوڑا نا ہی بہت کامدار تھا اور نا ہی بلکل سادہ موقع کی مناسبت سے تھا۔یا یوں کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ ضرار کے مزاج کو مدنظر رکھتے ہوئے لیا گیا تھا۔جوڑے کے ساتھ اک عدد سونے کی چوڑیوں کا جوڑا تھا جس کے شروع اور آخر میں بڑے بڑے کڑے تھے جن کو فیروزہ کے پتھر سے زینت بخشی گئی تھی اور پھر کچھ چوڑیوں کے بعد باریک سے کڑے تھے۔ابیرہ کو یہ جوڑا کہیں سے بھی اتنا پرانا نہیں لگا تھا جتنا پرانا اسے بتایا جا رہا تھا۔ضرار کی نانی نے اپنی بہو کیلیئے رکھا تھا اور اب انعم نے اسے یعنی کہ ضرار کی بیوی کو تحفے میں دیا تھا

۔وہ آہستہ آہستہ اس جوڑے پر انگلیاں چلا رہی تھی اور اس کے مالک کی پسند پر عش عش کر رہی تھی۔

نظریں ٹھہری تھیں۔۔قدم تھم گئے تھے۔وقت رک گیا تھا دل نے بغاوت کی اجازت چاہی۔مگر سامنے والا بڑا کوئی سنگدل تھا۔اذیت پسند تھا۔بغاوت پر دل کی خواہش کو پس پشت ڈال کر دماغ کی سنتا وہ اس کے پاس چلا آیا اور سینڈل کی سٹرپ بند کرتی ابیرہ کو اس نے بازوؤں سے پکڑ کر خود کے سامنے لا کھڑا کیا اور اک نظر اس کی کلائی میں جھولتی چوڑیوں پر ڈالی۔

"اتار وان کو فوراً۔۔"

"مگر کس لئے۔۔"

"کس لئے۔۔"وہ کچھ پل کو رکا"کیونکہ تم ان کو پہننے کے اہل نہیں ہو۔۔یہ پیار اور محبت کی نشانی ہیں کسی اپنے کی طرف سے کسی اپنے کیلیئے۔۔انہیں صرف اس کے ہاتھوں میں ہونا چاہیے جو محبت کرنا جانتا ہو۔۔ساتھ نبھانا جانتا ہو۔۔مگر تم۔۔"ضرار نے بات ادھوری چھوڑتے ہوئے اسے تاسف سے دیکھا۔"امید ہے تمہیں اپنے کس لئے کا جواب مل گیا ہو گا۔"

ضرار نے اسے جھٹکے سے چھوڑا تو وہ وہیں جا گری جہاں پر پہلے بیٹھی ہوئی تھی۔

"ان کو اتار کر فوراً آؤ میں کار میں انتظار کر رہا ہوں۔۔"وہ چلا گیا تو ابیرہ کی آنکھیں بلا اختیار ہی چھلک پڑیں۔

Kahanifreak.com

\-------------------

صبحانی ہاوس میں سبھی ان کے انتظار میں دروازے پر ہی موجود تھے۔۔ کار کا ہارن سنتے ہی سب باہر آ گئے۔سب کے چہروں سے خوشی چھلک رہی تھی۔سب نے ملنے کے ساتھ ابیرہ کی تعریف بھی کی۔۔ملنے ملانے کے بعد وہ سیدھے ڈائننگ ٹیبل پر آ گئے۔ کھانا کھاتے ہوئے انعم کی نظر ابیرہ کی خالی کلائیوں پر پڑی تو وہ نورالعین کو مخاطب کرتے ہوئے بولیں۔

"نور کیا آپ نے ابیرہ کو جوڑا نہیں دیا تھا۔۔"

ابیرہ خاموش رہی کہ شاید ضرار کوئی وضاحت کر دے مگر وہ اس کی موجودگی کو ایسے نظرانداز کئے ہوئے تھا جیسے اس کی پاس والی نشست پر کوئی موجود ہو ہی نہ۔۔۔ناچار اسے بولنا ہی پڑا۔۔

"وہ۔۔ ممانی وہ۔۔مجھے پوری نہیں تھیں۔۔"

"چلو کوئی نہیں کسی دن نور کے ساتھ جا کر اپنے سائز میں کروا لینا۔۔"

وہ مسکرادی۔۔اس وقت مسکرانے کے علاوہ کر بھی کیا سکتی تھی۔

\--------------

"ضرار ابیرہ کو یہیں رہنے دیں۔۔ویسے بھی آپ تو آفس جا رہے ہیں وہ اکیلے بور ہو جائے گی۔۔"ناشتے کے بعد ضرار نے اجازت طلب کی تو انعم بیٹے کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولیں۔۔

"مام اس کے کرنے کیلئے گھر پر کافی کام ہیں۔۔"

"تو۔۔ابھی تو کل آئی ہے وہ۔۔آہستہ آہستہ کر لے گی۔۔"

"ٹھیک ہے اس سے پوچھ لیں اگر رہنا چاہتی ہے تو۔۔"آخر میں اک نظر ابیرہ پر ڈال کر وہ باہر نکل گیا۔اب وہ سب ابیرہ کے جواب کے منتظر تھے۔اس کے بس میں ہوتا تو وہ کبھی وہاں نہیں جاتی مگر کل رات کی باتیں۔۔ضرار کا رویہ اس کی آنکھوں کے سامنے آیا تو وہ دل کی کہہ نہ پائی۔

"وہ آنی کل رات دیر سے آنے کے سبب سامان ان پیک نہیں کر پائی۔۔الماری بھی سیٹ کرنی ہے۔۔آپ کیوں نہیں چلتیں ہمارے ساتھ۔۔"

ابیرہ کی بات سن کر وہ ہنس پڑیں۔"میں تو ضرور آتی مگر یہ تہمینہ میری جان چھوڑے تب نا۔۔"

ابیرہ کے چہرے پر مایوسی کے رنگ دیکھ وہ فوراً سے بولیں۔"پریشان نہیں ہو میری گڑیا۔۔میں آتی رہوں گی اپنی بیٹی سے ملنے۔۔"

ان کی بات پر ا ابیرہ مسکرا دی اور پھر سب سے باری باری مل کر باہر کی جانب بڑھ گئی۔

"تم آگئی۔۔؟جب کہ مجھے لگا تھا تم موقع سے ضرور فائدہ اٹھاؤ گی ہمیشہ کی طرح۔۔"وہ دل جلانے والی مسکراہٹ لئے اس کی جانب مڑا۔

"جانتی ہوں اگر وہاں رک جاتی تو اس کے بعد آپ مجھے اپنے ساتھ رکھنا گوارا نہیں کرتے۔۔"

یہ کیسی تکلیف تھی۔۔یہ کیسا اپنا تھا جو دل کا چھلنی ہونا نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔

"ہمم۔۔کافی عقلمند ہو۔۔"

"کیا ساری زندگی آپ میرے ساتھ ایسے ہی رہیں گے۔۔"

"کیا تم اپنی ساری زندگی میرے ساتھ گزارنے والی ہو۔۔؟"

"مجھے کرایے پر نہیں لے کر آئے جو چند دن گزار کے آپنی راہ لے لیں گے۔۔ نکاح کیا ہے آپ نے میرے ساتھ۔۔"

اس کی بے تکی بات پر وہ پھٹ پڑی تھی۔وہ جتنی جذباتیت لئے بولی تھی، سامنے والا اتنا ہی سرد لہجہ لئے گویا ہوا۔

"تو تمھیں رشتوں کے تقدس کا خیال ہے ابیرہ۔۔۔"اس نے مزاق اڑانے والے انداز میں سوال کے بدلے سوال داغا۔

"دیکھیں ماضی میں جو بھی ہوا اسے نا تو میں بدل سکتی ہوں اور نا ہی میں بدلنا چاہوں گی۔۔تب مجھے جو ٹھیک لگا میں نے وہی کیا۔۔ویسے بھی ہر شخص پہلے اپنے پیاروں کو دیکھتا ہے میں نے بھی وہی کیا۔۔"

"ماضی میں تمہارے اٹھائے گئے قدموں نے تمہاری خود غرضی کا پتا تو بہت پہلے دے ہی دیا تھا مگر آج تمہاری باتوں نے یہ بھی بتا دیا کہ تمہاری نظروں میں ہم کیا ہیں۔۔کاش کہ وہ جو تمہارے نام کی مالا جپتے نہیں تھکتے تمہاری نیت کو جان سکتے۔۔"

زوردار بریک کے ساتھ کار گھر کے سامنے رکی۔۔

"چونکہ اب تم میرے نکاح میں ہو۔۔اسلئے کبھی میری حکم عدولی کا سوچنا بھی مت ابیرہ شفاقت۔۔"

"جانتی ہوں ذر خرید ہوں آپ کی۔۔اپنا نام دے کر خریدا ہے مجھے۔۔"اپنی بات کہتے ساتھ ہی وہ کار سے اتری گئی اور جاتے ہوئے دروازے کو دن میں تارے دیکھانا نہیں بھولی تھی۔اس کی اس حرکت پر اک پل کو تو ضرار کا دل کیا طبیعت صاف کر ہی دے مگر پھر اپنے غصے کو پیتے ہوئے گاڑی آگے کو بڑھادی۔

وہ گھر پر بیٹھی بور ہو رہی تھی تو سوچا کیوں نا گھر کا جائزہ ہی لے لیا جائے۔۔اس نے کمروں کا اندر سے جائزہ لینے کے بجائے بس باہر سے ہی سرسری سے دیکھے مگر پھر سٹڈی روم پر نظر پڑتے ہی اندر چلی آئی اور دیکھتے ہی حیرانی ہوئی۔

"اس بندے کو دیکھ کر لگتا تو نہیں ہے کے اسے بک ریڈینگ کا شوق ہو گا۔۔"

سٹڈی روم کا نقشہ کچھ اس طرح سے تھا۔کمرے کے اندر داخل ہوتے ہی اک طرف چھوٹا سا سٹڈی ٹیبل اور ساتھ کرسی رکھی ہوئی تھی۔اور بلکل اس کے سامنے صوفہ کم بیڈ رکھا ہوا تھا۔ تھوڑا سا آگے یعنی کمرے کے بیچ میں ریوالونگ بک ریک رکھا گیا تھا جو گول گول گھومتا تھا۔ابیرہ

Kahanifreak.com

اسے آہستہ سے گھماتے کھڑکی کی جانب اگئی جہاں سے لان کا منظر واضح ہورہا تھا۔

"باجی میں کام والی کو لایا ہوں۔۔"گارڈ دروازے پر دستک دے کر اندر آیا۔۔

"مگر میں نے تو آپ سے نہیں کہا تھا۔۔"

"جی۔۔وہ صاحب جی کہہ کر گئے تھے۔۔آپ مل لیں۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔"ابیرہ کہتے ہوئے اس کی معیت میں سٹڈی روم سے باہر اگئی۔

"کیا نام ہے۔۔"ابیرہ نے صوفے پر بیٹھتے پوچھا۔

"نوراں بیبی۔۔اور یہ میری بیٹی ہے جی مہک۔۔"

"یہ تمہارے ساتھ ہی رہتی ہے۔۔سکول نہیں جاتی۔۔"

"نہیں بی بی جی یہ میرے ساتھ کام کرواتی ہے۔۔"

نوراں کا جواب سن کر ابیرہ نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔۔اور کسی سوال کی بھلا کیا ضرورت تھی وہ کونسا کسی دوسرے سیارے سے آئی تھی جو اس بات سے انجان ہوتی کے لوگ محض دو وقت کی روٹی کیلئے کس قدر محنت کرتے ہیں۔۔پیٹ بھرے گا تو بچوں کی پڑھائی کا سوچیں گے نا۔۔جہاں اک وقت کے کھانے کے بعد دوسرے وقت کا یقین نا ہو وہاں معیاری تعلیم اک خواب ہی ہو سکتی ہے۔

"پھر آج سے ہی شروع کر دوں بی بی جی۔۔"

"ہمم کر دو۔۔"

"بی بی جی میں آپ کو چائے بنا کر دوں۔۔"

ابیرہ جو اپنی سوچوں کے پنے پڑھنے میں مصروف تھی اس کی بات پر بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"اماں کہتی ہے میری ہاتھ کی چائے پی کر طبیعت فریش ہو جاتی ہے۔۔"

ابیرہ پہلے تو اس کی بات پر مسکرائی اور پھر سر اثبات میں ہلا کر ہاں کر دی۔

نوراں کو گئے ہوئے دو گھنٹے ہو چکے تھے۔۔تب سے اب تک ابیرہ بس تین ہی کام کر رہی تھی۔۔ کبھی ٹہلنے لگتی تو کبھی چینل سرفنگ کرتی اور جب ان دونوں سے تھک جاتی تو اٹھ کر چائے بنانے چلی جاتی۔۔اس نے صبح سے اب تک کھانا کھانے کی زحمت نہیں کی تھی۔ابھی ابھی ضرار کی کار کا ہارن سنائی دیا تو اس نے سکون کا سانس لیا بھلے کوئی بات نا کرے مگر کم سے کم یہ حوصلہ تو ہو گا کہ اس کے علاوہ بھی کوئی زی روح چیز وہاں ہے۔گھڑی پر نظر پڑی تو وہ ساڑھے نو بجاتے ہوئے اسے منہ چڑا رہی تھی۔

تبھی ضرار اندر داخل ہوا اسلام کرنے کے بعد اسے سرے سے نظر انداز کرتے ہوئے غلام دین کو

Kahanifreak.com

حکم دینے لگا۔۔

"پانچ منٹ کے بعد میرے کمرے میں کافی دے جانا۔۔"

"کھانا۔۔ کھانا نہیں کھایا میں نے۔۔" وہ جھجھکتے ہوئے بولی۔

اس کے اپنے کمرے کی طرف بڑھتے قدم رک گئے۔ "اجازت مانگ رہی ہو یا بتا رہی ہو۔۔"

"میں بتا رہی ہوں۔۔" اس نے شاید ناک چڑھائی تھی۔۔ ضرار کو ایسا محسوس ہوا۔

"میں نے منع تو نہیں کیا۔۔ کھالو۔۔"

"مگر۔۔ میں آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔"

وہ بلکل اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ "کیا میں نے کہا تھا انتظار کرنے کو۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کر رہا تھا۔

نا تو آنکھوں میں اور نا ہی مزاج میں نرمی تھی ہاں ہلکی سی سختی ضرور تھی۔

"وہ کرنے کی کوشش مت کیا کرو جو میں نہیں کہتا۔۔ نہیں تو دیکھو۔۔ دوسری طرف تمہارا ہی نقصان ہوگا۔۔"

استہزائیہ مسکراہٹ اچھالنے کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا۔

وہ چینج کرنے کے بعد ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا بال ٹھیک کر رہا تھا جب ابیرہ اندر آئی اور

کافی کے مگ کو سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔

"تم سارا دن میرے بغیر کیسے گزارا کرتی ہو۔"

"جی۔۔ مطلب۔۔۔" وہ اس کے طنز کو سمجھ نہیں پائی۔

"مطلب کیا تم مجھے تنہا چھوڑ سکتی ہو۔۔"

"آپ تنہا ہی ہیں۔۔ اور غالباً تنہا ہی رہنے کا ارادہ ہے۔۔ خیر مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔"

"ہمم۔۔" اس نے کافی کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے کہا۔۔

"مجھے مارکیٹ جانا ہے۔۔ کچھ کام ہے۔۔"

"ٹھیک ہے کل ڈرائیور لے جائے گا۔۔"

وہ ابھی اجازت ملنے پر خوش ہوتی جانے کیلئے پلٹ ہی رہی تھی کہ اس کی اگلی بات سن کر رک گئی۔

"امید ہے اس کام کرنے میں کسی سے ملنا نہیں ہو گا اور ہاں کام کرنے کے بعد سیدھا گھر آؤ گی۔۔"

"آپ مجھ پر شک کر رہے ہیں۔۔؟" ابیرہ بلکل اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور تاسف سے دیکھتے سوال کیا۔

"میں کیا کر رہا ہوں یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے جو کہا ہے صرف اس پر دھیان دو۔۔"

ابیرہ نے غصے میں آگے بڑھ کر ضرار کے ہاتھ میں پکڑے کپ کو ہاتھ مار کر گرا دیا جس سے کافی اچھل کر ضرار کے اوپر جا گری مگر وہ بڑے انداز سے نظر انداز کر گیا۔

Kahanifreak.com

"ہے میرا مسئلہ۔۔آپ مجھ پر شک کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔۔مانا آپ نے احسان کیا ہے اپنا نام دے کر۔۔اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کے آپ میری ذات کو عزت نفس کو کچلتے جائیں گے اور میں خاموش رہوں گی۔۔"

ضرار کی انگارا ہوتی آنکھیں دیکھ کر وہ اک ہی پل میں ڈر گئی اور ضرار کے قدم اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر دیوار سے جا لگی۔

" کبھی۔۔ کبھی تو اپنی ذات کے دائرے سے باہر نکل کر سوچو ابیرہ شفاقت۔۔۔میں اس بار تمہیں جائے فرار نہیں دینا چاہتا کے موقع ملتے ہی پھر سے تم اپنا راستہ بدل لو۔۔"

جب یقین ہو گیا کے اس کی طبیعت اچھی خاصی صاف کر چکا ہے تو ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گیا۔

\-

اس کی ضرار سے ملاقات نہیں ہوئی تھی اور نا ہی اسے کوئی ایسی چاہ تھی۔البتہ وہ جاتے ہوئے ڈرائیور کو اسے مارکیٹ لے کر جانے کا بول گیا تھا۔اس کی غیر موجودگی میں گھر پر کوئی مرد ملازم نہیں ہوتا تھا مگر آج چونکہ اسے مارکیٹ جانا تھا تو آج غلام دین کو وہ گھر چھوڑ گیا تھا مگر گھر کے اندر آنے کی اس کی ہمت نہیں تھی،ایسا نہیں تھا کہ اسے اپنے گھر کی عورتوں پر بھروسہ نہیں تھا یا اسے ڈر تھا کہ اس کی بیوی کمزور نفس کی مالک ہے جو اس پر اک ملازم کو ترجیح دے گی۔۔وہ خود ایک مرد

تھااور وہ یہ اچھے سے جانتا تھا عورت کتنی ہی مضبوط کیوں نہ ہو مگر مرد کی حیوانیت کے آگے وہ بے بس ہی ہوتی ہے۔

جب وہ مارکیٹ سے واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں دو بیگز تھے جن کو اس نے ٹیبل پر رکھا اور خود صوفے پر بیٹھ کر سر اس کی پشت سے ٹیک دیا۔

"بی بی جی چائے لائوں آپ کیلیئے۔۔"نوراں نے اسے پانی کا گلاس پکڑاتے کہا۔۔

"ہمم۔۔بنادیں"

اس نے بند آنکھوں سے ہی جواب دیا۔

"نوراں بی مہک کدھر ہے۔۔"

"بی بی وہ لان میں ہے۔۔"

"ٹھیک ہے پھر چائے لان میں ہی لے آئے گا۔۔"

اس نے شاپنگ بیگز اٹھائے اور لان کی جانب چل دی۔۔

وہ وہیں مہک کے پاس نیچے گھاس پر بیٹھ گئی۔۔ مہک جو ہاتھ پھیلائے گول گول گھوم رہی تھی گھومتے گھومتے اس کے پاس آ گری۔

"ابیرہ باجی یہ کیا ہے۔۔"مہک نے شاپنگ بیگز کی طرف اشارہ کرتے سوال کیا۔

"یہ۔۔ چلو دیکھتے ہیں کے یہ کیا ہے۔۔"ابیرہ نے بیگز میں سے چیزیں نکالتے مہک کی جانب دیکھا

Kahanifreak.com

جو خوشی اور حیرانی کے ملے جلے تاثرات سے اسی طرف دیکھ رہی تھی۔

ابیرہ نے بیگز میں سے کتابیں نکالیں جن پر مختلف شکلوں کے ساتھ اے بی سی، الف بے، گنتی لکھی ہوئی تھی۔ کتابوں کو اتنا خوبصورت بنایا گیا تھا کے ابیرہ کا دل چاہ رہا تھا ایک ایک سیٹ خود کیلئے بھی خرید ہی لے۔ ان سب کے ساتھ اک جیومیٹری باکس بھی نکالا اس نے جو جیومیٹری باکس کم اور سیکریٹ باکس زیادہ لگ رہا تھا۔ ابیرہ آہستہ آہستہ سے ایک ایک کر کے چیزیں تھیلے میں سے نکالتی اور ساتھ ساتھ مہک کو بھی دیکھتی جو ہر چیز پر پہلے سے زیادہ چہکتی۔

"کیا یہ سب میرے لئے ہیں۔۔" اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا مبادا کہیں ابیرہ نہ ہی نا کہہ دے۔

"ہاں نا۔۔ یہ سب تمہارے لئے ہے۔۔ کیا تمہیں پسند آیا۔۔"

"آپی یہ سب بہت خوبصورت ہے۔۔ پتا ہے وہ چھوٹی کوٹھی والا موٹا مجھے اپنی چیزیں دیکھا کر بہت چڑاتا تھا اب جب میں اسے یہ دیکھائوں گی تو موٹے کے غبارے سے ہوا نکل جائے گی۔۔"

مہک نے موٹے کے نام پر پہلے تو اپنے منہ میں ہوا بھری اور پھر اسے اپنے منہ میں برسٹ کیا۔

ابیرہ اس کی اس حرکت پر ہنستی چلی گئی اور پھر اس کے گال کھینچے

"اب میں تمہیں روز پڑھایا کروں گی۔۔ پڑھو گی نا تم۔۔"

"ہاں جی پڑھوں گی۔۔ میرا بڑا دل کرتا تھا میں بھی عائشہ بی بی کی طرح سکول جائوں مگر اماں کہتی ہیں یہ امیروں کے شوق ہوتے ہیں۔۔ ہماری بیٹیاں تو کام کرتی اچھی لگتی ہیں۔۔"

"یہ عائشہ کون ہے۔۔'

"وہ چھوٹی کوٹھی والا موٹو ہے نا اس کی بہن ہے۔۔"

"میں یہ اماں کو دیکھا آئوں۔۔"اس نے آنکھوں میں اک امید جگائے ابیرہ سے پوچھا تو ابیرہ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

گرچہ جھٹک نہ سکیں گے یہ چراغ اندھیروں کو... پروانے خود بخود چلے آئیں گے..

جانے کب سے وہ وہاں کھڑا ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔نوراں بی چائے لے کر تو آئی تھیں مگر وہ انہیں وہیں سے بہت دیر پہلے کا واپس بھیج چکا تھا۔مہک اٹھ کر اندر چلی گئی تو وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ابیرہ کے پاس چلا آیا۔۔اسے دیکھتے ہی ابیرہ نے وہاں سے جانے کی سعی کی مگر اگلے ہی پل ضرار نے اس کی کلائی تھامتے ہوئے اسے وہیں روک دیا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم یہ خدا ترسی۔۔ ہمدردی دیکھا کر میرے دماغ سے اپنے ماضی کے گناہوں کو مٹا دوگی۔۔"

"نا تو میں نے کوئی گناہ کیا ہے اور نا ہی مجھے کچھ ایسا کرنے کی خواہش ہے۔۔آپ نے جو سوچنا ہے سوچیں میرے لئے وہ صرف اک غلط فیصلہ تھا۔۔ہم انسان ہیں نا چاہتے ہوئے بھی غلطیاں کر گزرتے ہیں سو مجھ سے بھی ہو گئی۔۔"

"ہمم۔۔نائس تھیوری۔۔اگر آپ کا اک غلط فیصلہ کسی کو موت کے گھاٹ اتار دے۔۔اس کی سانسیں اس پر تنگ کر دے تو اس بارے میں دی گریٹ ابیرہ شفاقت کیا تھیوری پیش کریں گی۔۔"

اس کی آنکھوں سے اس وقت بھی سالوں پہلے کئی گئی زیادتی کی تکلیف دیکھائی دے رہی تھی۔۔

"مگر میرے کسی فیصلے سے نہ تو کسی نے اپنی جان گنوائی ہے اور نہ ہی کسی کی سانسیں اس پر تنگ ہوئی ہیں۔۔"

وہ کس قدر سفاک ثابت ہوئی تھی۔۔

ضرار نے اس کو بازوئوں سے دبوچتے ہوئے خود کے قریب کیا۔۔وہ اپنے خوف کو اندر چھپائے نڈر ہو کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے اسے دیکھتی رہی۔۔کچھ پل یونہی آنکھوں میں رنج کے آثار لئے اسے دیکھتے رہنے کے بعد وہ بولنا شروع ہوا۔

"میری۔۔میری سانسیں تم نے مجھ پر تنگ کی تھیں۔۔جانتی ہو کتنی راتیں مجھ پر نیند حرام رہی۔۔میرا دل کتنا عرصہ نفرت کی آگ میں جلتا رہا۔۔میں اب تک۔۔اب تک سکون کی تلاش میں بھٹکتا آیا ہوں۔۔اور تم کہتی ہو محض اک غلط فیصلہ تھا۔۔"

درد حد سے بڑھنے لگا تو وہ اسے چھوڑتا ہوا اپنی کار کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

ضرار کے چھوڑتے ہی وہ سیدھا کمرے میں آئی۔اپنا کمرا لاک کرنے کے بعد مرر کے سامنے آکھڑی ہوئی اور اپنی سلیویز اوپر چڑھائیں اور ساتھ ہی مرر میں اپنے بازوئوں کا جائزہ لینے لگی۔ جہاں ضرار کی انگلیاں اس قدر پیوست ہوئی تھیں کہ ایسا گمان ہو رہا تھا ابھی یہاں سے خون رسنے لگے گا۔۔اس نے اپنے گال پر بہتے آنسوئوں کو صاف کیا۔۔

"آہ۔۔بابا آپ نے مجھے کس شخص کی سرپرستی میں دے دیا۔۔"وہ جس کو باپ نے کبھی اونچی آواز میں مخاطب بھی نہیں کیا تھا اس کیلیئے یہ سب برداشت کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔

"ماما۔۔ماما۔۔"نورالعین سیڑھیوں سے بھاگتی ہوئی کچن میں آئی جہاں تہمینہ خانساما کو رات کے کھانے کی ہدایات دے رہی تھیں۔۔نورالعین نے ان کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے انہیں پیار کیا جس پر وہ مسکرا دیں۔۔

"نور۔۔"اس سے پہلے وہ کچھ کہتی نورالعین بیچ میں ہی بول پڑی۔

"ماما میں ثمرہ کی طرف جا رہی ہوں۔۔بتایا تھا نا اس کا کزن باہر سے آگیا ہے تو اب اس کے گھر والے اس کی منگنی کا سوچ رہے ہیں اس اتوار کو۔۔اس نے کہا کے آج میں آجائوں اسے میری مدد چاہئے۔۔"

"نہیں۔۔تم نے تو مجھے ایسا کچھ نہیں بتایا۔۔"

"اف ماما آپ بھی نا آجکل بھولنے لگی ہیں۔۔اتنی بار تو کہا ہے خود کو اتنا مت تھکایا کریں گھر کے ان جھمیلوں میں۔۔ مگر آپ سنے تب نا۔۔"

"مگر نور آج تو۔۔"انہوں نے کچھ کہنا چاہا جسے وہ ایک بار پھر روک گئی۔

"اف ماما دیکھیں کتنا لیٹ ہو گیا۔۔اوکے اللہ حافظ۔۔"وہ جلدی سے کہتے ہوئے باہر نکل گئی جب کہ تہمینہ صرف سوچتی رہ گئیں۔۔

نور العین پچھلے دس منٹ سے کبھی کسی دوست کو کال کر رہی تھی تو کبھی کسی کو مگر بد قسمتی سے سبھی آج کہیں نا کہیں مصروف تھے۔بات کچھ یوں تھی کے نور نے صبح میں تہمینہ اور کرمانی صاحب کی باتیں سن لیں تھیں۔۔کرمانی صاحب اپنی زوجہ کو رات کی دعوت کا اہتمام کرنے کو کہہ رہے تھے اور وجہ یہ تھی کے ان کے دوست اپنی پوری فیملی کے ساتھ نور کیلئے تشریف لانا چاہ رہے تھے۔۔نور العین کو اس وقت اس سے بہتر کچھ نہیں لگا کے گھر سے ہی غائب ہو جائے۔۔اب گھر سے تو نکل آئی تھی بہانا کر کے مگر جائے کہاں اس کی کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

وہ اب ضرار کے گھر آ پہنچی تھی اور تو کوئی ٹھکانہ دیکھائی نہیں دیا تھا اسے۔کار سے اترتے ہوئے اس نے گارڈ کو سلام کیا اور پھر گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گئی۔۔ابیرہ اسے سامنے ہی لائونج

میں بیٹھی نظر آگئی۔۔

"ارے آپ۔۔"ابیرہ اٹھ کر اس سے گلے ملی۔

"ہاں جی میں۔۔"نورالعین نے منہ بنا کر کہا اور صوفے پر گر گئی۔

"کیسی ہیں۔۔"

ٹھیک ہوں۔۔ تم بتائو یہ سب کیا چل رہا ہے۔۔"

نورالعین نے مہک اور بکھری کتابوں کی طرف اشارہ کرتے کہا جہاں کچھ دیر پہلے رگ پر بیٹھی وہ مہک کو پڑھا رہی تھی۔

"کچھ خاص نہیں۔۔اصل میں ان گڑیا کو پڑھنے کا کافی شوق تھا۔۔"

ابیرہ نے مہک کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے کہا اور پھر اسے چھٹی دے دی۔

"تمہیں چیریٹی ورک پسند ہے۔۔"وہ اب صوفے کی پشت سے دور ہوتے ہوئے بولی۔

"ام۔۔چیریٹی ورک کا تو پتا نہیں۔۔ہاں مگر اپنے لوگوں کیلئے ضرور کچھ کرنے کا دل ہے۔۔اس پاک سرزمین کیلئے کچھ کرنے کی اک چھوٹی سی خواہش"

"آہاں۔۔امپریسو۔تم نے آرمی کیوں نہیں جوائن کی۔۔"نورالعین کو تجسس ہوا اس کو جاننے کا۔

"کیونکہ ہر کسی کی زمہ داریاں الگ الگ ہوتی ہیں۔۔ہر کسی کا مقصد ایک تو نہیں ہو سکتا نا۔۔جہاں میرے بھائی بارڈر پر ہمارے لئے لڑ رہے ہیں تو پیچھے کوئی نئی نسل تیار کرنے کیلئے بھی تو ہونا چاہئے

نا۔۔ایسی نسل جوان کی قربانیوں کے ثمر کو ضائع نہ ہونے دے۔۔"

"تمہاری سوچ اچھی ہے، تمہیں نہیں لگتا تمہیں ایک این جی او کھولنی چاہئے۔۔"

"کیوں نہیں لگتا بالکل لگتا ہے۔ان فیکٹ میرا ارادہ بھی ہے۔ مگر میں مستقبل کے خواب پر آج کی تعبیر کو وار نہیں سکتی۔اپنے ارادوں کو تکمیل تک پہنچانے کیلئے بھی ضرور سوچوں گی مگر آج جب وقت کچھ اچھا کرنے کا موقع دے رہا ہے تو اسے ایسے ہی گنوا تو نہیں سکتی نا۔۔"

"پتا ہے نورالعین ہم لوگوں کا مسئلہ کیا ہے ہم کچھ بڑا کرنے کے انتظار میں بہت سی چھوٹی نیکیوں کو بھی گنوا دیتے ہیں۔ ہم جب سٹوڈنٹ یاں سٹگلر ہوتے ہیں تو ہم سوچتے ہیں کہ کل کو جب ہم زندگی میں ایک مقام پالیں گے تب ہم اپنے لوگوں کیلئے کچھ کریں گے اور پھر جب وہ وقت آتا ہے تب ہمارے اوپر اور ذمہ داریاں ڈال دی جاتی ہیں، پھر ہم ان زمہ داریوں میں الجھ کر رہ جاتے ہیں۔

یہی اگر ہم سب آج سے ہی اپنے لوگوں کیلئے کچھ کرنا شروع کر دیں تو کیا وہ بہتر نہیں ہو گا۔۔؟"

"ہمم۔۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو، لیکن ابیرہ ایک سٹوڈنٹ آخر کر ہی کیا سکتا ہے۔۔جب کے اس مقام پر وہ تو خود اپنے ماں باپ پر منحصر کرتا ہے۔۔"

"نورالعین کیا مدد صرف پیسے کی ہوتی ہے۔۔؟ کیا ہمارے ملک کو صرف پیسوں کی ضرورت ہے۔۔؟ نہیں تو۔۔ نہیں تو۔۔ ہمیں ایک اچھی سوچ اور باشعور معاشرے کی بھی تو ضرورت

ہے۔ہمارے ارد گرد کتنے ہی لوگ ہیں جو پڑھنا لکھنا نہیں جانتے۔ہمارے پاس اتنی تعلیم اور اتنا شعور تو ہو گا ہی نا کہ ہم اپنے ارد گرد رہنے والے بچوں کو پڑھا سکیں۔دن کے 24 گھنٹوں میں سے 15-20 منٹ تو اس کی مخلوق کیلیئے تو نکال ہی سکتے ہیں نا۔ایک عدد کاپی اور ایک عدد پینسل پر کتنی لاگت آجاتی ہو گی۔۔اس لئے مدد کیلیئے ضروری نہیں کہ آپ کے پاس بہت سارے پیسے ہوں۔۔یا آپ ایک بہت بڑے آدمی ہوں بہت بڑی کمپنی کے مالک ہوں مدد کیلیئے ای احساس کی ضرورت ہوتی ہے،انسانیت کے رشتے کی۔۔مدد تو دلی جذبے سے کی جاتی ہے"

"تمہیں پتا ہے ابیرہ کچھ پل کیلیئے ہی سہی پر تمہاری باتیں انسان کو سوچنے پر مجبور ضرور کر دیتی ہیں"

ابیرہ مسکرادی۔کچھ پل سرکنے کے بعد خاموشی پھر سے ابیرہ کی آواز سے ٹوٹی تھی۔

"ضرار تو گھر پر نہیں ہیں۔۔"لہجہ بے تاثر تھا۔

"ہاں تو۔۔کیا میں تم سے ملنے نہیں آسکتی"

اس نے شکوہ کناں نظروں سے ابیرہ کو دیکھا،اس سے پہلے ابیرہ کچھ کہتی پورچ میں کار کے داخل ہونے کی آواز آئی۔

"لو ضرار بھی آگیا۔۔"

"آخر ان کو تو آنا ہی تھا آپ جو یہاں تھیں"اس نے منہ میں ہی بڑبڑایا۔

کچھ ہی سیکنڈز میں ضرار بھی گھر آگیا، معمول سے ہٹ کر آج چہرے پر مسکراہٹ تھی اور یہ بات ابیرہ سے مخفی نہیں رہ پائی تھی۔

"نور۔۔واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز یار۔۔"

نورالعین دل سے مسکرادی جب کہ ضرار اس کے ساتھ ہی صوفے پر دراز ہو گیا اور واچ اتار کر سامنے موجود شیشے کے میز پر رکھی۔

"کب کی آئی ہوئی ہو؟ بتا ہی دیتی میں جلدی آجاتا یار۔۔"

اس دوران ابیرہ اس کی شوخیوں کا بھرپور طریقے سے جائزہ لے رہی تھی۔

"نہیں یار میں آج ابیرہ سے ملنے آئی تھی"

"اچھا۔۔"

اچھا کو لمبا کرتے ہوئے ضرار اپنے لہجے سے یہ بات باور کروانے میں ہر گز باز نہیں رہا تھا کہ اسے یہ بات کچھ خاص پسند نہیں آئی۔

"یار ابیرہ ہم لوگوں کیلئے کافی تو بنادو۔۔"ضرار نے نورالعین کی طرف دیکھتے کہا آیا اس سے پوچھ رہا ہو کہ وہ پیئے گی نا۔

"ٹھیک ہے"

ابیرہ کہہ کر وہاں سے اٹھ گئی جب کہ وہ دونوں باتوں میں مصروف ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد

وہ کافی لے آئی اور ایک ایک کر کے دونوں کے سامنے ان کے کافی کے کپ رکھے۔

"ارے تم نے اپنے لئے نہیں بنائی"

نورالعین نے اپنا بھانپ اڑاتا کافی کا کپ اٹھاتے کہا۔

"نہیں میرے ایسے شوق نہیں۔۔" وہ ضرورت سے زیادہ ہی چڑ رہی تھی۔

"تمہیں پتا ہے ضرار کو ایسی کافی بہت پسند ہے۔ یہ ہمیشہ مجھے ایسی ہی سٹرانگ کافی بنانے کا کہتا تھا۔۔"

نورالعین کی بات پر ضرار نے اپنی ہنسی روکنے کیلئے کافی کا کپ لبوں سے لگا لیا۔

"سٹرانگ کہنا ناانصافی ہو گی، سڑی ہوئی کہا جائے تو زیادہ مناسب ہو گا۔۔" کافی کا کپ لبوں سے دور کرتے وہ آہستہ سے بولا۔۔

ابیرہ بغیر کچھ کہے پلٹ گئی۔

"ارے یار تم کہاں جا رہی ہو۔ آئو نا باتیں کرتے ہیں مزح آئے گا"

"نہیں مجھے نیند آ رہی ہے"

وہ پلٹی نہیں یوں ہی اپنے کمرے کی جانب بڑھتے ہوئے کہہ کر وہ چلی گئی۔ ضرار نے ابیرہ کے لہجے کی تلخی کو کم کرنے کی کوشش کی۔

"تم بتائو کہیں باہر چلیں کیا ڈنر کیلئے"

"ہاں کرواہی دو یار گھر سے تو آج نہیں ملنے والا" اس نے منہ بسورتے کہا۔

"چلو پھر آجائو"

ضرار نے چابی اٹھاتے کہا تو وہ بھی صوفے سے اٹھ کر اس کے پیچھے ہولی۔

بارہ بجے کے قریب وہ گھر لوٹا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ ابیرہ اب تک سو چکی ہو گی مگر وہ اسے لائونج میں دیکھ کر ٹھٹک گیا۔ وہ ہاتھوں میں چائے کا کپ تھامے صوفے کے اوپر دونوں ٹانگوں رکھے ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی۔ اسے دیکھتے ساتھ ہی ضرار کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ وہ جیسے ہی اس کے سامنے آیا ابیرہ نے ایک نظر اس پر ڈالی اور چائے کا کپ میز پر رکھنے کے بعد سلیپر پہننے لگی۔

'تم یہاں کیا کر رہی ہو"

"میرا تو نہیں خیال کہ یہاں آنا منع ہے" لہجہ خاصا کاٹ دار تھا۔

"تمہیں نیند آرہی تھی ناں۔۔" اس نے دوٹاک سوال کرنا ہی مناسب سمجھا۔

اس نے مکمل طور پر بات کو نظرانداز کرتے ہوئے سائیڈ سے نکلنا چاہا مگر ضرار نے اس کی اجازت نہ دی اور اس کا راستہ بند کر دیا۔

"مجھے نہیں پتا تھا تم خود غرض ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر بدتمیز بھی ہو جس کو مہمان کے ساتھ بات کرنے تک کا سلیقہ نہیں۔۔"

"اچھا میں بد تمیز ہوں اور آپ۔۔آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟ جس کو بیوی سے زیادہ اوروں کی پرواہ ہے۔بیوی گھر میں بیٹھی ہو اور انسان بڑے مزے سے ڈنر کر کے آرہا ہو"

"تمہیں کسی نے منع نہیں کیا تھا۔۔ تمہیں خود ہی سونا تھا" وہ کہہ کر جانے لگا جب اس نے دوبدوہ جواب عنایت کیا۔

"آپ نے کہا کب تھا۔۔؟"اس نے سر جھکائے شکوے سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"ابیرہ ایسی امیدیں ہر گز مت باندھو جن سے بعد میں تمہیں تکلیف ہو۔ماضی میں ہم جو زیادتیاں ایک دوسرے کے ساتھ کر چکے ہیں اس کے بعد ایسی امیدیں باندھنا سراسر بیوقوفی ہے"

وہ اسے واضح لفظوں میں سمجھانے کے بعد وہاں سے جا چکا تھا اور وہ وہیں اس کی بے رخی کو سوچتے رہ گئی تھی۔

ضرار آفس جا چکا تھا۔آج مہک بھی نہیں آئی تھی اس لئے وہ فارغ ہی تھی۔۔چائے کا کپ تھامے وہ لان میں آگئی اور پھولوں کا جائزہ لینے لگی۔بلاشبہ فطری چیزوں میں بھی ایک الگ ہی کشش ہوتی ہے۔۔انسان اندر سے کتنا ہی ویران کیوں نا ہو مگر ان پھولوں کو دیکھتے ہی روح میں سکون اترتا محسوس ہوتا ہے۔۔وہ بھی پھولوں کو دیکھنے میں محو تھی جب گیٹ کھلنے کی آواز پر پلٹی۔کار میں سے نکلتی شخصیت کو دیکھتے ہی اس کے لبوں پر مسکان نے آبسیرا کیا اور وہ فوراً اس کی جانب بڑھی۔

"آنی۔۔۔"وہ ان سے گلے ملی۔

"کیسی ہے میری گڑیا۔۔"

"میں ٹھیک ہوں مگر آپ سے بہت ناراض ہوں، کتنے دن ہو گئے اور آپ کو میری یاد نہیں آئی"

"ارے یاد آئی ہے جبھی تو آئی ہوں اپنی گڑیا سے ملنے۔۔"

"ٹھیک ہے اب میں آپ کو کہیں نہیں جانے دوں گی۔۔"ابیرہ ان کے ساتھ گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھنے لگی۔

"میں بھی کہاں جانا چاہتی ہوں۔۔ مگر وہ جو تمہاری ممانی ہے ناوہ مجھے کہیں جانے ہی نہیں دیتی۔ کہتی ہے میرے بغیر اس کا دل نہیں لگتا۔۔۔"

ان کی بات پر ابیرہ دل سے مسکرادی۔ وہ جانتی تھی انعم اور تہمینہ کے بیچ خلوص کے رشتے کو۔۔

ضرار جب گھر آیا تو انعم صاحبہ کو اپنے سامنے دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔

"اچانک بغیر بتائے۔۔ کیا ابیرہ انہیں لے کر آئی۔۔۔ نہیں وہ تو گھر سے باہر نہیں گئی۔۔"اپنی ماں کی جاب بڑھتے ہوئے ایسے کتنے ہی سوال اس کے دماغ میں آئے تھے مگر جلد ہی اپنی حیرت پر قابو پاتے وہ جھک کر ان سے ملا۔۔

"السلام و علیکم ماں۔۔"اس نے اپنی ماں کے سر پر پیار کیا۔

"وعلیکم السلام۔۔کیسا ہے میرا میر ضرار۔۔"آج کتنے ہی عرصے کے بعد وہ اس سے یوں مل رہی تھیں۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔آپ کیسی ہیں؟"وہ ان کے پاس زمین پر پائوں کے بل بیٹھتا بولا۔

"مجھے بتا دیتیں میں آپ کو لے آتا۔۔"

"تم تو رہنے ہی دو۔۔کیا میں نہیں جانتی تم مجھے کبھی بھی نہیں لاتے۔۔"

وہ ان کی بات سن کر مسکرا دیا۔ابیرہ جو ضرار کو دیکھ کر ان کے پاس سے اٹھ گئی تھی اس کے دل کے اک کونے میں خواہش جاگی تھی۔اور وہ خواہش اپنے رشتوں سے اس قدر محبت کرنے والے شخص کی تھی۔

"کیا تم روزرات کو اتنی ہی دیر سے آتے ہو میر ضرار۔۔؟"انہوں نے جانچتی نظروں سے اس سے سوال پوچھا۔

"وہ۔۔ماں آج میٹنگ تھی اس لئے لیٹ ہو گیا،آپ بتائیں اپ نے کھانا کھالیا۔۔"وہ اصل جواب کو آدھے سچ میں چھپا گیا تھا۔

"ہمم میں نے تو کھالیا ہے اور دوائی بھی لے لی ہے۔۔اب بس سونے جارہی تھی۔۔"

"چلیں آئیں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔۔"وہ اپنی ماں کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔

"میرے کپڑے نکال دو یار۔۔"جاتے جاتے اس نے ابیرہ سے کہا تو وہ حیران ہی رہ گئی۔اتنے دن

سے تو وہ خود ہی یا اس کے ملازم اس کا کام کر رہے تھے تو پھر آج۔۔؟

ضرار جب اپنے کمرے میں داخل ہوا تو موبائل کو کان سے لگائے ہوا تھا۔ابیرہ اس کا سوٹ ہینگ کرتے ہوئے باتھ روم سے باہر نکلی اور اس کے پاس سے ہوتے ہوئے جانے لگی جب ضرار نے اس کی کلائی تھام کر اس کو روکا مگر کال منقطع نہیں کی۔۔

"السلام و علیکم۔۔کیسی ہیں۔۔"سامنے سے جواب ملنے کے بعد وہ پھر سے بولا۔

"حیرت ہے بھابھی سے اک نند نہیں سنبھالی جاتی۔۔جب کہ لوگ تو اچھے اچھوں کو قابو کر لیتے ہیں۔۔"وہ اپنی ممانی سے بات کر رہا تھا اور انعم بیگم کے یہاں اچانک آجانے پر سوال بھی کر رہا تھا۔

اس کی بات پر وہ ہنس دیں۔۔"وہ بہت ضد کر رہی تھیں بس پھر فوراً انہیں لے آئی۔۔"

"اور آپ میں سے کسی نے مجھے بتانا بھی مناسب نہیں سمجھا۔۔۔"کوئی اور ہوتا تو وہ شاید کبھی بھی اس لہجے میں بات نہ کرتا۔مگر اس وقت سامنے وہ انسان تھیں جنہوں نے اس کی ماں کا فرض نبھایا تھا،تنہا ہونے کے باوجود بھی کبھی اکیلا محسوس نہیں ہونے دیا تھا۔

"تم آفس میں تھے سوچا خوامخواہ میں پریشان ہو جائو گے۔۔"

"ممانی جان۔۔پریشان ہونے والی بات تو ہے۔۔یہاں کون تھا جس کے پاس آپ نے انہیں بھیج

دیا۔میں بھی تو گھر پر نہیں تھا۔۔"

"ابیرہ۔۔"

ضرار نے ان کی بات بیچ میں ہی کاٹی۔۔

"وہ آپ کیلئے ہو گی مگر میرے لئے نہیں۔۔۔پلیز آئندہ اگر ایسا کچھ ہو تو مجھے لاعلم مت رکھئے گا۔۔"

ابیرہ اس کی باتوں کو بہت اچھے سے سمجھ رہی تھی جبھی اس نے ایک دو بار اٹھ کر جانے کی کوشش کی مگر جونہی وہ اٹھنے لگتی ضرار اس کا ہاتھ تھام کر اسے روک لیتا۔۔

کال بند ہونے کے بعد وہ وہاں سے اٹھتا ہوا بولا۔۔

"آج یہیں سو جائو۔۔جب تک ماما یہاں ہے یہیں شفٹ ہو جائو۔۔"جب وہ کچھ نہ بولی تو ضرار نے پلٹ کر اسے دیکھا جو کچھ الجھی الجھی لگ رہی تھی۔

"فکر نہیں کرو وہ ایک دو دن سے زیادہ یہاں نہیں رکیں گی۔۔"

"بھلا مجھے ان کے یہاں رکنے سے کیا مسئلہ۔۔وہ میری خالہ ہیں۔۔"

"ہاں وہی خالہ جن کو۔۔۔۔"وہ ضبط کرتے ہوئے باتھ روم کی جانب بڑھ گیا۔

وہ ٹریکنگ سوٹ پہنے ابیرہ کی طرف آیا۔اسے ابیرہ کو یوں اٹھانا مناسب نہیں لگ رہا تھا، مگر بھرپور

قسم کی اداکاری بھی تو کرنی تھی۔اس نے تھوڑا جھکتے ہوئے اسے بازو سے ہلایا۔۔وہ جو اس کے خیال میں گھری نیند سو رہی تھی اس کے ایک بار ہی ہلانے پر ہڑبڑا کر اٹھی۔اس کے چہرے سے خوف واضح ہو رہا تھا، وہ شاید اس کے یوں اٹھانے پر ڈر گئی تھی۔

"اٹھ جاو، میں جاگنگ کیلیئے جا رہا ہوں۔"

وہ بے زاری کے عالم میں ضرار کی جانب دیکھ رہی تھی جیسے پوچھ رہی ہو کہ جائیں مجھے کیوں اٹھا دیا۔

وہ تاثرات کی زبان سے اس کے دماغ میں چلنے والے سوال کو بھانپ چکا تھا۔

"تمیں اس لئے اٹھایا ہے کہ جب تک ماں یہاں ہیں انہیں ہمارے رشتے کے متعلق کچھ نہیں پتا چلنا چاہئے۔اس لئے اک چھوٹا سا ناٹک کرنا ہے۔۔۔" وہ مزید اس کے قریب جھکتے ہوئے بولا "تم تو اداکاری کرنے میں ویسے بھی ماہر ہو۔۔۔ٹھیک کہا نا"

"اور آپ دل توڑنے میں۔۔۔" وہ بوجھل دل کے ساتھ کہتے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم پر ایسے ڈائیلاگز سوٹ نہیں کرتے ابیرہ شفاقت ، یوں بے رخی ، ہجر ، وصل کی باتیں کرنا تمہیں زیب نہیں دیتا۔تم پر صرف خود غرضی ، مفاد پرستی سوٹ کرتی ہے۔"

یہ سب کہنے کے بعد وہ جانے سے پہلے ایک نظر ابیرہ پر ڈالنا نہیں بھولا تھا۔اس کا غصے سے لال ہوتا چہرا دیکھ کر اک سکون اترتا محسوس ہوا تھا اسے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ جب تیار ہو کر نیچے آیا تو ناشتہ بالکل تیار میز پر لگا ہوا تھا اور وہ دونوں اسی کا انتظار کر رہی تھیں۔اس نے جھکتے ہوئے اپنی ماں کے سر پر پیار کیا اور پھر ابیرہ کے ساتھ والی کرسی پر بھرپور اداکاری کرتے بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگا۔دونوں جھوٹ کالبادہ اوڑھے انعم صاحبہ کو فریب دینے کی کوشش کر رہے تھے اور کافی حد تک اس میں کامیاب بھی ہو چکے تھے۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ اپنی جگہ سے اٹھا تو ابیرہ بھی فوراً کھڑی ہوئی۔

"آنی میں ان کو باہر تک چھوڑ کر آتی ہوں۔۔"

کار کے پاس پہنچتے ہی ضرار نے استہزائیہ مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی۔

"میں جانتا تھا تم ایک بہترین اداکارہ ہو۔۔جبھی تو اتنا سب ہو جانے کے باوجود بھی سب تمہارے گرویدہ ہیں۔۔"

"کیا واقعی سب میرے گرویدہ ہیں۔۔؟"یہ سوال ضرار کیلئے تھا جسے وہ سمجھ بھی گیا تھا۔

"صرف وہ جو تمہاری ظاہری معصومیت کا شکار ہو جاتے ہیں۔۔مگر میں جانتا ہوں یہ معصومیت نہیں فریب ہے۔۔"

"اس نے گاڑی کی کھڑکی سے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر بغیر اس کا جوابی وار سنے گاڑی بھگا لے گیا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آج وہ اپنی ماں کی وجہ سے جلدی گھر آ گیا تھا۔۔ وہ ان کا ہاتھ تھامے انہیں ان کے کمرے سے ڈائننگ روم میں لے کر آیا اور پیار سے ان کی کرسی پیچھے کر کے ان کو بیٹھنے میں مدد کی۔

"مہرو کدھر ہے۔۔" وہ اپنی کرسی پر بیٹھنے جا ہی رہا تھا کہ اپنی ماں کے سوال پر رک گیا۔۔

"شاید سو رہی ہی۔۔"

"شاید سو رہی ہے کا کیا مطلب۔۔ اور سو رہی ہے۔۔ کیا وہ بھوکی سو گئی ہے۔۔؟"

"ماں وہ کوئی بچی نہیں ہے۔۔ آپ کھانا شروع کریں پلیز۔۔" اس نے اپنی ماں کی طرف چاولوں کی ٹرے بڑھائی مگر انہوں نے نظر انداز کر دیا۔۔

"ضرار اٹھو اور مہرو کو لے کر آؤ۔۔ اور ہاں آئندہ کھانے کے وقت تم دونوں مجھے یہاں چاہیئے ہو۔۔" وہ ہاں میں سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا۔

وہ ناک کر کے کمرے میں داخل ہوا تو کمرہ خالی تھا مگر کمرے سے ملحقہ ٹیرس کا گلاس ڈور کھلا تھا۔ وہ سمجھ کر ٹیرس کی جانب چلا آیا۔

"ماں بلا رہی ہیں آ کر کھانا کھا لو۔۔"

"مجھے بھوک نہیں۔۔"

"بھوک نہیں ہے تب بھی آؤ۔۔"

"زبردستی ہے کیا۔۔" وہ تنک کر بولی۔

"ہاں ہے زبردستی۔۔اب چلو۔۔" ضرار پر اس کا لہجہ بے اثر ثابت ہوا تھا۔

"نہ چلوں تو۔۔""

"تو کا جواب تم اچھی طرح جانتی ہو۔۔میں ابھی تم پر پھر سے غصہ نہیں کرنا چاہتا اس لئے چپ کر کے چل پڑو۔۔۔"

"تو۔۔تو میری جان لے لیں گے۔۔؟ لے لیں پھر میری جان اور مجھے اس رنج سے آزاد کروا دیں کے میں نے ان کے ساتھ غلط کیا۔۔لیں میری جان اور پورا کریں اپنا حساب جو ان کی طرف بنتا ہے۔۔لیں میری جان کہ میں اس فکر سے آزاد ہوں میں نے اللہ کے کسی بندے کو مشکل میں چھوڑا تھا۔۔۔"

"میں جا رہا ہوں دو منٹ کے اندر پہنچ جانا۔۔" وہ اس کی بات کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے اپنا حکم سنا کر چلا گیا۔ناچار بھی ابیرہ کو جانا ہی پڑنا تھا.

اس نے آکر انعم کے ساتھ پیار کیا اور پھر اک کرسی دھکیل کر اس پر بیٹھ گئ۔ضرار کھانا شروع کر چکا تھا اس نے دھیان نہیں دیا۔ابیرہ نے بھی خاموشی سے اپنی پلیٹ میں کھانا نکالا اور سر جھکائے کھانے لگی۔

"مہرو کیا ہوا ہے۔۔آپ اداس ہو"

ابیرہ اور ضرار دونوں نے چونک کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

"نہیں آنی بس یونہی۔۔"

"گھبرائیں نہیں مجھے بتائیں میری جان کیوں پریشان ہے۔۔"مہرو کی آنکھیں پھر نمکین پانی سے بھر آئیں۔

"ب۔۔بابا یاد آرہے تھے بس اس لئے۔۔"

"تو اس میں اداس ہونے کی کیا ضرورت ہے۔۔امم۔۔ایسا کریں کل آپ کے گھر والوں کی دعوت رکھ لیتے ہیں ان سے ملنا بھی ہو جائے گا اور دعوت بھی۔۔"ابیرہ کا چہرہ چمک اٹھا۔

"کیا سچ میں۔۔"انعم نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔

"چلیں آپ لوگ آرام سے کھانا کھائیں میں کمرے میں جا رہی ہوں"۔

جیسے ہی وہ ڈائننگ روم سے باہر نکلیں ضرار نے چمچ پلیٹ میں پٹخ ڈالا۔اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کوئی کسی کی دعوت نہیں کر رہا۔۔سمجھ آئی بات۔۔"

"مگر آنی نے۔۔۔"اس کی بات ابھی منہ میں ہی تھی کہ ضرار نے پہلے ہی اچک لی۔

"تم نے ماں کی نہیں میری سننی ہے۔۔اور میں اس شخص کو یا اس سے جڑی کسی چیز کو اپنے گھر میں

نہیں دیکھنا چاہتا۔۔"

"میں بھی اس شخص کے وجود کا ہی اک حصہ ہوں۔۔"وہ بھی چیخی تھی۔

"ہاں تو تمہیں یہ خوش فہمی کب سے ہو گئی کے میں نے تمہیں خوشی سے رکھا ہوا ہے۔۔میری مجبوری نہ ہوتی تو دو سیکنڈ نہ لگاتا۔۔تم نے مجھ سے میری محبت کو دور کیا ہے اور تمہیں کیا لگتا ہے میں سب کیا کرایا بھول جاؤں گا۔۔ہاں۔۔"انسان غصے میں ہمیشہ بہت کچھ فضول بول جاتا ہے۔

"ٹھیک ہے پھر آپ مجھے ان کے پاس کل چھوڑ آئے گا میں ان سے گھر جا کر مل آؤں گی۔۔"اس نے اپنی طرف سے بڑی کوئی اعلی تجویز پیش کی تھی۔

"جب وقت آئے گا تب دیکھیں گے۔۔کل صبح سب سے پہلے تم ماں کو منع کرو گی کہ تمہارے گھر والے نہیں آ سکتے۔۔"وہ زار تھا چرطوں پر چلنا اس نے سیکھا ہی نہیں تھا۔

"نہیں۔۔پہلے آپ مجھ سے وعدہ کریں کے اس کے بعد مجھے بابا سے ملوانے لے کر جائیں گے۔۔"

""ہمارا رشتہ کب سے عہد و پیماں کرنے کے قابل ہو گیا۔۔؟اور رہی بات وہاں جانے کی تو میں نکاح سے پہلے ہی شفاقت صاحب کو بتا چکا تھا کے میں اس ملنے ملانے کے حق میں ہر گز نہیں ہوں۔۔جس پر انہوں نے خود کہا تھا کے سب منظور ہے بس میری بیٹی کو مت چھوڑنا۔۔"

ابیرہ کے تو سر پر گویا بم پھٹ گیا تھا۔۔وہ بے یقینی سے سامنے والی کرسی کو دیکھے جا رہی تھی جس پر

کچھ دیر پہلے بیٹھا شخص اس کی عزتِ نفس کو اچھی طرح مجروح کر کے جا چکا تھا۔

"بابا آپ۔۔آپ کیسے کہہ سکتے ہیں ایسے۔۔جب کے آپ جانتے تھے میرا آپ کے سوا کوئی نہیں ہے۔۔پھر بھی۔۔کیوں بابا۔۔"

اسے ضرار کی باتوں نے کافی دکھ پہنچایا تھا۔۔وہ چیئر پر بیٹھی ڈائینگ ٹیبل پر پڑے کپ کے اوپر مسلسل اپنی شہادت کی انگلی پھیر رہی تھی۔۔اور اس سے پیدا ہونے والی آوز میں ڈوبی ہوئی تھی۔ نظریں چائے کے کپ پر مرکوز تھیں۔۔

"ضرار کی آنکھیں اس کا انداز جھوٹ نہیں تھا۔۔ مگر بابا۔۔ بابا مجھے ایسے کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔۔وہ بھی ایک ایسے شخص کے آسرے پر جس کو وہ جانتے تک نہیں۔۔ نہیں وہ مجھے نہیں چھوڑ سکتے۔۔ میں ان کی بیٹی ہوں۔۔مانا ان سب نے ہماری مدد کی ہے، مشکل وقت میں ساتھ دیا مگر بابا۔۔میں انہیں نہیں چھوڑ سکتی۔۔"

وہ رات سے اب تک ایسے ہی خود سے نجانے کتنے سوال کر چکی تھی اور پھر خود سے ان کے جواب بھی دے چکی تھی۔۔ابھی بھی یہی سب سوچ رہی تھی۔

"بی بی جی چائے اور بنادوں۔۔؟"

وہ تب چونکی جب نوراں بی نے اس کے سامنے سے کپ اٹھانے کی کوشش کی۔

"یہ ٹھنڈی ہو گئ ہے۔۔" وہ ابیرہ کے یوں چونکنے پر پریشان ہو گئیں تو فوراً وضاحت دینے لگیں۔۔

وہ بولی کچھ بھی نہیں، کچھ کہنے کا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا، بس دل چاہ رہا تھا کسی ایسی جگہ چلی جائے جہاں کوئی اس کی خاموشی میں مخل ڈالنے والا نہ ہو، اور وہ یونہی سوچتی رہے۔۔ سوچتی رہے جب تک اس کا محسن آکر کہہ نہ دے کہ یہ سب جھوٹ ہے جو بھی اس نے کہا وہ سب جھوٹ تھا۔

اس نے صرف اثبات میں سر ہلادیا تو وہ کپ اٹھا کر چل دیں۔

پاس بیٹھی مہک نے اپنی کاپی ابیرہ کے سامنے کی تو وہ بھی ہنس دی۔ بقول اس کے چھوٹی کوٹھی والا موٹو ایسا دکھتا ہے۔ اور پھر ابیرہ کو موٹو کی تصویر دیکھاتے ہوئے وہ خود بھی ہنسنے لگی اور پھر ہنستی چلی گئی۔ ابیرہ ہنستے ہنستے چپ ہو گی اور مہک کو دیکھنے لگی جس کے ہنستے ہوئے دونوں گال پھول جاتے اور ایک سائیڈ پر ڈمپل بھی نمودار ہونے لگتا تھا۔

"چھوری مڑ کینی واری آکھ سی ایسے نہ ہس سودھیاں نہ چنگیاں لگ سی انج منہ اڈا ڈ کہ ہس دیاں۔۔" نوراں بی کچن کو جاتے ہوئے واپس پلٹ آئی تھیں۔

جہاں مہک نے سرے سے ہی بات کو نظر انداز کر دیا وہیں ابیرہ نے چونک کر انہیں دیکھا۔

"آپ کیوں روکتی ہیں اس کو؟ مت روکا کریں اس کو ہنسنے سے۔۔ پر جوش ہونے سے۔۔ اس کی ہنسی کتنی خوب ہے کچھ پل کیلئے ہر غم کو بھلا دیتی ہے۔۔"

Kahanifreak.com

"بی بی جی لڑکی ذات ہے۔۔لڑکیاں کہاں اچھی لگتی ہیں یوں بات بات پہ چہکتی ہوئی۔۔یوں ہنستے ہوئے۔ہماری ماں جی کہتی تھیں لڑکیوں کو سنجیدہ ہونا چاہیئے، نہیں تو زمانہ طرح طرح کی باتیں کرنے لگتا ہے۔۔۔"

نوراں بی نے دکھ اور غصے کے ملے جلے تاثرات لئے مہک کو گھورا۔

"لڑکیاں ہی تو اچھی لگتی ہیں یوں ہنستے ہوئے۔۔کیسے ان کی ہنسی ہر ملاوٹ سے پاک ہوتی ہے۔۔اپنے سارے غموں کو بھلا کر کیسے مسکرائے چلی جاتی ہیں۔۔۔یہ دن حسین خواب کی مانند ہوتے ہیں، بعد میں تو بابل کی دہلیز پار کرتے ہی انہیں تلخ حقیقت کی دنیا میں قدم رکھنا ہوتا ہے۔جب تک باپ کے سائے تلے ہوں انہیں چہکنے دینا چاہیئے، اڑان بھرنے دینی چاہیئے۔۔اسے بھی بھرنے دیں"

اس نے پیار سے مہک کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا۔

خود تو جو ٹوٹے سو ٹوٹے۔۔

کسی اور بکھرنے نہیں دیں گے محب۔۔

عزہ اقبال

"بی بی جی ایسی باتیں آپ کہہ سکتی ہیں۔۔آپ لوگوں کی بیٹیوں کی قسمت میں تو صاحب جی جیسے بڑے آدمی لکھے ہوتے ہیں جنہیں ہنسنے کھیلنے والی لڑکیوں سے عشق ہوتا ہے، ہمارے مردوں کو یہ

Kahanifreak.com

سب باتیں نہیں بھاتی۔۔آج یہ اپنے دل کو قابو نہیں کرتی تو صرف مسکراتی ہے۔۔کل کو اس کا دل خواہشیں کرے گا پھر؟۔۔تب نہ دل اس کے بس میں رہے گا اور نہ ہی حالات۔۔"

"کیوں نہیں ہوں گے بس میں، آپ اچھے کی امید رکھیں گی تو حالات بھی بہتر ہوں گے۔۔۔"

"بی بی جی جب امیدیں، خواب ٹوٹتے ہیں تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔میری لاڈو ہے یہ میں کیسے اس کے قدم اس راہ پر پڑنے دوں جہاں پاوں شل ہونے کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔۔۔"

"محض پاوں زخمی ہونے کے ڈر سے جو چبھن اس کی آنکھوں میں ادھوری خواہشوں کی چھوڑ رہی ہیں اس کا کیا۔۔۔؟زندگی میں کوئی بھی ہر وقت ہاتھ پکڑے مشکلوں سے نہیں نکال سکتا۔۔اسے اپنے زخموں کا مرحم خود ڈھونڈنے دیں، پھر پاوں شل ہو بھی جائیں گے تو مرحم ہو گا اس کے پاس، مگر یہ جو آدھی ادھوری خواہشوں کی چبھن آنکھوں میں بس جاتی ہے اس کا کوئی مرحم نہیں ہوتا۔۔۔یہ تکلیف موت سے پہلے ختم نہیں ہوتی۔۔"

بات کرتے کرتے اس کی آنکھوں سے آنسو کا قطرہ چھلکا تو اس نے مسکراتے ہوئے اسے پونچھ ڈالا۔

ادھوری خواہشیں جان لیوا تو نہیں ہوتیں محب۔۔

وبال جان ضرور ہوتی ہیں۔۔

عزہ اقبال

"بی جی آپ کو کوئی پریشانی ہے۔۔۔"

نوراں بی کو اب سچ میں فکر نے آگھیرا

اس نے بغیر کچھ کہے بس مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا۔

عام دنوں میں کام کیلئے آپا جی آتی تھیں کیونکہ ابیرہ گھر پر اکیلی ہوتی تھی۔ مگر اتوار کو ان کی چھٹی ہوتی تھی اس لئے آج کے دن کے سارے کام تنویر کرتا تھا۔ ابیرہ کے آنے سے پہلے سارے گھر کی دیکھ بھال وہی کرتا تھا، لیکن پھر ابیرہ کے آنے کے بعد ضرار نے اس کے تحفظ کے پیش نظر آپا جی کو کام کیلئے رکھ لیا۔۔ بھلے تنویر سالوں سے کام کرتا آرہا تھا اور ملازم تھا مگر تھا تو ایک مرد۔۔اس لئے اس نے کام کیلئے آپا جی رکھ لیں۔۔

وہ صبح اٹھنے کا عادی تھا یا یوں کہا جائے اس کی مجبوری۔۔اس کی آنکھیں نا جانے کب سے سکون کی نیند کی متلاشی تھیں مگر یہ سکون شاید اس کیلئے نہیں تھا۔۔رات کو کافی دیر سے سونے کے باوجود بھی صبح فجر کی اذان سے پہلے ہی اٹھ جانا اس کا معمول تھا۔ فجر کی اذان وہ اپنے ٹیرس پر کھڑے ہو کر سننے کا عادی تھا۔ وہ بیڈ پر لیٹ کر نیند کا انتظار نہیں کرتا تھا، اسے سونے سے خوف آتا تھا۔۔اس کی زندگی میں ایک ڈر تھا اپنی ماں کو کھونے کا۔۔وہ جب بھی دن میں سوتا تھا ہر بار اس کی آنکھ کسی نا کسی عجیب خواب دیکھنے کے سبب ہی کھلتی تھی۔۔یہی وجہ تھی وہ جب تک تھک نا جاتا،

اس کی سکت ختم نہ ہو جاتی تب تک وہ اس جسم کو آرام نہیں دیتا تھا۔

آج اتوار تھا، ہفتے بھر کی تھکاوٹ اور نیند ناپوری ہونے کے سبب آنکھیں بوجھل ہوئیں تو وہ فجر پڑھ کر لیٹ گیا، مگر پھر حسبِ معمول اک براخواب دیکھنے کے سبب اس کی آنکھ کھل گئی۔اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا تو نوٹیفیکیشن بار میں نورالعین کا نام پڑھتے ہی مسکرایا۔ایسا کیسے ممکن تھا اتوار ہو ضرار پاکستان میں ہو اور نورالعین اسے بخش دے۔۔وہ نورالعین کے میسج کا ریپلائے دے کر بیڈ سے اٹھا ہی تھا جب دھڑام سے دروازہ کھلا۔۔اس نے چہرے پر ڈھیروں بیزاریت لئے دروازے میں کھڑی اپنی بیوی کی طرف دیکھا۔

"ناشتے میں کیا لیں گے آپ۔۔"وہ دروازے کی چوکھٹ کے پاس کھڑی پوچھ رہی تھی۔۔

"بس کافی بجھوادو۔۔"اس نے اپنے پاوں کو واش ایبل چپل میں ڈالتے ہوئے بغیر پلٹے ہی جواب عنایت کیا۔

"اور کافی کے ساتھ۔۔؟"

"بس کا مطلب میرے خیال سے یہی ہوتا ہے کہ اور کچھ نہیں چاہئے۔۔"اس نے اس کی جانب مڑتے ہوئے زچ ہو کر کہا اور پھر باتھ روم کی جانب بڑھ گیا بغیر اس کی پرواہ کئے کہ وہ کچھ کہتی ہے یا نہیں۔۔

اس کے جاتے ہی اس نے اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی اور دروازے کا ہینڈل چھوڑتی کمرے کے

اندر آ گئی۔

"یوں ہر وقت اندھیرے میں رہتے ہیں جبھی یوں سڑے سڑے رہتے ہیں۔۔اب اندھیرے میں رہنے سے انسان کے جزبات کلر فل ہونے سے تو رہے یوں بلیک اینڈ وائٹ ہی ہوں گے نا۔۔"

پردے سرکاتے ہوئے اس نے خود سے کہا اور پھر اک نظر اس کے کمرے پر ڈالتی باہر نکل گئی۔

ضرار کیلئے کافی اور خود کیلئے چائے کا کہہ کر وہ لان میں آگئی۔۔اس کے کچھ ہی دیر بعد ضرار بھی وہیں چلا آیا۔دونوں کے درمیان اس وقت صرف ایک چیز مشترک تھی اور وہ تھی بات نا کرنے کی چاہ۔۔اس لئے دونوں خاموشی سے اپنی ذات میں مصروف ہو گئے۔۔مگر چند ہی پل کے بعد وہ ااپنے دماغ میں آتے سوال کو زبان پر لا چکی تھی۔

"آپ کو نہیں لگتا آپ کو پراپر نیند لینی چاہئے۔۔"

"تو کیا وہ اس کی حالت سے باخبر تھی۔"اس نے ابیرہ کو جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے خود سے سوال کیا۔

"مجھے کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہونا چاہئے۔۔بہتر ہے کہ تم خود پر توجہ دو۔۔"

"آپ کو اس بے خوابی کی کیفیت سے خوف نہیں آتا۔۔"اس کے چہرے پر سے چھلکنے والی کیفیت پریشانی کی تھی یا شاید فکر مندی کی۔۔یا شاید دونوں کا امتزاج تھا۔۔

ضرار کچھ پل اسے دیکھتا رہا اور پھر اچانک سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے خود کی جانب جھٹکا دیا تو اس اک

چہرہ فق ہو گیا۔

"یہ عنایات۔۔ یہ مہربانیاں۔۔ کیا پھر سے راستہ بدلنے کا ارادہ کئے بیٹھی ہو۔۔ یا اس بار یونہی محبت کے زہر سے مارنے کا ارادہ ہے۔۔"

وہ سوال کرتا ہوا اس کی آنکھوں میں جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا مگر جب اتنے پل سرکنے کے بعد بھی پلکوں کی باڑ نہ ہٹی اور زبان نے کوئی دلاسہ نہ دیا تو وہ اپنے گمان پر سچائی کی مہر لگاتا اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے اٹھ کر باہر کی جانب چلا گیا۔

ضرار کے جانے کے بعد اس نے نظریں اٹھائیں اور پر سکون سی سانس ہوا کے سپرد کی اور سامنے پڑی چائے جو کب کی ٹھنڈی ہو چکی تھی پانی کی طرح ایک گھونٹ میں اندر اتار گئی۔

"السلام و علیکم، کیسی ہیں مسز ضرار۔۔" ضرار کو پیچھے چھوڑتی ہوئی نور العین اس کی جانب بڑھی اور اس کے گلے سے آ لگی۔

مسز ضرار کہنے پر ابیرہ کی نظریں بلا اختیار ہی ضرار کی طرف اٹھیں۔۔ وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ وہ تو نور العین کی جانب دیکھتے ہوئے ہنس رہا تھا۔۔ ابیرہ کو لگا گویا وہ اس کا مذاق اڑا رہا ہو۔۔

"ٹھیک ہوں۔۔ آپ۔۔ آج اتوار کو یہاں۔۔؟" اس نے اپنا غصہ نور العین کو شرمندہ کر کے

نکالنے کی کوشش کی۔۔

"اتوار ہے تو۔۔؟"اس نے آئیبر وا ٹھا کر ابیرہ کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سلگ کر رہ گئی۔۔

"تم بیٹھو میں والٹ لے کر آتا ہوں۔۔"ابیرہ کو مکمل طور پر نظرانداز کرتے اس نے نورالعین سے کہا اور پھر گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گیا۔۔ابیرہ بھی چائے کا کہتی اس کے پیچھے ہولی۔۔

"اگر آپ ایک دوسرے کو اتنا ہی پسند کرتے تھے۔۔تو مجھ پر احسان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔؟"وہ اپنی سائیڈ ٹیبل سے والٹ اٹھاتا اس کی بات بلکہ اس کے الزام پر دنگ رہ گیا۔

"کیا مطلب ہے اس سب بکواس کا؟"اس کے ماتھے پر بل واضح ہوئے۔

"وہی جو آپ سمجھ رہے ہیں۔۔"وہ اب ہاتھ باندھے اس سے سوال کر رہی تھی۔

"نہیں میں نہیں سمجھ رہا۔۔"وہ بھی اب اس کی جانب مکمل طور پر متوجہ ہوا۔

"ٹھیک ہے آپ نے احسان کیا ہے۔۔پھر بھی میں یہ کبھی برداشت نہیں کروں گی کہ آپ میرے ہوتے ہوئے افئیر چلائیں۔۔"وہ چیختے ہوئے بولی۔

ضرار نے پہلے آگے بڑھ کر دروازہ بند کیا اور پھر آنکھوں میں ڈھیروں غصہ سموئے واپس اس کا رخ کیا۔

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔۔جو منہ میں آرہا ہے بس بکواس کئے جا رہی ہو۔۔"

"آپ کو کیا لگتا ہے میں آپ کے غصے سے ڈر جاؤں گی۔۔؟"الفاظ کے برعکس وہ ڈرتے ایک قدم

Kahanifreak.com

پیچھے لیتے ہوئے بولی۔

"کاش۔۔کاش تم تھوڑا ڈر جاتی اور یہ بکواس نہ کرتی۔۔"وہ اس پر ہنسا۔

"میں شفاقت نہیں ہوں میں مرد ہوں۔۔ابھی اتنا بے غیرت نہیں ہوا کہ ایک کو اپنے نام پر بیٹھا رکھوں اور باہر کسی دوسری کے ساتھ منہ ماری کرتا پھروں۔۔مجھے اگر تمہیں چھوڑنا ہو گا تو بغیر راہِ فرار اختیار کئے ڈنکے کی چوٹ پر تمہیں چھوڑ دوں گا۔۔"

بولتے ہوئے اس کی رگیں واضح ہو رہی تھیں۔۔ابیرہ الفاظ کی سختی کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے پر آئی سختی سے بھی سہم گئی تھی۔اس کی خوش قسمتی تھی کہ اس وقت نور العین وہاں ان کے گھر میں موجود تھی۔۔نہیں تو شاید وہ بھی اس کی طرح چیخ کر اپنی بات اس کے دماغ تک پہنچاتا۔

"میں تمہارے باپ جیسا کمزور نفس آدمی نہیں ہوں۔۔جو اپنے نفس کی پیاس بجھانے کیلئے گھر میں اپنے نام پر بیٹھی عورت سے دغا کر جائے۔۔میں میر ضرار ہوں۔۔میر ضرار علی۔۔"

"میں حقیقت کو ترجیح دیتا ہوں۔۔پریکٹیکل ہوں۔۔یوں عورتوں کے پیچھے گھومنا۔۔اپنی اوچھی حرکتوں کو محبت کا نام دینا۔۔اپنے اور کسی لڑکی کے کردار کے اشتہار لگوانا میر ضرار کو زیب نہیں دیتا۔۔یہ کمزور نفس انسان کی نشانیاں ہیں اور میر ضرار کو اپنے نفس پر کمال حاصل ہے۔۔"اس کے لہجے میں بلا کا غرور تھا۔۔

Kahanifreak.com

"آپ ہو بھی نہیں سکتے۔۔ میرے بابا آپ کی طرح وفاوں کا سودا کرنے والے نہیں ہیں۔۔" وہ سانس کو اندر کھینچتے ہوئے اپنی ناک کو بہنے سے باز رکھتی ہوئی بولی۔

"جب جان لو گی ناں کہ تمہارا باپ کیا کیا کر چکا ہے تب میں تم سے پوچھوں گا ابیرہ شفاقت۔۔ تب تم میرے سامنے یوں سوال کرنے کی تو کیا نظریں ملانے کے بھی قابل نہیں رہو گی۔"

وہ مستقبل کی پیشن گوئی کر رہا تھا، جس کو وہ کسی خاطر میں لائے بغیر اپنی کہنے پر تلی ہوئی تھی۔

"آپ نور العین کو پسند کرتے ہیں ناں۔۔؟ آپ دونوں ایک دوسرے سے اتنی ہی محبت کرتے تھے تو مجھ سے شادی۔۔" اس کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ اس کا منہ دبوچ چکا تھا۔

"چپ۔۔ بلکل چپ۔۔ اب اگر تم نے اس کے متعلق کوئی بھی ایسی گھٹیا بات کی تو دو منٹ نہیں لگاؤں گا تمہیں فارغ کرنے میں۔۔"

ابیرہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"اب جاؤ یہاں سے۔۔ کل تک میرے سامنے نہ آنا کہیں میں کچھ الٹا ناں کر بیٹھوں۔۔" وہ انگلی اٹھا کر اسے تنبیہی کرنے کے بعد وہاں سے چلا گیا۔۔

ابیرہ کو کھری کھری سنانے کے بعد وہ نیچے آیا تو نور العین سامنے ہی چکر کاٹ رہی تھی۔۔

"چلیں۔۔؟"

اس نے نظریں ملائے بغیر کہا۔ابیرہ کی باتیں سننے کے بعد وہ خود سے ہی شرمندہ ہو رہا تھا۔

"ابیرہ کو بھی ساتھ لے لو۔۔"نورالعین نے اس کے پاس آتے ہوئے کہا۔

"کس لئے۔۔؟"اب کی بار اس نے باقائدہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

" کمپنی مل جائے گی یار۔۔"وہ بہت نارمل انداز میں بول رہی تھی۔

"اچھا۔۔اور آج سے پہلے ہم دونوں کو کسی تیسرے کی ضرورت کب پڑی ہے۔۔؟"

"مگر اب پڑنی چاہیے۔۔دیکھو وہ تمہاری بیوی ہے یار۔۔اور تمہیں مجھ سے پہلے اسے اپنے ساتھ رکھنا چاہیے۔۔"

"تو تم اس کی بکواس سن چکی ہو۔۔؟"اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابیرہ کے ساتھ کیا کر جائے جو اسے اس شرمندگی کی دلدل میں دھکیل چکی تھی اور اب وہ اس میں دھنستا ہی چلا جا رہا تھا۔

"۔۔اس میں برا منانے والی بات نہیں ہے ضرار۔۔وہ کونسا پہلی ہے جس نے یہ سب کہا ہے۔۔یاد نہیں ہے بابا بھی کافی عرصے تک یہی سمجھتے آئے تھے۔۔"وہ ماحول کی سنگینی کو کم کرنے کیلئے ہنستے ہوئے بول رہی تھی۔۔

"آئی ایم سوری یار۔۔کوئی کچھ بھی کہتا آیا ہو۔۔مگر میں جانتا ہوں تمہیں ابیرہ کی باتوں نے دکھ پہنچایا ہے۔۔"

"یہ میرا اور اس کا مسئلہ ہے۔۔ تم اب جاؤ اسے بھی لے کر آؤ" نورالعین نے اسے پکڑ کر زبردستی دھکیلا تو وہ چل دیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضرار نے دستک دی جس پر سامنے سے کوئی جواب نا پا کر وہ دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔۔ ابیرہ سامنے دیوان پر بیٹھی کھڑکی سے باہر دیکھنے کے ساتھ ساتھ رونے کا شغل فرما رہی تھی۔۔ جسے وہ سرے سے ہی نظر انداز کر گیا۔

"اٹھو۔۔ تیار ہو جاؤ۔۔ نور انتظار کر رہی ہے۔۔"

"تو مت کروائیں انتظار۔۔ جائیں۔۔ میں نے تو نہیں روکا آپ کو۔۔" وہ ویسے ہی بازوؤں کو اپنے گھٹنوں کے گرد باندھے ان پر اپنا منہ رکھے بولی۔

"تمہارے کہنے پر میں رکتا بھی نہیں۔۔ مگر نور نے کہا ہے کہ تمہیں بھی لے کر چلتے ہیں"

"میں آپ کی طرح کسی کے حکم کی پابند نہیں ہوں۔۔ مجھے نہیں جانا۔۔"

وہ غصے سے دیوان سے اٹھتی باہر کی جانب بڑھنے لگی جبھی ضرار نے بازو سے پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔۔

"وہ پہلے ہی تمہاری بکواس سن چکی ہے۔۔ تمہارا تو پتا نہیں مگر میں تمہیں اپنی عزت خراب کرنے نہیں دوں گا۔۔"

Kahanifreak.com

"تو نہ کریں نا۔۔ جائیں کریں مزے ان کے ساتھ۔۔"

وہ اپنا غصے سے اٹھتا ہاتھ ہوا میں ہی روکنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ "ابیرہ۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔ اور پھر اک ٹھنڈی آہ بھری۔۔

"میں یہیں انتظار کر رہا ہوں۔۔ پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس۔ اگر نہ تیار ہوئی تو ایسے ہی جانا پڑے گا۔۔" وہ کہہ کر وہیں دیوان پر بیٹھ گیا جہاں وہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ وہ ناچار واش روم کی جانب بڑھ گئی۔

وہ چینج کرنے کے بعد باہر آئی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر خود کے بالوں کو برش کرنے لگی۔۔ ضرار نے شیشے میں ابھرتے اس کے عکس کو دیکھا اور صوفے سے اٹھتے ہوئے اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔۔ ناچاہنے کے باوجود بھی ابیرہ کی نظر اٹھی اور اس نے شیشے میں اپنے پیچھے کھڑے ضرار کو دیکھا جو اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔ ابیرہ نے فوراً ہی اپنی نظروں کا رخ پھیر لیا اور ٹاپس اٹھا کر کان میں پہننے لگی۔۔

"کاش یہی عکس ہوتا۔۔ یہی منظر ہوتا۔۔ مگر وقت و حالات اور ہوتے۔۔ جذبات کچھ اور ہوتے۔۔ نفرت کی عکاس آنکھیں محبت کی ترجمان ہوتیں۔۔ نفرت میں جلتا دل محبت کا اثیر ہوتا۔۔ تو اس پل سکون ہوتا۔۔ اک آرزو ہوتی۔۔ آرزو ہوتی وقت کے تھم جانے کی۔۔ دل کی

دھڑکنوں کے مل جانے کی۔۔ ہم سے تم ہو جانے کی۔۔

وہ بھی کہاں سے کہاں پہنچ جایا کرتا تھا۔۔اس نے سر جھٹکا۔۔

"میں مانتا ہوں اک عورت کو ہمیشہ اپنی آنکھیں کھلی رکھنی چاہئیں۔۔ مرد ذات ہوتی ہی ایسی ہے اس کی طرف سے کبھی بھی آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں۔۔ یہ سب اس لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ میں بھی ایک مرد ہوں اور مجھ سے زیادہ مرد کی فطرت سے کو کوئی واقف نہیں ہو سکتا۔۔ مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ عورت مرد کا ہاتھ تھام کر اس کو خود بے وفائی کے راستے سے روشناس کروا کر آئے۔۔ تم نے خود مجھے اک دوسرا راستہ دکھایا ہے۔۔ تم نے مجھے بتایا ہے کہ میرے پاس اک دوسرا آپشن بھی ہے۔۔ مجھے دیکھنے اور سوچنے کی اک نئ راہ دکھائی ہے۔۔ میرے دماغ میں پہلے ایسا کچھ نہیں تھا۔۔ مگر اب تمہارے الفاظ۔۔ میرے متعلق تمہاری سوچ ہر وقت میرے نفس کو اناکے۔۔۔ بے اعتنائی۔۔۔ بے اعتباری کے ہتھوڑے مار مار کر ہر پل ورغلائے گی کہ میں اس آپشن پر بھی غور کروں۔۔" اس نے اپنی بات شیشے میں اس کے عکس کو دیکھتے کہی۔۔

خود کو سنوارتے اس کے ہاتھ رک گئے۔ اس نے ضرار کی آنکھوں میں دیکھا جو ہر جزبے سے آزاد تھیں مگر سچائی کی عکاس معلوم ہو رہی تھیں۔

"جس کے متعلق آج تم نے یہ سب بکواس کی ہے وہ میری بہن ہے۔۔ میں کبھی سوچ بھی نہیں

سکتا تھا کہ کوئی اس سے متعلق میرے منہ پر یہ سب بولے گا اور میں اس کا منہ توڑنے کے بجائے اسے یوں وضاحتیں دے رہا ہوں گا۔۔"

"ہم کار میں انتظار کر رہے ہیں تیار ہو کر آجانا۔" بغیر ابیرہ کے تاثرات جانے وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

وہ لوگ سب سے پہلے لنچ کرنے ریسٹورینٹ میں آئے تھے۔ ضرار کو کال آ گئی تو وہ وہاں سے اٹھ کر سائیڈ پر چلا گیا۔۔ ابیرہ بھی ادھر ادھر کا جائزہ لینے لگی، جبھی نور نے اپنا فون اس کی جانب سرکایا۔ ابیرہ نے فون کی چمکتی سکرین کو دیکھنے کے بعد نور کو دیکھا۔۔ اس کی آنکھیں حیرانی لئے اپنے سائز سے کچھ مزید بڑی ہوئیں۔۔ جس پر وہ مسکرا دی اور اپنا فون واپس اٹھا لیا۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔ میرا جو بھی مسئلہ تھا وہ ضرار کے ساتھ تھا مجھے آپ کو بیچ میں نہیں لانا چاہئے تھا۔۔"

"تم میری بہن ہو ابیرہ، میری کوئی چھوٹی بہن نہیں ہے، میں نے ہمیشہ تمہیں اپنی بہنوں کی طرح ہی سمجھا ہے۔ اور اگر میرے اور ضرار کے بیچ کچھ ہوتا تو وہ تم سے کبھی شادی نہیں کرتا۔۔ تم جانتی ہو جو وہ کرنا چاہتا ہے وہ کر کے ہی رہتا ہے۔۔ دنیا کی کوئی بھی طاقت پھر اسے باز نہیں رکھ سکتی۔۔ اس لئے اپنے دل میں یہ وہم نہ پالو کہ وہ مجھ سے یا میں اس سے۔۔۔" نور العین کو یہ بات

بولتے ہوئے بھی بہت عجیب لگ رہی تھی اس لئے وہ فقرہ نامکمل چھوڑ گئی۔

"مجھے ان پر بہت غصہ تھا اور ان کو غصہ دلانے کیلئے میں یہ سب بول گئی۔۔" ابیرہ نے نظریں جھکا لیں اور اپنی انگلیوں کو مروڑنے لگی۔

"کوئی بات نہیں، ہم انسان ہیں جذباتی ہو جاتے ہیں۔۔" نور نے اس کے ہاتھوں پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

اس روز ہونے والی بحث کے بعد تین روز گزر چکے تھے اس کے اور ضرار کے بیچ کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔ ہوتی بھی کیسے اس نے ابیرہ کو سختی سے منع کر دیا تھا کہ وہ اس کے سامنے نہ آئے۔ مگر اب اس کو احساسِ ندامت نے آگھیرا تھا جبھی اس کو چین نہیں آرہا تھا۔۔ اس نے ہمت کر کے ضرار کے کمرے کا رخ کیا۔ دروازہ کھول کر وہ اندر آئی تو کمرے کو خالی پایا۔ نظر گلاس ڈور پر پڑی ۔۔ وہ کھلا ہوا تھا جسے دیکھ کر اس نے ٹیرس کی جانب قدم بڑھا دئے۔۔ ضرار سامنے ریلنگ پر ہاتھ جمائے کھڑا تھا۔۔ ابیرہ خاموشی سے اس کے پاس آکھڑی ہوئی۔۔ کچھ پل یونہی سرک گئے۔ ضرار نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر سے سامنے کی جانب دیکھنے لگا۔

"عرض کریں اب آپ نے کیا بیہودہ الزام لگانا ہے" الفاظ کے برعکس اس کا لہجہ ٹھہرا ہوا تھا۔

"و۔۔ وہ مجھے آپ سے اس دن کیلئے معافی مانگنی تھی۔۔"

Kahanifreak.com

"تو تمہیں نورالعین نے بتادیا۔۔مجھے اندازہ تھا تم معافی مانگنے آؤ گی مگر اتنی دیر سے۔۔" وہ ہنسا۔۔

"میں نے جو دیکھا، جو محسوس کیا بغیر سوچے سمجھے بول دیا۔۔"

"اچھا تو تم نے ہمارے بیچ ایسا کیا دیکھ لیا۔۔؟ ایسا کیا محسوس کر لیا جو آج تک ہم دونوں نہیں کر پائے۔" اب وہ باقائدہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"کوئی بھی شوہر جو پہلے دن کسی اور کے کہنے پر بیوی کو لینے آئے گا تو یقیناً وہ انسان کچھ اہمیت تو رکھتا ہو گا نا۔۔آ۔۔" اس سمجھ نہیں آ رہا تھا آخر وہ اس دن کی کہی گئی باتوں کے جواز میں کیا پیش کرے۔۔

"آپ جس طرح ان سے بات کرتے ہیں۔۔ان کی ہر بات مانتے ہیں۔۔ان کیلئے آپ نے مجھے ڈانٹا تو۔۔تو مجھے یہی لگا۔۔"

" صحیح۔۔کسی کی بات ماننے، کسی کو اہمیت دینے کا مطلب ہوتا ہے کہ آپ کا اس کے ساتھ افئیر چل رہا ہے۔۔؟" احساسِ ندامت سے زیادہ اسے اس وقت ذلت محسوس ہو رہی تھی۔اس کی آنکھ سے اک قطرہ آزاد ہو کر گال میں جذب ہوا۔۔جس پر ضرار رخ پھیر گیا۔

"میں نے تمہیں اس کی وجہ سے نہیں تمہاری غلط باتوں اور رویے کی وجہ سے ڈانٹا تھا۔۔اور ڈانٹا بھی نہیں بلکہ تمہارے ہی لہجے کی پیروی کرتے ہوئے اپنی بات کہی تھی۔۔ محض غصے میں آ کر کسی کی کردار کشی کر دینا کتنا آسان ہے تمہارے لئے۔۔پیر کی شب رات ساڑھے دس بجے اس

Kahanifreak.com

ویران سڑک پر جس حالت میں تم میرے پاس آئی تھی مدد کیلیئے، کیا وہ وجہ کافی نہیں تھی شک کرنے کیلیئے؟ یا پھر مجھے تم نے اپنے عشق میں گرفتار کوئی مجنوں تصور کیا ہے جو ان سب کے بعد بھی صرف تمہارے نام کی مالا جپ رہا ہے۔۔ جواز تو میرے پاس بھی بہت ہیں تم پر شک کرنے کیلیئے مگر۔۔"

وہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ اس کی بات پر ابیرہ بلا اختیار اس کی جانب گھومی اور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔ یہ جاننے کیلیئے کہ کیا سامنے کھڑے شخص کے دل میں اس کی ذات کو لے کر کوئی بے اعتباری ہے۔۔ اس کے یوں متوجہ ہونے پر ضرار کچھ لمحوں کیلیئے خاموش ہو گیا۔۔

"میں بشر ہوں۔۔ انسان کو انسان ہونے کا مارجن دیتا ہوں، اشرف المخلوقات ہوں اس لیئے ظرف کا مظاہرہ کرنا مجھ پر لازم ہے۔۔ عقل کا استعمال مجھ پر واجب ہے۔۔ میں محض نظر آنے والی چیزوں پر رائے قائم کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔۔ باوجود اس کہ کے مجھے تم سے اختلافات ہیں پھر بھی میرے دل ودماغ میں تمہاری ذات اور کردار کو لے کر رتی برابر بھی شک نہیں۔۔"

کیا وہ اس کی آنکھوں کے سوال پڑھ چکا تھا۔۔ ابیرہ نے سوچا۔۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں، مجھے ایسے نہیں بولنا چاہیئے تھا۔۔" وہ دل سے شرمندہ تھی۔

"مجھے تمہاری باتوں سے فرق نہیں پڑا۔۔ نہ کبھی پہلے اور نہ ہی اب۔ مجھے اب لوگوں کی باتیں اثر نہیں کرتیں۔ مگر تمہاری باتوں نے نور العین کو بہت دکھ پہنچایا ہے۔۔ اس لیئے تمہیں اس سے

معافی مانگنی چاہیے اگر تمہاری شان میں کوئی کمی نہ آئے تو۔۔" وہ اپنی سنا کر کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ ابیرہ وہیں کھڑی رہ گئی۔۔

وہ اس وقت کچن میں چائے بنانے کیلئے آئی تھی۔چائے کو چولھے پر چڑھا کر وہ کھڑکی سے لان کا منظر دیکھنے لگی۔اس کے خیال میں ضرار جاگنگ کیلئے چلا گیا تھا۔ویسے بھی وہ صرف اس کے متعلق قیاس آرائی ہی کر سکتی تھی، بات تو ان کی ہوتی نہیں تھی جو اسے پتا ہو کہ وہ کب کہاں اور کیا کر رہا ہے۔اس نے چولھا بند کیا اور ساس پین کو الٹا کر چائے کپ میں ڈالنے لگی۔

"میں ماں کو لینے جا رہا ہوں۔ان کے آنے تک اپنا حلیہ اور شکل ٹھیک کر لینا۔"

اس کی چال بے آواز کیوں تھی۔۔ابیرہ کو سخت چڑ ہوئی۔

"آپ کو اس سے کیا فرق پڑتا ہے میری شکل جیسی بھی ہو، میں جیسی بھی لگوں۔" وہ اس کی طرف بغیر پلٹے ساس پین کو سنک میں رکھتے ہوئے بولی۔

" صحیح کہا مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔ہاں ماں کو ضرور پڑتا ہے اس لئے ان کے سامنے زیادہ بننے کی ضرورت نہیں ہے جس سے انہیں لگے کہ میں تم پر ظلم کے پہاڑ توڑتا ہوں۔۔" وہ جانے ہی لگا کہ ایک بار پھر سے ابیرہ کی بات پر رک گیا۔

"آپ آنی کو یہاں کیوں نہیں رہنے دیتے؟ میں ہوتی تو ہوں گھر پر۔۔"

"اچھا۔۔ کس لئے چھوڑوں انہیں تمہارے پاس کہ ایک بار پھر۔۔"اس نے مٹھیاں بھینچ کر اک لمبی سانس لی۔

"جتنا کہا ہے اتنا کر لینا۔۔"اس بار اس نے چلتے چلتے کہا اور بات ختم ہوتے ہی وہ کچن سے نکل چکا تھا۔

ناشتہ اپنی ماما کے ساتھ کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں چلا گیا تھا اسے کچھ آفیشلز میلز کا جواب دینا تھا۔ جب وہ واپس آیا تو ابیرہ بالوں کو کھلا چھوڑے زمین پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ انعم صاحبہ صوفے پر بیٹھی ہاتھ میں تیل کی بوتل پکڑے باتیں کر رہی تھیں۔ وہ شاید اس کے تیل لگا رہی تھیں اسے یہی سمجھ آئی تھی۔

وہ کتنی خوش قسمت تھی کتنے سکون سے ممتا کی چھاوں میں تھی، ماسی بھی تو ماں سی ہوتی ہے۔۔ دونوں کے چہروں پر فیلحال تھکن کے کوئی آثار نہیں دکھائی دے رہے تھے۔

"آنی۔۔"اس نے گردن گھما کر انعم کی طرف دیکھا تو وہ مسکرائیں۔

"آپ نے اپنی، ماما کی اور میری باتیں تو بتا دیں مگر ضرار کی تو کوئی بات نہیں بتائ۔۔"

ابیرہ نے دیکھا جس چہرے پر چند لمحے پہلے اتنا سکون اور اطمینان تھا وہاں اس کے سوال پوچھتے ہی اداسی نے آ جگہ لی تھی۔

"ضرار۔۔وہ میرا بیٹا ہے۔۔ تہمینہ نے بت۔۔"

وہ بجلی کی رفتار سے اندر آیا تھا اور ان کی بات کو مکمل ہونے سے پہلے ہی خود بول اٹھا۔

"ماں آپ نے دوا نہیں لی نہ ابھی تک۔۔۔؟ چلیں آئیں میں آپ کو دے دیتا ہوں۔۔" وہ کہتے ساتھ ان کا ہاتھ تھامنے کیلئے آگے بڑھا مگر انہوں نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کر دیا۔۔ وہ ان کے پاس بیٹھ گیا۔

"تمہاری بیوی بہت اچھی ہے۔۔" انہوں نے ایک نظر ابیرہ پر ڈالتے کہا۔

وہ مسکرایا۔۔ "بس اسی لئے میری بیوی ہے کہ آپ کو پسند ہے۔۔"

ضرار کے جواب پر انہوں نے اس کو گھور کر دیکھا جس پر وہ معزرت کرتا ہوا ایک بار پھر سے مسکرا دیا۔ مسکراتے ہوئے اس نے اپنی ماں کے گرد اپنے بازو پھیلا دئے۔۔ انعم صاحبہ نے اسے روکنے کیلئے اس کے بازو پر چت رسید کی مگر وہ نظر انداز کر گیا۔۔ اس کے چہرے پر ایسی خوشی ابیرہ نے پہلی بار دیکھی تھی۔۔ اسے تو کہیں سے بھی وہ ضرار نہیں لگ رہا تھا۔۔ سفید رنگ تو ویسے ہی اس پر جچتا تھا اور آج تو وہ مسکرا بھی رہا تھا۔۔

ہم نے چاند کو زمین پر اترتے دیکھا ہے۔۔

ہم نے بشر پر چاندنی کو مہربان ہوتے دیکھا ہے۔۔

عزہ اقبال

Kahanifreak.com

انعم صاحبہ کچن میں نوراں بی کے ساتھ مصروف تھیں۔۔وہ لاونج میں بیٹھی چینل سرفنگ کر رہی تھی۔۔۔فضاء میں یک دم خوشبو پھیلی تو اس نے گردن گھما کر دیکھا جہاں وہ سیڑھیوں سے اترتا ہوا اسے اپنی جانب آتا دکھائی دے رہا تھا۔

دل بغاوت چاہتا ہے۔۔

آنکھیں اس کے عکس میں ڈوبنا چاہتی ہیں۔۔

مگر محب۔۔

یہ عذاب پالنے سے ڈر لگتا تھا۔۔

اس نے گردن واپس موڑ لی اور نظریں بھی پھیر لیں۔ضرار نے میز کے پاس پہنچتے ہی جھکتے ہوئے گلاس باکس میں سے ڈرائے فروٹس اٹھائے۔

"ایک بات کہوں مانو گی۔۔۔؟"

ابیرہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"آپ کب سے اجازت لینے کے پابند ہو گئے مسٹر ضرار۔۔آپ تو حکم کرتے ہیں ناں۔۔اور سامنے والے کو سر تسلیم خم کرنا ہی ہوتا ہے۔۔"

وہ تاسف سے کہتی ایک بار پھر اپنی نظروں کا زاویہ بدل گئی تھی۔

Kahanifreak.com

وہ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔اس کے یوں ساتھ بیٹھنے پر ابیرہ نے کن اکھیوں سے اسے دیکھنا چاہا تو وہ اس کی نظروں کو پکڑتے ہوئے مسکرا دیا جس پر ابیرہ نے بجائے شرمندہ ہونے کے کندھے اچکائے جیسے پوچھ رہی ہو "اس میں اتنا مسکرانے کی کیا بات ہے۔۔۔"

"حکم ہی دیتا ہوں مگر اک شخصیت ایسی ہیں جہاں میں بے بس ہو جاتا ہوں۔۔اور وہ میری ماں ہیں۔۔"

اس کو سنجیدہ ہونے میں چند سیکنڈ لگے تھے۔وہ اپنی شخصیت میں اسے مسلسل الجھا رہا تھا۔

"میری ذات سے متعلق ماں سے کوئی سوال مت کرنا۔۔پلیز۔۔۔"اس کی آنکھوں نے ہر احساس سے ماورا ہوتے ہوئے دکھ کی نمائندگی کی۔۔وہ چاہ کر بھی پوچھ نہیں پائی کہ آخر کیوں۔۔صرف اثبات میں سر ہلاتے "ہمم۔۔"ہی کہہ پائی۔

کچھ پل یونہی دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔۔

اک کی آنکھوں میں سوال تھے جو جواب طلب تھے۔۔

تو دوسرے کی آنکھوں میں تشکر تھا جسے الفاظ کی ضرورت تھی۔۔

مگر پھر دونوں ہی ان سبھی باتوں کو یونہی چھوڑتے ہوئے اپنے اپنے خول میں بند ہو گئے۔۔

\-

ابیرہ اور انعم لاؤنج میں بیٹھیں کوئی ٹی وی سیریل دیکھ رہی تھیں۔۔انعم صاحبہ صوفے کے بازو پر

اپنی کہنی ٹکائے سامنے سکرین کو دیکھ رہی تھیں جب کہ ابیرہ ان کی گود میں سر رکھے ٹی وی کی جانب کروٹ لئے ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ دونوں کا مزاج تب خراب ہوا جب نورالعین نے حاضری دی۔

"چلو ابیرہ۔۔ جلدی جلدی تیار ہو جاؤ میں تمہیں لینے آئی ہوں"

"لڑکی کدھر ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو بیٹھو سانس تو لو۔۔" انعم صاحبہ اس کے تیز بولنے پر کہنے لگیں۔

"نہیں پھوپھو پہلے ہی 2 بج گئے ہیں۔۔ میں بس ابیرہ کو لینے آئی تھی۔۔ اتنا وقت ہو گیا ہے میں اپنی بہن کے ساتھ کہیں اکیلے گئی ہی نہیں سوچا کیوں نا آج شاپنگ پر جایا جائے۔۔" پلٹ کر اس نے ابیرہ کو دیکھا جو ابھی بھی ویسے ہی کھڑی تھی.

"یار۔۔ تم ابھی تک ادھر ہی ہو۔۔"

"مجھے تو کچھ نہیں چاہئے۔۔۔" وہ جھجھکتے ہوئے بولی۔

"ہاں تو کم سے کم مجھے کمپنی تو دے ہی سکتی ہو ناں۔۔"

"اس کیلئے ہم کسی اور دن چلیں گے۔۔ ابھی ضرار بھی گھر پر نہیں ہیں اور آنی اکیلی ہو جائیں گی۔۔"

"یہ تو کوئی مسئلہ نہیں۔۔ ہم پہلے پھوپھو کو گھر چھوڑ دیتے ہیں۔ ویسے بھی پھوپھو اتنے دن بیٹوں

Kahanifreak.com

کے گھر نہیں رہتے۔"اس نے انعم صاحبہ کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"ہاں جاؤ ابیرہ بیٹا۔۔"

"مگر میں نے ان سے نہیں پوچھا۔۔ وہ ناراض ہوں گے۔۔"وہ اب حد سے زیادہ پریشان ہو رہی تھی۔

"جب میں کہہ رہی ہوں تو پھر کیوں پریشان ہو رہی ہو۔۔ جاؤ شاباش تیار ہو جاؤ جلدی سے۔"اب وہ کیا کہتی بظاہر مسکراتے ہوئے وہ کمرے میں آگئی۔ ضرار سے کال پر بات کرنے کی ہمت تو نہ ہوئی اسلئے میسج بھیج دیا۔

"نورالعین کے ساتھ شاپنگ پر جا رہی ہوں۔۔"میسج بھیجنے کے بعد وہ چینج کرنے چلی گئی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ابیرہ اور نورالعین دونوں ہی اب تک کئی دکانیں گھوم چکی تھیں اور نور نے پورا پورا انصاف کرتے ہوئے شاپنگ بیگز بھرے تھے اس کے برعکس ابیرہ نے خالی چیزوں کو دیکھنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔ یہ نہیں تھا کہ اس کے پاس پیسے نہیں تھے گھر سے نکلتے وقت انعم صاحبہ نے اسے اپنا کارڈ تھما دیا تھا۔

"اگر کسی نے مروت کر ہی دی تھی تو اس کا مطلب یہ تھوڑی تھا کے سامنے والے کو ڈبو ہی دیا جائے۔۔"یہ سب اس وقت وہ سوچ رہی تھی۔

"چلو یار کچھ کھا لیتے ہیں بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔"بھوک تو اسے بھی کافی لگ رہی تھی مگر

تکلف میں خاموش رہنا ہی مناسب سمجھ کر کب سے خاموش تھی۔

"کیا خیال ہے سٹیکس نا آرڈر کر لیں۔۔ پھر ڈنر بھی تو کرنا ہے۔۔"

اس نے مینیو کارڈ سے اک نظر اٹھا کر ابیرہ کو دیکھا۔

"جو بھی آپ کا دل کر رہا ہے۔۔"یک دم مرجھایا ہوا چہرا کھل اٹھا جس پر نور نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو وہاں اس کے بابا اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھے آرڈر کا انتظار کر رہے تھے۔

"نور آپ دو منٹ انتظار کریں گی۔۔ میں بابا سے مل لوں۔۔"اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔ہاں یار جاؤ۔۔"ابیرہ نے ہر بات کو بھلا کر اپنے بابا کی جانب قدم بڑھا دئے۔وہ سب بھول چکی تھی کہ کون کس سے نہیں ملنا چاہتا کس نے کبھی نہ ملنے کا عہد کیا تھا۔

"بابا۔۔السلام علیکم"وہ اپنے بابا سے گلے ملتے ہوئے چہک کر بولی۔

"وعلیکم السلام میری گڑیا۔۔"انہوں نے ابیرہ کے سر پر بوسہ دیا۔۔وہ کچھ پریشان لگ رہے تھے مگر اپنی بیوی کے سامنے پوچھ بھی نہیں سکتے تھے اس لئے خاموش رہنے کو ہی ترجیح دے رہے تھے۔ابیرہ اپنے بابا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گی اُور ان کے ہاتھ پر بوسہ لیا۔

"بابا۔۔آپ جانتے ہیں میں نے آپ کو کتنا یاد کیا۔۔"

"یاد تو میں نے بھی بہت کیا اپنی گڑیا کو۔۔ میری گڑیا خوش تو ہے ناں؟"انہوں نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

Kahanifreak.com

"شہزادے کے محل میں صرف شہزادہ خوش ہونا چاہیے وہ خوش ہو تو گویا سارا محل ہی خوش ہے۔۔کنیزوں کے خوش ہونے نا ہونے سے کسی کو کیا غرض۔۔" یہ سب وہ کہہ نہیں پائی ۔۔ صرف دماغ میں خیال آکر گزر گیا تھا۔

"جی بابا الحمد اللہ۔۔"

اس سے زیادہ بات کرنے کا موقع ہی نہیں مل سکا۔۔وہ مزید حال احوال پوچھتے اس سے پہلے ضرار کی کال آچکی تھی۔اس نے کال اٹھائی دوسری جانب سے بغیر سلامتی کے سوالات شروع ہو چکے تھے۔

"کدھر ہو تم۔۔"اس کی آواز ڈھیروں غصہ سموئے ہوئی تھی۔

"وہ۔۔میں۔۔میں مال میں ہوں۔۔" وہ دل میں دعا کرنے لگی کے ضرار اس سے یہ نہ پوچھے وہ کس کے ساتھ ہے۔

"کس کے ساتھ ہو۔۔"

"ب۔۔با۔۔بابا کے ساتھ۔۔"اس نے آنکھیں بند کر کے ہمت جٹا کر سچ بول دیا۔

"پارکنگ میں انتظار کر رہا ہوں فوراً آؤ۔"

"ضرار۔۔"

"فوراً ابیرہ۔۔فوراً" کہہ کر وہ کال کاٹ گیا۔

Kahanifreak.com

\-----------

جیسے ہی وہ کار میں بیٹھی ضرار نے کار آگے بڑھا دی۔اس کے دماغ اور بازؤں کی رگیں واضح ہو رہی تھیں اور یہی چیز ابیرہ کی جان نکالنے کیلئے کافی تھی۔وہ کار چلاتے ہوئے معمول سے زیادہ ہارن کا استعمال کر رہا تھا اور آج تو سامنے آنے والوں کو اچھے خاصے مناسب القابات سے بھی نواز رہا تھا۔۔وہ آیت الکرسی چاروں قل پڑھنے کے بعد سورۃ الرحمن پڑھنا شروع کر چکی تھی۔۔اچانک سے بریک لگنے پر کار جھٹکے سے رکی۔سیٹ بیلٹ پہنے ہونے کے سبب اس کی بچت ہو گئی تھی یا یوں کہا جائے کہ اللہ کی رحمت کے حصار میں تھی وہ۔۔اس نے ضرار کو دیکھا جس نے بیک ویو مرر سے دیکھتے ہوئے پچھلی گاڑی والے کو غلیظ الفاظ سے نواز اور پھر سے گاڑی اسی سپیڈ پر آگے بڑھا دی۔۔اچانک سے سگنل بند ہونے پر وہ بریک لگانے میں ناکام رہا تھا جبھی دوسری طرف کی ٹریفک میں سے ایک گاڑی نے پیچھے سے آکر اس کی گاڑی کو ہٹ کیا تو گاڑی ابیرہ والی طرف سے فٹ پاتھ کے ساتھ رگڑ کھا گئی۔مگر یہ شاید اس کی دعاوں کا اثر تھا کہ وہ محفوظ رہی تھی۔ آخر کو اللہ اللہ کر کے وہ گھر پہنچ ہی گئے۔وہ ضرار کے پیچھے ہی لاؤنج میں داخل ہوئی۔پہلے وہ غصے سے اپنے بالوں میں ہاتھ چلانے لگا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس نے سامنے ٹیبل پر پڑے ڈیکوریٹڈ واسک کو اٹھا کر دیوار میں دے مارا۔ابیرہ کے حلق سے ڈر کے مارے چیخ بلند ہوئی۔

"تو تم نے طلاق لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔۔؟"

"ضرار۔۔خدا کیلئے۔۔"اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔

اس نے اک بار پھر غصے سے اس کے بازو دبوچے۔

"کیا ضرار ہاں۔۔ کیا خدا کیلئے۔۔جب تمہیں اک بار اس شخص سے ملنے سے منع کیا تھا تو پھر تمہارے اس دماغ میں یہ بات کیوں نہیں آتی۔۔ نہیں کا مطلب نہیں ہوتا ہے"آخری بات اسنے اپنی دو انگلیوں کو اس کے ماتھے پر رکھتے ہوئے کہی۔

"وہ میرے بابا ہیں۔۔"وہ سیل رواں کے ساتھ بولی۔

"میرے لئے وہ صرف ایک گھٹیا اور نیچ انسان ہے۔۔"

"میں آپ کو ہر گز اجازت نہیں دوں گی کہ آپ میرے بابا کے مطلق ایسے کہیں۔۔"

اس کی آواز میں لرزش تھی۔وہ انجانے میں بھی ضرار کے غصے کو ہوا دے رہی تھی۔۔اس بات سے بے خبر کے سامنے والا اپنے اندر کیا کیا دکھ لئے جی رہا ہے۔

"تمہاری اجازت کی پرواہ کسے ہے۔۔ مگر میری اجازت کی پرواہ تمہیں کرنی پڑے گی ابیرہ شفاقت۔۔ نہیں تو رسوائی کو تمہارے اور تمہارے باپ کا مقدر بننے میں دیر نہیں لگے گی۔۔"

ضرار نے اس کا منہ دبوچا اور پھر اک سیکنڈ سے پہلے ہی چھوڑ کر اوپر کی جانب بڑھ گیا۔۔

Kahanifreak.com

ابیرہ کے ساتھ بحث ہونے کے بعد وہ سٹڈی روم میں چلا آیا تھا۔۔کچھ گھنٹے وہیں اکیلے۔۔تنہا گزارنے کے بعد جب خود کو سمیٹنے میں کامیاب ہو گیا تو سٹڈی روم سے نکلتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ آیا۔

ہمارے ارد گرد جانے کتنے ہی لوگ روز خود کے ساتھ کتنے ہی محازوں پر لڑ رہے ہوتے ہیں مگر ہم انجان ہوتے ہیں اور انجان بننے کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ہم محض قیاس پر چلنے والے لوگ ہیں۔جو دکھادیا گیا اسی پر قیاس کیا اور اسی کو لے کر چلتے رہے اس بات سے بے خبر کہ ہم نے وہی گمان کیا ہے جو سامنے والے نے گمان کروانا چاہا ہے۔۔ہم نے وہی دیکھا ہے جو سامنے والے نے ہمیں دکھانے کی کوشش کی ہے۔۔نہ اس سے زیادہ اور نہ ہی اس سے کم جان پائے ہیں۔

کسی کی مضبوط شخصیت کے پیچھے چھپے بکھرے پن کو سمجھ ہی نہیں پاتے۔اپنی ذات سے باہر نکل ہی نہیں پاتے یا شاید نکلنا ہی نہیں چاہتے۔ سمجھ ہی نہیں پاتے کہ عین ممکن ہے ہمارے علاوہ بھی کوئی آزمائش سے گزر رہا ہو۔۔مضبوط نظر آنے والا شخص ذاتی زوال کی انتہا پر ہو۔۔ممکن ہے وہ اپنے ہر غم کو پس پشت ڈال کر مدت ایام کو گزارنے کے چکر میں ہو۔۔

نہ تو خوشیاں بکھیرتا ہر چہرہ خوش ہوتا ہے اور نہ ہی زندگی جینے والا ہر شخص زندگی کی چاہ لئے پھر رہا ہوتا ہے۔۔

چہرے بھی راز و نیاز کرتے ہیں۔۔

خاموشی سے لمبی مسافتوں کی داستان بیان کرتے ہیں۔۔

عزہ اقبال

وہ دروازے کی ناب گھماتے کمرے میں داخل ہوا اور پھر دروازہ بند کرتے ہوئے پلٹا۔ سامنے بیٹھی ابیرہ اپنے بازو پر اوئنٹمنٹ لگا رہی تھی ۔وہ آہستہ سے چلتا ہوا اس کے پاس آگیا۔۔اس کے بازو کی جانب دیکھا جہاں وہ ہلکے سے مساج کر رہی تھی تو اپنی حرکت پر جی بھر کر افسوس ہوا۔۔غصہ تو ویسے ہی کب کا ختم ہو چکا تھا اور اب بچی کھچی لہجے کی سختی بھی رخصت ہو گئی تھی۔

"اب کیسا ہے زخم۔۔" وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"کن زخموں کی بات کر رہے ہیں۔۔جسمانی زخم یا جو روح پر آئے ہیں۔۔؟اگر جسمانی کی تو اب تک مجھے ان کی عادت ہو جانی چاہیے۔۔ہاں روح کے زخموں سے پیپ ابل رہا ہے۔۔" لاکھ کوششوں کے بعد بھی آنسوؤں نے باغی ہو کر اس کے چہرے کو بھگو دیا تھا۔

"یہ کارڈ ہے۔۔کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو اسے استعمال کر لینا۔۔" وہ اس سے بغیر نظریں ملائے کارڈ اس کے ہاتھ کے پاس رکھتے ہوئے بولا۔ابیرہ نے کوئی رد عمل نہ ظاہر کیا تو وہ وہاں سے اٹھ گیا۔

"مسٹر میر ضرار علی۔۔ان زخموں پر اپنے پیسوں کا مرحم رکھنے آئے ہیں۔۔یا یہ بتانے کہ مجھے اب اسی ذلت کے ساتھ زندگی گزارنی ہے اور پھر آپ کے ہی آگے ہاتھ پھیلانے ہیں۔"

ضرار جاتے جاتے رک گیا۔اس نے اسے تکلیف پہنچائی تھی بدلے میں اتنا تو سن ہی سکتا تھا۔۔واپس پلٹ کر وہ پھر سے اس کے پاس آیا مگر اس بار بیڈ پر اس کے ساتھ بیٹھنے کے جائے پنجوں کے بل اس لے عین سامنے بیٹھ گیا۔۔ بالکل وہاں جہاں وہ اس کی آنکھوں میں اتری ہوئی نفرت کو بخوبی دیکھ سکے۔۔ابیرہ نے نفرت سے نظریں پھیر لیں۔۔وہ تلخ ہنسی ہنس دیا۔

"ہر بار۔۔ہر بار یونہی نظریں پھیر لیتی ہو۔۔"اور پھر اس نے اک سرد آہ بھری۔

"ابیرہ۔۔تم نہیں جانتی میں کس تکلیف سے گزر رہا ہوں۔۔میں نے بہت مشکل سے اپنے اندر کے شیطان کو سلایا ہے۔۔وہ روز۔۔روز مجھے بدلے کیلئے اکساتا ہے،میں اس سے لڑتے لڑتے تھکنے لگا ہوں یار۔۔مجھے مجبور نہ کرو کہ میں اپنے اندر کے شیطان کے سامنے ہار جاؤں اور پھر ہم وہ اکا دکا رشتے بھی کھو دیں جو ہمارے پاس بچ گئے ہیں۔۔"

"کون سے رشتوں کی بات کر رہے ہو میر ضرار۔۔میرے باپ کے ساتھ تم نے میرا رشتہ رہنے نہیں دیا اور خود کے ساتھ تم رکھنا نہیں چاہتے۔۔بس اب بہت ہو گیا اپنا بدلہ لو اور ختم کرو سب۔۔مجھے بھی اس زندگی سے نجات دلاؤ۔۔"

وہ چلائی۔

Kahanifreak.com

"لے لوں اپنا بدلہ۔۔؟اپنے باپ کا خون معاف کرنے کی ہمت ہے۔۔؟"

کمرے میں چٹاخ کی آواز گونجی۔ابیرہ نے اپنا کپکپاتا ہاتھ اس کے چہرے سے واپس لیا اور پھر ڈر کر اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لئے اور سر نفی میں ہلانے لگی۔۔"م۔۔میں۔۔می۔۔میرا۔۔"وہ بھاگتے ہوئے اس سے دور ہوئی۔

ابیرہ نے اس کے چہرے کو کو غصے کی شدت سے لال ہوتے اور پھر اسے اپنی جانب پیش قدمی کرتے دیکھا تو پیچھے ہٹتی دیوار کے ساتھ جا لگی۔

"ابیرہ شفاقت۔۔۔۔اک بار تمہارے باپ کی سہی تھی اور آج آخری بار تمہاری سہہ رہا ہوں۔ آئندہ ہونے والی ہر غلطی کی سزا تم اور تمہارا باپ بھگتو گے۔چونکہ تم دونوں کو بہت شوق ہے لوگوں کی زندگیوں کو جہنم بنانے کا اب میں بتاؤں گا جہنم کسے کہتے ہیں۔۔اٹس بیٹر ٹو بی کیئر فل فار نیکسٹ ٹائم۔۔"

کہنے کے بعد وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا۔اس کا غرور جائز تھا۔۔اسے خود کے نفس پر کمال حاصل تھا جبھی تو طاقت ہونے کے باوجود بھی وہ ضبط کر گیا تھا۔

وہ بھی بہتے آنسوؤں کے ساتھ زمین پر بیٹھتی چلی گئی اور بے بسی سے اپنا سر گھٹنوں پر ٹیک دیا۔

\---------------------

تواضع کروانے کے بعد وہ گھر سے نکل آیا تھا۔اور اب پچھلے دو گھنٹے سے لگاتار ڈرائیو کرنے کے بعد

تھک چکا تھا۔ہمت جواب دینے لگی تو اس نے پھر سے ان کی تلاش میں جانے کا عہد کیا اور ساتھ ہی گاڑی ایک چھوٹی سی سوسائٹی میں ڈال دی۔سوسائٹی کو جانے کے صرف دو ہی راستے تھے یا یوں کہا جائے کہ صرف دو گلیوں اور چند گھروں پر مشتمل تھی۔اسے ان راستوں سے کوئی غرض نہیں تھی،اسے تو صرف سکون کی تلاش تھی کسی اللہ والے کی جو روح کے زخموں پر لیپ لگا سکتا۔

وہ اتر کر مسجد کے اندر جانے کے بجائے وہیں کار میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔۔وہ شش و پنج میں دکھائی دے رہا تھا آیا اندر جائے یا نہیں۔۔جائے تو کیوں۔۔وہ کہے گا کیا کہ وہ کس لئے آیا ہے۔۔محض انہیں سننے کیلئے۔۔؟سکون کیلئے۔۔یا خود کو باور کروانے کیلئے کہ سب سے طاقتور ذات اللہ کی ہے اور اسے معاف کرنے والے پسند ہیں۔۔

"تو کیا میر ضرار کو ڈر ہے کہ اس کا نفس اس سے کچھ غلط کروا لے گا۔۔؟"

وہ ہم کلامی کرنے لگا۔"کہاں گیا وہ کمال جس پر میر ضرار کو غرور تھا۔۔؟"

ایسے ہی کئی سوالات نے اسے مزید الجھا دیا۔۔اس نے اندر جانے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے کار کی فرنٹ لائٹس آن کیں۔۔اپنی سیٹ کو سیدھا کرتے ہوئے اس نے موبائل اٹھا کر وقت دیکھا تو اس پر انکشاف ہوا کہ دو بج کر تیس منٹ ہو چکے تھے۔اس نے گھر جانے کے ارادے سے گئیر بدلتے ہوئے سامنے دیکھا تو اسے وہاں ایک بزرگ پنی آنکھوں کے آگے ہاتھ رکھے دکھائی دئے۔ہائی بیم ہونے کی وجہ سے وہ دیکھ نہیں پا رہے تھے ان کی آنکھیں چندھیا رہی تھیں۔۔اس

Kahanifreak.com

نے فوراً سے گاڑی کی لائٹس بند کیں اور اتر کر نیچے آیا۔

وہ اس کو دیکھ کر مسکرائے۔ "لگتا ہے آج پھر زخم ہرے ہوئے ہیں۔۔"

انہوں نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سر جھکا گیا۔ پھر انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے ایک طرف چلنے کو کہا۔

"آپ اتنی رات کو کہاں جا رہے ہیں۔۔" وہ حیرانی سے ان کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگا۔

"مسافر کہاں جائے گا منزل کی تلاش کے سوا۔۔" وہ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لئے ہوئے تھے۔

"آپ کو کیسے پتا چل جاتا ہے میرے اندر اٹھنے والے طوفان کا۔۔ میرے متعلق آپ کی قیاس آرائی کیسے سچ ثابت ہو جاتی ہے۔۔"

وہ پچھلی بار بھی ان سے پوچھنا چاہتا تھا مگر اپنی الجھنوں کے سبب پوچھ ہی نہیں پایا۔

"میرے بچے چہرے بھی باتیں کرتے ہیں۔۔ ان کی بھی زبان ہوتی ہے بس ان کو پڑھنے والی آنکھ ہونی چاہیے۔۔ ہر چہرا اک نئی روداد بیان کرتا ہے۔۔ تمہارا چہرا بھی اک لمبی مسافت طے کرنے کی کہانی سناتا ہے۔۔"

"یہ سچ ہے تو پھر اسے یہ تکلیف کیوں دکھائی نہیں دیتی۔۔" اس نے سر جھکائے ان کے جواب پر سوال اٹھایا۔

Kahanifreak.com

"اسے ابھی وہ نظر عطا ہی نہیں ہوئی کہ وہ چہروں پر درج پوشیدہ راز پڑھ سکے۔۔ جس دن اس پر یہ کرم کر دیا گیا اس دن بڑی تباہی ہو گی۔۔۔ کسی کے دعوں کو عروج حاصل ہو گا تو کسی کا مان بکھر کر رہ جائے گا۔۔۔"

"دونوں صورتوں میں نقصان ایک ہی انسان کا کیوں۔۔؟" اب کی بار اس نے سر اٹھا کر آنکھوں میں درد کو سموئے سوال کیا۔

"ہو سکتا ہے جسے تم نقصان سمجھ رہے ہو وہ صرف نظر کا دھوکہ ہو۔۔" وہ اس کے ہر سوال پر غصہ ہونے کے بجائے مسکرا کر جواب دے رہے تھے جیسے کسی بچے کے منطق سے خالی جواب پر بڑے مسکرا دیتے ہیں۔ وہ الجھنے کے بجائے اسے سلجھانے میں مدد کر رہے تھے۔

"مجھے خوف ہے کہ کہیں میں اپنے نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر کوئی زیادتی نہ کر بیٹھوں۔۔ جس کا ازالہ ممکن نہ ہو۔۔ جو مجھے ظالم اور اور ظالم کو مظلوم ٹھہرا دے۔۔ کیا گناہ کے خوف سے رہائی ممکن نہیں۔۔؟" اس نے پھر سے سر جھکا دیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس کی آنکھوں سے ایک بار پھر اس کے خوف کو جانیں۔

"یہی تو امتحان ہے۔۔ عصمت سے تو خلیل اللہ کو بھی نہیں نوازا گیا تھا ہاں مگر گناہ پر نادم ہونے کی تلقین اور معافی کی یقین دہانی ضرور کروادی گئی ہے۔۔۔"

وہ ان کے جواب پر کوئی سوال نہیں کر سکا۔۔ اسے یونہی خاموش دیکھ کر وہ سمجھ چکے تھے کہ اس

کے سوالات ختم ہو چکے ہیں۔اس کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنا تھیلا ایک طرف ڈالتے ہوئے چل دئے۔

"اللہ راضی ہو سو۔۔" یہ وہ دعا تھی جو وہ اسے ہر بار دیتے تھے۔

"آپ نئے سفر پر جا رہے ہیں۔۔ پھر ملنا کب ہو گا۔۔ اگر پھر سے کبھی خود کو سنبھالنا مشکل لگا تو کدھر ڈھونڈوں آپ کو۔۔؟"

"مجھے ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں۔۔ آج میں وسیلہ بنا ہوں تو کل کو وہ کسی اور کو بھیج دے گا۔ مطمئن رہو وہ اکیلا نہیں چھوڑے گا۔۔"

"اگر میرے لئے آزمائش لکھی جا چکی ہوئی۔۔اور اگر میں اس میں ہار گیا تو۔۔۔؟"

"بے فکر رہو۔۔ گناہ کے خوف سے بے چین اس دل کو وہ سکون سے ضرور نوازے گا۔۔ تمہارا خوف تمہاری نجات کا سبب بنے گا۔۔ میں بھی تمہارے لئے دعا کروں گا تم بھی خود کیلئے دعا کیا کرو۔۔۔"

"کیسی دعا۔۔؟"

"خیر کی دعا۔۔۔ خد کیلئے خیر مانگا کرو۔۔۔"

اک بار پھر سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دینے کے بعد وہ چل دئے۔ وہ ان سے پوچھ ہی نہیں پایا کیسی خیر۔۔ وہ تو بس مظلوم سے ظالم نہیں بننا چاہتا تھا۔۔ اس کے علاوہ نہ تو اسے کسی چیز کی

Kahanifreak.com

خواہش تھی اور نہ ہی طلب۔۔ جن چیزوں کی خواہش ہوتی ہے اس سے پہلے ہی اسے نواز دیا گیا تھا رہی بات طلب کی تو اس نے کبھی خود سے طلب کرنے کا سوچا ہی نہیں تھا۔ اگر کبھی کسی رشتے کی محرومی کے احساس سے مانگنے کی چاہ ہوئی بھی تو یہی سوچ کر ارادہ ترک کر دیا کہ اس کی مصلحت پر کیسے سوال اٹھایا جائے۔۔ جس چیز سے اس نے محروم رکھنا مناسب سمجھا تو پھر اس کی طلب کیوں۔۔

مکمل طور پر اسے سکون سے تو نہیں نوازا گیا تھا مگر شبنم کے قطروں کی مانند سکون اتار اضرور جانے لگا تھا۔ گھر کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے چابیاں کی ہولڈر میں لٹکائیں، پھر ایک نظر اوپر کی جانب ڈالی جہاں سے خاموشی کے سازوں کے علاوہ کوئی ساز نہیں سنائی دے رہا تھا۔۔ وہ کمرے میں جانے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا اور موبائل کھول کر میسجز اور میلز دیکھنے لگا۔

ان باکس میں سکرولنگ کرتی انگلیاں رک گئیں، ماتھے پر پھر سے بل نمودار ہوئے۔

"ضرار بیٹا مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔ ابیرہ کی غلطی نہیں ہے۔۔"

یہ پیغام شفاقت کی طرف سے موصّل ہوا تھا۔ میسج پڑھتے ہی اس نے موبائل ٹیبل پر پٹخ دیا اور آنکھیں موندتے سر صوفے کی پشت سے ٹیک دیا۔ کچھ پل یونہی سرکے کہ یک دم سے وہ سیدھا

ہوا اور ٹیبل پر پڑا سارا سامان ایک جھٹکے سے اپنے غصے کی نظر کر دیا۔

شور کی آواز سنتے ہی وہ بھاگ کر باہر آئی تو اسے اپنے بال مٹھیوں میں بھینچے بیٹھے دیکھا۔ جو چیزیں اس کا غصہ برداشت کر پائیں ان میں صرف اس کا موبائل تھا ورنہ ہر چیز زمین پر گرتے ہی ٹوٹ کر بکھر چکی تھی۔ کچھ دیر وہاں ٹھہرنے کے بعد وہ واپس کمرے میں چلی گئی۔

صبح اٹھتے ہی اسے ضرار کا خیال آیا۔ بیڈ سے اٹھتے ہوئے اس نے بالوں کو گرہ لگا کر قید کیا اور کمرے سے باہر نکل آئی۔۔ بہت احتیاط کے ساتھ بغیر چاپ پیدا کئے وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی۔ وہ سامنے ہی صوفے پر سو رہا تھا۔ صوفے کے پاس جا بجا کانچ کے ٹکڑے گرے ہوئے تھے۔ ابیرہ کی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی جو صوفے سے نیچے جھول رہا تھا تو بے اختیار ہی قدم اس کی جانب اٹھتے چلے گئے۔ نیچے زمین پر بیٹھتے اس نے ضرار کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ کے ساتھ سہارا دیا۔۔ اس کے ہاتھ کو دیکھ کر ابیرہ کی آنکھیں بھر آئیں جہاں سے خون رسنے کے بعد خود ہی بہنا بند ہو چکا تھا۔ نیچے زمین پر بھی خون کے قطرے جمے ہوئے تھے۔ غالباً کانچ کا کوئی ٹکڑا ہاتھ میں پیوست ہوا ہو گا ایسا اس نے گمان کیا۔ وہ احتیاط سے وہاں سے اٹھی اور جا کر فرسٹ ایڈ باکس لے کر آئی۔ پہلے ہی وہ اپنی رات والی غلطی پر نادم تھی۔

اس نے اپنی ہتھیلی کی پشت سے اپنے آنسو صاف کئے اور پھر اپنی طرف سے بھرپور آہستگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کا ہاتھ تھامنا چاہا، مگر جیسے ہی اس نے ضرار کا زخم صاف کرنے کی کوشش کی تو اس کی آنکھ کھل گئی۔ رات کو کی گئی اس کی غلطی تھی یا ضرار کا خوف کے اس کے یوں بیدار ہونے پر وہ گڑبڑا کر پیچھے ہونے کی کوشش میں زمین بوس ہو گئی۔ اسی اثنا میں زمین پر بکھرے شیشے کے ٹکڑوں نے اس کے ہاتھ کو زخمی کر ڈالا۔ درد کے مارے وہ کراہ اٹھی۔۔

اس کے یوں کراہنے پر وہ بھی سب بھلا کر اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے اس کے پاس آیا اور اسے سہارا دیتے ہوئے اٹھا کر صوفے پر بیٹھایا۔ اور پھر اپنی ہتھیلی سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے پنجوں کے بل وہیں بیٹھ گیا اور پاس پڑا فرسٹ ایڈ باکس کھول کر اس میں سے بینڈیج کا سامان نکالنے لگا۔

"اتنی سی تکلیف برداشت نہیں ہو رہی، میرا دیا گیا درد کیسے سہو گی۔۔ میرے بدلے کی آگ میں خود کو راکھ ہونے سے کیسے بچاؤ گی۔۔؟"

بینڈیج کرنے کے بعد اس نے نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جس کے آنسو ابھی بھی بہہ رہے تھے۔

"ویسے تم نے پوچھا نہیں میں اپنا بدلہ کیسے لوں گا؟"

"مجھے آپ سے اور آپ کی کسی بھی چیز سے کوئی غرض نہیں ہے۔۔"

اس نے جانے کی سعی کی تو ضرار نے اسے کلائی سے تھام کر روک دیا، اور پھر خود بھی سر جھٹکتا اس

کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"تم جانتی ہی نہیں مجھے۔۔میں تمہیں مجبور کر دوں گا خود سے محبت کرنے پر۔۔اتنا مجبور کر دوں گا کہ تم مجھ سے میرے ساتھ کی بھیک مانگو گی۔۔تمہارا باپ میرے سامنے گڑگڑائے گا۔۔تب ماضی خود کو دہرائے گا اور میں بالکل تمہارے باپ کی طرح ہر جزبے کی ہر رشتے کی بغاوت کرتے ہوئے تمہیں دھتکار دوں گا۔۔"

"میں خود پر اور بابا پر ایسا وقت کبھی نہیں آنے دوں گی۔۔اس سے پہلے انہیں آپ کے سامنے ہاتھ پھیلانے پڑیں میں خود کی جان لینا پسند کروں گی میر ضرار علی۔۔"

"تمہیں پتا ہی نہیں ہے کہ یہ جزبہ تمہارے دل میں پروان چڑھ چکا ہے۔۔"اس نے اپنی انگلی کے پوروں سے اس کے آنسو چنے۔۔

"کل میرے اوپر ہاتھ اٹھانے کے بعد پوری رات جو تم نے اس گلٹ میں گزاری ہے اور پھر صبح میرے ہاتھ پر زخم دیکھ کر جو تم نے آنسو بہائے ہیں وہ اسی جزبے کی شروعات ہیں، یہ شروعات ہے ہمدردی کے جزبے کی۔۔اب جو ہمدردی ہو گئی ہے تو محبت بھی اپنی جڑیں مضبوط کر دے گی۔۔"

یہ صرف میری پرورش کا اثر تھا۔۔جو میں نے غلط کیا اس پر مجھے احساس ندامت ہوا۔۔مگر آپ کو یہ بات کیسے سمجھ آئے گی۔"

Kahanifreak.com

"ہاہا۔۔احساس ندامت۔۔پرورش۔۔"اس نے اس کے الفاظ کو دہرایا۔

"ہمم گریٹ۔۔اگر احساس ندامت ہوتا ناتو وہ اب تک اس احساس سے مر چکا ہوتا۔۔مگر یہ احساس ضمیر والوں کو ہوتا ہے مفاد پرست لوگوں کو نہیں۔۔"اس سے پہلے ابیرہ پھر کچھ کہتی وہ وہاں سے چلا گیا۔

دو دن کے بعد آج زندگی نے کچھ معمول پر آنے کی ٹھانی تھی۔آج وہ صبحانی ویلا آئے ہوئے تھے۔۔تہمینہ نے خاص تاکید کی تھی کہ وہ آفس جانے سے پہلے ابیرہ کو وہاں ملوانے لے کر آئے۔ہمیشہ کی طرح سبھی کے چہرے ان کو دیکھ کر کھل اٹھے تھے۔جب بھی وہ وہاں آتی تھی اسے اپنا آپ کسی شہزادی سے کم نہیں لگتا تھا۔۔۔سب اس پر واری صدقے جاتے نہیں تھکتے تھے۔اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہاں اس کو نورالعین اور ضرار سے زیادہ پروٹوکول ملتا تھا۔

"اور ہماری بیٹی کیسی ہے۔۔؟"تہمینہ اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولیں۔

"الحمدللہ ٹھیک ہوں ممانی۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھے ضرار کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے جواب دیا۔۔

"ضرار زیادہ تنگ تو نہیں کرتا ناں ہماری بیٹی کو۔۔"صبحانی صاحب نے بھی گفتگو میں بھرپور حصہ ڈالا۔

"کیا تم اپنی خاموشی سے یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہی ہو کہ میں تم پر بہت ظلم کرتا ہوں۔۔؟"اسے یقین تھا اس بات پر تو اس کی نظریں ضرور مہربان ہوں گی مگر اس بار بھی اس نے محض تہمینہ کو ہی مسکرا کر دیکھنے کے قابل سمجھا تھا۔وہ شاید اس سے بات کرنے کی متحمل ہی نہیں تھی۔

"کرنا بھی مت۔۔ نہیں تو تم اپنی ممانی کو اچھی طرح سے جانتے ہو۔۔" تہمینہ نے میٹھے سے لہجے میں اسے باز رہنے کا کہا۔

"حیرت ہے آپ سب اس کیلئے مجھے تنبیہی کرتے ہیں۔۔؟"

"برخوردار گزرے وقت کو یاد کر کے صرف تکلیف ملتی ہے اور کچھ نہیں۔۔دوسری طرف اپنے چاہنے والوں سے دور الگ ہو جاتا ہے انسان۔۔"

"آپ یہاں غلط ہیں میاں صاحب۔۔ گزرے وقت کو یاد رکھنے سے انسان ماضی میں کی گئی غلطیوں کو دہرانے سے بچ جاتا ہے۔۔اور میں بھی اپنی ان غلطیوں کو یاد رکھتے ہوئے خود کو باور کرواتا رہتا ہوں کہ معصومیت کا لبادہ اوڑھے چہروں کے پیچھے بغض پلتا ہے۔"وہ بات تو صبحانی صاحب کے ساتھ کر رہا تھا مگر اس کی نظریں ابیرہ پر ہی تھیں۔ابیرہ کی آنسووں سے بھر آئیں۔

"ضرار اگر تم نے اپنی موجودگی سے میری بیٹی کو ایسے ہی دکھی کرنا ہوتا ہے تو بھائی تم اسے صبح آفس جاتے ہوئے چھوڑ جایا کرو۔۔" تہمینہ ابیرہ کو ساتھ لگاتے ہوئے خاصا ناراض ہوئیں۔

"تو آپ مجھے گھما پھرا کر یہاں آنے سے منع کر رہی ہیں۔۔؟" اس نے ان کی ناراضگی کے بدلے میں سوال داغا۔

"بالکل نہیں۔۔ہاں یہ کہہ رہی ہوں کہ دیکھو میری بیٹی مسکراتی ہوئی کس قدر خوبصورت لگتی ہے۔اگر تم اس کی اداسی کا سبب بنو گے تو پھر میں تمہیں اس کے ساتھ آنے سے منع کر دوں گی۔۔"

"واہ پارٹی بدلنا تو کوئی آپ سے سیکھے۔۔" کہتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا اور ڈائیننگ ٹیبل کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ تہمینہ نے ایک بار پھر سے اسے پیار کرتے ہوئے خود کے ساتھ لگا لیا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ناشتہ کرنے کے بعد جب وہ اپنی ماما کے کمرے میں آیا تو وہ اٹھ چکی تھیں۔اس کی طرف دیکھ کر مسکرائیں تو اس نے آگے بڑھ کر ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے انہیں پیار کیا۔اس سے پہلے وہ پوچھتی وہ خود ہی بول اٹھا۔

"جی جی آپ کی بہو کو ساتھ ہی لے کر آیا ہوں۔۔"

اس کے یوں بتانے پر وہ ہنس دیں تو اس کا دل چاہا ماضی کے ہر غم کو، مستقبل کے ہر خوف کو اپنی ماں

کی اس مسکراہٹ پر وار دے۔

وہ ان کے پاس بیٹھ گیا جس پر انعم بیگم نے حیرانی سے پوچھا۔"آفس سے دیر ہونے پر تمہارا نقصان نہیں ہو گا۔۔۔؟"

"میں سنبھال لوں گا آپ فکر مند نہ ہوں۔۔"اس نے ان کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔

"تہمینہ صحیح کہتی ہے تم بہت پیارے بچے ہو۔۔ تم میری مہرو کو میرے پاس لانے کا سبب بنے ہو۔۔اب بس اسے دور مت جانے دینا۔۔"

"نہیں جانے دوں گا ماں۔۔۔"وہ نم آنکھوں کے ساتھ بولا۔

"ضرار مریم کو بھی لے آو۔۔"ان کی التجا اس کے ہوش اڑا گئی تھی۔وہ اپنے سامنے بے بسی کی مورت بنی اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔ایک بار پھر اس کی ماں نے کچھ مانگا تھا اس بار پھر وہ خالی ہاتھ تھا۔

"انہیں کیسے لا سکتا ہوں ماں۔۔۔"تلخیوں میں الجھے اس کی زبان پھسلی۔

"جیسے مہرو کو لے آئے ہو۔۔ مجھے وہ بہت یاد آتی ہے۔۔"ان کو یوں الفاظ سے تکلیف بیان کرتے دیکھ کر ضرار نے اپنے ساتھ لگا لیا۔"ضرار مجھے وہ بہت یاد آتی ہے۔۔"اس کی شرٹ کو اس کی ماں کے آنسووں بھگونے لگے تھے۔

وہ کمرے سے باہر آیا تو ابیرہ وہیں صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔دونوں کی نظریں مہربان ہوئی تھیں

Kahanifreak.com

۔وہ کچھ پل کیلئے ٹھہر کر اسے دیکھتا رہا اور پھر کچن کی جانب بڑھ گیا۔اس کی آنکھیں اس وقت الگ ہی داستان بیان کر رہی تھیں۔۔اس کی آنکھوں میں تکلیف کے علاوہ کوئی دوسرا احساس نہیں تھا۔۔یہ ضرار کی آنکھوں کی ہی مہربانی تھی جو ابیرہ کے قدموں کو اس کے پیچھے جانے سے روک نہیں پائیں۔۔۔اندر بڑھنے کے بجائے وہ دروازے کی اوٹ میں کھڑی ہو گئی۔

"ممانی ماں کی کوئی ڈوز مس ہوئی ہے۔۔۔؟"لہجہ سوال کرنے سے زیادہ مطلع کرنے والا تھا۔

"نہیں ایسا ممکن نہیں ہے میری جان۔۔میں خود انہیں اپنے ہاتھ سے دوا دیتی ہوں۔۔"

ضرار نے بے چینی سے اپنا ہاتھ سر میں پھیرا۔"پھر آج اتنے عرصے بعد مریم خالہ کا کیا ذکر۔۔" وہ مزید الجھا۔

"ویسے ہی یاد آرہی ہو گی انہیں۔۔۔"وہ اپنے ہاتھ دھونے کے بعد اس کی جانب متوجہ ہوئیں۔

"ن۔۔نہیں ممانی۔۔نہیں۔۔انہوں نے کہا کہ میں مریم خالہ کو بھی لے آوں جیسے ابیرہ کو لے آیا ہوں۔۔۔"

تہمینہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دی"تم پریشان نہیں ہو میں ڈاکٹر سے بات کرتی ہوں۔۔"

"نہیں آپ رہنے دیں۔۔وہ پاکستان میں نہیں ہیں۔۔میں ان سے بات کر لوں گا۔۔"

وہ جانے کے لئے پلٹا تھا کہ پھر رک گیا۔تہمینہ اسے دیکھتے ہی سمجھ گئیں کہ وہ کیا کہے گا اور اس نے

Kahanifreak.com

وہی کہا تھا جو ہر بار کہتا آیا تھا۔

"ممانی میری ماں کا خیال رکھئے گا۔۔۔" کہہ کر وہ چلا گیا تو تہمینہ کی آنکھیں بھی پانی سے بھر آئیں۔۔

ضرار تو چلا گیا تھا مگر اس کی باتیں، اس کے الفاظ وہیں اس کی سماعتوں میں اپنا اثر چھوڑ گئے تھے۔ وہ آئی تو اسی عہد کے ساتھ تھی کہ اپنا ہر دکھ بھلا کر وہ سب کے ساتھ مل کر ان پلوں کو جیئے گی مگر ضرار کی باتوں نے اس کے خود کے ساتھ کئے گئے سارے عہد وپیماں اسے بھلا دئے تھے۔ وہ کمرے میں ٹہلتے ہوئے مسلسل ضرار کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

نورالعین بیڈ پر الٹی لیٹی موبائل استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ باتیں کرنے کا بھی شغل فرما رہی تھی بغیر اس کی پروا کئے کہ وہ سن بھی رہی ہے یاں نہیں۔ کافی دیر یونہی بولتے رہنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ ابیرہ کافی دیر سے اسے کوئی جواب نہیں دے رہی۔ اس نے گردن گھما کر دیکھا تو وہ اسے اپنی ہی دنیا میں گم نظر آئی۔ دو تین بار پکارنے پر بھی کوئی جواب نہ ملا۔۔ نورالعین نے کشن اٹھا کر اس کی طرف اچھالا۔

یوں اچانک سے کچھ سامنے آنے پر وہ پہلے تو ڈر گئی مگر پھر اگلے ہی پل سنبھلتے ہوئے اس نے وہی کشن اٹھا کر واپس بیڈ کی جانب اچھال دیا اور بے دلی کے ساتھ آکر اس کے پاس بیٹھ گئی۔ اس کے

چہرے پر چھائی پریشانی دیکھ کر نورالعین سیدھی ہوئی۔

"ابیرہ۔۔تم جانتی ہوناں تم میرے لئے بلکل ویسی ہی ہو جیسے ضرار میرا کزن ہے۔۔"

ابیرہ مسکرادی۔

"تمہیں کوئی بھی مسئلہ ہو تم مجھ سے شئیر کر سکتی ہو۔۔"

"آج وہ کافی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔۔آنی کے کمرے سے آنے کے بعد۔۔اور پھر وہ تہمینہ ممانی سے کہہ رہے تھے کہ آنی ماما کاذکر کررہی تھیں۔۔"

"مجھے نہیں پتا مجھے یہ بات کرنی چاہیے یا نہیں۔۔ مگر تم میری بہن ہو اس لئے تمہیں سمجھانا میرا فرض ہے۔۔"

"آپ بلا جھجھک مجھے بتا سکتی ہیں۔۔"اس کی دل کی دھڑکنیں تجسس کے مارے بڑھیں۔

"میں اندازہ کر سکتی ہوں ضرار کا رویہ تمہارے ساتھ کیسا ہو گا۔۔اور یہ بھی جانتی ہوں کہ اس کے رویے سے تمہیں بہت تکلیف ہوتی ہے۔میرے نزدیک وہ آگ کا بنا ہے اور تم برف کی بنی اک پری ہو۔مجھے ڈر ہے اس کی تپش کہیں اس پری کو جلا نا دے۔"

وہ کچھ پل توقف کے بعد پھر بولی۔

مگر اس کو ایسا بنانے میں بھی ہم انسانوں کا ہی ہاتھ ہے۔لوگوں کی زیادتیوں اور رشتوں کی محرمیوں نے شاید اسے ایسا بنادیا ہے۔۔خالہ کی بیماری کے بعد وہ ٹوٹ گیا ہے۔وہ کہتا تو ہے کہ

Kahanifreak.com

الحمدللہ اماں میرے پاس ہیں۔۔ مگر اندر وہ اس تکلیف میں ہمیشہ کڑھتا رہا ہے کہ اس کی ماں کتنی تکلیف سے گزرری ہیں۔"

"مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔۔اور میں اس پر بہت شرمندہ ہوں۔۔"اسے محسوس ہوا جیسے وہ اس کی جانب سے ماضی میں کی گئی غلطیوں کے متعلق کہہ رہی ہو۔

"تم اس بچے کی حالت تصور کر سکتی ہو۔۔؟ جس کی ماں اس کے وجود کو پہچانے سے انکار کر دے۔ جو بچہ اپنی ماں کو اپنی آنکھوں کے سامنے روز دیکھتا ہو مگر وہ اک پل کو بھی اس کی آغوش میں سر رکھ کر سکون کی وادی میں نا اتر سکتا ہو۔۔"

نورالعین کو یہ باتیں کرتے ہوئے محسوس ہو رہا تھا جیسے پھر سے ماضی حال بن گیا ہو۔اس کے سامنے پھر سے پرانے منظر لہرائے تھے۔

ہم اوروں کیلیئے صحیح و غلط کی لکیر کو اتنا سیدھا اور باریک کھینچ دیتے ہیں کہ اس پر احساسات و جذبات کے موٹے سکے سے ویسی ہی لائن کھینچنا ناممکن ہوتا ہے۔

"وہ بہت معصوم تھا۔۔مجھے تو ابھی بھی لگتا ہے۔۔اس نے نہ کبھی اپنی ذات سے پہلے کسی کو تکلیف پہنچائی ہے اور نہ ہی اب پہنچاتا ہے، ہاں اس کے کچھ اصول ہیں جن میں اسے کسی کی مداخلت پسند نہیں ہے، تمہارے ساتھ تو معاملہ ہی الگ ہے۔" کہنے کے ساتھ وہ مسکرائی۔

"جب چھوٹا تھا تو میں اور ماں اسے بہلا دیا کرتے تھے مگر جب سے اس پر سمجھ بوجھ کا دروازہ کھلا

ہے وہ خالہ کو لے کر جزباتی ہو گیا ہے۔۔یا شاید انہیں کھونے کا خوف مزید بڑھ گیا ہے۔۔۔تم نہیں جانتی وہ دن میں آفس سے جانے کتنی ہی کالز کیا کرتا تھا محض یہ پوچھنے کیلئے کے اس کی ماں ٹھیک تو ہیں۔یہ یقین کرنے کیلئے کہ وہ گھر پر تو ہیں۔۔اپنے دیوانے پن میں کہیں نکل تو نہیں گئیں۔جب ماما اسے یقین دلانے میں کامیاب ہو جاتی کے پھوپھو گھر پر ہی ہیں اور ٹھیک ہیں تو وہ پر سکون ہو جاتا۔۔مگر جب کبھی اس کی کال مس ہو جاتی تو وہ اپنا آفس اپنا سب کام چھوڑ کر پاگلوں کی طرح ڈرائیور کرتے گھر پہنچ جاتا تھا۔وہ الگ بات ہے گھر کے سامنے پہنچ کر اس میں ہمت نہ ہوتی کے وہ گھر آ کر یہ دیکھ سکے کہ اس کی ماں ٹھیک ہیں۔۔"

نور العین کو پتا ہی نہیں چلا کب اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔

"ان سب چیزوں نے اسے بہت بدل کر رکھ دیا ہے۔وہ پھوپھو کو لے کر بہت حساس ہو گیا ہے۔شروع شروع میں تو وہ بابا پر بھی غصہ کر جاتا تھا مگر وقت کے ساتھ ساتھ اپنے جذبات کو چھپانا سیکھ گیا ہے۔"

بات ختم کرنے کے بعد اس نے ابیرہ کی جانب دیکھا جو اسی کی طرح آنسو بہا رہی تھی۔

"م۔۔میں اپنی غلطی کا ازالہ کرنا چاہتی ہوں۔مگر وہ موقع ہی نہیں دیتے۔جہاں میں اک قدم بڑھانے کی کرتی ہوں وہ وہیں مجھے اپنے رویے کے ساتھ چار قدم مزید پیچھے دھکیل دیتے ہیں۔"

"ابیرہ اس کے ساتھ قدم ملا کر چلنا ممکن نہیں ہے،یا یوں کہنا بہتر ہو گا کہ اس کا ہمسفر بننا بہت

مشکل ہے۔ بہتر یہی ہو گا کہ اسے اپنے ساتھ قدم ملانے پر عمادہ کرو، اسے مجبور کرو کہ وہ تمہارا ہمسفر بنے۔ مگر ان سب میں وقت لگے گا۔۔اسے اپنے خول سے نکلنے میں۔۔ تمہیں تحمل مزاجی سے کام لینا ہو گا، اگر تم اس کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہو تو۔۔"

"میں سمجھ نہیں پا رہی۔۔مجھے نہیں پتا وہ بابا سے اتنی نفرت کیوں کرتے ہیں۔۔جو بھی ہو میں یہ کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتی کہ وہ میرے سامنے ان کی تذلیل کریں۔۔"

"وہ جیسا کہتا ہے تم وہ مان لیا کرو۔۔ماضی کو لے کر کوئی بات نہ کرو، اسے احساس دلاو کے تم اسے چھوڑ کر نہیں جاو گی۔۔ تم کبھی اپنے با۔۔"نور العین بات کرتے کرتے خاموش ہو گئی۔

"آپ بھی میرے بابا سے نفرت کرتی ہیں۔۔؟"

"نہیں۔۔ہم میں سے کوئی بھی ان سے نفرت نہیں کرتا۔۔"

"اور ضرار۔۔۔؟"

نور العین اس کے اس سوال پر خاموش ہو گئی۔ وہ جانتی تھی کہ نفرت کا لفظ تو بہت پیچھے رہ جاتا ہے ۔

رات کافی ہو چکی تھی۔ آفس سے تو وہ وقت پر ہی نکل آیا تھا۔ مگر گھر جانے کے بجائے وہ سڑکوں پر

Kahanifreak.com

گاڑی دوڑانے لگا۔۔جب سڑکوں پر گاڑی دوڑاتے کسی بھی قسم کا جائے فرار اختیار کرنے میں ناکام رہا تو گھر لوٹ آیا۔کار صبحانی ویلا کے باہر ہی کھڑی کرنے کے بعد وہ گھر آتے ہی سیدھا نورالعین کے کمرے میں آیا تھا۔

یہ اس کا اندازہ تھا کہ وہ دونوں اس وقت ادھر ہی ہوں گی جبھی سیدھا وہیں چلا آیا۔دونوں کے چہرے آج کچھ الگ سے احساس لئے ہوئے تھے۔پہلے وہ ٹھٹکا مگر پھر جلد ہی سنبھل گیا۔نورالعین کو جانچتی نظروں سے دیکھا اور پھر ابیرہ کو تو دل نے خدشہ ظاہر کیا کہ اس کی ذات کے راز افشاں ہو چکے ہیں۔

ابیرہ کو احساس ہوا کہ وہ نورالعین سے کچھ بات کرنا چاہتا ہے تو وہ وہاں سے اپنے بیگ کا بہانہ کرتی چلی آئی۔

اس کے جاتے ہی ضرار نے نورالعین کی جانب دیکھا جس پر وہ سر کے اشارے سے سوال کرتی ہوئی صوفے پر جا بیٹھی۔

"کیا۔۔۔"

"کہیں میں نے اسے یہاں چھوڑ کر غلطی تو نہیں کر دی نانور۔۔۔؟"ززار نے ایک پل کو بھی پلکیں نہیں جھپکی تھیں۔۔وہ اس کی آنکھوں میں یوں دیکھ رہا تھا جیسے گمان ہو کہ وہ جھوٹ بول جائے گی۔

Kahanifreak.com

"کیسی غلطی۔۔اس کے ماموں کا گھر ہے جب چاہے آسکتی ہے۔۔"نورالعین نے بلکل انجان بنتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا یہ انجان بننا اس بات کی تصدیق کر رہا ہے کہ تم یقیناً اسے کچھ ایسا بتا چکی ہو جو تمہیں نہیں بتانا چاہئے تھا۔۔"

"تم شک کر رہے ہو پاٹنر۔۔؟"اس نے حیرانی سے بھرپور تاثر لئے پوچھا۔

"نہیں شک نہیں صرف اپنی آنکھیں کھلی رکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔یا شاید لاپرواہی برتنے سے بچنے کی کوشش۔۔"

"یار پارٹنر کیا ہو گیا اگر اسے کچھ پتا چل بھی گیا تو۔۔وہ تمہاری بیوی ہے اسے تمہارے متعلق جاننے کا پورا حق ہے۔۔"

"نور۔۔کیا میں نے کبھی تمہارے اور رافع کے معاملات میں بولنے کی کوشش کی ہے۔۔کیا میں نے تمہیں اس کی صفائیاں دی ہیں یا اس کو جا کر تمہارے دل کے حالات سے آگاہ کیا ہے۔۔؟"

وہ چاہنے کے باوجود بھی اپنی آواز میں نرمی نہیں لا سکا۔اس کے رویے سے نورالعین کو دھچکا لگا تھا۔

"ضرار۔۔۔"نورالعین نے بے یقینی کی کیفیت لئے اسے دیکھا۔

"نہیں نور۔۔بہت ہو گیا یار۔۔میں تنگ آگیا ہوں۔۔تم لوگوں کو وہ اتنی عزیز ہے تو رکھ لو اسے اپنے پاس۔۔مگر میری زندگی میں مداخلت مت کرو۔۔"

Kahanifreak.com

بات کے اختتام پر وہ بغیر اس کی موجودگی کی پرواہ کیئے باہر چلی گئی۔آج اس کا مان ٹوٹا تھا جسے اس نے بچپن سے اک چھوٹا بچہ سمجھ کر سنبھالا تھا وہ اب بڑا ہو گیا تھا۔اسے شاید اب اس کی ضرورت نہیں تھی۔

وہ بازوں کو کہنیوں تک موڑے ایک ہاتھ ہینڈ بریک پر رکھے اور دوسرے سے سٹئیرنگ تھامے ہوئے کار چلا رہا تھا۔۔ابیرہ کی نظریں اس کے بازوں پر ٹھہر گئی تھیں۔۔وہ زیادہ تر اپنے بازوں کو کہنیوں تک موڑے رکھتا تھا اور یہ اس پر جچتا بھی تھا۔۔سفید رنگ اور مضبوط بازو۔۔پتا نہیں محبوب اتنا حسین ہوتا ہے تو دل کو اچھا لگتا ہے یا پھر محب کی آنکھوں کا حسن ہوتا ہے جو محبوب کو زمانے سے معتبر بنا دیتا ہے۔۔

"""آج تو تم نے اور نور العین نے تو خوب باتیں کی ہوں گی۔۔سارا دن اس کے ساتھ ہی رہی ہو۔۔"

"جی۔۔بہت باتیں کیں۔۔"

"لگتا ہے کافی دوستی ہو گئی ہے۔۔"

Kahanifreak.com

"ہو تو گئی ہے۔۔"

"ہمم۔۔اس کی نیچر ہی ایسی ہے وہ کسی کی بھی دوست بن سکتی ہے۔۔"

"پھر بھی آپ انہیں دکھی کر آئے ہیں۔۔" باہر کی جانب دیکھتے ہوئے وہ شیشے پر دائرہ بناتے ہوئے بولی۔

ضرار خاموش رہا تو وہ پھر سے بولی۔

"آپ ویسے ہی کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ ہماری آپ سے متعلق تو کوئی بات نہیں ہوئی۔۔آپ ڈر رہے ہیں نا کہ کہیں اس نے مجھے آپ سے متعلق تو کچھ نہیں بتا دیا۔۔"اس نے اس کی طرف پہلو بدلتے کہا۔

"نہیں۔۔مجھے اس پر بھروسہ ہے وہ کبھی بھی ہماری باتیں کسی تیسرے سے شئیر نہیں کر سکتی۔۔"

وہ صحیح کہہ رہا تھا وہ کبھی بھی دوستی میں خیانت کرنے والی نہیں تھی۔مگر وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ ابیرہ کو اس کے متعلق عام سے عام بات بھی پتا چلے اور اس منطق کو وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔

"کتنا ہی اچھا ہوتا اگر یہی بھروسہ ہم دونوں کے درمیان بھی ہوتا۔۔"اس کی آنکھوں میں ادھوری چاہتوں کا دکھ ابھرا۔

"تمہارے خیال میں بھروسہ کرنا اتنا آسان ہوتا ہے۔۔ کیا کوئی بھی انسان کسی پر بھی یونہی بھروسہ کرلیتا ہے۔۔ نہیں۔۔ بھروسہ اس ثمر کا نام ہے جو سامنے والے کو اس کی قربانیوں کے بدلے میں ملتا ہے۔۔ بھروسہ جیتنے کیلیئے آپ کو سامنے والے کے ساتھ کھڑے رہ کر احساس دلانا پڑتا ہے کہ کچھ بھی ہو جائے۔۔ بھلے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے تب بھی۔۔ تب بھی آپ وہ واحد شخص ہوں گے جو اس کے ساتھ کھڑے ہوں گا۔۔"

"ضرار۔۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا جو ماضی میں ہوا ہم اسے بھول جائیں۔۔ دونوں اک دوسرے کو ایک ایک موقع اور دے کر دیکھیں۔۔"

"ہو سکتا ہے۔۔ بالکل ہو سکتا ہے۔۔ مگر تم نبھا نہیں پاؤ گی۔۔" اس نے لہجے کو مروت سے ڈھانپنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

پھر اس نے سامنے سے دھیان ہٹا کر اس کی طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے بولا۔

"موقع وہاں اور اس کو دیا جاتا ہے جہاں پیار ہوتا ہے امید ہوتی ہے سامنے والے کے لوٹ آنے کی۔۔ اور میرے خیال سے نہ تو تمہیں مجھ سے محبت ہے جو تم وفا نبھا جاؤ اور نہ ہی مجھے تم سے کوئی امید کہ میں ایک موقع اور دے دوں۔۔"

ابیرہ نے رخ پھیر لیا۔

"میں کچھ بھی سوچ لوں کچھ بھی کہہ لوں مگر ہم دونوں دریا کے ایسے کنارے ہیں جو کہیں نہیں

ملیں گے۔۔جن کے جزبات احساسات تو بھلے ایک ہو جائیں مگر وہ۔۔وہ کبھی ایک نہیں ہوں گے۔۔ان کو الگ الگ ہی بہنا ہو گا۔۔"وہ ایک بار پھر سے اپنی انگلی سے شیشے پر دائرے بنانے لگی تھی۔

"سر آپ کیلئے کال ہے۔۔کہہ رہے ہیں آپ نے کہا تھا یہاں کال کرنے کو۔۔ٹرانسفر کر دوں۔۔؟"سر پیچھے کو گرائے رولنگ چیئر کو گول گول گھماتے وہ رکا تھا۔

"ہمم۔۔کر دیں۔۔"اسے دو سیکنڈ لگے تھے یہ جاننے میں کے دوسری طرف کون ہو گا۔

"م۔۔میں شفاقت بات کر رہا ہوں بیٹا۔۔"دوسری جانب سے ابھرنے والی آواز میں ڈر کا عنصر تھا۔

"میر ضرار علی۔۔"اس نے فوراً سے سامنے والے کو باور کروانا ضروری سمجھا کہ اس کو صرف اس کے نام سے پکارا جائے۔نہ تو کوئی رشتہ بنانے کی کوئی کوشش کی جائے اور نہ کسی خوش فہمی کو دل میں جگانے کی۔

"میں شفاقت بات کر رہا ہوں میر ضرار صاحب۔۔"

"سن رہا ہوں۔۔"تلخ لہجے میں اس نے کہا۔

"وہ۔۔کل۔۔کل جو بھی ہوا اس میں ابیرہ کو کوئی قصور نہیں تھا بس وہ مجھے دیکھ کر رہ نہیں

Kahanifreak.com

پائی۔۔"

"ہمم۔۔اس کا قصور کیسے ہو سکتا ہے آخر تمہاری بیٹی ہے۔ قصور تو میرا ہو گا جو اسے طلاق۔۔"

"ن۔۔نہیں۔۔نہیں پلیز ایسا ظلم نا کرنا۔۔"

"ظلم۔۔یہ اب تم بتاؤ گے مجھے۔۔تم نے ابھی ظلم ہوتا دیکھا ہی کدھر ہے۔۔ ظلم وہ ہوتا ہے جو تم نے میرے ساتھ کیا میری ماں کے ساتھ کیا میری۔۔"

"مجھے معاف کر دو۔۔میں انجانے میں ظلم کرتا گیا۔۔"

"تو کیوں نہ اس غفلت کی دنیا سے نکلنے میں تمہاری مدد کی جائے۔۔اسے اپنی زبان میں سمجھا دینا۔۔میرا سمجھانا وہ سہہ نہیں پائے گی۔۔" کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔وہ خود پر سکونیت کا خول چڑھائے اب تک اپنی زندگی جیتا آیا تھا مگر اب اس شخص کو یوں اپنے تک رسائی دینے کے بعد اسے خود کو پر سکون رکھنا مشکل لگنے لگا تھا۔

"السلام و علیکم۔۔ابا کیسے ہیں۔۔" سارے دکھ بھولتے ہوئے خوشی کا احساس لئے وہ بولی۔

"و علیکم السلام، میں ٹھیک ہوں میری گڑیا۔۔تم کیسی ہو۔۔؟"

"ٹھیک ہوں۔۔آپ بتائیں آج اتنے دنوں کے بعد کیسے بیٹی کی یاد آگئی۔۔"

"یاد تو مجھے ہر وقت ہی آتی رہتی ہے اپنی گڑیا کی۔۔" کچھ دیر خاموشی کے بعد وہ پھر بولے۔

Kahanifreak.com

"ابیرہ۔۔ضرار صاحب تمہارے ساتھ ٹھیک تو ہے نا بیٹا۔۔"انہوں نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"جی بابا۔۔" وہ اپنے بابا کی آواز سے ان کی پریشانی بھانپ چکی تھی۔

"ابیرہ۔۔میں چاہتا ہوں تم اب مجھے بھول جاؤ۔اگر کسی کو یاد رکھو تو صرف ضرار صاحب کو۔۔"

"بابا۔۔یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔میں آپ کو بھول جاؤں؟کوئی بیٹی اپنے باپ کو بھول سکتی ہے بھلا؟آپ جانتے ہیں میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔"اس کی آنکھیں پھر سے بھر آئیں۔

"میں کہہ رہا ہوں نا بھول جاؤ تو بس بھول جاؤ۔آج کے بعد نہ تم مجھ سے ملو گی اور نہ بات کرو گی۔ چاہے اسے اپنے باپ کی التجا سمجھ کر مان لو یاں حکم۔"

"نہی۔۔میں آپ سے ملوں گی بھی اور بات بھی کروں گی۔میں ساری دنیا کو چھوڑ سکتی ہوں مگر آپ کو نہیں بابا۔۔"

"اگر تم مجھے نہیں چھوڑو گی تو میں یہ دنیا چھوڑ دوں گا ابیرہ۔۔"انہوں نے سخت اور اٹل لہجے میں کہا تو وہ ہانپ کر رہ گئی۔

"بابا.."اس کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے۔

"میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں مگر یہ کبھی نہیں کے ضرار صاحب تمہیں چھوڑ دیں اور میری بیٹی میری آنکھوں کے سامنے رسوا ہوتی پھرے۔آئندہ مجھ سے بات مت کرنا۔بس یہ یاد رکھنا تمہارے بابا تم سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔اللہ تمہیں ڈھیروں خوشیاں دے آمین۔اللہ کی

Kahanifreak.com

امان میں رہو میری بچی۔۔"

بغیر اسے التجا کی مہلت دیئے انہوں نے کال کاٹ دی اور وہ خاموش آنسو پیتی رہ گئی۔

اس نے کار میں بیٹھتے ساتھ ہی موبائل کو بی ٹی لنک سے کنیکٹ کرتے ہوئے نمبر ملایا۔ جب تک سامنے سے کال اٹھائی گئی تب تک وہ کار مین روڈ پر ڈال چکا تھا۔

"السلام وعلیکم۔۔ تو ٹیکسٹائل انڈسٹری کے نامور بزنس مین کو آسٹریلیا کے اک چھوٹے سے بزنس مین کے ساتھ بات کرنے کا موقع مل ہی گیا۔۔" سامنے والا کافی تپا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔

"وعلیکم السلام۔۔ خیر مصروف تو میں آج بھی تھا۔۔" وہ مسکراہٹ ضبط کیئے بولا۔

"مجھے آج شدت سے پنجابی نہ آنے کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔۔ نہیں تو اس وقت تمہاری ایسی تواضع کرتا کہ تمہیں دل کا روگ لگا ہوا محسوس ہوتا۔۔"

اس نے کچھ پل کا توقف لیا۔۔

"رانگھڑ انسان تم ہمیں بتا دو ہم تمہارے لئے پریشان ہونا چھوڑ دیں۔۔ تمہیں احساس ہے میں کل سے کس قدر پریشانی میں گھوم رہا ہوں۔۔ میں نے تمہیں کتنی کالز کیں اور تم اتنے مصروف تھے کہ ایک میسج تک نہیں کر پائے۔"

"میں تو جیسے جانتا ہی نہیں ہوں کہ کل سے آج تک تم میری پی اے سے لے کر میرے گھر کے

گارڈ تک کا جینا حرام کر چکے ہو۔۔آخری مرتبہ وارن کر رہا ہوں اگر میرے ایمپلائیز کے ساتھ تمہاری علیک سلیک میں کمی نہ آئی تو ان سب کے روزگار کی زمہ داری تمہاری ہو گی رافع حیدر۔۔۔"

"میری علیک سلیک آج سے ہی ختم سمجھو مگر مجھے اس سے پہلے اس بات کی یقین دہانی کروادو کہ اگلی مرتبہ تم یہ رانگھڑپنا نہیں دکھاوگے اور میری کال پہلی فرصت میں ہی اٹھاوگے۔۔۔"وہ فورا سے مصالحت پر عمادہ ہوا تھا۔

"رافع۔۔۔"ضرار نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔وہ جتنی کوشش کرتا تھا ان سب سے دور بھاگنے کی ان رشتوں کے احسانات کے بوجھ تلے دبنے سے خود کو بچانے کی وہ اتنا ہی دبتا چلا جاتا تھا۔

"میں بچہ نہیں ہوں۔۔میرے اوپر پہرا بٹھانے کی ضرورت نہیں ہے،اپنے نفع نقصان کا علم ہے مجھے۔۔اور تم یہ بات اچھے سے جانتے ہو جس دن میں خود کو نقصان پہنچانے کے درپر آیا تو تم ساتھ ہوتے ہوئے بھی مجھے روک نہیں پاوگے۔۔اس لئے میرے لئے پریشان ہونا چھوڑ دو۔۔۔"

"رانگھڑ انسان۔۔پہرا نہیں بٹھا رہے بس تمہاری طرف سے غافل نہیں رہنا چاہتے۔۔ہم جانتے ہیں تم آنٹی کو لے کر کس قدر جذباتی ہو۔۔کل جس طرح تہمینہ آنٹی کی کال آئی تھی میں نے تو ڈیڈ سے بھی کہہ دیا تھا کہ بس اب میں پاکستان جا رہا ہوں۔۔۔"

"افسوس۔۔اگر میں کال نہ کرتا تو تم اس وقت پاکستان پہنچنے والے ہوتے۔۔؟"

"ہاں شاید۔۔۔"

"اجازت لے ہی لی ہے تو اب آ جاو۔۔ ویسے بھی بہت سے لوگ منتظر ہیں تمہارے۔۔۔"

محض تاروں کے کنکشن سے ابھرنے والی آواز سے بھی وہ اس کے لہجے کی شرارت کو بھانپ گیا تھا۔

"جو لوگ میرے منتظر ہیں ان سے ملائیشیا میں ملاقات ہونے والی ہے۔۔" دوسری جانب نجانے کیوں وہ انجان بننے پر تلا ہوا تھا۔

"کیا تم میرے منہ سے اس کا نام سننا چاہتے ہو یا یوں ہی بلاوجہ بن رہے ہو۔۔"

"اوروں کے منہ سے ہی ان کا نام سن کر خوش ہو جاتے ہیں۔۔ یہ زبان تو اس اہل رہی نہیں کہ انہیں پکار سکے۔۔۔"

اس کا جملہ کانوں میں پڑتے ہی ضرار کا قہقہہ ہوا میں گونجا۔۔

"امید ہے تم مجھے سمجھو گے۔۔ میں بس کل کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ان سب سے جائے فرار چاہتا تھا۔۔" ضرار نے اچانک سے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ملا راہ فرار۔۔؟"

"اگر یونہی راہ فرار ملنا شروع ہو جائے تو زندگی میں شاید کوئی دکھ ہی نہ رہے۔۔ موت نہ آنے تک اسی بھول بھلیا میں بھٹکتے رہنے کے سوا انسان کے پاس کوئی دوسرا چارہ نہیں ہے۔۔۔"

Kahanifreak.com

دونوں جانب خاموشی چھا گئی۔وہ اپنے دوست کے الفاظ سے اس کی تکلیف کا اندازہ بخوبی کر سکتا تھا۔

کچھ دیر یونہی آنسو بہاتے رہنے کے بعد وہ کسی خیال کے تحت فوراً اٹھی اور ضرار کے کمرے میں آئی۔وہ مرر کے سامنے کھڑا اپنی ٹائی اتار رہا تھا جب وہ غصے سے دروازے کو کھولتی بغیر ناک کئے اندر آئی۔

"لگتا ہے اور بہت سی باتوں کے ساتھ مینرز بھی مجھے ہی سیکھانے پڑیں گے تمہیں۔"

"آپ اتنا کیسے گر سکتے ہیں۔۔؟" وہ عین اس کے پیچھے کھڑی ہوتی ہوئی ہر لحاظ کا بالائے طاق رکھتے ہوئے چلائی۔

ٹائی کی ناٹ کھولنے کے بعد اس نے اسے بیڈ پر اچھال دیا۔

"جیسے شفاقت صاحب گرے تھے۔۔" وہ دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گیا۔ابیرہ بھی فوراً پیچھے آئی۔

"آپ ایک بار بتا کیوں نہیں دیتے۔۔آخر آپ چاہتے کیا ہیں۔۔"

"م۔۔میں۔۔میں اپنی بیوی کے ساتھ اک خوشگوار زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔۔" اب کی بار وہ اس کی طرف مڑا اور اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے بولا۔

"ایسے گزاری جاتی ہے خوشگوار زندگی۔۔اک بیٹی کو اس کے باپ سے دور کر کے۔۔"ابیرہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

"یہ سب ہمارے فائدے کیلئے ہے جانم۔۔"ضرار نے اپنی انگلی کے پور سے اس کا آنسو چنا۔

"بھاڑ میں گیا ایسا فائدہ۔مجھے اپنے بابا سے ملنا ہے بس۔۔"وہ غصے سے اس کے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے بولی۔

اس کے یوں ہاتھ جھٹکنے پر ضرار بھی پیچھے ہو گیا اور ایک بار پھر شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کا جائزہ لینے لگا۔

"تو مل لو۔مجھ سے کیا چاہتی ہو۔۔"

"مگر وہ مجھ سے ملنا نہیں چاہتے۔ان کو ڈر ہے کہ ایسا کرنے پر آپ مجھے چھوڑ دیں گے۔۔"

" صحیح سوچ رہے ہیں وہ۔۔ایسا کرنے پر چھوڑ تو میں دوں گا۔۔"

اس دوران وہ آفس کے کپڑے چینج کر کے گھر کے کپڑوں میں آ چکا تھا اور اب بیڈ پر ٹانگیں نیچے لٹکائے لیٹ بھی چکا تھا۔

"پلیز ز۔۔کوئی اور سزا دے دیں۔میں ان کے بغیر مر جاؤں گی۔"آنسو پلکوں کی دہلیز پر کھیلنے لگے تھے۔

"تو چلو دیکھتے ہیں کہ تم کب تک زندہ رہتی ہو۔" کہنی کی مدد سے چہرا اوپر کرتے ہوئے وہ اس کی

Kahaifreak.com

جانب دیکھتے ہوئے بولا۔

"اللہ کرے کل کو آپ کی بھی بیٹی ہو۔۔آپ بھی ایسے ہی تڑپیں جیسے میں تڑپ رہی ہوں۔"

"آمین اللہ ہم دونوں کو بیٹی سے نوازے۔۔"ضرار کی اس دعا پر وہ دانت پیس کر رہ گئی۔

"مگر اس کے ساتھ کبھی اس کی ماں جیسا نہیں ہوگا۔ جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ اس کا باپ شفاقت علی نہیں میر ضرار علی ہوگا۔۔"کہنے کے بعد اس نے کے ہاتھ سے دروازے اور دوسرے ہاتھ سے بیڈ کی طرف اشارہ کیا۔۔جیسے ہوچھ رہا ہو "آپ کدھر جانا پسند کریں گی۔۔؟"وہ پاؤں پٹختی باہر نکل گئی۔

وہ ڈھیلا سا جوڑا کئے کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ضرار نفرت میں اس قدر اندھا ہو سکتا ہے جسے اس کے آنسوؤں بھی پگھلانے میں ناکام رہیں گے۔

"یار سنو اک کپ کافی بنا دو۔"

ابیرہ اس کے انداز پر حیران رہ گئی۔کیسے فرمائش کر رہا تھا؟اتنا سب ہونے کے بعد اتنی ڈھٹائی سے کوئی کافی کی فرمائش کیسے کر سکتا ہے۔

"میں آپ کی نوکر نہیں ہوں۔"وہ جل کر بولی۔

Kahanifreak.com

"جانتا ہوں۔۔ جبھی تو تمہارے پاس آیا ہوں۔ اتنی اچھی بیوی کے ہوتے ہوئے بھلا کون کمبخت ملازم کے ہاتھ کی کافی پیئے گا۔"

"پلیز مجھے بابا سے ملنے دیں نا۔ آپ جو کہیں گے جیسے کہیں گے میں ویسے ہی کروں گی۔"

"بار بار اک بات پر بحث کرنے کا فائدہ نہیں ہے۔۔ میں وہ فیصلہ لیتا ہی نہیں ہوں جس پر بعد میں کبھی مجھے گھٹنے ٹیکنے پڑیں۔"

"ٹھیک ہے اگر آپ نہیں مانیں گے تو۔۔ تو میں آنٹی سے کہوں گی وہ مجھے ملنے۔۔"ضرار نے اسے بازوں سے پکڑتے ہوئے ایک جھٹکے میں خود کے قریب کیا تھا۔

"زبان کھینچ لوں گا اگر ماں کے سامنے اپنے باپ کا زکر بھی کیا تو۔۔"

ابیرہ نے اسے پہلے بھی غصے میں دیکھا ہوا تھا مگر آج اس کی آنکھوں میں غصے سے زیادہ کسی اور چیز کے احساسات تھے۔ شاید کسی چیز کو کھو دینے کا ڈر تھا۔۔ کیا یہ اپنی شکست سے اس قدر خوف زدہ ہیں؟

اس کے چہرے پر اس قدر خوف دیکھ کر اس نے خود پر قابو کیا اور اپنی پہلے والی جوت میں واپس آیا۔

"جاو جلدی سے کافی بنا کر لے آو ساتھ میں کوئی اچھی موی دیکھتے ہیں۔۔۔"اس نے اس کے گال کو تھپتھپاتے ہوئے کہا تو ابیرہ غصے کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔ اس شخص کو دیکھنا ہی کسی سزا سے

کم نہیں تھا اور پھر یوں مسکراتے ہوئے۔۔

وہ کافی کا کپ ہاتھ میں تھامے اسے لاونج میں نہ پا کر اس کے کمرے میں آئی۔دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد وہ اندر آئی تو اسے بیڈ پر سوتے پا کر اس کا بچا کھچا موڈ بھی غارت ہو گیا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کافی کا کپ سامنے سوتے ہوئے ضرار پر انڈیل دے۔

"آئیندہ اس بندے کی کافی بنا دوں تو مجھے زندگی میں کبھی آئسکریم نہ ملے۔۔"

وہ کافی کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہاں سے بڑبڑاتے ہوئے چلی گئی۔اس کے جاتے ہی ضرار نے آنکھیں کھول دیں۔وہ صرف اس کو چڑانے کیلئے سونے کی اداکاری کر رہا تھا۔

"پھر تو مسز تم آئسکریم کا خیال اپنے دل سے نکال ہی دو۔۔"

وہ کہتے ساتھ کافی کا کپ لیے ٹیرس پر آگیا۔وہ جانتا تھا ایبرہ اس وقت لان میں چکر لگا رہی ہو گی۔جو تھوڑی بہت کسر اسے چڑانے میں رہ گئی تھی اب اس پر آخری مہر ثابت کرنی تھی۔وہ غصے میں یہی تو کرتی تھی، تیز تیز چکر لگانے شروع کر دیتی تھی جیسے کہ اس کے قدموں تلے زمین نہیں اس انسان کا وجود ہو۔۔

یونہی چکر لگاتے اس کی نظر اوپر ٹیرس پر کھڑے ضرار پر پڑی جو بڑے مزے سے سامنے دیکھتے ہوئے کافی کے مزے لے رہا تھا۔

"یہ سب ناٹک کس لیے۔۔ مسٹر ضرارررر۔۔" وہ نیچے کھڑے ہی چلائی۔

"کیونکہ مجھے تمہاری شکل نہیں دیکھنی تھی جانم۔۔" وہ بھی اسی کے انداز میں وہیں سے چلایا۔

"اتنی ہی نفرت ہے میری شکل سے تو چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔۔"

"ہمم۔۔ گڈ کوسچن۔۔" وہ کہنے کے بعد رکا اور کافی کا ایک اور گھونٹ بھرا "چھوڑ دیتا مگر تمہارے باپ پر ترس آجاتا ہے۔۔"

"اللہ پوچھے آپ سے۔۔ آپ جو یہ سب کر رہے ہیں ناں۔۔۔"

"ہم سب سے اللہ ہی پوچھے گا جانم۔۔ اب سو جاؤ خوا مخواہ اپنی ایزجی ضائع کر رہی ہو کیونکہ میری بات تو ہر صورت تمہیں ماننی ہی ہو گی۔۔"

اسے اس کی حیثیت یاد دلاتے ہوئے وہ کمرے کی جانب بڑھ گیا اور وہ دکھ سے اسے نظروں سے اوجھل ہوتا دیکھتی رہ گئی۔

Kahanifreak.com

وہ اپنے آفس کے کمرے سے ملحقہ ٹیرس پر موجود سامنے نظریں جمائے کھڑا اپنی پی اے کی زبانی آج کا شیڈیول سن رہا تھا۔ پی اے کی آواز کے ساتھ کسی اور آواز نے بھی ماحول میں خلل پیدا کیا تو اس نے پلٹ کر گھوری سے نوازا جس پر پی اے نے چہرے پر شرمندگی کے اثار لئے موبائل کی سکرین اس کے سامنے کر دی۔

"سر ریسیپشن سے کال ہے۔۔"

سر کے اشارے سے اجازت دینے کے بعد وہ پھر سے رخ پھیر کر باہر دیکھنے لگا۔ پی اے کان کو فون لگائے وہاں سے چلی گئی اور پھر کچھ ہی دیر بعد وہ اور ریسیپشنسٹ اندر آئیں۔

"سر آپ نے کہا تھا جیسے ہی وہ آئے آپ کو بتا دوں۔۔"

"ہمم۔۔ بھیج دو اسے۔۔" سامنے دیکھتے ہی اس نے جواب دیا تو ریسیپشنسٹ "اوکے سر۔۔" کہتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گئی۔

پی اے نے دوبارہ سے اپنی ٹیپ ریکارڈنگ شروع نہیں کی تو بغیر پلٹے محض گردن کو ہلکا سا گھماتے ہوئے وہ بولا۔

"مس میمونہ کیا آپ کو پھر سے ریکویسٹ کرنی ہو گی۔۔؟"

"سوری سر۔۔" کچھ پل وہ خاموش رہی مگر پھر ہمت جتاتے ہوئے بولی۔

"سر۔۔ آپ کی پندرہ منٹ بعد ڈاکٹر اظہر کے ساتھ میٹنگ ہے۔۔"

Kahanifreak.com

اس کے مطلع کرنے پر وہ پلٹا۔

"اگراب آپ ان کے ساتھ ملتے ہیں تو آپ وہاں سے لیٹ ہو جائیں گے۔۔"

"ٹھیک ہے اب آپ جائیں۔۔ ظہور سے کہیں ٹھیک پانچ منٹ کے بعد مجھے ایگزٹ کے پاس گاڑی سٹارٹ ملے۔۔"

اس کو ہدایت جاری کرتا وہ اپنی سیٹ پر براجمان ہو گیا اور وہ اجازت لیتی باہر بڑھ گئی۔اس کے کمرے سے نکلتے ہی باہر موجود شخص اجازت لے کر اندر آ گیا۔

سلام کا جواب دینے کے بعد اس نے ہاتھ کے اشارے سے اس کو بیٹھنے کا کہا تو وہ پریشان سا بیٹھ گیا۔

"صاحب کیا نوراں سے کوئی غلطی ہو گئی ہے۔۔؟"

"نہیں۔۔ نہیں۔۔ میں نے آپ کو نوراں بی کی وجہ سے یہاں نہیں بلایا۔۔ مہک کی وجہ سے بلایا ہے۔۔"

"مہک کی وجہ سے۔۔؟" وہ بے چینی سے کرسی کی پشت سے تھوڑا دور ہوا۔

"نوراں بی نے بتایا اس کو کہیں کام پر رکھوا دیا ہے۔۔؟"

"جی صاحب جی آپ تو جانتے ہیں آج کے دور میں اک بندے کیلئے مشکل ہے اتنے سارے لوگوں کو پالنا۔۔"

"ہمم۔۔ چاچا میں پندرہ ہزار دوں گا اس کے کام کے آپ اس کو بھی نوراں بی کے ساتھ بھیج دیا

کریں۔۔"

"صاحب جی میں آپ کو کام کیلیئے کوئی اور ڈھونڈ دیتا ہوں۔۔ مہک تو ابھی بہت چھوٹی ہے۔۔"

اس بات کو کرنے کا مقصد وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

"میں آپ کی فکر مندی کو سمجھ سکتا ہوں۔۔ پریشان نہ ہوں۔ وہ دراصل میری بیوی گھر پر اکیلی ہوتی ہے تو اس کا دل لگ جاتا ہے مہک کے ساتھ بس اس لئے۔۔"

"ٹھیک ہے صاحب جی کچھ وقت دے دیں میں انہیں کوئی اور کام والی ڈھونڈ دوں۔۔"

جہاں غفور چچا اس کی اپنی بیوی کیلیئے اتنی محبت پر مسکرائے بنا نہیں رہ سکے تھے وہاں اگر ابیرہ اس کا یہ انداز دیکھ لیتی تو غش کھا کر گر ہی جاتی۔ جب کہ اس بات کا پس منظر دونوں ہی نہیں سمجھ پائے تھے یا شاید وہ خود تھا جو انجان تھا۔

وہ اگر غفور چچا کو بتاتا کہ مہک کی پڑھائی کی وجہ سے وہ یہ سب کر رہا ہے تو وہ کبھی بھی نہیں مانتے ۔وہ سالوں سے انہیں جانتا تھا، وہ کل کا خوف کھا کر آج تباہ کر دینے والے لوگوں میں سے تھے۔ کل ان کی بیٹی شعور آ جانے کے بعد کوئی ایسی خواہش کا اظہار نہ کر دے جسے وہ فقط سر اٹھانا سمجھتے تھے اس لئے پہلے دن سے ہی خواہشات کو مار دینا بہتر سمجھتے تھے۔

وہ ٹیرس پر موجود صوفے پر ٹانگیں اوپر کیئے کانوں میں ہینڈ فری لگائے بیٹھی تھی۔ کونسا گانا چل رہا

تھا، کونسا ختم ہو چکا تھا اسے غرض نہیں تھی۔ پہلی بار ضرار نے اس سے اس لہجے میں بات کی تھی

اور تب سے وہ اسی کی تکلیف میں تھی۔۔ ہے۔

سوچوں سے باہر قدم رکھتے اس نے سرسری سی نگاہ موبائل پر ڈالی جہاں نوٹیفیکیشن لائٹ جل

بجھ رہی تھی۔ اس نے بددلی سے موبائل اٹھا کر کھولا۔

"وہ آئے تو اسے معاف کر دینا وہ ناراضگی کا حقدار نہیں ہے۔۔ عین۔۔"

اس نے میسج پڑھنے سے پہلے نام نہیں دیکھا تھا اگر دیکھ لیتی تو کبھی میسج نہ کھولتی۔ نام پڑھتے ہی

چہرے پر کئی جذبات و تاثرات ابھر کر معدوم ہوئے تھے۔ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ اس وقت وہ کیا

محسوس کر رہی ہے۔

"آپ کون۔۔۔؟"

عین پڑھتے ہی وہ سمجھ تو گئی تھی اور دل بھی کیا تھا طبیعت ہری بھری کر دے مگر ابھی فری کروانا

مناسب نہیں تھا۔

"لوگ تو دھوکا دینے والے کو زندگی بھر نہیں بھولتے اور تم چند سالوں میں بھول گئی۔۔۔"

ہم وفا کے پوجاری۔۔

جفا سے نا آشنا لوگ۔۔

وفا پڑھتے ہیں۔۔

وفا پڑھاتے ہیں۔۔

"میں نور العین ہوں میری زندگی پیار کرنے والیں لوگوں سے بھری پڑی ہے۔۔الحمدللہ۔۔ان سے فرصت ملے تو دھوکے باز لوگوں کو یاد رکھوں۔۔"

"چلو اچھا کیا آج ایک اور خوش فہمی ٹوٹی۔۔میں سمجھا تھا برا ہی سہی مگر کم سے کم تمہاری کتاب میں تو ہوں۔۔۔"

"آج اتنے عرصے کے بعد یہ فلسفانہ باتیں کرنے کیلیئے تو میسج کیا نہیں ہو گا۔۔"

وہ آج بھی ویسی ہی تھی۔۔ میسج ٹائپ کرتے ساتھ ساتھ وہ مسکرا رہا تھا۔جب کہ اک نارمل انسان کیلیئے یہ میسجز کم سے کم مسکراہٹ کا سبب نہیں ہو سکتے تھے۔

"کر لیتا اگر تم نے یہ حق نہ چھینا ہوتا۔۔۔"

"رانگھڑ انسان ابھی تک چونا لگانا نہیں بھولے۔۔میں نہ تو آسٹریلیا کی کوئی ایلی ہوں جو راتوں کو تمہارے پیچھے خوار ہوتی پھرے اور نہ ہی کوئی لیلہ جو تمہارے اوپر لٹو ہوتی پھرے۔۔۔آئیندہ عین کہا تو اسی چونے میں لپیٹ کر رکھ دوں گی۔۔"

تو اب آپ سمجھیں رانگھڑ انسان کس کی ایجاد تھا جس کی دھوم آسٹریلیا تک تھی۔

جہاں وہ پھٹ پڑی تھی غصے کی شدت سے اتنے سالوں بعد میسج کیا بھی تو کیسے۔۔کس لئے۔۔وہیں دوسری طرف وہ اس کا میسج پڑھتے لوٹ پوٹ ہو گیا تھا۔

Kahanifreak.com

وہ خود حیران تھا آج اتنے عرصے بعد اسے میسج کرنے پر۔۔ کیوں اس کا ذکر سنتے وہ خود کو روک نہیں پایا اسے میسج کرنے سے۔۔ شاید جاننا چاہ رہا تھا کہ کہیں غلط فہمی کی دھول نے اسے بدل تو نہیں دیا۔۔

وہ کسی ایک رشتے یا ذمہ داری کی وجہ سے دوسری کو نظر انداز کر دینے والوں میں سے نہیں تھا۔ وہ طہ شدہ وقت کے مطابق ڈاکٹر اظہر کے کلینک کے باہر موجود تھا۔ ریسیپشن پر پہنچنے کے بعد اس نے اپنا نام بتایا تو ریسیپشنسٹ اپنی کرسی سے مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور تھوڑا سا فاصلہ برقرار رکھتے ہوئے ساتھ چل دی۔

مطلوبہ مقام پر پہنچانے کے بعد وہ پلٹ گئی جبکہ وہ ہلکی سی دستک دئے اندر چلا آیا۔ ڈاکٹر اظہر اسے دیکھ کر مسکرائے اور مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولے۔

"یقیناً تم نے آج بھی ریسیپشن پر وقت ضائع کیا ہو گا۔۔" کہنے کے ساتھ وہ مسکرا دئے۔

"نہیں آج چند سیکنڈز۔۔" وہ بھی مسکراتے ہوئے بیٹھ گیا۔

"یار میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے کم سے کم میرے ساتھ تو اتنا فارمل نہ ہوا کرو۔۔ اک عرصہ ہو گیا ہے ہمیں ایک دوسرے کو جانتے ہوئے۔۔"

Kahanifreak.com

"فارمیلٹی نہیں ہے بس مجھے سیسٹمائیز ڈوے کو توڑنا پسند نہیں۔۔اور ویسے بھی دوستی اور بزنس کبھی بھی ساتھ نہیں چل سکتے۔۔"

"اس کا مطلب ہے تم ہمیشہ یونہی مجھ سے ملنے سے پہلے اپنی پی اے کے زریعے اپائنٹمنت لیا کروگے اور پھر یہاں اکر ریسیپشن سے ہوتے ہوئے میرے آفس آیا کروگے۔۔؟"انہوں نے ہار ماننے والے انداز میں کہا تو وہ مسکرا دیا۔

ڈاکٹر اظہر بغیر پوچھے اس کیلیئے کافی اور خود کیلیئے چائے کا بولنے کے بعد اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"میں آپ کے ساتھ ماما کا کیس ڈسکس کرنا چاہ رہا تھا۔۔"

اس کی بات سنتے ہوئے انہوں نے اپنی کرسی کو کچھ پیچھے دھکیلا اور اپنی سائیڈ والی دراز کھول کر اک فائل نکالی۔

فائل کو سٹڈی کرتے ہوئے وہ خود پر ضرار کی نظروں کو محسوس کر سکتے تھے۔وہ جانتے تھے وہ محض باتوں پر اکتفا کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔وہ چہرے پڑھنے پر بھی یقین رکھتا ہے اور پڑھتا بھی ہے۔

"میں امید کر رہا تھا ان دواوں کی وجہ سے ان میں بہتری آئے گی۔۔"انہوں نے فائل کو بند کرتے ہوئے ٹیبل پر رکھا۔

"میں یوں اچانک ان کے مریم خالہ کو یاد کرنے پر حیران ہوں۔۔آخر اتنے عرصے بعد۔۔"

Kahanifreak.com

لہجے کی نمی غالب آنے لگی تو وہ بات کو ادھورا چھوڑ گیا۔

"جیسا کہ میں نے منع کیا تھا تو مجھے امید ہے تم میں سے کوئی ان سے ماضی کا ذکر نہیں کرتا ہو گا۔۔؟"

انہوں نے یقین اور بے یقنی کی کیفیت کے ملے جلے تاثرات لئے کہا تو اس نے بھی یقین دہانی کروا دی کہ ایسا ہی ہے۔

"فی الحال تو میں ان کی نیند کی ڈوز بڑھا رہا ہوں۔۔" انہوں نے اپنے نوٹ پیڈ پر کچھ لکھنے کے بعد پیپر کو اس سے الگ کرتے ہوئے ضرار کی جانب بڑھا دیا۔

"اس ویک اینڈ میں انہیں ویزٹ کرنے آوں گا۔۔ پھر تہمینہ صاحبہ سے ان کی مکمل معلومات لینے کے بعد ہی کوئی فیصلہ کر پاوں گا۔۔"

"امید ہے اس بار واپس سب کچھ زیرو پر نہیں جائے گا۔۔"

انہوں نے اس کے خوف کو بھانپتے ہوئے تسلی دیتے کہا۔ "نہیں انشاءاللہ اس بار ایسا نہیں ہو گا۔۔"

ڈاکٹر اظہر سے تو وہ کہہ آیا تھا کہ کوئی بھی ماضی کو نہیں کریدتا مگر وہ خود الجھ کر رہ گیا تھا۔

"کیا کچھ ایسا ہے جسے تم دیکھ کر بھی نظر انداز کر چکے ہو۔۔؟" اس نے خود سے سوال کیا۔

وہ بائیں ہاتھ سے سٹئیرنگ کو تھامے سیدھے بازو کو کار کی ونڈو میں رکھے ہاتھ سے اپنا سر مسل رہا تھا۔کھلے شیشوں سے ہوا کے زور نے اس کے جیل لگے بالوں کو بھی بکھیر کر رکھ دیا تھا۔کالے رنگ کی شرٹ کو زیب تن کئے بازوں کو کہنیوں تک موڑے وہ اس حال میں بھی سیدھا دل میں اترنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔بشرطیکہ سامنے والے نے اپنے دل کو قفل لگا کر اس کی کنجی کو سمند کی گہرائیوں میں نہ گرادیا ہو۔۔

یونہی سڑک پر بلامقصد گاڑی دوڑانے کے بعد اس نے دودریا کا رخ کر لیا۔وہ آج عرصے بعد اس جگہ آیا تھا۔سامنے بہتے پانی کو دیکھتے وہ ماضی کی کتاب کو کھنگھالنے میں گم تھا جب ویٹر نے آکر آرڈر کا پوچھا۔۔کافی کا کہنے کے بعد وہ پھر سے سوچوں کی وادی میں اتر گیا۔آنکھوں میں بار بار امڈ آتے پانی پر بند باندھنے کی کوشش میں آنکھیں لال انگارہ ہو چکی تھیں۔

وہ پچھلے ایک گھنٹے سے مسلسل ٹہل رہی تھی۔ہر تھوڑی دیر بعد گھڑی پر نظر ڈال لیتی اور پھر غصے سے قدم بھرتی ادھر ادھر ٹہلنے لگتی۔نیند سے آنکھیں بوجھل ہو گئیں اور اونگھ اونگھ کر ہمت جواب دے گئی تو اس نے موبائل اٹھا کر اس کا نمبر ملایا۔دوسری سے تیسری بیل پر اس نے فون اٹھالیا۔

"کدھر ہیں آپ۔۔؟"بغیر سلام دعا کئے وہ شروع ہوئی تھی۔

"تم سے مطلب۔۔؟"

"جی مجھ ہی سے مطلب ہے۔۔آپ کب تک آرہے ہیں۔۔؟"

"ابیرہ۔۔پلیز یار آج بخش دو۔۔" کہہ کر اس نے کال کاٹنے کیلئے فون کان سے دور ہٹایا ہی تھا کہ سامنے سے کہے جانے والے جملے پر رک گیا۔

"پلیز آپ بخش دیں اور گھر آجائیں۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔"

اس نے اک سرد آہ بھری "پریشان نہیں ہو آرہا ہوں۔۔"

"سنیں۔۔" ایک بار پھر سے کال کو منقطع کرتا اس کا ہاتھ رک گیا۔

"ہمم۔۔"

لہجے میں معمول کی سختی نہیں تھی۔اور اسی بات سے ابیرہ کو حیرانی سے زیادہ تشویش ہوئی تھی۔

"آپ جب تک گھر نہیں پہنچ جاتے تب تک کال پر رہ سکتے ہیں۔۔؟ پلیز ز"

"ٹھیک ہے۔۔" ایک بار پھر اس کی اجازت نے اسے حیران کر دیا تھا۔جب کے دوسری جانب وہ اپنی تقدیر کے فیصلوں کو مانتے مانتے تھک چکا تھا۔اس کے دل نے آج اک خواہش کرنے کی جسارت کی تھی کہ کاش۔۔کاش اس کے پاس کوئی ایسا ہوتا جس کے سامنے اسے بکھرنے کا خوف نہ ہوتا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیتا۔۔کاش وہ چلا چلا کر اپنی تکلیف کو باہر نکال سکتا۔

کبھی کبھی انسان کو انسانی شکل میں کسی ہمدرد کی ضرورت ہوتی ہے۔جو سننے کے ساتھ ساتھ اسے

Kahanifreak.com

جواب بھی دے۔ جسے کچھ اپنی سنائی جائے اور کچھ اس کی سنی جائے۔۔ مگر بدقسمتی سے وہ اس وقت ہر ایسے رشتے سے محروم تھا۔

ٹھیک پندرہ منٹ بعد وہ گھر پہنچ چکا تھا۔ وہ اپنی آنکھوں کی بغاوت سے واقف تھا اسی لئے خاموشی سے ابیرہ کی موجودگی کو نظرانداز کرتا وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔

ضرار کو یوں آگے بڑھتے دیکھ کر وہ بلااختیار ہی اسے پکار اٹھی۔ "ضرار۔۔۔۔"

لہجے میں سے چھلکتی فکرمندی نے دوسری جانب اس کے بھی قدم روک دئے۔ اس کا حیرانی سے پلٹنا تھا کہ وہ ٹھٹھک گئی۔ اسے ضرار کی آنکھوں پر اس وقت کس قدر ترس آیا تھا۔

ضرار نے سر کو جنبش دے کر اس سے پوچھا "کیا۔۔؟"

ابیرہ نے ہلکے سے سر کو نفی میں ہلا دیا "کچھ نہیں۔۔"

اشاروں کی زباں اختتام پذیر ہوئی تو وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"تم کیا ہو میر ضرار۔۔ کیا۔۔؟" وہ خود کے سوال میں ہی الجھ کر رہ گئی۔

ابیرہ لاؤنج میں بیٹھی کافی پینے کے ساتھ ساتھ ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی جب نوراں بی نے اندر داخل ہوتے ہوئے سلام کیا اور میز سے چیزیں سمیٹنے لگیں۔

"نوراں بی مہک نہیں آئی۔۔؟ ٹھیک تو ہے وہ۔۔" اس نے نوراں بی کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

Kahanifreak.com

"و۔۔وہ۔۔جی۔۔"نوراں بی کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا آیا وہ بتائیں یا کوئی بہانا کردیں۔

ابیرہ نے نظریں نہ ہٹائیں تو ناچار انہیں بات جاری رکھنی پڑی۔

"وہ جی اس کو کام مل گیا ہے۔۔ بڑے اچھے لوگ ہیں ١٠ ہزار مہینہ دیں گے۔۔"

"کیا مطلب کام مل گیا ہے۔۔؟ وہ کام کرے گی تو پڑھے گی کیسے۔۔؟"

"بی بی جی اس کا باپ نہیں جانتا تھا کہ وہ پڑھ رہی ہے اور اگر اسے پڑھانے لگوں تو جو باقی اس کے تین چھوٹے بہن بھائی ہیں انہیں کھلانا کدھر سے ہے۔۔"

"آپ اپنی زمہ داریوں کے بوجھ تلے اس کی خواہشوں کو کیوں دفنانا چاہتی ہیں۔۔ اسے دیکھیں تو وہ ہے ہی کتنی صرف پانچ سال کی۔۔؟"

"بی بی جی ہماری بیٹیاں بڑی جی جان ہوتی ہیں۔۔جب ماں نے اولاد کو کوک میں لئے کام کئے ہوں تو اولاد ماں کی کوک سے ہی سے ہی زمہ داریوں کا بوجھ اٹھانا سیکھ جاتی ہے۔۔"

ابیرہ کو ان کی ہر بات یا یوں کہا جائے ہر لفظ حیرانی و بے بسی کے سمندر میں دھکیل رہا تھا۔

"ویسے بھی میں مان بھی جاؤں تو اس کا ابا نہیں مانے گا۔وہ کبھی پیسے کو لات نہیں مارے گا۔میں آپ کیلئے ناشتہ لگاتی ہوں۔۔"

نوراں بی اپنی کہہ کر جا چکی تھیں جبکہ ابیرہ۔۔اس کی سوچیں ٹھہر گئی تھیں۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

Kahanifreak.com

وہ ٹریک سے دور پارک کے بیچ موجود بینچ پر بیٹھی ہوئی جانے آنکھوں کے ساتھ کون سی دشمنی نکالنے پر تلی ہوئی تھی جن کو جھپکنے تک کی اجازت نہیں دے رہی تھی۔ چڑیوں کی چہچہاہٹ ۔۔ہواوں کے سر بھی اس کی اداسی کو دور کرنے میں ناکام ہو رہے تھے۔

اچانک سے ہرے ہرے پتوں کی بارش کی وجہ سے وہ اپنی جگہ سے اچھلی تھی۔

"دیکھو تمہاری اداسی کی وجہ سے ان پر خزاں چھا گئی۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے کہتا اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

"مگر انہوں نے تو کہیں سے اداسی کی چادر کو نہیں اوڑھا۔۔۔" وہ واپس بینچ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"اس سوال کا جواب تو تم نے مجھے بتایا ہی نہیں تھا۔۔۔"اس نے چہرے پر ناسمجھی کے تاثرات لئے کہا تو وہ ہنستی چلی گئی۔

یہ ٹرک نور العین کی تھی جب بھی بچپن میں ضرار اداس ہو کر یوں کسی بھی پیڑ کے نیچے آ بیٹھتا تو نور العین ایسے ہی کرتی تھی۔اس کا بھائی نہیں تھا مگر اس نے چاہ سارے بہنوں والے کئے تھے۔ضرار کی بھی بہن نہیں تھی مگر اس نے ریت ساری بھائیوں والی نبھائی تھی۔

"کیوں آئے ہو۔۔"پہلے والے تاثرات پر ناراضگی کا لبادہ اوڑھے وہ بولی۔

"سوری تو میں کرنے والا نہیں۔۔"وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"میر ضرار تم سوری بھی کہتے ہو۔۔؟"اس کے طنز پر دماغ کی دہلیز پر کسی کی یاد نے دستک دی تو وہ

قہقہہ لگانے سے خود کو باز نہیں رکھ سکا۔

"بالکل ابیرہ لگی ہو اس وقت۔۔۔" بلا اختیار ہی اس کے منہ سے نکلا تھا۔

نورالعین نے اپنی امڈ آتی مسکراہٹ کو ضبط کرنے کی کوشش کی۔

"حالات کسی کشیدگی کا پیش خیمہ ثابت ہو رہے ہیں۔۔ ہوائیں حالات کی سنگینی کی پیشن گوئی کر رہی ہیں۔۔"

"میر ضرار ہواؤں کے رخ موڑنا جانتا ہے۔۔" اس نے چیلنجنگ انداز میں کہا تو نور ہنس دی۔

"ہونی ان ہونی کی ہوائیں کسی کی سننے لگیں تو زندگی کے رونے نہ ہوں۔۔" اس کی الفاظ میں چھپی سنگینی کو پس پشت ڈالتے ہوئے وہ اپنے مقصد کی جانب لوٹا۔

"تو اب تم ناراض نہیں ہو۔۔۔؟"

"اگر تم اس بات کی یقین دہانی کرواو کے آئیندہ تم کبھی ایسی گستاخی نہیں کرو گے۔۔" اس نے آئیبرو اٹھا کر سوال کیا کہ منظور ہے یا نہیں۔

"جی اگر ملکہ عالیہ اس بات کو یقینی بنائے کے وہ کوئی ایسا موقع نہیں دیں گی تو۔۔۔"

"اس کا مطلب ہے اگر میں آئیندہ کبھی اس کی طرفداری کروں گی تو پھر تم مجھے ایسے ہی ذلیل کرو گے۔۔۔"

"نورالعین۔۔۔" وہ ذلیل کے لفظ پر بے یقینی کی سی کیفیت لئے اسے دیکھنے لگا۔

Kahanifreak.com

"ایسے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔۔پھولوں کے ہار تو پہنائے نہیں تھے۔۔مناسب الفاظ میں انہیں ذلیل کرنا ہی کہتے ہیں۔۔۔"

"میں نے اس کی طرفداری کرنے سے کبھی منع نہیں کیا بس مجھے اس کے اور اپنے رشتے میں کسی کی مداخلت نہیں پسند۔۔"

نہیں ہو گی مداخلت مگر جہاں میرا بھائی غلط ہو گا میں وہاں پر اس کا ساتھ دے کر اسے اندھے کنویں میں نہیں دھکیلوں گی۔۔"

"معاف کیا۔۔؟"اس نے بے زاریت کا لبادہ اوڑھے پوچھا۔

"کرنا تو نہیں بنتا مگر۔۔" بات کے بیچ میں ہی اسے کسی کا خیال آیا تو وہ اس کے ذکر سے خود کو باز نہیں رکھ پائی۔

"جانتے بھی ہو تمہاری وجہ سے مجھے کیسے کیسے فضول لوگوں کی بات سننی پڑی ہے۔۔؟"

اسے پوچھنا درکار نہیں تھا وہ جانتا تھا فصول، رانگھڑ۔۔اور اس طرح کے القابات کس انسان کیلیئے ہو سکتے ہیں۔۔۔وہ صرف اس کی بات پر ہنستا چلا گیا جبکہ وہ اپنی قسمت پر افسوس کرتی۔

اس سے پہلے ضرار دوسری ٹرک اس پر آزماتے ون ٹو تھری کرتے بھاگتا وہ فوراً سے اٹھتی ون ٹو تھری گو کہتے ہوئے بھاگ کھڑی ہوئی تھی۔

اور وہ بھی "نورالعین یو چیٹر۔۔۔" کہتے ہوئے اس سے جیتنے کی کوشش میں اس کے پیچھے بھاگ

Kahanifreak.com

کھڑا ہوا تھا۔

اسے نوراں بی کی باتوں نے کافی حد تک ناامید کر دیا تھا۔اسے اس بات کی اب کوئی امید نہیں تھی کہ وہ مہک کیلئے۔۔اس کے مستقبل کیلئے کھڑی ہوں گی۔اس نے لان سے اک نظر گلاس ڈور پر ڈالی جس کے پیچھے پردے گرے ہوئے تھے مگر ہلکی ہلکی روشنی اس کی موجودگی کا پتہ دے رہی تھی سو وہ اس سے بات کرنے کا ارادہ کئے اندر کی جانب چلی آئی۔

لیپ ٹاپ کی سکرین روشن تھی۔۔کافی ٹھنڈی ہو چکی تھی۔۔فون پر بات کرتے کرتے اس کی نظر کافی پر پڑی تو وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر دروازے تک آیا اور تنویر کو کافی لانے کا کہتے ہوئے واپس اپنے کام میں لگ گیا۔

اسے کافی کا کہے پانچ منٹ ہی ہوئے تھے کے دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ ہی سڑی ہوئی کافی نے اس کا موڈ خشگوار کر دیا۔۔ایسا ابیرہ کا خیال تھا محض خیال۔۔

جبکہ دوسری جانب ہمیشہ کی طرح اس بار بھی دروازہ ناک نہ کرکے آنے کی عادت پر اس کی تیوری چڑھ آئی تھی جسے اسے مجبوراً کال پر ہونے کی وجہ سے نظرانداز کرنا پڑا۔وہ ابیرہ کو شکوہ بھری نظروں سے نوازتے ہوئے پھر سے کال پر بات کرنے لگا تو وہ کافی کا کپ میز پر رکھنے کے بعد

صوفے پر بیٹھ گئی اور اس کا انتظار کرنے لگی۔وہ ٹہلتے ہوئے سامنے والے کو کچھ سمجھا رہا تھا اور ان سب باتوں کے دوران وہ اپنے ہاتھوں کا بھی اتنا ہی استعمال کر رہا تھا جتنا زبان کا۔۔

فون کو کان کے ساتھ لگائے وہ میز کے پاس آیا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے کافی کا کپ اٹھانا چاہا تو ابیرہ نے جلدی سے دوسری سائیڈ سے اسے تھام لیا۔۔اس نے آنکھوں سے اشارہ کیا

"مسئلہ۔۔؟"تو سامنے سے جواب بھی اشارۃ ملا تھا۔۔"بہت بڑا۔۔"

دوبارہ کال کرنے کا کہتے ہوئے اس نے کال بند کر دی۔

"کم سے کم انسان میں اتنا ظرف تو ہو کہ وہ بنا مطلب کے کسی کو کوئی فیور دے سکے۔۔۔"

"بالکل اگر کسی سے کافی بنوالے تو اس کے ہاتھوں سے لے بھی سکے۔۔"اس نے ویسے ہی لپیٹ کر دینا اپنا حق سمجھا تھا۔اشارہ اس رات والی حرکت کی جانب تھا جب اس سے کافی لینے کے بجائے اس نے سونے کا ڈرامہ کیا تھا۔

اس کی بات پر بجائے شرمندہ ہونے کے مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں کا احاطہ کیا۔یعنی کے اس بات کی جلن ابھی تک تھی۔

"نوراں بی نے مہک کو اپنے ساتھ لانے سے منع کر دیا ہے۔۔"

"تو۔۔؟"

"تو۔۔۔"اس نے بالکل اس کے لہجے میں دہراتے ہوئے حیرانی سے پوچھا"تو یہ کہ وہ اسے اب

اپنے ساتھ لے کر نہیں آئیں گی۔۔"

"ان کی بیٹی ہے ان کی مرضی وہ لائیں یا نہ۔۔ تم انہیں کیسے پابند کر سکتی ہو اس کے لئے۔۔؟"

"میں نہیں۔۔ مگر آپ تو کر سکتے ہیں ناں۔۔؟" اس نے امید لئے کہا۔

"مگر میں ایسا نہیں کروں گا۔۔ اور کروں بھی تو کس خاطے میں۔۔۔؟ ابھی کچھ دیر پہلے کافی پکڑنے جانے کیلئے۔۔؟"

"کم سے کم انسان میں اتنا ظرف تو ہونا چاہئے کہ وہ بنا کسی مطلب کے کسی کو فیور دے سکے۔۔"

اس نے اسے اسی کے الفاظ لوٹانے چاہے مگر ناکام رہی۔ سامنے میر ضرار تھا۔

"نہیں بالکل نہیں۔ تم سے ایسا کس نے کہہ دیا۔۔؟" کہنے کے بعد جہاں اس نے مزے سے کافی کا سپ لیا وہیں وہ اس کے یوں بیان بدلنے پر غصے سے پہلو بدل کر رہ گئی۔

"تو آپ مجھے فیور نہیں دیں گے۔۔؟"

"نہیں میں جو احسان کر چکا ہوں وہی وبال جان بنا ہوا ہے۔۔۔"

"اگر تب ہی بدلے کے بجائے سوچ لیتے تو آج یوں پچھتا نہیں رہے ہوتے۔۔ مگر ہر کسی میں مردانگی نہیں ہوتی جو وہ اپنے غصے پر۔۔ شیطانی خیالات کو خود پر حاوی ہونے سے روک سکے۔۔"

"اگر تمہاری جینڈر زم کی کلاس ختم ہو گئی ہو تو آپ تشریف لے جائیں مجھے اور بھی کام ہیں۔۔"

"میری نہ سہی کم سے کم اس بچی کی تو مدد کر سکتے ہیں ناں۔۔ اسے تو فیور دے سکتے ہیں ناں۔۔؟

Kahanifreak.com

آپ پر بھی تو کچھ فرض ہے۔۔آپ اپنا قرض کیسے چکائیں گے۔۔"

وہ کہنی کی مدد سے بازو کو میز کے اوپر رکھے ہوئے تھا۔دو انگلیوں کو باہم ملائے ٹھوڑی کے نیچے رکھے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے سن رہا تھا جو بہت ہی جزباتی ہو کر بولتی چلی جا رہی تھی۔ ہونٹوں کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھیں بھی مسکرا رہی تھیں۔

اس کی بات ختم ہوئی تو وہ اپنی نشست کو چھوڑتا آہستہ سے چلتا ہوا اس کے پاس آگیا۔

"ہمم قرض۔۔یہ تو ٹھیک کہا میں اتنے سارے قرض کیسے چکاؤں گا۔۔سوچنا چاہیے اس کے متعلق۔۔"

اس نے عین اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے آنکھوں میں شرارت لئے کہا تو وہ گڑبڑا گئی اور غصے سے جانے لگی کہ وہ اس کے سامنے آگیا۔

"ٹھیک ہے میں دیتا ہوں تمہیں یہ فیور مگر۔۔"

"مگر۔۔"ابیرہ نے آس اور ڈر کے ملے جلے تاثرات لئے پوچھا۔

"مگر اس سے پہلے تم یہ بتاؤ کیا اس کے بعد محبت ہو جائے گی۔۔؟"

اس وقت بالکل اس کی حالت مرتا کیا نہ کرتا والی تھی۔مہک کیلئے اسے ہاں کر دینی چاہیے مگر یہ اتنے کم ظرف بھی نہیں ہیں کہ سچ جاننے کے بعد اچھائی سے منہ موڑ لیں گے۔۔

وہ اسی خیال میں تھی کہ ضرار پھر سے بول اٹھا۔

Kahanifreak.com

"خیال رہے میں اس وقت کسی بھی قسم کی کڑوی کسیلی سننے کے چکر میں نہیں ہوں۔۔"

وہ جانتا تھا اس کے بعد شیریں لہجہ۔۔ میٹھی باتیں سننے کو ملنا ناممکن سی بات ہے۔اور ہوا بھی کچھ یونہی تھا۔

"محبت۔۔میں تو آپ کو انسان بھی نہیں گردانتی میر ضرار۔۔ جس انسان کو کسی کی مجبوری کے سامنے اپنا مفاد عزیز ہو وہ انسان کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟ جو اپنے بدلے کی خاطر کسی کے جذبات کی بولی لگا دے وہ انسان ہو سکتا ہے۔۔؟"

"اسی انسان کو تم درس دے رہی تھی۔۔ پھر تو تمہاری عقل پر ماتم کرنا چاہئے۔۔"

"کرنا تو چاہئے جو سب معلوم ہونے کے بعد بھی امید لئے چلی آئی کے شاید شاید آپ کچھ انسانیت دکھادیں مگر بھول گئی تھی محبت،انسانیت ان کا میر ضرار سے کیا لینا دینا۔۔"

وہ بولتے ہوئے غصے سے ٹیبل کے پاس آئی اور سفید روشنی بکھیرتے لیپ ٹاپ کو ہاتھ مار کر بند کرتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔

دوسری جانب وہ جو اس کے غصے پر تحمل مزاجی دکھا رہا تھا اس کی اس حرکت پر افسوس کر کے رہ گیا۔اسے پہلی بار ساتھ ساتھ فائل سیو نہ کرنے کی عادت پر افسوس ہوا تھا۔۔ جو دو گھنٹے بیٹھ کر اس نے پروپوزل میں چینجز کی تھی اسے اس کی مسز اڑا کر جا چکی تھیں کیونکہ وہ ساری فائل اینڈ پر سیو کرنے کا عادی تھا۔کاش وہ اسے بتا دیتا کہ وہ پہلے ہی مہک کے باپ سے بات کر چکا ہے تو شاید اس

کی دو گھنٹوں کی محنت یوں اس کی بیوی کے ہاتھوں برباد ہونے سے بچ جاتی۔

اگلی صبح ابیرہ کیلئے کافی حیران کن ثابت ہوئی تھی۔ سیڑھیاں اترتے ہی اس کی نظر سامنے بیٹھی مہک پر پڑی جو لاونج میں اپنی کتابیں بکھیرے بیٹھی تھی۔ مہک کو یوں دیکھ کر وہ مسکرائے بنا نہیں رہ سکی اور پھر جلدی جلدی فاصلہ طے کرتے اس تک آئی۔ دوسری جانب مہک بھی اسے دیکھ کر چہک اٹھی۔

ابیرہ پاوں کے بل زمین پر بیٹھی تو مہک اس کے گلے آ لگی۔ "ابیرہ آپی۔۔ آپ کو پتا ہے میں نے آپ کو کتنا یاد کیا۔۔"

"میں نے بھی تمہیں بہت یاد کیا۔۔ مجھے تو لگا تھا تم اب کبھی نہیں آو گی۔۔" ابیرہ نے آہستہ سے اس کے بال سہلائے۔

"ہاں جی۔۔ مگر صاحب نے ابا سے بات کی نا تو ابا مان گئے۔۔ انہوں نے کہا وہ زیادہ پیسے دیں گے۔۔" آخری بات مہک نے بڑی رازداری سے ابیرہ کے پاس ہوتے ہوئے کہی تھی اور نظریں بھی کچن کے دروازے پر ہی رکھی تھیں کہ کہیں اس کی ماں نہ سن لے۔

"صاحب۔۔؟" وہ جانتی تھی کہ مہک صاحب کس کو کہتی ہے پھر بھی یقین کرنا مشکل تھا اس لئے تصدیق کرنا زیادہ بہتر لگا۔

Kahaifreak.com

"ہاں جی صاحب جی۔۔"ابیرہ کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہ پا کر اس نے مزید واضح کیا۔

"ضرار بھائی۔۔صاحب جی۔۔"اس نے بات کرتے ہوئے پھر سے ابیرہ کی جانب دیکھا جہاں پہلے والے تاثرات نہیں تھے مگر جواب تھے وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔

"چلو تم یہ کرو میں آتی ہوں۔۔"کہہ کر وہ پھر سے اوپر کی جانب بڑھ گئی۔

ہمیشہ کی طرح بغیر دستک وہ دروازہ واہ کرتی اندر آئی۔یوں اچانک سے دروازہ کھلنے کی آواز پر ضرار کے ہونٹ پھیلے۔۔اس نے یونہی بیگ پر جھکے گردن گھما کر دروازے کی جانب دیکھا۔۔وہی تھی۔۔وہی یوں آیا کرتی تھی۔۔اسے وہاں کھڑا دیکھنے کے بعد وہ پھر سے پیکنگ میں مصروف ہو گیا۔

ضرار کو پیکنگ کرتے دیکھ کر وہ تیز تیز قدم لیتی اس کے پاس آئی۔"آپ کہیں جا رہے ہیں۔۔؟" ابیرہ اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کر رہی تھی مگر اس کا سارا فوکس اپنے کام پر تھا۔"ہمم۔۔ملائشیا جا رہا ہوں۔۔"

"کیا مطلب ملائیشیا جا رہا ہوں۔۔"جہاں ابیرہ کو اس کی عقل پر شبہ ہوا تھا وہی دوسری جانب اس کا خیال بھی کچھ خاصا مختلف نہیں تھا۔

Kahanifreak.com

"اس کا کیا مطلب ہوتا ہے۔۔؟" اپنے کام کو روکتے ہوئے وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"بزنس میٹنگ ہے اس لئے جارہا ہوں۔۔"

"آپ ملائیشیا جارہے ہیں اور میں یہاں رہوں گی۔۔؟"

اس کے چہرے کی پریشانی سے وہ خاصا محظوظ ہو رہا تھا" کہو تو تمہیں بھی ساتھ لے چلوں۔۔؟"

اس کے یوں آنکھ دبا کر کہنے پر وہ گڑبڑا گئی، شاید وہ کچھ غلط مطلب لے گیا تھا۔ "میں۔۔ میں۔۔ کیوں جانے لگی آپ کے ساتھ۔۔ میں تو یہ کہہ رہی تھی کہ میں یہاں اتنے بڑے گھر میں اکیلے کیسے رہوں گی۔۔؟"

"جیسے ہر بیوی اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں رہتی ہے۔۔"

"نہیں۔۔ میں نہیں رہ سکتی۔۔ یا تو آپ مجھے جانے سے پہلے ماموں کے ہاں چھوڑ کر آئیں۔۔ نہیں تو خود یہاں رکیں۔۔" آہ اس ملکہ کو حکم دینے کی کتنی عادت تھی۔۔

"ہرگز نہیں۔۔ نا تو میں یہاں رک سکتا ہوں اور نہ ہی تمہیں وہاں چھوڑ سکتا ہوں۔۔"

"دیکھیں اب تو آپ بھی ادھر نہیں ہوں گے۔۔ پھر میرے یہاں رکنے کا مقصد۔۔" اپنے لہجے کو نرم کرتے ہوئے اس نے مصالحت کا انداز اپنایا۔

"ہے نا۔۔ تم یہاں اکیلی رہو گی۔۔ مجھے یاد کرو گی۔۔ اور ہو سکتا ہے میرے لوٹ آنے کی دعائیں

بھی کرو۔۔"

"میں تنہا ہوں یا بھیڑ میں آپ کو تو کبھی یاد نہیں کروں گی۔۔"غصے سے وہ ناک پھلائے بولی۔

"چلو دیکھتے ہیں۔۔"اس نے بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے اسے زمین پر ڈالا۔

"اور ہاں دروازہ ناک کرکے آیا کرو۔۔ مسز"آخری لفظ اس نے اس کے کان کے پاس آکر کہا۔

"نہ کرکے آوں تو۔۔۔"وہ آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی یوں جیسے چیلنج کر رہی ہو۔

"تو۔۔ نظر آنے والے مناظر کی ذمہ دار آپ خود ہوں گی۔۔آخر کمرہ اک پرائیویٹ سپیس ہوتا ہے۔۔"وہ آج اسے چڑانے کے فل موڈ میں تھا۔۔یا شاید بات کو بلا وجہ طول دینے کی کوشش کر رہا تھا۔

"آپ وحشی ہیں۔۔ جسے کسی انسان کی پرواہ نہیں۔۔بس آپ اپنی منوانا جانتے ہیں۔آپ کو ہر قیمت پر اپنے فیصلے پر عمل چاہیے بھلے اس کی قیمت سامنے والے کی جان ہی کیوں نا ہو۔۔"اس نے تڑخ کر کہا۔

ضرار ایک بار پھر اس کے قریب آیا اور اس کے کان میں بولا۔" گریٹ۔۔ تم تو مجھے بہت اچھے سے جانتی ہو۔۔ایسے ہی ہمیشہ مجھ سے اچھی اچھی امیدیں رکھنا۔"کہنے کے بعد وہ مسکراتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔

وہ خاموش لاونج میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔آہستہ آہستہ خاموشی کی وحشت دل کو گھیرے میں لینے لگی تھی۔اس نے ایل سی ڈی آن کرتے ہوئے نیوز چینل لگا کر والیوم بڑھا دیا۔کام والی کو وہ پہلے سے ہی چھٹی دے چکی تھی۔۔جب اسے رہنا ہی اکیلے تھا تو پھر کسی کے چند منٹ کے ساتھ سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔

اس نے گردن گھما کر شیشے کی کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھا تو اجالے پر تاریکی امڈتی محسوس ہوئی۔۔سورج رب کائنات کی اجازت ملتے ہی رخصت ہونے لگا تو نیلا آسمان بھی زرد رنگ کی چادر اوڑھنے لگا۔پرندیں بھی دن بھر کی مشقت کے بعد اپنے گھونسلوں کا رخ کرنے لگے تو درختوں نے بھی شام کی مناسبت سے راگ بدل دئے اور اداسی کے سر چھیڑنے لگے۔

ہواوں کے ہاتھوں اداسی کا پیغام موصول ہونا ہی تھا کہ بچی کھچی براداشت بھی ڈاواں ڈول ہو گئی۔وہ صوفے پر مزید سمٹی۔دل کی بے چینی میں اضافہ ہوا۔۔اس نے دیوان کی ڈھول پر بازوں کا حلقہ بنایا اور اس پر سر رکھ کر رو دی۔آج سے پہلے شاید وہ کبھی اکیلی نہیں رہی تھی۔۔اب اسی بات پر دل خوف زدہ ہو رہا تھا کہ روشنی کے سفر کا اختتام قریب تھا اور اندھیری رات کا آغاز ہونے والا تھا۔جب کسی کی ضرورت نہیں تھی تو سب تھے۔۔۔مگر اب متلاشی آنکھیں ناکام لوٹ رہی تھیں۔

وہ سر گرائے آنسو بہا رہی تھی جب اسے اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس ہوا۔۔ڈر کے مارے

اس نے سر نہیں اٹھایا۔۔ ضرار تو جا چکا تھا پھر۔۔ پھر کون ہو سکتا ہے۔؟جب اپنے سوالات کا جواب نہ سجھائی دیا تو وہ سر اٹھا کر دیکھنے کی زحمت کئے بنا اپنے حلق کو تکلیف میں ڈال کر چیخی تھی اور کیا بھرپور چیخ تھی کہ گیٹ پر موجود گارڈ بھی بھاگتا ہوا تشریف لایا تھا۔

"ابیرہ۔۔"نورالعین کی مدھم سی سرگوشی کرتی آواز کانوں میں گونجی تو اس نے ڈرتے ڈرتے سر اٹھا کر دیکھا۔

نورالعین کو یوں اپنی طرف حیرانی سے دیکھتے پا کر اس نے گارڈ کی طرف دیکھا تو اس کے تاثرات بھی کچھ خاصے منفرد نہیں تھے۔اپنی حرکت یاد آنے پر اس نے شرمندگی کے سبب سر جھکا لیا۔نورالعین نے گارڈ کو وہاں سے بھیج دیا۔

"ابیرہ۔۔ کیا ہوا؟ تم رو رہی تھی۔۔؟"

نورالعین کا سوال پوچھنا تھا کہ وہ اس کے گلے سے لگتی ایک بار پھر رونا شروع ہو گئی تھی۔

"مجھے اپنے ساتھ لے جائیں۔۔ میں یہاں اکیلے نہیں رہ سکتی۔۔"

"شش۔۔اس میں رونے والی کیا بات ہے چلو اٹھو میں تمہیں ہی لینے آئی تھی۔۔"وہ اس کے بال سہلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"سچ میں۔۔"وہ خوشی سے اس سے الگ ہوتے ہوئے آنسو پونچھنے لگی۔

نورالعین نے سر ہلایا"ہاں۔۔ جاؤ جلدی سے اپنا سامان لے آؤ پھر چلتے ہیں۔۔"

Kahanifreak.com

اس نے خوشی سے دو قدم بڑھائے ہی تھے کہ مسٹر کا خیال آتے ہی رک گئی اور واپس پلٹ آئی۔

"نہیں۔۔میں نہیں جاسکتی۔۔"

"مگر کیوں۔۔؟اچانک سے کیا ہوا۔۔"

"ضرار منع کر کے گئے ہیں۔۔۔"

"ضرار۔۔مگر اس نے کیوں منع کیا۔۔"

"شاید اس لئے کہ میں مر جاؤں۔۔ویسے تو چھوڑ نہیں سکتے سوچ رہے ہوں گے کہ ایسے ہی پیچھا چھڑا لیں۔۔"

نور العین کو یوں مسکراتا دیکھ کر وہ مزید جل گئی اور پھر سے دیوان پر جا بیٹھی۔

نور العین مسکراتے ہوئے اس کے پاس آئی "اس کا بھی حل ہے تم چلو۔۔ضرار کو ماما دیکھ لیں گی۔۔"

ابیرہ ابھی بھی بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔۔

"ارے میں کہہ رہی ہوں نا۔۔ماما کو وہ نہ نہیں کر پائے گا۔۔" نور العین کی یقین دہانی کے بعد وہ اپنے کمرے سے بیگ لینے چلی گئی۔

ان دونوں نے سٹے کیلئے ایک ہی کمرے کا انتخاب کیا تھا۔یہ مشورہ یا یوں کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ

یہ ریت بھی رافع کی چلائی ہوئی تھی۔ اگروہ کبھی ایک ہی جگہ۔۔ایک ہی شہر میں ہوتے تو ساتھ ہی رکتے تھے۔اس بار بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔ یہاں پر ان کا سٹے دو دن سے زیادہ کا نہیں تھا۔ایک دن وہ جس دن وہ دونوں یہاں پہنچے تھے اور دوسرا وہ جس دن ان کی میٹنگ تھی۔ تیسرے روز دونوں کی اپنے دیس واپسی تھی۔ میٹنگ میں شمولیت کے بعد وہ دونوں اتنا تھک چکے تھے کہ انہوں نے کھانا کمرے میں ہی منگوالیا تھا۔رافع صوفے کی پشت پر سر گرائے ٹانگیں لمبی کئے ٹیبل پر رکھے لیٹا تھا جبکہ ضرار ہیئر ڈرائیر سے بال سکھانے میں مصروف تھا۔

"حالات کیسے ہیں۔۔۔؟" وہ ہلکی سی گردن اس کی جانب گھمائے بولا۔

"پہلے سے بہتر ہیں۔۔ماشاءاللہ۔۔"

"گڈ یار۔۔ مطلب بہتری کی امید کی جاسکتی ہے۔۔"رافع کو ضرار کے جواب پر حیرانی تو کافی ہوئی مگر بشر سمجھ کر ہضم کر گیا۔

بالوں کو سکھاتے اس کے ہاتھ رکے اور اس نے پلٹ کر رافع کی جانب دیکھا۔

"پچھلے 72 سال سے امید ہی چلی آرہی ہے۔۔"

"72۔۔72 سال۔۔؟تب تو تو ہوگا بھی نہیں یار۔۔ تیری شادی کو تو سال بھی نہیں ہوا۔۔"

یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ سچ میں ضرار کی بات پر اس کا رنگ اڑا تھا یا وہ اداکار اچھا تھا۔

"میں ملک کے حالات کی بات کر رہا ہوں۔۔" وہ گھوری سے نوازتے ہوئے بولا۔

"مگر میں تمہارے گھر کے حالات کی بابت پوچھ رہا ہوں۔۔۔"

"معذرت۔۔۔ مگر میں ہر ایرے غیرے انسان کے سامنے اپنے گھر کی تشہیر نہیں کرتا۔۔"

ضرار نے شیشے میں خود کے بال سیٹ کرتے کہا تو رافع سلگ کر رہ گیا۔

"رانگھڑ انسان۔۔تب تیری غیرت کدھر ہوتی ہے جب فساد کرنے کے بعد میرے پاس چلا آتا ہے۔۔۔؟"

ضرار کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر وہ پھر سے خود ہی بولنے لگا۔

"بھابھی بہت اچھی ہیں ناں۔۔؟" بات کرنے کے ساتھ ساتھ وہ اس کے چہرے پر کوئی خشگوار احساس بھی تلاش کرنے لگا مگر بے سود رہا۔

"نورالعین کے بارے میں کیا خیال ہے۔۔؟" وہ بات بدلنے میں ماہر تھا۔

"خیال تو اچھے ہی تھے۔۔اور قسمت بھی۔۔ مگر کمبخت یہ درد انسانیت جاگ اٹھا۔۔"

"تو تمہیں کس نے کہا تھا پرائے پھڈے میں ٹانگ ڈالو۔۔" ضرار اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"اسی نے کہا تھا۔۔ مگر مجھے کیا پتا تھا بعد میں خود ہی بھول جائے گی۔۔"

"تو تم یاد کروا دیتے۔۔"

"ایسے احساسات کا کیا فائدہ جو احساس دلانے پر جوش ماریں۔۔یاں ایسی یادوں کا کیا فائدہ جن کے

Kahanifreak.com

نقش گرد ایام مٹا دیں۔۔"

دروازے پر ہونے والی دستک نے ماحول کی بڑھتی تلخی میں آڑ پیدا کی تھی۔ضرار آرڈر لینے بڑھ گیا تو رافع بھی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

اپنے گھر کی نسبت یہاں سکون تھا اس کے باوجود بھی ایک بے چینی تھی جو دل کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے تھی۔۔ یہاں پر سبھی چاہتیں وارنے والے تھے۔۔طنز نفرت کا سودا گر کوئی نہیں تھا مگر یہ اس کا گھر بھی تو نہیں تھا۔جب سے آئی تھی اس کا دماغ بس اسی جانب لگا ہوا تھا کہ کب ضرار واپس آئے گا اور وہ واپس اپنے گھر چلی جائے گی۔

وہ اسی کے انتظار میں تھی۔۔اس بات سے انجان کے کسی تیسرے کے بتانے میں وہ بات نہیں ہوتی جو ہمسفر کے بتانے میں ہوتی ہے وہ اسی بات پر اکتفا کئے ہوئی تھی کہ اب تک نور العین یا اس کی ممانی ضرار کو اس کے یہاں آنے کا بتا چکی ہوں گی۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ کوئی کتنا بھی خیر خواہ ہی کیوں نہ ہو اپنے اور اپنے ہمسفر کے درمیان کبھی بھی کسی تیسرے کی گنجائش نہیں بننے دینی چاہئے۔

اسے نوار لعین کی باتوں سے بخوبی اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ واپس آچکا ہے۔۔۔ مگر اس نے اس کے ساتھ ابھی تک کانٹیکٹ کیوں نہیں کیا تھا۔۔یہی ایک خیال تھا جسے سوچ سوچ کر اس کر سر درد

شدت اختیار کر چکا تھا۔ کسی خیال کے تحت وہ کھڑکی سے دور ہوتے ہوئے سائیڈ ٹیبل کے پاس چلی آئی اور پھر اپنا موبائل اٹھاتے ہوئے کچھ سوچنے لگی۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ اسے کال کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔۔۔اک لمبا سا سانس اندر کھینچتے ہوئے اس نے اس کا نمبر ملا دیا۔

ایک۔۔دو۔۔ تین۔۔ جیسے جیسے بیل جا رہی تھی اس کی دل کی دھڑکنوں کی رفتار تیز ہو رہی تھی۔ کچھ غلط ہونے کا خدشہ بڑھتا جا رہا تھا۔ بیل مسلسل جاتی رہی مگر سامنے سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔۔اس نے بجھے دل کے ساتھ موبائل واپس ٹیبل پر رکھ دیا اور خود بھی وہیں اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

مشکل سے پانچ منٹ گزرے ہوں گے جب موبائل بج اٹھا تھا۔ ابیرہ نے جھٹ سے کال اٹھائی مبادہ کہیں بند ہی نہ کر دے۔ دھڑکنیں ایک بار پھر سے اپنی رفتار چھوڑتے ہوئے تیز ہو چکی تھیں۔

"السلام علیکم کال کی تھی؟" اتنے دنوں کی دوری بھی اس کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں لائی تھی۔۔۔

ابیرہ نے اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیری "جی۔۔ آپ نے بتایا ہی نہیں آپ واپس آ گئے ہیں۔۔؟"

"تم نے جان کر کیا کرنا تھا۔۔" اس کے لہجے کی تیزی سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کافی مصروف

ہے۔جب کہ دوسری جانب وہ اپنا سبھی کام چھوڑتے ہوئے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کئے ارد گرد سے بیگانہ صرف اسے سن رہا تھا۔

"آپ ماموں کی طرف نہیں آئے۔۔؟"اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیسے کہے کے وہ اسے لینے نہیں آیا جبھی مدعے کے علاوہ ہر بات پوچھتی چلی جا رہی تھی۔

"ہم مصروف تھا۔۔" پھر سے فوراً اور دوٹوک جواب آیا۔

"آپ آئیں گے۔۔؟"

"نہیں۔۔۔"

"م۔۔مجھے گھر آنا ہے۔۔"اس نے اپنی عزت نفس کو پس پشت ڈالا۔

"کیوں۔۔؟"

کچھ پل وہ خاموش رہی۔۔اور پھر سوال کے بدلے سوال ہی کر ڈالا "گھر کیوں آتے ہیں۔۔؟"

"گھر چھوڑتے وقت یہ خیال نہیں آیا تھا۔۔؟"

"ممانی نے کہا تھا جب آپ واپس آئیں گے تو مجھے ساتھ لے جائیں گے۔۔"

"اب آنی سے کہو رکھیں تمہیں اپنے پاس۔" کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔

کال بند ہونے کے بعد اس نے موبائل وہیں اپنی سائیڈ پر رکھ دیا۔۔دونوں ہاتھوں سے اپنے آنسو صاف کرنے کے بعد وہ پھر سے کھڑکی کے پاس آگئی۔

Kahanifreak.com

"یااللہ کیا بیٹیوں کا کوئی گھر نہیں ہوتا۔۔ میں کہا جاؤں گی۔۔ کیا ہمیشہ ماموں کے ہاں ہی رہوں گی۔۔ اگر ضرار نہ لینے آئے تو۔۔ بابا سے کیا کہوں گی۔۔ اور پھر احسان۔۔ مجھے نہیں آنا چاہیے تھا۔ مجھے ضرار سے پوچھے بغیر نہیں آنا چاہیے تھا۔۔" ایک ساتھ اتنے سارے خدشے دماغ میں آئے تو آنسو لڑیوں کی صورت گرتے چلے گئے۔۔

رات کے بعد اگلی صبح بھی گزر چکی تھی اور اب دوپہر ہونے کو تھی مگر وہ اپنے کمرے سے باہر نہیں آئی تھی۔ رات کو بھی جب بوا اسے کھانے کیلئے بلانے آئی تھیں تو وہ نیند کا بہانہ کرتے ہوئے انکار کر گئی تھی۔ وہ ابھی تک ویسے ہی لیٹی ہوئی تھی جب تہمینہ بیگم اپنے ساتھ کام والی بوا کو لئے اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔

تہمینہ بیگم نے بوا کو ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھنے کا کہا اور خود اس کے پاس بیٹھ گئیں۔۔ وہ اسے اٹھانے کیلئے آہستہ سے ابیرہ کے بال سہلانے لگیں۔۔ اس کے سر سے نکلنے والی تپش پر ان کی انگلیاں تھم گئیں۔۔ انہوں نے پریشانی سے اس کی پیشانی کو چھو کر دیکھا جو حرارت کے سبب تپ رہی تھی۔

وہ جلدی سی اٹھتی کمرے سے باہر آئیں اور بوا اور نورالعین کو اک ساتھ کئی آوازیں دیں۔

"کیا ہوا ہے ماما۔۔" نورالعین بھاگتی ہوئی پہنچی تھی۔

Kahanifreak.com

"ابیرہ کو بہت تیز بخار ہے، دیکھو کیسے تپ رہا ہے اس کا جسم۔۔ جلدی سے ڈاکٹر کو کال کرو۔۔"وہ آہستہ سے اس کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

"ٹھیک ہے ماما آپ پریشان نہ ہوں میں ابھی کرتی ہوں۔۔"نوار لعین نے اپنی پاکٹ میں سے موبائل نکالتے ہوئے کہا اور پھر ڈاکٹر کا نمبر ملانے لگی۔

دوپہر سے شام اور شام سے رات ہو چکی تھی۔ وہ ابھی تک سو رہی تھی۔۔۔ یا شاید دواوں کا اثر تھا جن کے ذریعے وہ دکھوں سے پیچھا چھڑانے کا طریقہ ڈھونڈ رہی تھی۔۔ تہمینہ بیگم نے آہستہ سے اس کے کمرے کا دروازہ کھولنے کے بعد لائٹ جلائی اور پھر ہاتھ میں پکڑی ٹرے کو سائیڈ میز پر رکھا۔۔اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں۔۔ابیرہ نے بھی اپنا سر اٹھا کر ان کی ٹانگوں پر رکھ دیا۔

"اٹھو میرا بچا کچھ کھالو۔۔ پھر دوا بھی لینی ہے"

"نہیں ممانی میرا دل نہیں چاہ رہا۔۔"

"کیوں۔۔ کیوں نہیں دل چاہ رہا میری گڑیا کا۔۔ ضرار کیا کہے گا کہ ممانی دو دن بھی میری بیوی کا خیال نہیں رکھ سکیں۔۔ کیا حال کر دیا ہے میری امانت کا۔۔۔"انہوں نے جھک کر اس کے ماتھے کا بوسہ لیا۔

Kahanifreak.com

"ن۔۔ نہیں کہیں گے۔۔وہ تو اب آئیں گے ہی نہیں۔۔۔"اس نے مشکل سے خود کے آنسو ضبط کرتے ہوئے بات مکمل کی۔اتنا ضبط کرنے کے بعد بھی آواز رندھ گئی تھی۔

تہمینہ بیگم کو اس کی اس حالت کا سبب سمجھنے میں چند سیکنڈ لگے تھے۔۔"ایسے کیسے نہیں آئے گا کان نہیں کھینچوں گی اس کے جو میری بیٹی کو پریشان کرے گا تو۔۔"انہوں نے اس کی پیشانی پر بوسہ لیتے ہوئے کہا جس کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور ایک بار پھر سے آنکھیں موند لیں۔

ابیرہ کو جوس اور میڈیسن دینے کے بعد وہ سیدھا اپنے کمرے میں آئیں۔۔آتے ساتھ ہی انہوں نے ضرار کا نمبر ڈائل کیا۔

"السلام علیکم۔۔ ممانی کیسی ہیں۔۔"

"ضرار۔۔ تمہارے اور ابیرہ کے بیچ میں کیا چل رہا ہے۔۔؟"انہوں نے اس کے سبھی سوالات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا سوال رکھا۔

"کیا چلنا ہے ممانی۔۔وہی جو ایک میاں بیوی کے بیچ چلتا ہے۔۔"وہ ان کے لہجے کی سختی سے ان کی ناراضی کو بھانپ چکا تھا پھر بھی بات کو مزاق کا رنگ دینے کی اپنی سی کوشش کی۔

"ضرار میں اس وقت بالکل بھی مزاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔"

"ارے پیاری ممانی کچھ نہیں چل رہا۔۔"

Kahanifreak.com

"تم نے میرے ساتھ جھوٹ بولنا کب سے شروع کر دیا۔۔؟"

"اک آپ ہی تو ہیں جن کے ساتھ میں کبھی جھوٹ بولنا نہیں چاہتا۔۔ مگر آپ ایسے پرسنل سوال پوچھتی ہیں کہ بندے کے پاس کوئی دوسرا آپشن نہیں رہتا۔۔"

"تمہیں اندازہ ہے تمہاری وجہ سے ابیرہ کتنی پریشان ہے۔۔؟"

"اچھا تو یہ اس نے کہا ہے آپ سے۔۔؟" اس نے کار سے اترتے ہوئے فون کو سیٹیریو سے ڈسکنیکٹ کیا۔

"ہاں اس نے کہا ہے۔۔ اس کو دوپہر سے اتنا تیز بخار ہے، میں تو گھبرا ہی گئی تھی کہ اسے کہیں کچھ ہو نہ جائے۔۔"

"تو بیوی کو پتا ہونا چاہیے جب شوہر نہ کہتا ہے تو اس کا مطلب نہ ہوتا ہے" وہ اب گھر کے لاونج میں داخل ہو چکا تھا۔ بات کرنے کے ساتھ اس نے اشارے سے تنویر کو پانی لانے کا کہا اور خود صوفے پر بیٹھ گیا۔

"اور بیوی۔۔ وہ کدھر سٹینڈ کرتی ہے تمہارے خیال سے میر ضرار۔۔؟ کیا یہی میاں بیوی کا تعلق ہوتا ہے جہاں کہیں بیوی نے بات نہ مانی، یا اپنے دل کی مان لی تو وہیں اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔ اگر ایسا ہے تو پھر تمہارے اور دوسرے مردوں میں کیا فرق رہ گیا۔۔"

وہ کچھ بول نہیں پایا۔۔ ان کے لحاظ کی وجہ سے یا پھر اس لئے کہ اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا

ان سب کا۔

"مجھے تو نہیں یاد پڑتا میر ضرار کہ میں نے تمہیں یہ سب کبھی سیکھایا ہو۔۔میں نے تو کبھی تمہاری ایسی تربیت نہیں کی۔۔"

"ممانی۔۔ہم دونوں کا رشتہ میاں بیوی کے رشتے سے کہیں نیچے ہے۔۔ہم میں نہ تو ویسا اعتبار ہے اور نا ہی مان۔رہی بات ان سب کی تو میں اس بار ہر گز اسے یہ موقع نہیں دینا چاہتا کہ وہ اپنے جزبات میں بہہ کر ہمارے جزبات کو روندتی چلی جائے۔اپنے کسی کیلیئے ہماری زندگیوں کو پھر سے داؤ پر لگا دے۔"

"ضرار اب اس کے اپنے تم ہو۔"

"بہتر نہیں ہے ممانی جان اس کا فیصلہ وہ خود کرے۔۔"

"میر ضرار۔۔۔تم مجھے انکار کر رہے ہو۔۔؟" وہ دو ٹوک لہجے میں بولیں۔

اک تو یہ ہمارے بڑوں کی بلیک میلنگ۔۔"نہیں۔۔آپ جانتی ہیں میں آپ کو کبھی انکار نہیں کر سکتا۔۔پریشان نہ ہوں آرہا ہوں آپ کی چہیتی کو لینے۔۔"

دوسری جانب اس کی بات سنتے ہی ان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔وہ جانتی تھیں ضرار کبھی بھی ان کی بات کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔

Kahanifreak.com

وہ ابھی ابھی گھر پہنچا ہی تھا۔۔دن بھر کی تھکان کے بعد وہ آرام کرنے کے موڈ میں تھا مگر تہمینہ کی ناراضی کے خوف کے سبب آرام کے خیال کو پس پشت ڈالتا وہ ابیرہ کو لینے پہنچ چکا تھا۔۔گھر کے اندر جانے کے بجائے اس نے کار میں ہی انتظار کرنے کا فیصلہ کیا۔۔ابیرہ کو آنے کا کہنے کے بعد اس نے سٹیریو پر گانا چلا کر اپنا سر سیٹ کی پشت سے ٹیک دیا۔

"کیا وہ وہاں محض تہمینہ کی وجہ سے آیا تھا۔۔؟"آنکھیں بند کیئے اس نے خود سے سوال کیا۔

"ہاں۔۔"

"مگر انہوں نے کب کہا تھا کہ ابھی آو۔۔وہ صبح میں بھی تو لینے آسکتا تھا۔۔پھر یوں اپنے آرام پر اس کو ترجیح کیوں دی۔۔۔"

آخر کار دس منٹ کے بعد گیٹ کھلا تھا اور وہ اسے باہر آتی دکھائی دی اور پھر اپنی ساتھ والی سیٹ پر براجمان ہوتے ہوئے۔گیٹ سے باہر نکلنے سے لے کر اپنی ساتھ والی نشست پر بیٹھنے تک ضرار نے اس کو سہی فرصت سے دیکھا تھا۔آیا اندازہ لگانا چاہ رہا ہو کہ جو اسے بتایا گیا تھا وہ سچ ہے بھی کہ نہیں۔۔وہ بھی اس کے چہرے سے اس کا احوال دریافت کرنا چاہتی تھی۔۔مگر اس وقت اپنے چہرے کو اس کی نظروں کے حصار میں محسوس کرتے ہوئے اس نے اسے دیکھنے کا ارادہ ترک کر دیا۔۔

ابیرہ نے سیٹ بیلٹ لگاتے سلام کیا تو اس کی آواز ضرار کو ہوش کی دنیا میں واپس کھینچ لائی۔اس

Kahanifreak.com

نے محض سر کر حرکت دے کر اس کے سلام کا جواب دیا اور پھر سیدھا ہونے کے بعد گاڑی

سٹارٹ کرنے لگا۔۔

صبح اس کی ملاقات ابیرہ سے نہیں ہوئی تھی۔اس کی طبیعت خراب ہونے کے سبب اس نے اسے

تنگ کرنا مناسب بھی نہیں سمجھا تھا۔شام میں وہ جلدی گھر آگیا تھا۔کیوں۔۔؟اس سوال کا جواب

وہ خود بھی نہیں ڈھونڈ پایا۔۔بس طلب ہوئی تو وہ گھر چلا آیا۔

گھر پہنچنے پر اسے سامنے نہ پاکر اسے حیرت ہوئی۔عموماوہ اس وقت لان میں ہوتی تھی یا لاونج میں

مہک کے ساتھ دکھائی دیتی تھی مگر آج۔۔

"صاحب جی پانی۔۔۔"نوراں بی نے اس سے سوال کیا تو وہ چونکا۔

"ہمم۔۔نہیں۔۔"

اس سے پہلے وہ کچن میں واپس چلی جاتیں اس نے اپنے مقصد کا سوال پوچھا۔۔

"آپ کی بی بی کدھر ہیں۔۔؟"

"وہ جی صبح سے کمرے میں ہی ہیں۔۔"

"کھانا نہیں کھایا۔۔؟"

ضرار نے حیرانگی کے تاثرات لئے پوچھا تو وہ جلدی سے وضاحت کرنے لگیں۔

Kahanifreak.com

"جی نہیں۔۔دو بار لے کر گئے تھے مگر انہوں نے کہا وہ آرام کرنا چاہتی ہیں۔۔"

"ٹھیک ہے آپ کھانا لگا دیں میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔"

نوراں بی کچن کی جانب بڑھ گئی تو وہ کچھ دیر یونہی سوچنے کے بعد سیڑھیوں کا رخ کر گیا۔

وہ وہاں سے سیدھا اس کے پاس آیا تھا۔ کمرے کی لائٹس آف تھیں۔۔ڈریسنگ روم میں چھوٹی لائٹ چل رہی تھی۔۔دروازے کے نیچے سے آتی مدھم سی روشنی نے کمرے میں اندھیرے کو مکمل طور پر پہرا نہیں ڈالنے دیا تھا۔

ضرار آہستہ سے چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔۔وہ شاید سو رہی تھی۔اس نے تھوڑا سا جھکتے ہوئے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا بخار دیکھنے کی کوشش کی۔

اپنے ماتھے پر کسی کا لمس محسوس کرتے ساتھ ہی کی آنکھ کھل گئی۔۔اندھیرے میں ضرار کا چہرا واضح دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر اپنے اتنے قریب سے ابھرنے والی اس کی خوشبو پر اس کے دل کا یوں دھڑکنا ثابت کر گیا تھا کہ پاس کھڑا شخص اس کا محرم ہے۔۔اس کی اس قدر قربت اسے سٹپٹا گئی تھی۔۔وہ جلدی سے اٹھتے ہوئے اس کی پہنچ سے دور ہوئی۔۔

محب کیسی اذیت سے دوچار ہوں۔۔

فراق یار گوارہ نہیں۔۔

وصل یار کی آرزو نہیں۔۔

"ا۔۔ام۔۔کچھ چاہئے تھا آپ کو۔۔؟"

"وہ م۔۔میں تمہیں دیکھنے آیا تھا، کہیں پھر سے بخار تو نہیں ہو گیا۔۔"اس کو یوں خود سے خوف زدہ ہوتے دیکھ کر وہ خود حیران رہ گیا تھا۔۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔"اس نے کراون سے سر ٹیکتے کہا۔۔

"نسیراں بی بی بتا رہی تھیں صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔وجہ جان سکتا ہوں۔۔؟"وہ اب اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"بس دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔"وہ پلکوں کی باڑ کو گرائے ہی اس سے مخاطب تھی۔

"زرا کم سنا کرو اس دل کی۔۔"وہ اس کی آنکھوں تک رسائی لینا جانتا تھا۔۔۔اس کی گہری کالی آنکھوں میں اپنا عکس ابھارنا بھی جانتا تھا۔۔

"جی ی۔۔"اس نے یک دم آنکھیں کھول کر ضرار کو دیکھا۔۔وہ دل جلانے والی مسکراہٹ لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ابیرہ نے نظریں جھکاتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنی نظروں کا مرکز اپنے ہاتھوں کو بنا ڈالا۔

" صحیح کہہ رہا ہوں دل کی سنو گی تو ہار جاؤ گی۔۔۔کل کو اگر یہ کہے کہ مجھ سے محبت ہو گئی ہے تو کیا

تب بھی یونہی چپ چاپ اس کی مان لو گی۔۔۔"ضرار نے اس کی جانب دیکھتے کہا۔ابیرہ کو محسوس ہوا جیسے بات ختم کرنے کے بعد بھی ضرار کی نظریں اس کے چہرے پر مہرباں ہو رہی ہیں۔

۔۔اپنے یقین کو گمان کا لبادہ اوڑھانے کیلیئے اس نے پلکوں کی باڑ اٹھائی۔۔پلکوں کی باڑ اٹھتے ہی اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ نظریں اٹھا کر غلطی کر چکی ہے۔۔

نظروں کا ملنا تھا کہ دونوں کے دل ایک ہی پیچ پر دھڑکے تھے۔۔دونوں کی خاموشی نے اک ہی خواہش کی ترجمانی کی تھی۔مگر وقت کو ان پر زیادہ مہربان ہونا گوارا نہیں تھا جبھی تو چند سیکنڈز تھے کہ دونوں نے دھڑکنوں کو واپس اسی ڈگر پر ڈالتے ہوئے اپنی اپنی خواہش کی نفی کر ڈالی۔

"ایسا نہیں ہو گا۔۔ایسا ہونے سے پہلے یہ دھڑکنا بھول جائے گا مگر کبھی بھی آپ کو اپنی دنیا کی رسائی نہیں دے گا۔۔"

ضرار کے سارے اچھے اخلاق اڑن چھو ہو گئے۔اس نے جھٹکے سے اس کو خود کے قریب کیا۔۔

"آخر تمہیں ہم سب سے اتنی نفرت کیوں ہے۔۔۔؟کیا یہ سب محض اپنے باپ کی خاطر ہے۔۔اس کو گھٹنے ٹیکتے ہوئے نہ دیکھنے کیلیئے۔۔۔"

"سب سے نہیں۔۔صرف آپ سے۔۔آپ سے نفرت ہے۔۔رہی بات کیوں ہے۔۔"وہ استہزائیہ ہنسی۔۔

"تو یہ خود سے پوچھیں کہ کیوں مجھے آپ سے نفرت ہے۔۔کیوں میرے دھڑکنوں کو آپ کے

جذبات کی تھاپ کر رقص کرنا پسند نہیں۔۔اور ہاں میں کبھی بھی اپنے بابا کو آپ کے سامنے گھٹنے ٹیکنے نہیں دوں گی۔۔"

وہ بیڈ سے اٹھی ہی تھی جب اس نے بازو سے پکڑتے ہوئے دوبارا سے اسے بیڈ پر بیٹھا دیا۔۔۔

"تو اب میں تمہیں بتائوں گا ابیرہ شفاقت میر ضرار علی کی انا کو ٹھیس پہنچانے کا نتیجہ۔۔میں جس غصے کو اتنے وقت سے سلا رہا تھا تم نے ایک بار پھر سے اسے ہوا دے دی ہے۔۔اب تمہارے دل کی دھڑکنیں اپنے نام نہ کر دیں تو میرا نام بھی میر ضرار علی نہیں۔۔۔رہی بات تمہارے باپ کی تو وہ پہلے سے ہی جھکا ہوا ہے۔وہ کبھی میرے سامنے سر اٹھانے کا سوچ بھی نہیں سکتا جانتی ہو کیوں۔۔"

ابیرہ نے دیکھا تو مسکراہٹ ایک بار پھر سے اس کے چہرے کا احاطہ کر چکی تھی۔ظالم مسکراہٹ۔۔

"کیوں کے تم میرے پاس ہو۔۔میری دسترس میں۔۔یا شاید میری قید میں۔۔"

وہ دل کو پل بھر میں راکھ کر دینے کا ہنر جانتا تھا۔۔اس کے چہرے کی پراسرار سی مسکراہٹ ابیرہ کو اندر تک ہلا گئی تھی۔۔اس سے دیکھا نہ گیا تو وہ غصے سے رخ پھیر گئی۔

"خیر پھر بھی تمہاری خواہش پوری کرنے کیلئے میں اسے ایک بار اور جھکائوں گا۔۔"

"آپ سے اور توقع بھی کیا کی جا سکتی ہے۔۔آپ اک ہارے ہوئے ناکام شخص ہیں۔۔۔"

Kahanifreak.com

پتا نہیں وہ سچ میں اتنی معصوم تھی یا غصے میں ایسی غلطیاں کر جاتی تھی۔۔ بھلے جس سبب بھی وہ یہ سب کرتی تھی اس کے غصے کو ہوا ضرور دے جاتی تھی۔۔

سامنے بیٹھے شخص کے چہرے نے ایک سیکنڈ میں کتنے ہی رنگ اوڑھے تھے۔۔ وہ اس کی بات سنتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔ بات کے اختتام پر ہنسا۔۔۔ اور پھر سائیڈ ٹیبل پر پڑے لیمپ کو ہاتھ مار کر زمیں بوس کر ڈالا۔۔ اور مزید اس کے قریب ہوا۔۔ وہ اس قدر قریب آیا تھا کہ اس کے چہرے کی تپش ابیرہ کی سانسوں میں رکاوٹ ڈالنے لگی تھی۔۔ وہ اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیاں بیڈ پر رکھتی پیچھے ہوئی۔۔ دل ہی دل میں اس وقت کو کوسنے لگی جب اس نے ضرار سے وہ سب کہا۔۔

"ہاں ہوں میں ہارا ہوا شخص۔۔۔ میں نے اپنی خوشیوں کو کھو دیا۔۔ میں نے اپنے بچپن، اپنی جوانی در حقیقت خود کو ہی کھو دیا۔۔ میں نے اپنے باپ کو کھو دیا۔۔ م۔۔ میں نے اپنی محبت کو کھو دیا۔۔ ابیرہ شفاقت۔۔ ہوں میں ہارا ہوا شخص۔۔ اور ناکام بھی۔۔ جانتی ہو کیوں۔۔؟ کیوں کہ میں نے کبھی بھی زیادتی کرنے والوں سے حساب نہیں لیا۔۔"

"زرا۔۔" اس کے منہ سے ایسے ہی ٹوٹے پھوٹے ہوئے الفاظ نکل رہے تھے۔

"مگر اب تمہیں اس ہارے ہوئے شخص سے ڈرنا چاہئے۔۔ کیونکہ اس کے پاس اب ہارنے کو کچھ نہیں ہے کچھ بھی نہیں۔۔"

"میں آپ سے ڈرتی ہوں۔۔ ہر انسان کو آپ سے ڈرنا چاہئے۔۔ آپ وحشی ہیں۔۔ آپ میں

انسانیت نام کی کوئی چیز نہیں ہے"

اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتا دروازے پر دستک ہوئی۔۔نوراں بی نے آواز لگائی۔

"صاحب جی کھانا لگ گیا ہے۔۔"

"ٹھیک ہے آپ جائیں۔۔"

اس نے مسکراتے ہوئے ابیرہ کی جانب دیکھا۔وہ لگ ہی ضرار لگ رہا تھا۔۔اسے بات کو بدلنا آتا تھا۔اور وقت کو خود کی جانب پلٹنا بھی۔۔۔

"چلیں مسز۔۔شوہر آفس سے آیا ہے اور آپ کو احساس ہی نہیں ہے۔۔آجائیں کھانا کھاتے ہیں۔۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کھڑا ہونے لگا مگر اس نے غصے سے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"میرے ماتھے پر کہیں بیوقوف لکھا ہوا ہے۔۔؟جو میں پل بھر میں ساری باتیں بھول کر آپ کے ساتھ بالکل نارمل ہو جائوں گی۔۔"

"لکھا تو نہیں ہوا۔۔مگر تم اپنی حرکتوں سے بار بار ثابت کرتی ہو کہ تم۔۔۔"اس نے آگے جملہ ادھورا چھوڑا۔۔

"اس عورت سے زیادہ بیوقوف کون ہو سکتا ہے جس کو پتا ہو کہ اس وقت ہر قسم کا اختیار اور حق اس کے سامنے کھڑے اس کے شوہر کے پاس ہے پھر بھی وہ جانتے بوجھتے اس کو اشتعال دلائے کہ

وہ مجبور ہو کر اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اپنے سارے حق وصول کر لے۔۔"

اس کے بعد وہ اس کے کان کے پاس جھکا۔۔

"سمجھیں کے نہیں مسز۔۔؟"

ضرار کے لہجے کی شرارت ابیرہ کو گڑ بڑانے پر مجبور کر گئی۔۔اس نے کہنے کے بعد ایک بار پھر سے ابیرہ کا ہاتھ تھاما اور قدم باہر کی جانب بڑھا دئے۔۔اس بار ابیرہ نے مزاحمت سے گریز کیا۔۔وہ صحیح کہہ رہا تھا وہ بیوقوف ہے۔۔اگر وہ غلط نہیں کرنا چاہ رہا تھا تو ابیرہ اسے اپنے رویے سے مجبور کر رہی تھی۔۔

جانے صبح کی پھیلتی سفیدی میں ایسی کیا بات ہے جو ناامیدی کو امید میں بدل دیتی ہے۔رات کی تاریکی اور تنہائی کے سبب جو بھی بوجھل پن انسان کی ذات کو اپنی گرفت میں لیے ہوتا ہے وہ کالے آسمان پر نیلگوں روشنی پھیلتے ہی کہیں غائب ہونے لگتا ہے۔آسمان کا یوں رنگ بدل کر اس کی قدرت کی گواہی دینا کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑ سکتا ہے۔اور یہ سحر اسے بھی اپنا دیوانہ بنا چکا تھا جبھی تو وہ روز نماز فجر ادا کرنے کے فوراً بعد گھر سے نکل آتا تھا اور اندھیرے سے روشنی تک کے سفر کو ملاحظہ کرتا اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا رہتا تھا۔

جیسے ہی گیٹ کھلنے کی آواز کانوں میں پڑتی تھی وہیں وہ بھی اپنا بستر چھوڑ کر لان میں چلی آتی تھی۔ شاید ہی اس روئے زمین پر کوئی ایسا شخص ہو گا جو اس منظر کا دیوانہ نہ ہو گا۔ بادصبا کے مہربان ہوتے ہی وجود پر چھانے والی سکونیت کا انکار شاید ہی کوئی بشر کرے۔

وہ لان میں ٹہل رہی تھی جب اس کے قدم گیٹ کے کھلنے کی آواز پر رکے مگر پھر لاپرواسا انداز لیے وہ دوبارہ اپنے شغل میں مصروف ہو گئی۔ رات کی باتوں کا اثر تھا یا کوئی منصوبہ کہ وہ اسے یوں ٹہلتا دیکھ کر اس کے پاس چلا آیا اور اس کے ساتھ ٹہلنے لگا۔

"آج موسم کافی خوش گوار ہے۔" وہ ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا۔

"روزانہ ہی ایسا ہوتا ہے۔" اس نے اپنے خول سے باہر آنے کی غلطی نہیں کی۔

"ہمم۔۔ مگر آج کچھ زیادہ ہی خوش گوار محسوس ہو رہا ہے۔ سی ویو چلو گی۔۔؟"

"عجیب سا انسان ہے۔۔ کوئی مروت نہیں۔۔ سیدھا مدعے پر چلا آتا ہے۔۔" ابیرہ نے اپنے دماغ کے خیال کو جھٹکا۔

"کس لئے۔۔۔" وہ چلتے چلتے رکی اور رخ موڑ کر اس کی جانب حیرت سے دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

محب یوں بات پہ بات محبوب کی نظروں کا مہربان ہونا۔۔۔

خیر کا عندیہ نہیں۔۔۔

Kahanifreak.com

آنکھوں کی جسارت جذبات کی آگ کو بڑھا دیتی ہے۔جذبات کی آگ بھڑک اٹھے تو ''ہیر رانجھا۔۔۔لیلی مجنوں'' کی داستانیں رقم ہونے لگتی ہیں۔

"ایسے ہی۔۔۔" اس نے کندھے اچکانے پر ہی اکتفا کیا۔

"میر ضرار۔۔۔!آپ بغیر کسی وجہ کے بھی کچھ کر سکتے ہیں۔۔۔؟ہاو سٹرینج۔۔۔"وہ پھر سے ٹہلنے لگی۔

" صحیح کہا!بغیر کسی غرض کے تو میں کچھ بھی نہیں کرتا۔۔"لبوں پر پراسرار مسکراہٹ نے ایک بار پھر ڈیرے ڈال دئے۔

"بھلا میر ضرار کو بھی ابیرہ سے کوئی غرض ہو سکتی ہے۔۔۔؟"وہ سمجھنے سے قاصر رہا۔۔آیا اس کا لہجہ ناامید تھا یا پھر پر شکوہ۔۔۔مگر شکوہ۔۔۔اسے کیوں مجھ سے ہونے لگا۔وہ بھلا مجھ سے ایسی امیدیں کب سے باندھنے لگی۔اپنے اندر اٹھنے والی خوش فہمیوں کو مٹانے میں وہ جلد ہی کامیاب ہو گیا تھا۔

"جلد ہی یہ بھی جان جاؤ گی۔میں گاڑی نکالتا ہوں جلدی سے آجاؤ۔"اس کی اجازت کی پروا کیے بغیر اس نے پورچ کی جانب قدم بڑھا دیے۔

آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ سی ویو پہنچ چکے تھے۔گاڑی کو وہیں سڑک کے قریب پارک کرتے وہ نیچے اتر آئے اور پیدل آگے بڑھنے لگے۔افق پر طلوع آفتاب کے آثار نمودار ہونے لگے

تھے۔کالی رات کو صبح کی سفیدی نے دور کرنا شروع کر دیا تھا۔ہلکی زردی نے بھی نمودار ہوتے رب دو جہاں کی قدرت کی نمائندگی میں اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کی تھی۔

جہاں ہوا دھیمے سر بکھیر رہی تھی وہیں ننھی ننھی بوندیں بھی شرارت سے باز نہیں آرہی تھیں۔زمیں بھی آسمان کی جانب سے عنایت کردہ جام محبت پیتے ہی مہکنے لگی تھی۔اس نے ہم قدم ہونے کی خواہش کو ترک کرتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں اور اک لمبا سانس کھینچتے ہوئے چار سو پھیلی خوشبو کو اندر اتارنے کی کوشش کرنے لگی۔آنکھیں کھولتے ہی ضرار کو تھوڑے سے فاصلے پر کھڑے خود کی جانب دیکھتا پا کر پھر سے اس کے ہم قدم ہونے کی خواہش لئے آگے بڑھ گئی۔

بلآخر وہ اس مقام پر پہنچ ہی گئے جہاں پہنچنا مقصود تھا۔وہاں جہاں محبت لوٹاتی پانی کی لہریں آنے والوں کا استقبال ان پر خود کو نچھاور کر کے کرتی تھیں۔لہروں کے دیوانے پن پر اس کا چہرا کھل اٹھا تو اس کے ساتھ موجود شخص کے لب بھی پھیل گئے۔وہ قدرت پر مسکرائی تو وہ اس کے مسکرانے پر مسکرا اٹھا۔

مگر پھر جلد ہی سر جھٹکتے وہ وہاں موجود آڑھے ترچھے پتھروں کی جانب پیش قدمی کر گیا۔پتھر پر بیٹھتے ہی اس نے ہاتھ میں موجود کنکر کو بے رحم موجوں کی نظر کر ڈالا۔کنکر کے گرتے ہی لہروں کے تال بکھرتے چلے گئے۔

"خاموشی پسند ہے۔۔۔" یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کو بولنے کا کتنا شوق ہے پھر بھی اس نے اس کی جانب گردن گھماتے ہوئے پوچھا۔ جس کے جواب میں اس نے صرف نفی میں سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

"مجھے بہت پسند ہے۔۔۔" وہ اب بھی اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا" مگر تمہاری موجودگی میں نہیں۔۔۔ جب تم پاس ہوتی ہو تو سب سے بری چیز ہمارے بیچ ہونے والی خاموشی لگتی ہے۔" ابیرہ کو اپنی جانب یوں تکتا پا کر اس نے قہقہہ لگایا۔

"بھولنا مت۔۔۔ تمہیں خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دوں گا ابیرہ شفاقت۔۔۔"

"میر ضرار محبت جبر سے نہیں ہوتی اور جو جبراً ہو وہ محبت نہیں حالات سے سمجھوتا ہوتا ہے۔"

"تم بھلے اسے سمجھوتا کہو یا کچھ اور۔۔۔ مگر تمہاری زندگی کا مدار تمہاری چاہتوں کا مرکز میر ضرار ہی ہو گا۔۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا ہاتھ ابیرہ کی جانب بڑھایا جسے وہ بغیر کوئی مروت نبھائے نظر انداز کر گئی۔ اس کے یوں نظر انداز کرنے پر ضرار خود کو باز نہیں رکھ سکا تھا اور ایک بار پھر سے پرسکوں ماحول کا فسوں اس کے قہقہے نے توڑ ڈالا تھا۔

واپسی پر وہ دونوں صبحانی ویلا آ گئے۔ آج ڈاکٹر مظہر نے آنا تھا اور وہ اس ساری گفتگو میں خود شریک ہونا چاہتا تھا۔ نمکین پانی اس سے پہلے کوئی برا اثر چھوڑتا ان دونوں نے سب سے پہلے منہ دھونا مناسب سمجھا۔ فریش ہونے کے بعد وہ سیدھا ڈائیننگ روم میں چلے آئے جہاں سبھی ان کا

ناشتے پر انتظار کر رہے تھے۔انعم صاحبہ کو سب کے ساتھ ڈائیننگ ٹیبل پر یوں بیٹھے دیکھ کر اسے اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہو رہا تھا۔اس نے ان کے ساتھ والی کرسی پر براجمان ہوتے ہوئے ان کے ہاتھ کو نرمی سے تھامتے ہوئے بوسہ دیا۔

"کیسی ہیں آپ۔۔۔؟"وہ محبت بھرے لہجے میں ان کا حال دریافت کر رہا تھا۔

''اللہ کا بہت کرم ہے،اپنے بچوں کو دیکھ لیا ہے۔اس مالک کا شکر ہے۔''انہوں نے شفقت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''ماما!آج ڈاکٹر مظہر آئیں گے۔''وہ عام سے انداز میں روٹی کا نوالہ توڑتے ہوئے کہہ رہا تھا شاید وہ کسی کو یہ تاثر نہیں دینا چاہتا تھا کہ وہ اس ایک بات کی وجہ سے کس قدر پریشان ہے۔

''اس کو کس نے بلوالیا ہے۔پہلے کم سوتی ہوں جواب پھر اس کو دعوت دے دی ہے۔''ان کا اشارہ ڈاکٹر مظہر کی طرف سے دی گئی ادویات کی طرف تھا جو انہیں ذہنی سکون کے سبب تجویز کی گئی تھیں۔جو انہیں پرسکون رکھنے کیلئے اور دماغی بہتری کیلئے سلائے رکھتی تھیں۔

ان کی بات سن کر سب ہی مسکرانے لگے۔

''ماں! کیا پتا وہ آپ کی نیند کی ڈوز میں کمی کر دیں؟''اس نے ان کی تشفی کروانی چاہی۔

''نہیں کرے گا،یہ ڈاکٹر تو بس پیسے بٹورنے کے چکر میں ہوتے ہیں، بس ان کی جیب بھری ہوئی ہونی چاہیے،مریض کی ان کو کوئی پروا نہیں ہوتی۔''

Kahanifreak.com

انہوں نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے بعد پیار سے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"ضرار۔۔۔! میں بھی اپنے بچوں کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہوں۔ان لمحوں کو یوں ہی دواؤں کے زیر اثر سوتے رہ کر ضائع نہیں کرنا چاہتی۔" وہ آس بھری نظروں سے اسے تک رہی تھی اور وہ ان کی آنکھوں میں زیادہ دیر نہ دیکھ سکا۔اپنی ماں کی اتنی سی خواہش سن کر اس کی آنکھیں بھیگ گئیں۔وہ پیار سے ان کا ہاتھ تھامے اپنے لبوں کے پاس لے کر آیا اور اس پر بوسہ دیا۔

"کیوں نہیں ماں، جلد ہی آپ ان سے پیچھا چھڑوالیں گی۔" کہہ کر وہ وہاں سے اٹھ گیا۔ تہمینہ نے پیچھے سے آواز لگا کر کھانے کا کہا مگر وہ ضروری کال کا کہتا وہاں سے چلا آیا۔

وہ وہاں سے سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا جو تہمینہ ہر وقت اس کیلئے تیار رکھتی تھی۔باقی کمروں کی طرح اس کے کمرے کی بھی روز صفائی ہوتی تھی۔اس بات سے فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ اس کے استعمال میں کتنا آتا ہے۔بیڈ پر بیٹھنے کے بعد اس نے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں گرالیا۔

"کیوں ان محدود سانسوں کی مہلت میں بھی اس قدر اذیتیں ہیں۔۔۔کیوں قسمت کا میری زندگی سے بیر ہے۔۔۔کیوں میری خوشیاں ۔۔۔میری خواہشیں میرے ستاروں کی گردش کی محتاج ہیں۔۔۔کیوں میری قسمت میں صرف بے بسی کی مار ہے۔۔۔کیوں۔۔۔آخر کیوں۔۔۔؟ "

وہ کب بے اختیار ہوا اسے پتا ہی نہیں چلا۔کب اس کا دکھ اس پر حاوی ہوتا چلا گیا اور اس کی تکلیف

Kahanifreak.com

کواس کی زبانی اس کی شریک حیات پر بیان کروا گیا اسے پتا ہی نہیں چلا۔

اس کی حالت اس وقت بالکل اس بچے کی سی تھی جو ننھی آنکھوں میں ننھی خواہشوں کے بکھرنے کی چھبن لئے کسی اپنے کی محبت کی جائے پناہ میں سمٹتا چلا جاتا ہے۔ابیرہ بھی اس کو یونہی تھامے ہوئے تھی اور وہ بھی اس ننھے بچے کے جیسے اپنی خواہشوں کے بکھرنے پر ڈھیروں سوال و شکایات کئے جارہا تھا۔

''میری زندگی میں ہی کیوں بنیادی رشتوں کی کمی ہوتی ہے۔کیا اپنے والدین کے ساتھ اک اچھی زندگی گزارنے کا تصور گناہ ہے؟ کیوں میں اوروں کی طرح اپنی ماں کے ساتھ یادیں نہیں بُن سکتا؟ کیا میرا اتنا بھی حق نہیں؟''

ابیرہ کے پاس اس کے سوالات کا کوئی جواب نہیں تھا سوائے بہتے آنسوں کے ساتھ نفی میں گردن ہلانے کے۔۔اسے تسلی دینے کے سوا کہ ایسا نہیں ہے جیسا وہ سوچ رہا ہے اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔۔

''انہوں نے مجھ سے جب بھی کچھ مانگا ہے میں نے خود کو بے بس ہی پایا ہے۔میری بے بسی کی انتہا دیکھو میری ماں ہوش میں رہ کر زندگی گزارنا چاہتی ہے۔زندگی کے حسین رنگوں کو،رشتوں کے احساس کو محسوس کرنا چاہتی ہیں اور میں ان کی اتنی چھوٹی سی خواہش بھی پوری نہیں کر سکتا۔''وہ بیڈ سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس آکھڑا ہوا۔

Kahanifreak.com

''میرا دل کرتا ہے میں خود کو اس حد تک نقصان پہنچاؤں جہاں مجھے یہ تکلیف محسوس نہ ہو پائے۔۔۔خود کو اتنی اذیت دوں کہ یہ اذیت کہیں بہت پیچھے رہ جائے۔۔'' وہ بھی چلتی ہوئی اس کے پاس آ کھڑی ہوئی۔

''ضرار ہم انسان ہیں۔ہماری طاقت ہمارے اختیارات محدود ہیں۔جب تک ہم اس بات کو سمجھ نہیں لیتے ہماری بے بسی یونہی ہمیں رلاتی رہے گی۔شفاء اللہ کا امر ہے۔آپ تو کیا دنیا کے کسی بھی انسان کے پاس یہ اختیار نہیں ہے۔اور ان اختیارات کا نہ ہونا بے بسی نہیں بلکہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہر قسم کی قدرت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔'' کہنے کے بعد وہ وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہی۔۔ضرار اس کی بات سن چکا تھا۔۔وہ کچھ پل کھڑکی سے باہر دیکھتا رہا اور پھر گردن گھما کر اس نے ابیرہ کی جانب سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دی۔۔۔ابیرہ مسکرائی اور پھر باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔

ڈاکٹر مظہر اس کا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔ضرار نے خاص طور پر انہیں تاکید کی تھی کہ وہ اس کے بغیر سیشن شروع نہ کریں۔ابیرہ کے جاتے ہی وہ اپنے جذبات کو مخفی رکھنے کیلئے سچائی کی عکاس آنکھوں کو دھونے کیلئے واش روم کا رخ کر گیا۔اور جب آنکھیں ہر قسم کے جذبے ہر قسم کے احساس کی نمائندگی سے باز آ گئیں تو وہ نیچے آ گیا۔

ڈاکٹر مظہر اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔۔اس نے ہاتھ بڑھا کر مصافحہ کیا۔۔ پھر دونوں سنگل سیٹر صوفوں پر براجمان ہو گئے۔۔ ضرار کی نظروں کا مرکز ابیرہ نہیں تھی نہ ہی اس کی سوچوں کا مدار اس کی شخصیت تھی۔۔۔ سارا دھیان ڈاکٹر مظہر کے ساتھ ہونے والی گفتگو پر ہونے کے باوجود بھی وہ اس کی نظریں خود پر محسوس کر سکتا تھا۔

بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ اس کی نظروں کا مرکز اس وقت صرف ضرار کی آنکھیں تھیں۔ضرار کی آنکھیں اس وقت ہر قسم کے احساس سے خالی تھیں مگر اس کیلئے نہیں۔۔۔اس کیلئے وہ آنکھیں ابھی بھی بہت کچھ بیان کر رہی تھیں۔

ضرار کو اس کی جانچتی نظروں سے کوفت ہونے لگی تھی۔"ابیرہ پلیز! ممانی سے چائے کا کہہ دو گی۔"

اس نے ''دو گی'' کو لمبا کھینچتے آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ شرمندہ ہوتے ہوئے وہاں سے محض ''جی'' کہنے کے ساتھ اٹھ گئی۔اس کے جاتے ہی وہ سر جھٹک کر مسکرا دیا۔

انعم کے ساتھ سیشن ختم ہونے کے بعد وہ ڈاکٹر مظہر کو لئے ڈرائینگ روم میں چلا آیا۔۔ جہاں سبھی ان کے ہی منتظر تھے۔

"کیسی طبیعت ہے انعم کی مظہر صاحب۔۔؟"صبحانی صاحب نے سوالات میں پہل کی۔

"ان کی دماغی حالت میں کافی سدھار آیا ہے۔ عموما ان ادویات کے اثرات اتنی جلدی واضح ہوتے نہیں ہیں مگر اس دوا کے نتائج ایک ہی ہفتے میں دیکھنے کو ملے ہیں۔اور عین ممکن ہے کہ اس کا سبب ان کے ارد گرد کا ماحول بھی ہو۔اکثر اوقات ایسے بھی ہوتا ہے کہ مریض کو ہائی پوٹینسی کی ادویات بھی اثر نہیں کرتیں کیونکہ وہ جس ماحول میں رہ رہا ہوتا ہے وہ اس کیلئے سازگار نہیں ہوتا۔ جتنا ادویات اچھا اثر کرتی ہیں اس سے زیادہ ماحول بگاڑ پیدا کر دیتا ہے۔ میں اب ان کی نیند کی ڈوز میں کمی کر رہا ہوں۔"انہوں نے اپنے نوٹ پیڈ سے کاغذ نکالتے ہوئے ضرار کی جانب بڑھایا۔

"مگر میں نے آپ کو بتایا تھا کہ وہ مریم خالہ کو لانے کی بات کر رہی تھیں۔"

"میں تمہاری پریشانی کو سمجھ سکتا ہوں۔ میں نے اس سیشن کے دوران محسوس کیا ہے کہ وہ پہلے کی نسبت اب ایموشنلی سٹرانگ ہو رہی ہیں۔اور کہیں نا کہیں وہ حقیقت کو قبول کرنے کی کوشش بھی کر رہی ہیں۔"

"آپ کا مطلب ہے انہیں سب یاد آ جائے گا۔"وہ صوفے کی پشت کو چھوڑتے ہوئے مزید آگے کو ہوا۔

"آپ کہنا چاہ رہے ہیں کہ آپ کو امید ہے کہ وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔کب تک۔۔۔کب تک وہ ٹھیک ہو جائیں گی؟ہفتہ۔۔۔مہینہ۔۔۔سال۔۔۔؟"

"دیکھو ضرار امید کا واسطہ سانسوں کے ساتھ ہوتا ہے۔جب تک وہ چل رہی ہیں انسان کو مایوس

نہیں ہونا چاہیے۔ میں یہ تو نہیں جانتا انہیں کتنا وقت لگے گا۔ مگر ان کی حالت میں کوئی بگاڑ نہیں دیکھنے کو ملا جو کہ حیران کن بات ہے۔ آپ میں سے کسی نے ان کے سامنے کوئی ایسی بات ضرور کی ہے جس سے انہیں وہ یاد آ گئیں۔ مگر اس بار انہوں نے پہلے کی طرح کوئی جذباتی قدم نہیں اٹھایا نہ ہی اپنے ہوش کھوئے ہیں۔ صرف اک فریاد کی اور چند آنسو بہائے ہیں اور یہ ایک مثبت تبدیلی ہے۔"

وہ اس کے امید کے دیے کو جلتا رکھنے میں ناکام ہوئے تھے اور یہ بات وہ اس کے چہرے کی چمک کو ماند پڑتے دیکھ کر سمجھ چکے تھے۔ انہوں نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے تسلی دی۔

"ضرار ناامید مت ہو۔۔۔ مجھے امید ہے اس بار ہمیں مایوسی نہیں ہو گی ان شاءاللہ۔۔۔" اس نے اثبات میں گردن ہلا دی۔

"مگر اب آپ لوگوں کو مزید احتیاط کی ضرورت ہو گی۔ مستقبل میں ایسی کسی بھی کوتاہی کے نتائج برے بھی آ سکتے ہیں اس لئے ان سے ماضی کی کوئی بھی بات کسی صورت نہ کی جائے۔ اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں انہیں کچھ وقت درکار ہو گا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ پھر سے بھول چکی ہوں کہ ان کی بہن اب نہیں ہیں۔ لہذا ماضی کی کوئی بات نہ کرنا ہی مناسب ہو گا۔" ضروری ہدایات دینے کے بعد وہ چلے گئے۔

Kahanifeak.com

گھر پہنچتے ساتھ ہی ضرار اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔اس کے اندر کی بے چینی بڑھی تو وہ لان میں چلی آئی۔۔اس کے دماغ میں مسلسل ڈاکٹر مظہر کی باتیں گردش کر رہی تھیں۔۔"کیا ایک بار پھر میں آنی کو تکلیف پہنچانے کا سبب بن چکی ہوں۔۔"اس نے خود سے سوال کیا۔۔اندر کا گلٹ زیادہ بڑھنے لگا تو اسے صرف ایک طریقہ ہی سجھائی دیا۔۔اس نے اک لمبی سانس اندر کھینچی اور پھر گھر کے اندرونی حصے کا رخ کر گئی۔۔

آج سارا دن وہ اپنی ذاتی زندگی میں اس قدر الجھا رہا تھا کہ آفیشل ای میلز کو اٹینڈ کرنے کا موقع ہی نہیں نکال پایا تھا۔۔جبھی وہ گھر آنے کے ساتھ ہی اپنے کمرے میں چلا آیا۔۔اس وقت وہ اپنی ٹانگوں کو لمبا کیے ان پر لیپ ٹاپ رکھے اپنے کام میں مصروف تھا۔ تھکن کا احساس زوروں پر تھا مگر نیند اس قدر مہربان نہیں ہوئی تھی کہ وہ سکون سے تین سے چار گھنٹے سو سکتا جبھی اس نے خود کے عصاب کو مزید تھکانے کیلیئے سونے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے کام کرنے کی ٹھانی تھی۔

وہ اہمیت اور توجہ طلب میلز کو ہائیلائیٹڈ کرنے میں مصروف تھا جب دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دروازے کی جانب دیکھا۔دروازہ کھولنے کے انداز سے ہی وہ جان چکا تھا کہ دروازے کی دوسری جانب وہی ہے اور یوں بغیر دستک دیے کمرے میں آنے کی جسارت بھی وہی کیا کرتی تھی۔

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی اس نے ضرار کی نظروں کو اپنا منتظر پایا جو اس سے یوں اتنی رات

آنے کی بابت پوچھ رہی تھیں۔۔اس کی کسی بھی بات کا جواب دینے کے بجائے وہ خاموشی سے آکر کمرے میں موجود صوفہ کم بیڈ پر بیٹھ گئی۔ابیرہ کچھ نہ بولی تو وہ ایک بار پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔پانچ۔۔دس۔۔پندرہ۔۔پندرہ منٹ کے بعد پھر سے ضرار نے ہی بات کی شروعات کی۔

"کیا اس وقت محض مجھے دیکھنے آئی ہو۔۔۔؟"لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے اس نے کہا۔

وہ گڑبڑائی۔۔"مجھے کیا ضرورت پڑی آپ کو دیکھنے کی۔"

"تو پچھلے اٹھارہ منٹ سے بلاوجہ یہاں ہونے کا مقصد۔۔۔؟"

"آپ کو ہر وقت اس طرح کی خوش فہمیاں کیوں رہتی ہیں۔لازمی تو نہیں کہ آپ کے کمرے میں ہونے کا مطلب آپ کے دیدار کی چاہ ہی ہو۔۔"وہ منہ بسورتے بولی۔

"ہمم۔۔۔بالکل لازم نہیں ہے مگر کیا ہے نا جانم یہ میرا بیڈروم ہے نہ کہ ٹی وی لاؤنج' جہاں آپ کو نیند نا آئے تو آپ وقت گزاری کرنے چلی آئیں۔"

"ضرار۔۔کیا ایسا ممکن نہیں کہ کم از کم روز نہیں تو مہینے میں ہی ایک بار اچھے سے بات کر لیا کریں۔"اس کی اس قدر سنجیدگی کو دوسری جانب کوئی اور ہی رنگ دیا گیا تھا۔

"چلیں مسز سوچتے ہیں کچھ۔ آپ کی خواہش سر آنکھوں پر۔"اس نے شریر مسکراہٹ لئے کہا۔۔ مگر وہ سوچوں میں اس قدر محو تھی کہ اس کی بات کو سمجھ ہی نہیں پائی۔اگر سمجھ لیتی تو

Kahanifreak.com

ہمیشہ کی طرح غصے سے دروازہ مارتی چلی جاتی۔

''ضرار۔۔۔آنی کی یہ حالت۔۔۔آ۔۔۔''اس نے سانس اندر کھینچتے خود کے ڈر پر قابو پانے کی ناکام سی کوشش کی۔''میری ہی وجہ سے انہیں وہ سب یاد آیا تھا۔جب وہ یہاں آئی تھیں میں نے ہی ان سے کہا تھا کہ مجھے میرے بچپن کی۔۔۔ماما کی کوئی بات بتائیں۔'' وہ کہنے کے ساتھ ساتھ مسلسل اپنے ہاتھ کو مسل رہی تھی۔

''ٹھیک ہے۔۔۔''اس نے کوئی جواب نہیں دیا بس گردن کو زرا سا خم دے کر کہا۔

''میں سچ میں نہیں جانتی تھی کہ محض اتنی سی بات ان کیلئے اس قدر پریشانی کا باعث بن سکتی ہے۔''

وہ لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس کے پاس آ بیٹھا۔

''یہی تو ہمارا مسئلہ ہے ہم سمجھ ہی نہیں پاتے کہ جو جذبات ہمارے نزدیک محض گفت وشنید کا ذریعہ ہوتے ہیں کبھی کبھار وہ سامنے والے کی زندگی کا کل اثاثہ ہوتے ہیں۔''

''اگر مجھے معلوم ہوتا تو کبھی ان سے یہ سب نہ کہتی۔''

وہ چہروں کو پڑھنے کا ہنر رکھتا تھا جبھی تو اس کے چہرے سے اس کے ڈر کو بھانپ گیا تھا۔

''تم اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی میر ضرار کو جان نہیں پائی۔میں غافل رہنے والوں میں سے نہیں ہوں۔مجھے علم ہے کہ تم نے ہی ان سے ماضی کی باتیں شروع کی تھیں۔اور یہ بھی کہ تم سے

جو ہوا ہے انجانے میں ہوا ہے۔اگر مجھے رتی برابر بھی شک ہوتا کہ تم نے یہ سب جانتے بوجھتے کیا ہے تو تم یہاں بیٹھی مجھے صفائیاں نہ دے رہی ہوتی۔۔یہ یاد رکھنا کہ اگر تم کسی دن اپنے باپ کی طرح کوئی کھیل کھیلتے پکڑی گئی تو اس دن کے بعد سے تم ضرار علی کی زندگی میں کہیں نہیں ہو گی۔کہیں بھی نہیں ابیرہ۔۔۔"

"وہ تو اب بھی نہیں ہوں۔۔"وہ اس کے جملے پر جم سا گیا۔دھڑکنے مدھم ہوتی چلی گئیں اور لہجے کی سختی اڑن چھو۔۔۔

"نہیں ہوں نا۔۔؟"ابیرہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تصدیق کیلئے پھر سے دہرایا جس پر وہ صرف سر ہلا گیا۔

"ہمم۔۔۔"پھر وہ رکا نہیں۔۔لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا اور اسے یونہی اداس چھوڑ گیا۔

نورالعین کی ٹک ٹک کرتی انگلیاں رکئیں۔۔اس نے گردن گھما کر دیکھا تو صبحانی صاحب کو اپنے ساتھ بیٹھے دیکھ کر تھوڑی سیدھی ہوئی اور اپنی شرٹ کو درست کیا۔

"بابا آپ آج آفس نہیں گئے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔ہم نے سوچا کیوں نہ آج اپنی بیٹی کے ساتھ وقت گزارا جائے۔"اس کے چہرے پر

مسکراہٹ پھیل گئی جب کہ اندر دماغ نے گھنٹی بجانی شروع کر دی تھی۔

"نور کیا ہم نے آج تک کبھی آپ پر اپنا کوئی فیصلہ مسلط کیا ہے۔۔۔؟ یا پھر اپنے خوابوں کو زبردستی آپ پر تھوپا ہے۔۔۔۔؟"

"نہیں۔۔ کبھی نہیں بابا۔"

"آپ کو بھروسہ ہے نا کہ آئیندہ بھی کبھی ایسا نہیں کریں گے۔" وہ سمجھنے سے قاصر تھی آیا اس کے دماغ کی گھنٹی صحیح بج رہی ہے یا پھر اس کا گھنٹا خراب ہو گیا ہے۔

"جی بالکل بابا۔" اس نے ٹانگیں سیدھی کیں اور الرٹ ہو کر بیٹھی۔

"ویسے بابا! آپ آج اتنی جذباتی باتیں کیوں کر رہے ہیں۔ سچ پوچھیں تو کب سے دماغ گھنٹی بجا رہا ہے۔" وہ اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ کر ہنس پڑے۔

"وہ اس لئے کہ اب ہم جو آپ سے پوچھنے جا رہے ہیں ہم چاہتے ہیں اس سوال کا جواب آپ ان ساری باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے دیں۔ اور آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہمیں اپنی بیٹی کی خوشی سے زیادہ کچھ عزیز نہیں ہے۔"

"جی بابا! آپ پوچھیں۔"

"بیٹا! آپ کی ماما نے بتایا کہ آپ شادی نہیں کرنا چاہتیں۔ کوئی معقول وجہ۔۔؟" نور نے ہلکی سی آنکھیں گھما کر پاس بیٹھی تہمینہ کو دیکھا "میں نے ایسا کب کہا۔۔" اس نے آنکھوں سے ہی سوال

Kahanifreak.com

کیا جس کا جواب بھی آنکھوں کی گھوری سے ہی نوازا گیا۔

"اسی دن جس دن مہمانوں کے آتے ہی تمہاری دوست کی شادی آن پہنچی تھی اور ابھی تک چل ہی رہی ہے۔"

"حد ہو گئی ہے ماں تو بیٹی کی سہیلی ہوتی ہے۔۔"اس نے پھر سے آنکھوں کی زبانی کہا۔

"نہیں۔۔ میں ماں ہی اچھی۔۔"انہوں نے بھی اشاروں سے ہی جواب دیا۔۔

نورالعین کو اپنی ماں کو شکوہ بھری نظروں سے دیکھتے اور تہمینہ بیگم کو واپس اسے گھوریوں سے نوازتے صبحانی صاحب بخوبی دیکھ چکے تھے۔

"تہمینہ بیگم !آپ ذرا ہمیں اور ہماری بیٹی کو اکیلا چھوڑ دیں۔ ہمیں ڈر ہے کہ آپ کے سامنے وہ ہم سے اپنے دل کی بات نہیں کہہ پائے گی۔"تہمینہ بیگم مسکراتے ہوئے وہاں سے چلی گئیں اور دوسری جانب نورالعین کو بھی سمجھ آگئی تھی کہ آج آر یا پار والا معاملہ ہونے والا ہے۔

"تو بتائیں !پھر ہماری بیٹی کیوں شادی نہیں کرنا چاہتیں۔"

"بابا! کوئی بھی بات نہیں ہے بس ایسے ہی۔۔۔"

"کیا ہماری بیٹی کسی کو پسند کرتی ہیں۔۔۔؟اگر "ہاں"تو آپ مجھے کہہ سکتی ہیں میں اسے خود دعوت دوں گا۔"انہوں نے اپنی بیٹی کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو اس نے اپنے دوسرے ہاتھ سے ان کا ہاتھ تھام لیا۔

Kahanifreak.com

"نہیں بابا کوئی نہیں ہے ایسا۔۔۔"

"تو پھر کیا ہم امید رکھ سکتے ہیں کہ آپ اس بار مہمانوں سے بھاگیں گی نہیں۔" ان سب باتوں کے دوران صبحانی صاحب کے چہرے پر سختی نے کہیں بھی بسیرا نہیں کیا تھا جبکہ نرمی نے پیچھا نہیں چھڑایا تھا۔ اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ان کے بازو کے گرد اپنے ہاتھ باندھتے سر ان کے بازو کے ساتھ ٹکا دیا۔

"آئی لو یو بابا۔"

"بابا آلسو لوز یو گڑیا۔"

"بھابھی! احسان نظر نہیں آرہا۔" اس نے بیگ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! رات کو گھر نہیں آیا تھا اپنے دوستوں کے ساتھ ہوگا۔"

"بھابھی نظر رکھیں! یہ نہ ہو بیٹھے بیٹھائے کوئی نئی مصیبت ڈال دے۔ ویسے بھی میرا بھائی بیچارا اتنا شریف ہے، لگتا ہی نہیں ہے کہ احسان اس کا بیٹا ہے۔" یہ طنز میں لپٹا طمانچہ تھا جو اس نے اپنی بھابھی کو رسید کرنے کی کوشش کی تھی، مگر سامنے بھی ارم تھی اس کی کزن۔

" نظر رکھنے سے کیا ہوتا ہے اولاد نے جو چاند چڑھانے ہوتے ہیں چڑھا ہی لیتی ہے۔ اب خالو جی کو ہی لے لو کتنی سخت طبیعت کے مالک تھے۔۔ سب کہتے تھے عقاب جیسی نظر ہے مگر تم نے ان کی

ناک کے نیچے عشق لڑا ہی لیا ناں۔۔"اس نے جوس کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بھرپور حملہ کیا تھا۔

"ویسے گن تو تم میں ہیں اچھے بھلے ہنستے بستے گھر کو اپنے حسن کے جلوں سے نامراد محبت کی آگ میں جلا ڈالا۔"انہوں نے آخر میں اک "آہ" بھری۔

سامنے اس نے بھی طنز کے تیر چلانے کیلئے لب واہ کئے ہی تھے کہ بھتیجے کو آتے دیکھ کر الفاظ منہ میں ہی روکنے پڑ گئے۔

"ارے !احسان آجاؤ۔ نہیں تو بھابھی نے شاید قسم کھائی ہے آج طعنے دے کر مار ہی دینا ہے" وہ مسکراتے ہوئے ساتھ والے صوفے پر آ گرا۔"کیسی ہیں اور وہ آپ کے شوہر کی بیٹی کیسی ہے۔"

"ٹھیک ہی ہو گی۔"

"لگتا ہے پھوپھا نے آپ کو ملنے سے منع کر رکھا ہے۔"

"مجھے تو تب منع کریں گے جب خود ملیں گے۔ مگر وہ تو خود بھی نہیں ملتے۔"وہ ناگوار خشک لہجے میں بولی۔

"تم یہ بتاؤ تمہارا بھوت اترا کہ نہیں۔؟"اپنے بالوں کی لٹ کو وہ انگلی پر لپیٹتی پوچھ رہی تھی۔

"اس کا حسن کوئی جادو ہے۔۔ پھو پھو جادو۔۔ جس کی ایک جھلک نظر آتے ہی میری حیوانیت

Kahanifreak.com

جاگنے لگتی ہے۔"

"ہاہاہا۔۔۔! عورت تو ویسے ہی کشش رکھتی ہے اور پھر اگر اس کا حسن کسی نامحرم پر آشکار ہو جائے تو قیامت برپا ہو کر ہی رہتی ہے۔۔" دونوں کی باتوں کے بعد رہی سہی کسر ان کے قہقہوں نے پوری کر دی تھی۔

"خدا کو مانو۔۔۔ کوئی شرم لحاظ ہے کہ عزت کے ساتھ ساتھ وہ بھی بیچ ڈالا تھا؟ کہیں سے لگتا ہے کہ تمہارا باپ بڑا شریف انسان تھا۔ اس کی ماں کو تو مار ہی چکی ہو اب اس بچی کو تو زندہ رہنے دو۔" وہ غصے سے کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئیں۔ اس نے اپنی بھابھی کی بات پر منہ بنا کر اپنے بھتیجے کی جانب دیکھا۔

"ارے! پھوپھو چھوڑیں۔ آپ کو تو پتا ہے ذرا پرانے دماغ کی عورت ہیں۔" بس باتوں کا اثر اتنا ہی تھا کہ اک مزاق کا جملہ سب مٹا گیا اور دونوں قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔

ابیرہ اور ضرار نور العین کے پہنچنے سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکے تھے۔ ان ڈور سٹنگ کے بجائے ضرار نے اوٹ ڈور سٹنگ کو ترجیح دیتے ہوئے کونے والے ٹیبل کا انتخاب کیا تھا۔ کونے والے ٹیبل کے انتخاب کا مقصد کچھ خاص تو نہیں تھا مگر وہ وہاں محفل سجائے ان موسیقار سے دوری پر رہنا چاہتا تھا جن کی سر بکھیرتی آوازوں میں کسی اور کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

Kahanifreak.com

ضرار نے بیٹھنے کے بعد دو انگلیوں کو باہم ملا کر بہرے کو اشارہ کیا تو وہ بھاگتا ہوا حاضر ہوا۔۔ بہرے نے اک کارڈ ضرار کو دیا اور دوسرا اس نے ابیرہ کی جانب بڑھایا جس سے وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے انکار کر گئی۔۔ ضرار نے مینیو کارڈ سے نظریں ہٹا کر اس کو دیکھا۔۔ اس کی نظریں داخلی راستیں پر ہی ٹکی ہوئی تھیں یوں جیسے وہ اس کے ساتھ اکیلے بیٹھنے پر زیادہ خوش نہ ہو۔۔ وہ مسلسل موبائل کے کور کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔ کبھی اسے موبائل پر چڑھا دیتی تو کبھی اتار دیتی۔۔ آرڈر لینے کے بعد بہرا چلا گیا تو ضرار پوری طرح اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔ اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑ کر میز پر رکھ دیا۔۔ پتا نہیں ماحول کا فسوں تھا یاں کچھ اور کہ اس کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔۔ ایک طرف اسے ضرار کی گہری آنکھوں میں خود کا عکس اچھالگ رہا تھا۔۔ جبکہ دوسری جانب وہ وہاں سے بھاگنا چاہتی تھی۔۔ وہ خود اپنی کیفیت کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔

ریسٹ روم میں جانے کا کہتی وہ اپنی نشست سے اٹھ کھڑی ہوئی اور ہاتھ بڑھا کر میز پر سے اپنا کلچ اور موبائل اٹھایا۔۔

"ابیرہ۔۔۔" ضرار نے اس کی انکھوں میں دیکھتے کہا۔۔ ابیرہ نے اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھا۔۔ مگر چیزیں واپس میز پر رکھ دیں۔۔

"میں تمہارے متعلق کبھی بھی پر یقین نہیں ہو سکتا۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔؟" وہ واپس بیٹھ گئی۔

"مطلب کہ میں تمہارے بارے میں کسی بھی قسم کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔۔ یہاں تک کہ اس بات کا بھی نہیں کہ آیا تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو یاں نہیں۔۔"

"آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہوں۔۔"

اس نے ابیرہ کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور خاموشی سے ہلکی سی گردن گھما کر اپنے اطراف میں دیکھنے لگا۔۔

"کاش کہ انسان کے پاس کوئی ایسا گیجٹ ہو جس سے وہ سامنے والے کو خود کے ساتھ بات کرنے پر مجبور کر سکے۔۔"ابیرہ نے دل میں سوچا۔۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ اس کی بات کا جواب دے۔۔۔ مگر وہ خاموشی کی چادر اوڑھے بیگانہ بن گیا۔۔ وہ ہمیشہ اس کی خواہشات کے بر خلاف ہی کرتا آیا تھا۔۔

نور العین اچانک سے ابیرہ کی ساتھ والی نشست پر براجمان ہوئی تو اس کا سکتہ ٹوٹا۔۔ ویسے بھی وہ سیٹ پر بیٹھی کم اور گری زیادہ تھی۔ سلام کرنے کے بعد اس نے بیگ سے موبائل نکالا۔۔ تہمینہ بیگم کو کال کر کے اپنے ریسٹورینٹ پہنچنے کی اطلاع دی اور پھر ٹانگ کو ہلانے کا شغل فرمانے لگی۔۔۔

اسے آئے ہوئے دس منٹ ہو چکے تھے مگر زبان ابھی بھی حرکت سے عاجز دکھائی دے رہی تھی۔

Kahanifreak.com

"یار! نورالعین اب بتاؤ گی بھی یا پھر ایسے ہی انتظار کروانے کیلئے بلوایا ہے۔"بلآخر ضرار بول اٹھا۔۔وہ پھر بھی خاموش رہی۔۔ضرار نے اکتا کر ابیرہ کی جانب دیکھا جو خود الجھی الجھی لگ رہی تھی۔۔اس نے بے بسی سے ٹیبل پر ہاتھ مارا اور ایک بار پھر کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے انتظار کرنے لگا۔

"بابا نے کل میری ڈیٹ پلین کی ہے۔"دونوں پشت چھوڑتے آگے کو ہوئے تھے۔

"نور۔۔"ضرار نے اسے گھوری سے نوازا تو وہ بھی اپنی بات کی حمایت میں وضاحت کرتے ہوئے دوبارہ بولی۔

"ایسے مت دیکھو! صحیح کہہ رہی ہوں، بھلا ایسے کوئی بھیجتا ہے اپنی بیٹی کو کسی کے ساتھ ملنے؟"

اس کی رونی صورت دیکھ کر ضرار سے اپنی ہنسی روکنا محال ہونے لگا تھا جب کہ ابیرہ تو یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ کیسے تاثرات دے۔

"اور وہ خوش نصیب کون ہے؟"

"یار پارٹنر۔۔میں اس وقت ہر گز مذاق برداشت کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔"

"اچھا۔۔۔اچھا۔۔۔کون ہے وہ۔"

"معیز۔۔معیز ہے۔جانتے ہو مجھ سے پوچھے بغیر ہی سب فائنل کر دیا۔بتاؤ یار ایسا ہوتا ہے کیا۔"

"میں مان ہی نہیں سکتا ماموں نے تم سے ہو چھا نہ ہو۔"

Kahanifreak.com

"پوچھا تھا ناکہ بیٹا بتاؤ ہے کوئی پسند تو میں دعوت دیتا ہوں اسے کہ آئے اور میری بیٹی کو لے جائے۔"

"تو آپ نے بتایا کیوں نہیں کہ آپ کو رافع۔۔۔بھ۔۔۔"ابیرہ نے جذباتیت کا احساس لئے کہا اور پھر اپنی غلطی کا احساس ہونے پر زبان دانتوں تلے دبائی۔۔

نورالعین نے معصومانہ انداز اپنائے ضرار کی جانب دیکھا۔۔وہ اسے ہی گھور رہا تھا۔۔پھر اس نے ابیرہ کی جانب دیکھا تو وہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی مگر پریشانی سے۔

"واہ۔۔۔مجھے تو آج تک نہیں بتایا کہ تم رافع کو پسند کرتی ہو۔"

"ہاں! تو میں کون سا اسے پسند کرتی ہوں۔وہ تو ابیرہ کو ایسا لگتا ہے کہ مجھے وہ اچھا لگتا ہے۔جب کہ میں نے تو اسے بتایا بھی ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔بھلا مجھ جیسی سوبر لڑکی کو اس رانگھڑ انسان سے کیسے پیار ہو سکتا ہے۔"اس نے بات کرنے کے ساتھ ہی نامحسوس انداز میں یوں ابیرہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا کہ ضرار کو محسوس نہ ہو۔

"تو تمہیں رافع پسند ہے۔"ضرار نے بغیر اس کی تقریر کو کسی خاطر میں لائے اپنا سوال دہرایا۔

"پارٹنر۔۔۔کہا نا نہیں پسند۔۔۔"وہ اپنے سامنے پڑی کیچپ کی بوتل کو زور سے میز پر پٹختی بولی۔

"پھر معیز سے ملنے میں کیا مسئلہ ہے۔بہت اچھا ہے وہ اور ویسے بھی شفقت انکل ماموں کے کافی پرانے دوست ہیں۔"

"مسئلہ ہی مسئلہ ہے۔میں کیسے ایسے ہی کسی کے ساتھ منہ اٹھا کر ملنے چلی جاوں۔"

"کسی کے ساتھ نہیں،اپنے ہونے والے منگیتر کے ساتھ۔۔۔اور عین ممکن ہے شوہر بھی۔۔۔"

اس نے سلاد ٹرے میں سے کھیرے کا ایک ٹکڑا اٹھا کر منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔

"تم اپنے اندازے نہ ہی لگاؤ تو بہتر ہو گا۔انتہائی غلط فیصلہ تھا جو تمہیں یہاں بلا لیا۔ابیرہ ٹھیک کہتی ہے ذرا سی انسانیت نہیں ہے تم میں۔اس کو دیکھو کیسے خاموشی سے سن رہی ہے مگر تم۔۔۔تم تو بد دعائیں ہی دیے جا رہے ہو۔بہت شکریہ فضول قسم کے پارٹنر۔"

کہتے ہوئے وہ اپنا بیگ اٹھاتی ایسے گم ہوئی جیسے جے ایف تھنڈر ہو۔ابیرہ نے اس کے پیچھے جانے کی سعی کی مگر ضرار نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روک لیا۔

"کدھر۔۔۔بیٹھ جاؤ۔"وہ خاموشی سے بیٹھتی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"یہ تم نے دنیا کے سامنے میرے اشتہار کب سے لگانے شروع کر دیے ہیں؟"

"مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔سب کو خود سے ہی پتا ہے کہ آپ کیسے ہیں۔"

"اچھا اور میں کیسا ہوں۔۔؟"

"ایگوایسٹک۔۔ایروگینٹ۔۔روڈ۔۔سٹببورن۔۔"وہ اس کی شان میں مزید کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اس سے پہلے ہی ضرار نے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے اسے خاموش کروا دیا۔۔

"ضروری نہیں ہے کہ ساری وکیبلری مجھ پر ہی استعمال کرو۔۔"

Kahanifreak.com

"میں تو کرنا بھی نہیں چاہتی تھی آپ ہی بضد تھے جاننے کیلیئے۔۔"اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔

"میرے خیال سے تمہیں اپنے الفاظ کا چناؤ محتاط رہ کر کرنا چاہیئے۔۔۔یہ نہ ہو کل کو تمہیں اپنے الفاظ واپس لینے پڑیں۔"کہنے کے بعد وہ تھوڑا پیچھے ہوا اور اس نے نیپکن اپنی ٹانگوں پر بیچھایا۔۔وہ کھانے کے ساتھ انصاف کرنے کی پوری تیاری میں تھا۔۔

ابیرہ نے ایک بار پھر دکھ سے اسے دیکھا اور پھر اسی دکھ کے ساتھ ہنسی۔

"آخر آپ کو اس قدر خوش فہمی کیوں ہے۔آپ تھکتے نہیں ہیں ہر وقت خود کو سراہتے سراہتے۔۔"اس کی بات پر ضرار کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ابیرہ نے اپنے اندر اٹھنے والے غصے کو بجھانے کیلیئے جوس کا گلاس لبوں سے لگایا۔

"مجھے تمہیں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ لاعلمی کتنی بڑی نعمت ہے۔۔آئی بیٹ یو ابیرہ۔۔یو ول ریگریٹ دس۔۔یو ول ابیرہ شفاقت۔۔یو ول۔۔۔"اس نے کانٹے سے اس کی جانب اشارہ کرتے کہا اور پھر واپس اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

ضرار کی آج اسلام آباد میں میٹنگ تھی۔حالات مختلف ہوتے تو وہ رات کی فلائٹ سے جا چکا ہوتا مگر ابیرہ کے حوالے سے اس کا پچھلا تجربہ کچھ خاص اچھا نہیں رہا تھا اس لئے اس نے صبح کی فلائٹ سے جانا اور اسی دن شام کی فلائٹ سے واپس آنے کا فیصلہ کیا تھا۔

Kahanifreak.com

جانے اس بار اس کے دل کو بھی کیا سوجھی تھی جو اسے اس کی نیند سے جگا گیا تھا۔۔ وہ فریش ہونے کے بعد ضرار کے کمرے میں چلی آئی۔ اس نے اس کی نیند خراب نہ کرنے کے پیش نظر آہستہ سے دروازہ کھولا مگر کمرے کی جلتی لائٹ اور ٹیرس کے کھلے دروازے سے اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ بھی جاگ چکا ہے۔۔ اس کے جانے میں ابھی کافی وقت تھا پھر وہ کیوں اتنی جلدی اٹھ گیا تھا۔ خود سے ہی اس کے متعلق سوال کرتی وہ ٹیرس پر چلی آئی جہاں وہ ریلنگ پر ہاتھ رکھے ہوئے آگے کو جھکا کھڑا تھا۔

جب کہ اس کو سوال تو خود کے متعلق کرنا بنتا تھا کہ آخر وہ کیوں آدھی رات کو اٹھ گئی ہے۔۔ اسے تو کہیں جانا بھی نہیں تھا اور جانے والے سے کوئی خاص واسطہ بھی نہیں تھا۔

"می۔۔" بات کرنے کیلئے لب واہ کئے تو جملہ مکمل کرنے سے پہلے ہی انہیں پھر سے سمیٹ لیا۔ ضرار کے چہرے پر ابھرنے والی مسکراہٹ ابیرہ کو بہت عجیب لگی۔

"میں آپ کی چیزیں رکھ دوں۔۔ میرا مطلب ہے آپ کی پیکنگ کر دوں۔۔" اس نے محسوس کیا کہ اب کی بار اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔

"کیوں نہیں۔۔۔ بندہ آپ کا احسان مند ہو گا۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

جب جب اس کے لب پھیلتے تھے تو اس کی آنکھیں بھی چمکنے لگتی تھیں۔۔ ابیرہ نے اک بار پلکیں اٹھائیں تو واپس جھکانا بھول گئی۔ دونوں کی آنکھیں ایک دوسرے کا عکس لیے ہوئے تھیں۔ جہاں

ضرار نے محسوس کیا کہ وہ اپنی آنکھوں میں کئی سوال لئے ہوئے ہے وہیں ابیرہ نے محسوس کیا کہ ضرار کی نظریں اس کی آنکھوں میں سے اس کے دل تک اترنے کی کوشش کر رہی ہیں۔۔وہ ایک بار پھر سے مسکرایا اور کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔ابیرہ بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے کمرے میں آگئی۔

سامان تو کیا رکھنا تھا ابھی کچھ دیر میں روانگی تھی اور شام میں واپسی۔اس کا لیپ ٹاپ اور چارجر وغیرہ بیگ میں رکھنے کے بعد اس نے بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے اسے ٹیبل پر رکھا اور کن اکھیوں سے ضرار کو دیکھا۔۔۔وہ اس سے تھوڑے سے ہی فاصلے پر کھڑا اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔وہ باہر کی جانب بڑھنے لگی تو ضرار نے اس کی کلائی کو پکڑتے ہوئے اسے روک لیا اور پھر آہستہ سے چلتا ہوا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"ابیرہ۔۔دھیان سے تمہارا دل بغاوت کی اڑان بھرنے کیلئے پر تول رہا ہے۔۔اس سے پہلے کہ تم ایسے راستے پر نکل پڑو جہاں سے واپسی ممکن نہ ہو بہتر ہے اس سے پہلے اقدامات کر لو۔۔"

جس بات کیلئے۔۔جس مقصد کیلئے وہ ہر حد سے گزرنے کو تیار تھا آج ویسے ہی حالات بنتے دیکھ کر اسے اس کی فکر لاحق ہونے لگی تھی اور اس کے اظہار سے وہ چاہتے ہوئے بھی خود کو باز نہیں رکھ پایا۔

Kahanifreak.com

"مگر آپ مجھے آگاہ کیوں کر رہے ہیں۔۔آپ کو تو خوش ہونا چاہیے آپ کو اپنے مقصد میں کامیابی کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔" ابیرہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے جواب دیا۔۔وہ بغیر کچھ کہے اس سے دور ہوتا شیشے کے سامنے آکھڑا ہوا۔

"اگر آپ کو میری اتنی ہی پرواہ ہے تو اپنی ضد چھوڑ دیں۔دل سے نبھالیں نا اس رشتے کو۔" اس نے آنکھوں میں آس کے دیے جلائے کہا۔

"نہیں چھوڑ سکتا۔۔میں نے تمہیں کہا تھا مجھے اس نہج پر مت لاؤ مگر تم نے میری بات نہیں سنی۔۔اب وفا کو یقینی بنائے بغیر میں اعتبار نہیں کروں گا۔"

"تو پھر آپ بھی اس بات کو دماغ سے نکال دیں کہ میرا دل کبھی مجھ سے بغاوت کرے گا۔آپ کی خواہش کبھی پوری نہیں ہوگی۔۔میرا دل کبھی آپ کی خواہش نہیں کرے گا۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔" وہ غصے سے دروازہ بند کرتی کمرے سے نکل گئی۔

"تمہارا دل بھی کرے گا بغاوت ابیرہ شفاقت۔۔۔ضرور کرے گا۔۔۔اور ایسا میں تم سے کرواں گا۔" اپنے کپڑے نکالنے کے بعد وہ واش روم کا رخ کر گیا۔

ضرار جب تیار ہونے کے بعد نیچے آیا تو سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے قدم رک گئے۔وہ صوفے پر سمٹی سی بیٹھی سو چکی تھی۔۔۔وہ اس کے انتظار میں تھی مگر طویل انتظار اسے تھکا گیا تھا۔وہ اس کی

منتظر تھی۔۔ مگر وہ بے خبر تھا۔۔

چادر اوڑھے ہونے کے باوجود بھی اس کا یوں خود میں سمٹنا بتا رہا تھا کہ ٹھنڈ کا احساس اسے بے سکون کئے ہوئے ہے۔ وہ اپنا موبائل کوٹ کی پاکٹ میں رکھتا واپس پلٹ گیا۔ جلد ہی اس کی واپسی ہوئی تھی۔ ہاتھ میں کمفرٹر اٹھائے اس نے اس کی جانب پیش قدمی کی۔ کمفرٹر اس کے اوپر ڈالنے کے بعد پلٹنے لگا تو جانے دل میں کیا سمائی کہ وہیں اس کے پاس پنجوں کے بل بیٹھ گیا اور خاموشی سے اس کے چہرے کو تکنے لگا۔

"ابیرہ۔۔ کاش۔۔ کاش۔۔ تم ایک بار عہد وفا کر لو۔۔ کاش تم ایک بار کہہ دو کہ تم اب کبھی بیچ راستے میں چھوڑ کر نہیں جاو گی۔۔ اب سے تمہاری وفا کا حقدار سب سے پہلے میں ٹھہروں گا۔۔ تمہاری محبتیں۔۔ چاہتیں مجھ سے ہوتے ہوئے کسی اور تک پہنچیں گی۔۔"

اپنے ہاتھ کی پشت سے آہستہ آہستہ اس کا گال سہلاتے ہوئے وہ دل میں چھپی خواہشوں کو الفاظ دیتے ہوئے اس کے چہرے کو یوں تک رہا تھا جیسے کوئی بچہ من پسند مگر دسترس سے دور چیز کو آنکھوں میں چمک اور اداسی کے ملے جلے تاثرات لئے دیکھتا ہے۔

"کیا میرا اتنا بھی حق نہیں بنتا کہ اس بار تم پہل کر دو۔۔ یقین جانو تمہارے بڑھے ہاتھ کو کبھی نہیں جھٹکوں گا۔۔ فقط ایک بار۔۔ ایک بار کہہ دو کہ تمہاری وفا سب سے پہلے میرے لئے ہے۔۔ قسم کھاتا ہوں تمہارے قول کی سچائی کو برقرار رکھنے کیلئے تمہیں کبھی کسی امتحان میں نہیں

ڈالوں گا۔۔"

مزید کچھ پل یوں ہی اپنی نظروں سے اس کا ہر نقش دل میں اتارنے کے بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا اور پھر بغیر چاپ پیدا کئے باہر کی جانب بڑھ گیا۔

اس کی آنکھ چیزوں کے تسادم سے پیدا ہونے والی آواز پر کھلی تھی۔ نوراں بوا اپنی جانب سے کافی احتیاط برتتے صفائی کر رہی تھیں پھر بھی ان کے ہاتھ سے پھسلتا ڈیکوریٹڈ گلاس ٹیبل سے ٹکرانے پر آواز پیدا کر گیا۔ ابیرہ نے ادھ کھلی آنکھوں سے ارد گرد کا جائزہ لیا۔

ابیرہ کو اٹھتے دیکھ کر مہک اس کی جانب دوڑی چلی آئی تھی۔ "آپ کیلئے چائے بناوں۔۔۔ الائیچی والی۔۔"

ابیرہ کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ زبردستی مسکرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ آج مہک کا چہکنا بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ لانے کا سبب نہیں بن پایا تھا۔ وہ وہاں سے نفی میں سر ہلاتے اٹھ کھڑی ہوئی اور سلیپر پہنتے ساتھ ہی بوجھل چال چالتے اس نے اپنے کمرے کی جانب قدم بڑھائے مگر پھر چند قدم کا فاصلہ طہ کرنے کے بعد رک گئی اور واپس نوراں بی کی جانب پلٹی۔

"نوراں بی آپ کام کر کے چلی جائیے گا۔۔۔"

"مگر بی بی جی صاحب کہہ کر گئے ہیں کہ جب تک وہ واپس نہیں آجاتے میں تب تک آپ کے

پاس ہی رہوں۔۔۔"

زینے عبور کرتے اس کے قدم پھر سے رک گئے۔ریلنگ پر اس کی گرفت ڈھیلی پڑی۔"کس لئے۔۔۔؟"

"صاحب کہہ رہے تھے آپ کو ڈر لگتا ہے۔۔اس لئے آپ کو اکیلا نہ چھوڑوں۔۔"ان کو پتا نہیں کس بات کی خوشی تھی جو یوں مسکراتے ہوئے بتا رہی تھیں۔۔ابیرہ نے دل ہی میں سوچا۔

"نہیں مجھے ڈر نہیں لگتا۔آپ اپنا کام ختم کرنے کے بعد چلی جائے گا۔۔۔"

وہ سمجھنے سے قاصر تھی آخر اس کی آنکھوں کے جام چھلکنے کو کیوں مچل رہے ہیں۔عموما تو اسے خوش ہونا چاہیئے کہ اسے اتنا خیال۔۔اتنی پرواہ کرنے والا شوہر ملا۔۔بھلا وہ کیسے خوش ہو سکتی تھی یہ جاننے کے بعد کہ اس شخص کا ساتھ تا عمر کا نہیں ہے۔۔

باہر سورج پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا مگر کمرے میں دیکھ کر ایسا گمان ہو رہا تھا جیسے آج سورج نکلا ہی نہ ہو۔کھڑکی کے سامنے موٹے پردے سورج کی کرنوں کے سامنے بندھ باندھے ہوئے تھے۔کمرے میں پہنچ کر لائٹ جلانے کی زحمت کئے بنا وہ بیڈ کی جانب رخ کر گئی۔اور پھر آنکھیں بند کرتے ہوئے سر کراون سے ٹیک دیا۔

"ابیرہ۔۔دھیان سے تمہارا دل بغاوت کی اڑان بھرنے کیلئے پر تول رہا ہے۔۔اس سے پہلے کہ تم ایسے راستے پر نکل پڑو جہاں سے واپسی ممکن نہ ہو بہتر ہے اس سے پہلے اقدامات کر لو۔۔"

گال نم ہوئے اور پھر اسے اپنی گردن پر بھی نمی محسوس ہونے لگی۔

"پوچھوگی نہیں میں اپنا بدلہ کیسے لوں گا۔۔۔؟" اس کے جملے سماعتوں میں گونجنے لگے تو آنسوؤں میں مزید تیزی آگئی۔

"میں تمہارے باپ کو اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دوں گا۔۔۔"

جیسے جیسے اس کے الفاظ گونج رہے تھے ویسے ویسے تکلیف کا احساس بھی بڑھتا محسوس ہو رہا تھا۔ بہتے آنسو لٹوں کو بھی سیراب کرنے لگے تھے۔۔

"ابیرہ شفاقت اپنے الفاظ کا چناؤ محتاط برتے کرو۔۔۔ یہ نہ ہو کل کو تمہیں اپنے الفاظ واپس لینے پڑیں۔"

"نہیں ایسا نہیں ہو گا۔۔"

"ہو گا ضرور ہو گا۔۔ جب تم ضرار کو جانو گی۔۔ جب تم ان سچائی کی مورتوں کے پیچھے چھپے جھوٹ۔۔ فریب کو جان جاؤ گی تب ایسا ہو گا ابیرہ شفاقت۔۔۔"

"نہیں ہو گا۔۔۔" وہ نفی کر رہی تھی اس کے ہر چیلنج کی۔

"ہو گا ابیرہ شفاقت۔۔۔" وہ اس کی جانب سے کی گئی نفی کو بغیر خاطر میں لائے کہہ رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔ نہیں ہو گا۔۔ میں نہیں ہونے دوں گی۔۔۔"

"اور میں ایسا کر کے دکھاؤں گا۔۔۔" اس کی آنکھوں کے سامنے اس کا وہیں چیلنجنگ انداز لہرایا

Kahanifreak.com

تھا۔

وہ اپنی جانب سے ضرار کے ساتھ تکرار کر رہی تھی۔ مگر آنکھیں کھلتے ہی انعم کو سامنے پا کر اسے جلد ہی احساس ہو گیا کہ وہ ضرار کو نہیں بلکہ خود کو ہی باور کروا رہی تھی۔

"کیا نہیں ہونے دیں گی۔۔۔؟" وہ ابھی تک اس کے کندھے پر ویسے ہی ہاتھ رکھے کھڑی تھیں اور وہ ویسے ہی لیٹی ہونقوں کی طرح انہیں دیکھے جا رہی تھی جب پھر سے انہوں نے اس کے کندھے کو حرکت دی۔

ہوش و ہواس میں آتے ہی وہ جلدی سے بیڈ سے اتری اور ان کے گلے آ لگی۔

"آپ۔۔۔ آپ کب آئیں۔۔ کس کے ساتھ آئی ہیں۔۔۔؟ کیا نور العین کے ساتھ آئی ہیں۔۔۔ مجھ سے کہہ دیتیں میں خود آپ کے پاس آ جاتی۔۔"

وہ ایک ساتھ اتنے سارے سوالات سن کر مسکرائیں۔۔ "کیا ایسے تواضع کرتے ہیں ساس کی۔۔۔ آنے دو ضرار کو کان کھینچتی ہوں اس کے تمہیں بھی بالکل اپنے جیسا بنا ڈالا ہے۔۔۔ اتنے سوال۔۔ میں کیا کوئی بچی لگتی ہوں تمہیں۔۔۔"

"آپ بھی تو کبھی کبھی آتی ہیں۔۔ ہمارے ساتھ ہی رہیں۔۔ ساس والا رویہ اپنائیے۔۔ کوئی ڈانٹ ڈپٹ کریں پھر ہی تو سمجھ آئے گی۔۔۔" وہ جھوٹی مسکان لئے بولی۔

"تم تو میری بیٹی ہو۔۔ تمہیں میں کیسے ڈانٹ سکتی ہوں۔۔۔"

Kahanifreak.com

"کیسی بیٹی ہوں جس کے ساتھ آپ رہتی بھی نہیں۔۔۔"اس نے شکوہ کیا۔

"رہنے کو تو رہ جاوں مگر وہ جو پیچھے میری راہ تکتی رہتی ہے۔۔یہاں آنے سے پہلے یہاں سے واپسی کا پوچھتی ہے۔۔۔اس کا میں کیا کروں۔۔۔"

"وہ آپ سے بہت پیار کرتی ہیں۔۔۔"

"اور میں اپنی بیٹی سے۔۔۔"انہوں نے اسے پیار سے خود کے ساتھ لگا لیا۔

"نورالعین نہیں آئی آنی۔۔۔؟"

"آئی ہوں نا۔۔ایسا ہو سکتا ہے کہ پھوپھو میرے بغیر آ جائیں۔۔۔"وہ دروازے کی اوٹ سے ہلکا سا منہ باہر نکالے بولی۔

اور پھر منظر کچھ یوں بنا کہ وہ تینوں بیڈ پر موجود تھیں۔نورالعین نے ابیرہ کے گرد اپنے بازو حمائل کئے ہوئے تھے،ابیرہ نے انعم بیگم کے گرد اور انعم بیگم نے اپنے بازوں کے حلقے میں دونوں کو لیا ہوا تھا۔

آج موسم خوب نوازشیں کر رہا تھا۔پورا آسماں بادلوں کی لپیٹ میں آ چکا تھا۔ہوا بھی ایک وجود سے دوسرے وجود تک محبت کا پیغام پہنچانے میں جٹی ہوئی تھی۔اور پھر کراچی کے موسم کے تو کیا ہی کہنے۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ اور انعم بیگم چائے کے ساتھ ساتھ موسم سے لطف اندوز ہونے کی نیت لئے لان میں چلی آئیں۔ ہوا کے عشق میں ڈوبے پھول لہرا لہرا کر اپنی محبت کی داستاں سنانے لگے تھے۔

"ضرار کیا آج جلدی آفس چلا گیا۔۔۔؟" ان کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ انہیں موسم خاصا پسند آ رہا ہے۔

"نہیں۔۔ وہ تو اسلام آباد گئے ہوئے ہیں کسی میٹنگ کے سلسلے میں۔۔۔"

"تمہیں اکیلا چھوڑ کر۔۔؟" انہیں حیرانی کے ساتھ فکر مندی نے بھی آ گھیرا۔

"ارے نہیں آنی۔۔ وہ صبح میں ہی گئے ہیں اور کہہ رہے تھے کہ شام تک واپس آ جائیں گے۔۔۔"

"تم نے اس سے کہا کیوں نہیں کہ وہ جاتے ہوئے تمہیں ماموں کے ہاں چھوڑ جائے۔۔۔؟"

قید سے نکلنا ناممکن ہو جائے تو پرندے کو اس قید کی عادت ہو ہی جاتی ہے، پھر وہ آہستہ آہستہ تڑپنا چھوڑ دیتا ہے، شور مچانا چھوڑ دیتا ہے۔ وہ صرف دل میں سوچ ہی پائی۔ زبان سے ادائیگی نہ ممکن تھی۔

"یہ لڑکا تمہیں بھی اپنے جیسا کر دے گا۔۔ بس اپنی ہی دنیا میں رہنے والا۔۔ نہ کوئی سنگی ساتھی نہ ہی کوئی دکھ درد بانٹنے والا۔۔ اپنی ذات تک کسی کو رسائی نہ دینے والا۔۔" انہوں نے اک سرد آہ بھری۔۔۔

"مجھ سے بھی کچھ نہیں کہتا۔۔ ڈرتا ہے کہ کہیں مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچا بیٹھے۔۔"

Kahanifreak.com

ان کی آنکھوں میں ابھرنے والے جذبات کو دیکھ کر ابیرہ کو ضرار پر رشک آیا تھا۔ایک ماں کے ہی ایسے تاثرات ہو سکتے ہیں۔۔

"مگر تم اس کے جیسی مت بن جانا بلکہ اس کو خود کے جیسا بنالو۔۔۔دکھوں کا کیا ہے وقت کے ساتھ ساتھ ان کا بوجھ اٹھانے کی عادت ہو ہی جاتی ہے مگر انسان کو کبھی بھی خوشیوں سے منہ نہیں موڑنا چاہئے کیوں کہ یہ چند پلوں کی مہمان ہوتی ہیں دستک کا جواب نہ پا کر پلٹ جاتی ہیں جبکہ دکھ۔۔دکھ تو ہمیشہ ساتھ رہتے ہیں خوشیاں ہوں تو بھی اور نہ ہوں تب بھی۔۔بغیر دستک دئے بلا دھڑک زندگی کو دشوار بنانے چلے آتے ہیں۔۔۔"

بات ختم کرنے کے بعد انہیں ابیرہ کی پھیکی مسکان سے تشویش ہوئی۔

آنکھیں اللہ کی طرف سے ایسی نعمت ہیں کہ جو ان کو پڑھنا سیکھ لیتا ہے وہ سامنے والے کے دل تک رسائی پا لیتا ہے۔ابیرہ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی تھا وہ لاکھ اپنا درد چھپاتی مگر اس کی آنکھیں اس کے اپنوں کے سامنے سارے راز افشاں کر دیتی تھیں۔ ایک طرف ضرار تھا تو دوسری طرف اس کے بابا۔۔ایک طرف اس کا حکم تھا تو دوسری جانب ہمیشہ باپ کی شفقت میں پروان چڑھنے والا وجود جو اب اس شفقت سے محروم ہونے کے سبب بکھرنے لگا تھا۔

کہتے ہیں عورت محبت میں شراکت برداشت نہیں کرتی۔ جبکہ درحقیقت شوہر نہیں برداشت کرتا۔۔عورت شراکت برداشت کرتی ہے جبھی تو بھائی۔۔بیٹے کی صورت میں بڑے شخص کو قبول

کر لیتی ہے۔۔ مگر مرد۔۔ مرد نہیں کرتا۔۔ یہاں تک کہ اسے اس کی اصل سے جدا کر دینے کے بعد بھی ڈومور کا مطالبہ برقرار رکھتا ہے۔۔۔

''مہرو۔۔ آج ہماری گڑیا اتنی اداس کیوں لگ رہی ہے۔۔۔؟"

"نہ۔۔ نہیں تو آنی۔۔"اس نے نظریں چراتے کہا۔

"میں جانتی ہوں میں مریم کی کمی کو تو پورا نہیں کر سکتی مگر آپ مجھے بالکل ویسے ہی عزیز ہیں جیسے مریم تھی اور جانتی ہیں وہ مجھے بہت عزیز تھی۔۔۔"

انہوں نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیتے کہا۔ اسے اس بات پر کوئی شک بھی نہیں تھا بہن عزیز تھی جبھی تو اس کی جدائی کا دکھ اس قدر ان پر اثر انداز ہوا تھا۔

"ب۔۔"وہ کہتے کہتے رکی جیسے اپنے فیصلے پر ایک بار پھر نظر ثانی کر رہی ہو آیا بتائے یا ناں۔۔

" بابا بہت یاد آتے ہیں۔۔ دل کرتا ہے اڑ کر ان کے پاس پہنچ جاوں۔۔۔ کبھی کبھی لگتا ہے کسی دن یونہی ہم میں سے کوئی ایک بغیر ملاقات کئے دوسرے کو ہمیشہ کیلئے الوداع بول جائے گا۔۔۔"اس نے بہت ضبط کا مظاہرہ کیا اور آنکھوں کے جام کو چھلکنے سے روکا۔۔

"اتنا اداس کیوں ہوتی ہیں جائیں ان سے مل آئیں۔۔۔"

"نہیں مل سکتی۔۔ وہ مجھ سے ملنا نہیں چاہتے۔۔۔"

"کیوں نہیں ملنا چاہتے۔۔ بھلا کبھی والدین بھی اپنی اولاد کے ساتھ ملنے سے انکاری ہوئے

ہیں۔۔۔"

"مگر وہ ہیں۔۔وہ ہیں کیوں کہ انہیں ڈر ہے کہ کہیں اس بات سے ناراض ہو کر ضرار مجھے چھوڑ نہ دیں۔۔انہیں ایسا کرنا پڑ رہا ہے اپنی بیٹی کا گھر بچانے کی خاطر۔۔انہیں کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ انہیں ضرار کی دھمکی نے خوفزدہ کر دیا ہے۔۔"

یہاں ضبط نے ٹوٹ جانا مناسب سمجھا اور آنکھوں نے چھلک جانا۔۔۔

"بجو۔۔والدین اپنی بیٹیوں کے نصیب کیلئے کتنی ہی دعائیں کیوں نہ کر لیں۔۔جتنے بھی جتن کر لیں مگر ان کی خوشیاں روٹھ ہی جاتی ہیں۔۔"انعم کی سماعتوں میں اس کی بہن کے کہے گئے جملے ٹکرائے۔۔انہیں ایک پل کو لگا کہ وہاں ابیرہ نہیں ان کی بہن بیٹھی ہے اور وہ ڈھکے چھپے لفظوں میں خود کے اس دنیا سے روٹھ جانے کا بتا رہی ہے۔۔

وہ اس کی جانب لپکی اور اسے خود میں بھینچ لیا۔

"شش۔۔شش۔۔خالہ ہیں ناں وہ اپنی گڑیا کو کچھ نہیں ہونے دیں گی۔۔۔ضرار کو میں دیکھ لوں گی آپ اپنے بابا سے مل آئیں۔۔۔۔"اسے خود سے لگائے وہ اس کے بال سہلانے لگیں۔۔

"رکیں ایسا کریں انہیں یہیں بلا لیں۔۔اور ان کے کھانے کا بھی اہتمام کر لی جیۓ گا ٹھیک ہے ناں۔۔۔؟"

اس نے ان کے بازوں کے حلقے سے جگہ بناتے ہوئے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھتے ہوئے یقین

دہانی کی "کیا میں سچ میں انہیں بلاسکتی ہوں۔۔۔؟"

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ کھیل گئی۔

وہ ٹی وی پر ٹاک شو لگائے اور ساتھ میں موبائل پر سانگز لگائے ہاتھ میں کافی کا کپ تھامے صوفے کی ایک سائیڈ پر سمٹی سی بیٹھی تھی۔اسے آج موسم کچھ سرد لگ رہا تھا۔

اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھی تہمینہ بیگم سمجھ نہیں پا رہی تھیں کہ اس کا دھیان اس وقت ٹی وی پر چلتے ٹاک شو کی جانب ہے یا پھر ہاتھ میں پکڑے موبائل پر چلتے سونگز کی طرف یا ان دونوں سے ہٹ کر اس کی ٹانگوں پر پڑے میگزین پر۔۔

"اللہ ہی سمجھ سکتا ہے اس لڑکی کو۔۔۔"انہوں نے تنگ آکر خود ہی اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا۔

موبائل بجنے لگا تو میگزین کے پیج پلٹتا اس کا ہاتھ تھما۔۔ سکرین پر پارٹنر کا نام جگمگاتہ دیکھ کر وہ مسکرائی۔اس نے فوراسے کال اٹھالی۔۔ سلام میں پہل دوسری جانب سے کی گئی تھی۔۔ دونوں کے بیچ میں ایک منٹ سے بھی کم کی بات ہوئی تھی۔

کال بند ہونے پر اس نے تہمینہ بیگم کی جانب دیکھا جو سوالیہ نظروں سے اسی کی جانب دیکھ رہی تھیں۔

"جی۔۔آپ کے چہیتے کی ہی کال تھی۔۔"وہ صحیح معنوں میں چڑی تھی پہلے اس کی تفتیش اور پھر

Kahanifreak.com

اس کا حکم۔

نورالعین کے یوں چڑنے پر وہ ہنس دیں۔۔ "باجی کا پوچھ رہا ہو گا۔۔۔؟"

وہ بغیر کچھ کہے صوفے سے اٹھتے ہوئے بے زاری سے جوتے پہننے لگی۔

"میں نے کہا تھا نا انہیں وہاں چھوڑ کر نہ آنا۔۔ یاں پھر اسے کال کر کے بتا دینا۔۔"

"وہ کون سا یہاں تھا۔۔ میں نے سوچا پھوپھو کو اچھا لگے گا ابیرہ کے ساتھ وقت گزار کر۔۔"

"نور۔۔ وہ پہلی بار تو نہیں گیا نا شہر سے باہر۔۔ تم جانتی بھی ہو کہ جب بھی وہ شہر سے کہیں باہر جاتا ہے تب وہ اور زیادہ فکر مند ہو جاتا ہے۔۔۔"

"ہاں جی ساری غلطی میری ہی ہے۔۔۔" وہ جلتے بھنتے گاڑی کی چابی اٹھاتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔

جب سے ابیرہ نے اپنے بابا کو کال کر کے بلایا تھا اور شفاقت نے آنے کی حامی بھر لی تھی تب سے اس سے صبر کرنا محال ہو رہا تھا۔ وہ مسلسل چکر کاٹ رہی تھی اور پاس بیٹھی انعم اسے دیکھ کر مسکرائے جا رہی تھیں۔

"مہرو میری گڑیا بیٹھ جاو ایسے تو تھک جاو گی۔۔۔"

"نہیں آنی۔۔ مجھ سے صبر نہیں ہو رہا۔۔ بس جلدی سے بابا پہنچ جائیں۔۔۔" بات کرتے کرتے اس کی زبان گیٹ کھلنے کی آواز پر رکی اور پھر وہ کھلکھلا اٹھی۔

Kahanifreak.com

"آنی۔۔ باب۔۔ بابا آ گئے۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی وہ گیٹ کی جانب بھاگی۔

اس نے بھاگتے ہوئے اپنے اور ان کے بیچ کے فاصلے کو کم کیا اور ان کے گلے جا لگی۔انہوں نے بھی اسے اپنی شفقت کے حصار میں لے لیا۔

"بابا کیسے ہیں آپ۔۔ میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔۔ بہت زیادہ۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں میری گڑیا۔۔ تم کیسی ہو۔۔"ابیرہ نے ان سے الگ ہوتے ہوئے ان کے ہاتھ کو تھام لیا۔

"آپ کو مجھ سے بالکل بھی پیار نہیں ہے نا بابا جبھی آپ ایک۔۔ ایک بار بھی مجھ سے ملنے نہیں آئے۔۔۔"

وہ ان کے ہر سوال کو نظر انداز کرتی فرط جذبات میں اپنے ہی سوالات پوچھے جا رہی تھی۔

"آئیں میں آپ کو آنی سے ملواتی ہوں۔۔۔"

وہ اپنے باپ کا ہاتھ تھامتے آگے بڑھنے لگی مگر شفاقت نے قدم نہیں اٹھائے۔ابیرہ نے محسوس کیا کہ انعم بیگم کو اپنے سامنے پا کر ان کی گرفت ابیرہ کے ہاتھ پر پہلے ڈھیلی پڑی اور پھر اس کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

"باجی وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔ میں نے ان کیلئے سب کو چھوڑ دیا۔۔ سب کو۔۔۔"اس نے لپک کر اپنی بہن کو سہارا دیا تھا۔

Kahanifreak.com

"میری وفا اتنی بے مول کیوں ٹھہری بجو۔۔۔؟"

انعم نے اپنی بہن کی فریادوں کی بازگشت کو روکنے کیلئے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے۔۔۔ مگر ساری کوششیں بے سود جا رہی تھیں۔۔ فریاد کرتی۔۔ دوہائیاں دیتی ان کی بہن چلا رہی تھی۔

دو فٹ دور کھڑی ابیرہ کو اپنے پاؤں کی نیچے سے زمین نکلتی محسوس ہونے لگی۔ وہ تو اسی میں الجھ کر رہ گئی۔۔ کیوں۔۔ کیسے۔۔

"اپنی نفسانی خواہش کے عوض اس نے میری محبت کو بیچ دیا۔۔۔ کیوں بجو۔۔۔؟" سکت ختم ہونے کے سبب انعم زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔ وہ اپنی پوری قوت لگاتے ہوئے کانوں پر ہاتھ رکھے اپنی بہن آوازوں کو دبانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ مگر وہ آوازیں اور تیز ہوتی جا رہی تھیں۔

"بجو۔۔ آج جائز تعلقات ناجائز کے سامنے ہار گئے۔۔ بجو محرم رشتے بے وقت ہو گئے۔۔ بجو نامحرم کی لذت محرم کی مٹھاس کھا گئی۔۔" آنکھوں کے سامنے ارد گرد کے منظر دھندلا گئے ۔۔ اگر کچھ دکھائی دے رہا تھا تو فریاد کرتی بہن۔۔ غم میں آہیں بھرتی ہوئی۔۔

"بجو۔۔ سچائی کی بولی لگا کر وہ حسن کی دیوی خرید لایا۔۔" ماضی کے لہراتے مناظر ان کے ہواسوں کو جکڑنے لگے۔

"میری محبت۔۔ میری وفاداری اس کے حسن کے سامنے ہار گئی۔۔"

پھر جانے کہاں سے ان میں اتنی ہمت آئی کہ وہ یک دم اٹھ کھڑی ہوئیں اور دروازے کی جانب

بھاگیں۔اس سے پہلے وہ دہلیز پار کرتیں ابیرہ نے انہیں روک لیا۔اس کیلئے انہیں روک کر رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔جانے ان میں اس قدر طاقت اچانک کہاں سے آگئی تھی کہ ابیرہ بھی ان کے سامنے کمزور پڑنے لگی تھی۔"مریم۔۔۔مریم۔۔۔مجھے چھوڑ کر مت جاو۔۔۔"وہ حلق کے بل چلاتے فریاد کر رہی تھیں۔۔

"مہرو۔۔مریم جا رہی ہے۔۔مریم۔۔مہرو مریم چلی جائے گی۔۔۔"وہ سامنے کی طرف دیکھتے ہوئے خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھیں۔وہ اس قدر پر یقین لہجے میں اپنی بہن کو آوازیں لگا رہی تھیں کہ ایک پل کو ابیرہ کو بھی لگا کے اس کی ماں شاید سچ میں وہاں کھڑی ہوں۔مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔

"مریم اپنی بجو کو چھوڑ کر مت جاو۔۔۔"وہ خود سے کچھ فاصلے پر موجود سفید کپڑوں میں ملبوس اپنی بہن کو چیخ چیخ کر دہائی دے رہی تھیں جن کے گرد نور کی روشنی ہالہ بنائے ہوئے تھی کہ اسے چھوڑ کر نہ جائے مگر ان کی بہن ہاتھ ہلا کر مسکراتے ہوئے واپسی کا سفر کرنے کی تیاری میں تھی۔۔

"مریم مم۔۔۔۔۔۔۔"ان کی چیخ اس قدر بلند آواز تھی کہ گیٹ سے پار نور ان کی آواز سنتے ہی بھاگتی ہوئی وہاں پہنچی۔۔انعم کو یوں بے قابو ہوتے دیکھ کر اسے حالات سمجھنے میں مشکل نہیں ہوئی۔

"پھ۔۔پھوپھو۔۔۔دیکھیں میں نور۔۔۔"وہ ان کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں کہنے

لگی مگر وہ تو کچھ دیکھ ہی نہیں رہی تھیں ان کی نظریں وہیں ٹکی ہوئی تھیں جہاں کچھ دیر پہلے ان کی بہن کھڑی ہوئی تھی۔

"وہ چلی گئی۔۔مریم مجھے چھوڑ گئی۔۔"

نورالعین وہاں سے اٹھتی شفقت کے سر پر آ پہنچی۔"خدا کا واسطہ ہے چلے جائیں یہاں سے۔۔۔اور اگر اپنی اور ابیرہ کی خیریت چاہتے ہیں تو دعا کریں پھوپھو کو کچھ نہ ہو۔۔۔۔"

اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتی ابیرہ کی آواز پر وہ واپس انعم بیگم کی جانب بھاگی۔

"ن۔۔نور۔۔۔آنی بیہوش ہو گئی ہیں۔۔۔"

بورڈ روم میں میٹنگ چل رہی تھی۔وہ اس فن کا ماہر تھا۔۔وہ ایسے الفاظ اپنی زبان سے ادا کرنے کا عادی نہیں تھا جن کے بارے میں وہ پر یقین نہیں ہوتا تھا اور یہی بات سامنے والے کی مات کا سبب بنتی تھی۔وہ لاجکس پر بات کرتے مستقبل کی ویسی ہی عکس بندی کرنا جانتا تھا جیسا سامنے والا دیکھنا چاہتا تھا۔

اس نے کبھی بھی اپنی نجی زندگی کو کاروباری زندگی پر حاوی نہیں ہونے دیا تھا۔اور آج بھی وہ اپنے اندر اٹھتے طوفان پر قابو پانے میں سفل رہا تھا مگر اس چکر میں وہ اب تک دو سے تین منرل واٹر کی بوتلیں اڑا چکا تھا۔

Kahanifreak.com

اس نے قریبا دو گھنٹے پہلے نور العین کو کال کی تھی اور کہا تھا کہ وہ انعم بیگم کے پاس پہنچ کر اسے کال کرے لیکن اب تک اس کا کوئی جواب نہیں آیا تھا۔اپنی کرسی کو ہلکے سے پیچھے کرتے وہ اٹھنے ہی جارہا تھا کہ اس کے موبائل پر بیپ ہوا۔وہاں سے اٹھنے کا ارادہ ترک کرتے وہ پھر سے بیٹھ گیا اور اب موصول ہونے والا پیغام دیکھنے لگا۔

نور العین نے اسے میسج کیا تھا۔۔"پاٹنر میں پھوپھو کے ساتھ ہی ہوں۔۔وہ آرام کر رہی ہیں۔۔۔"

ضرار کو اس کے میسج کے بعد بھی تسلی نہیں ہوئی تھی۔۔وہ دل کی زبان سمجھ سکتا تھا جو اسے بار بار کچھ برا ہونے کا عندیہ دے رہی تھی۔وہ ہاتھ کو مٹھی کی صورت باندھے ہلکے سے ٹیبل پر مارنے لگا

۔

"ضرار صاحب۔۔لگتا ہے اس بار آپ کو ہمارا پروپوزل پسند نہیں آیا؟کچھ الجھے الجھے دکھائی دے رہے ہیں۔۔"

"نہیں۔۔اگر مجھے آپ کا پروپوزل پسند نہ آتا تو میں کبھی بھی اس پر ڈسکشن کیلئے اپنا وقت اور پیسہ برباد کر کے یہاں نہیں آتا۔۔"

"تو پھر آپ کو یقینا کوئی اور مسئلہ درپیش ہے۔۔"سامنے بیٹھے شخص نے بات کرنے کے ساتھ ہی گلاس ڈور میں سے دیکھتے ہوئے باہر موجود آفس بوائے کو اشارہ کیا۔

Kahanifreak.com

"ہو سکتا ہے سفر کی تھکان کی وجہ سے آپ کو ایسا لگ رہا ہو۔۔" وہ بڑے اچھے طریقے سے خود کو جھوٹ سے بچا گیا تھا۔ جس پر سامنے بیٹھا شخص مسکرائے بنا نہیں رہ سکا۔

وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر ان کے پاس آیا اور مصافحہ کرنے کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"ان شاءاللہ اگلی ملاقات پھر میرے آفس میں ہوتی ہے۔۔"

"مگر میرا تو خیال تھا کہ آپ ہائی ٹی کے بعد ہمارے ساتھ ڈنر کیلئے چلیں گے۔۔"

"ابھی تو میری فلائٹ کا وقت ہونے والا ہے۔۔ مگر اگلی بار ضرور۔۔"

ساری فارمیلیٹیز نبھانے کے بعد وہ باہر نکل آیا۔ جس چہرے پر کچھ دیر پہلے مسکان جدا ہونے سے انکاری تھی اب اس چہرے پر خوف واضح دکھائی دے رہا تھا۔ وہ مسلسل کال ملا رہا تھا مگر نہ تو ابیرہ اٹھا رہی تھی اور نہ ہی نورالعین۔۔ ہر بار بیل جاتی اور پھر خود ہی ہار مانتے ہوئے بند ہو جاتی۔۔ آفس سے نکلنے کے بعد سے کال ملانے کا سلسلہ شروع ہوا تھا جو کہ اب ائیرپورٹ پہنچ جانے کے بعد بھی جاری تھا۔

اس کا بس چلتا تو وہ بورڈنگ پاس ملتے ہی جہاز کو اڑا لے جاتا۔۔ مگر کبھی کبھی قسمت بہت بے بسی کی مار مارتی ہے۔۔ جہاں ہمیں اشاروں میں سمجھا دیتی ہے کہ کچھ برا ہونے جا رہا ہے وہیں ہمارے ہاتھ پاؤں یوں باندھ دیتی ہے کہ ہم چاہتے ہوئے بھی اس برا ہونے کو روک نہیں پاتے۔

وہ ویٹنگ ایریا میں موجود اپنا سر پیچھے کو گرائے سوچوں کی وادی میں اترا ہوا تھا جب اس کا موبائل

بجنے لگا۔۔۔امید کی بجھتی لو ایک بار پھر سے جل اٹھی۔۔اس نے جلدی سے موبائل اٹھا کر کال اٹھانی چاہی مگر سامنے جگمگاتے نام نے اس کے خدشوں پر مہر ثبت کر دی۔اس کی ساری ہمت جواب دے گئی۔۔وہ بھاگنا چاہتا تھا ہر اس امتحان سے جو اس کا منتظر تھا۔۔اس نے کال کاٹنے کے بعد موبائل کو واپس کوٹ کی پاکٹ میں رکھ دیا اور جہاز کی روانگی کا انتظار کرنے لگا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رافع کی پریشانی میں اب اضافہ ہونے لگا تھا۔۔ضرار اس کی کال نہیں اٹھا رہا تھا اور یہی بات اس کو سکون نہیں لینے دے رہی تھی۔اسے شام میں ہی تہمینہ کی کال آئی تھی۔ہمیشہ کی طرح انہوں نے رافع کو کال کر کے ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔وہ جانتی تھیں اگر اس وقت کوئی ضرار کو سنبھال سکتا ہے اور کسی بھی قسم کے فیصلے سے باز رکھ سکتا ہے تو وہ رافع ہی ہے۔اور تب سے ہی وہ ضرار سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔پہلی کال پر تو اس نے کال کاٹ دی تھی اور اس کے بعد سے اس کا موبائل بند آ رہا تھا۔جب وہ اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کر لینے کے بعد بھی اس سے رابطہ کرنے میں ناکام رہا تو اس نے واپس سے تہمینہ کا نمبر ملایا۔

"السلام و علیکم آنٹی۔۔میرا ضرار سے رابطہ نہیں ہو پا رہا۔۔کیا وہ واپس آ چکا ہے۔۔؟" وہ بہت احتیاط سے ناپ تول کر بول رہا تھا۔

"نہیں بیٹا ابھی نہیں آیا۔۔" ان کی آواز اس بات کا پتا دے رہی تھی کہ وہ رو رہی ہیں۔

Kahanifreak.com

"انعم آنٹی کیسی ہیں۔۔"

کبھی کبھار ہم جواب جانتے بوجھتے بھی اس امید سے سوال کر بیٹھتے ہیں کہ شاید ہر بار کی طرح یہاں بھی قسمت ہمیں ہرانے کیلئے کوئی حربہ اختیار کر جائے جو ہماری فتح کا سبب بن جائے اور ہمیں سامنے سے وہ جواب نہ ملے جو ہم جانتے ہیں۔

"وہ ٹھیک نہیں ہیں۔۔رافع۔۔اگر باجی کو کچھ ہو گیا تو ضرار۔۔"

نہ تو وہ اپنی بات مکمل کر پائی تھیں اور نہ ہی اس نے پوری ہونے کا انتظار کیا تھا۔وہ جو کہنے جا رہی تھیں اس کا تصور بھی اس کیلئے محال تھا۔

"نہیں۔۔آنٹی ایسا نہیں ہو گا۔۔اس نے بہت صبر کیا ہے اللہ اس کے صبر کو یوں بے وقت نہیں ہونے دے گا۔۔۔"

"رافع تم آ جاو۔۔اگر اس نے غصے میں آکر کچھ الٹا سیدھا کر دیا۔۔۔ابیر۔۔ابیرہ کے ساتھ یا اس کے باپ کے ساتھ۔۔تم جانتے ہو نا اس کا غصہ کس قدر برا ہے۔۔۔"

"جی آنٹی میں کل ان شاءاللہ آپ کے پاس ہوں گا۔۔آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔" وہ خاموش ہو گئیں۔دونوں انتظار اور صبر کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

وہ اپنے گھر آنے کے بجائے سیدھا صبحانی ویلا آیا۔۔اس کی چھٹی حس جس خطرے کی نشاندہی

Kahanifreak.com

کر رہی تھی اس کے بعد وہ جانتا تھا کہ اس وقت اپنے گھر جانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ گارڈ نے اس کی گاڑی کا ہارن سنتے ہی گیٹ واہ کر دیا۔ گاڑی کے رکتے ہی وہ بھاگ کر دروازہ کھولنے آیا۔۔ ضرار نے ہاتھ کے اشارے سے ہی اسے واپس پلٹ جانے کو کہا اور سر سیٹ کی پشت سے ٹیک دیا۔۔ لاکھ کوشش کرنے کے بعد بھی وہ خود میں اتنی ہمت نہیں جٹا پا رہا تھا کہ اندر جا کر دیکھ سکے آیا ویسا ہے بھی یاں نہیں جیسا وہ سوچ رہا ہے۔۔ یونہی سر ٹیکے اس نے آنکھیں موند لیں۔۔

"کب تک۔۔ کب تک میر ضرار یوں بیٹھے رہو گے۔۔ کیا تمہارے یوں بھاگنے سے جو حقیقت ہے وہ بدل جائے گی۔۔ اگر یوں بیٹھے رہنے سے حال کو ماضی سے بدلا جا سکتا تو آج لوگ یادوں میں نہ جی رہے ہوتے۔۔"

وہ ہمت جٹانے کی ناکام سی کوشش میں مصروف تھا جب اپنی جانب کا گیٹ کھلنے کی آواز پر اس نے ویسے ہی سیٹ کی پشت سے سر ٹیکے گردن گھما کر دیکھا۔

"ضرار میری جان۔۔ تمہاری فلائٹ کا وقت تو سات بجے کا تھا پھر اتنی دیر کدھر لگا دی۔۔۔"

تہمینہ نے پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے پوچھا۔ وہ اس سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھیں۔۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ان کی آنکھوں میں اتری نمی کو وہ دیکھے۔ مگر وہ مسلسل ان کے چہرے کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ جانتی تھیں وہ کبھی بھی خود سے اندر آنے کی ہمت نہیں کر پائے گا۔۔ پہلے بھی جب کبھی انعم بیمار

ہوتی تھیں وہ یونہی گھر کے باہر گھنٹوں گاڑی میں بیٹھا رہتا تھا۔پھر تہمینہ بیگم آکر اس کی ہمت بندھاتیں تب جاکر وہ ان کے ساتھ گھر کے اندر آپاتا۔۔

"چلو آو اندر چلو۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"

وہ خاموشی سے ان کے ساتھ چل دیا۔اس میں تو اتنی سی بھی ہمت نہ ہوئی کہ وہ اتنا ہی پوچھ سکے اب اس کی ماں کیسی ہیں۔۔

پورچ سے انعم صاحبہ کے کمرے تک کا سفر طے کرنے کے دوران وہ خود کو کافی حد تک سنبھال چکا تھا۔وہ آہستہ سے ناب گھماتا کمرے میں داخل ہوا اور پھر اپنی ماں کے پاس پہنچ کر پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔

اتنے سارے دکھ جھیلنے کے بعد بھی ان کے چہرے پر کسی قسم کی سختی نہیں دکھائی دیتی تھی۔ان کے چہرے پر آج بھی ویسی ہی نرمی تھی جو وہ اپنے بچپن میں دیکھا کرتا تھا۔اس نے ان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے اس پر بوسہ دیا۔

"انعم۔۔تم جانتی ہو تمہیں کیا چیز اوروں سے مختلف بناتی ہے۔۔"اس کے بابا اس کی ماں کا ہاتھ تھامے ہوئے ان سے پوچھ رہے تھے۔

جس پر اس کی ماں نے نفی میں سر ہلایا تو وہ پھر سے کہنے لگے۔

Kahanifreak.com

"تمہارا ہر وقت کھلکھلاتا چہرا۔۔ تمہارے لبوں کا ہر وقت پھیلے رہنا۔۔ کبھی بھی اپنے چہرے کی اس روشنی کو ماند نہ پڑنے دینا۔۔ بھلے کچھ ہی پل کیلئے سہی مگر یہ مجھے ہر دکھ بھلا دیتی ہے۔۔ ایسا لگتا ہے جیسے ہر دکھ ہر غم کہیں دور جا سویا ہو۔۔۔"

ان کا چہرا ان کی باتوں پر مزید کھلنے لگتا تھا۔ ان کا ہاتھ چھوڑنے کے بعد وہ اپنے بیٹے کے پاس آئے جو وہیں تھوڑی دور بیٹھا اپنے کھلونوں سے کھیلنے میں مصروف تھا۔ اس کے سر پر بوسہ لیتے ہوئے وہ اس سے مخاطب ہوئے۔

"میری آنکھوں کو ٹھنڈک بخشنے والے میرے شہزادے۔۔ کبھی بھی اپنی ماں کو دکھی نہ کرنا۔ اس کے چہرے پر چھانے والے دکھ کا سبب تم نہ بننا۔"

ضرار کی آنکھوں کے سامنے اس کی اپنے باپ کے ساتھ آخری ملاقات کا منظر لہرایا۔

"مجھے معاف کر دیں بابا میں ہزار کوششوں کے باوجود بھی غموں کو ماما سے دور نہیں رکھ پایا۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔"

اس کے آنسو اس کی ماں کے ہاتھ کو بھگو رہے تھے۔ کچھ پل یونہی ان کے ہاتھ کو تھامے خود کے چہرے کے ساتھ لگائے وہ وہیں بیٹھا رہا اور پھر ایک آخری بار ان کے ہاتھ پر بوسہ دینے کے بعد باہر کی جانب بڑھ گیا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

Kahanifreak.com

گھر میں اس قدر خاموشی تھی کہ مانو سوئی بھی زمیں پر لگتی تو اس سے پیدا ہونے والی آواز کو شور کردرجہ دیا جاتا۔لاونج میں صرف ایک ہی چیز تھی جو بلا خوف وخطر اپنا ساز بجا رہی تھی اور وہ دیوار پر نصب گھڑی تھی جس کی چھوٹی سوئی گیارہ اور بڑی سوئی چھ کے ہندسے پر تھی۔ سیڑھیوں پر سے قدموں کی چاپ سنائی دی تو سب نے سیدھے ہوتے ہوئے بیک وقت سیڑھیوں کی جانب دیکھا ما سوائے ابیرہ کے۔۔

پتا نہیں اس پر خوف کے اثرات زیادہ غالب تھے یا شرمندگی کے۔۔ مگر جو بھی تھے وہ اس کو نظریں اٹھانے نہیں دے رہے تھے۔

ضرار کی خاموشی کسی آنے والے طوفان کا عندیہ دے رہی تھی۔ فریج میں سے بوتل نکال کر وہ میز کے پاس آیا اور گلاس کو سیدھا کرتے ہوئے اس میں پانی انڈیلنے لگا۔ تہمینہ بیگم نے صبحانی صاحب کو بات کرنے کا اشارہ کیا جس کو وہ بڑے طریقے سے نظرانداز کرتے ہوئے پہلو بدل گئے۔انہوں نے ابیرہ کی جانب دیکھا جو مسلسل اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی۔ جبکہ نورالعین کی بھی حالت کچھ خاص مختلف نہیں تھی۔

ضرار نے ضبط کرنے کے لئے پانی کا گلاس لبوں سے لگایا۔۔ پانی کا پہلا گھونٹ ہی اسے گلا چیرتا محسوس ہوا۔اس نے گلاس وہیں میز پر پٹخ دیا مگر کیا ایسا ممکن تھا کہ چیزیں اس کے غصے کی تپش کی نظر نہ ہوتیں۔۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس نے دوبارہ اسے گلاس کو اٹھایا اور دیوار پر دے مارا۔۔

وہاں موجود سبھی لوگوں کو اس سے اسی قسم کے رویے کی توقع تھی۔ ایرہ کو اس کے غصے کا بخوبی اندازہ تھا مگر اس قدر خطرناک ہو سکتا ہے اس کا اندازہ نہیں تھا جبھی تو کانچ کی آواز کے ساتھ ساتھ اس کی بھی چیخ گونجی۔ وہ غصے سے بالوں میں ہاتھ چلاتے چکر کاٹنے لگا۔ پوچھنے کیلئے لب کھولتا مگر پھر زبان سے الفاظ ادا نہ ہونے کی صورت میں واپس انہیں بند کر لیتا۔ اس کی حالت سمجھتے ہوئے تہمینہ اس کے پاس چلی آئیں اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے تسلی دینے کی سعی کی۔

"ضرار۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ میری جان۔۔" اس سے پہلے وہ تسلی کے مزید بول بولتیں اس کی نظر میں اس قدر شکوے دیکھ کر چپ ہو گئیں۔

وہ تہمینہ سے دور ہوتا ہوا نور العین کے سر پر آ پہنچا۔ "نور العین۔۔ تم۔۔ تم ماما کو وہاں لے کر گئی تھی۔۔ اور جب لے کر گئی تھی تب وہ بالکل ٹھیک تھیں پھر ایسا کیا ہوا وہاں کہ و۔۔ وہ۔۔ وہ۔۔"

وہ بے بسی کی انتہا پر تھا۔ ضبط بھی محال تھا اور زبان بھی بولنے سے انکاری تھی۔

"نور۔۔" اس کے خاموش رہنے پر وہ دھاڑا مگر پھر بھی وہ خاموش رہی۔ وہ غصے سے ایک بار پھر چکر کاٹنے لگا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ چاہے کتنا بھی چیخ لے وہ تب تک بات نہیں کرے گی جب تک وہ انسانوں کی طرح اس سے بات نہیں کرے گا اور اس وقت وہ کسی صورت پر سکون نہیں ہو سکتا تھا۔ جب کچھ نہ سوجھی تو اس نے صبحانی صاحب کا رخ کیا۔

"صبحانی صاحب میں اپنی ماں کو آپ پر بھروسہ کر کے یہاں چھوڑ کر گیا تھا۔۔"

Kahanifreak.com

"ضرار۔۔۔" وہ بات کرنے کیلیئے اس کے پاس آئے۔ضرار نے ہاتھ کے اشارے سے ان کو وہیں روک دیا۔

"میاں صاحب آپ اپنی بہن کی حفاظت بھی نہیں کر سکے۔۔۔؟ کیا میں نے زبردستی انہیں یہاں چھوڑا تھا۔۔؟ میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں انہیں اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں مگر آپ نے ہر بار یہ کہہ کر روک دیا کہ آپ اپنی بہن کو خود سے جدا نہیں کرنا چاہتے۔۔۔ کیا وہ سب محض جذباتی باتیں تھیں۔۔؟"

"تم سنو گے تو ہی میں۔۔۔"

اس نے ہاتھ کی پشت سے ٹیبل پر موجود سبھی چیزوں کو ایک ہی دھکے میں زمین بوس کر ڈالا۔

"نہیں۔۔اس بار میں کچھ نہیں سنوں گا۔۔مجھے صرف یہ جاننا ہے کہ وہاں کیا ہوا۔۔۔" وہ آج سب لحاظ بالائے طاق رکھے ہوا تھا۔اس قدر خاموشی کے سبب اس کے چلانے کی آواز چار سو گونج رہی تھی۔

"ضرور بتاؤں گا۔۔ مگر اس سے پہلے تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا ہوگا کہ تم سب جاننے کے بعد کوئی بھی جذباتی قدم نہیں اٹھاؤ گے۔۔"

ابیرہ کے خوف میں مزید اضافہ ہوا۔

"میں سن رہا ہوں صبحانی صاحب۔۔۔" اس کے انداز میں کسی بھی قسم کی تبدیلی نہ پا کر انہیں ہی

ہار ماننی پڑی۔اور پھر وہ سارا قصہ اس کے گوش گزار کر گئے۔

"واہ۔۔نور واہ۔۔"اس نے اپنے ہاتھ ہوا میں بلند کئے اور پھر نیچے گرا دئے گو کہ اس کی عقل پر افسوس ہو رہا ہو۔

"آپ لوگوں نے ہر بار میرے مخالف جا کر اس کی طرفداری کی۔۔"وہ ابیرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔"میں نے آپ لوگوں کو کتنی بار منع کیا کہ اس پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔۔اس کی رگوں میں جس شخص کا خون دوڑ رہا ہے وہ اسے کبھی وفا نہیں کرنے دے گا۔۔۔مگر نہیں آپ لوگوں نے قسم کھائی ہوئی ہے ہمیشہ ایک ہی شخص کے ہاتھوں رسوا ہونے کی۔۔۔"

"ضرار۔۔تم بھول رہے ہو جس سے متعلق تم یہ سب کہہ رہے ہو وہ کس کے وجود کا حصہ ہے۔۔کیا تمھیں زیب دیتا ہے تم مریم کی اولاد کے متعلق۔۔"

"اوہ ماموں پلیز۔۔۔میں اب آپ کی ان باتوں میں آنے والا نہیں ہوں۔۔آپ پھر سے مریم خالہ کو بیچ میں لا کر اس کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔؟اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی۔۔؟"

اس نے اس کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے ان کے سامنے دھکا دیا۔

"اس کی۔۔۔؟"

Kahanifreak.com

"ضرار ابھی ان باتوں کو رہنے دو۔۔ابھی انعم کے ٹھیک ہونے کی دعا کرو۔۔رحم کرو کہ شاید تم پر بھی رحم ہو جائے۔۔"

"نہیں کرنا مجھے اب رحم۔۔"وہ پھر سے دھاڑا۔"میں تھک چکا ہوں معاف کرتے کرتے اور بدلے میں خسارہ اٹھاتے اٹھاتے۔۔تھک گیا ہوں یہ سنتے سنتے دعا کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔انہیں سب یاد آ جائے گا۔۔ایک د۔۔دن۔۔ان کی تکلیف ختم ہو جائے گی۔۔۔"

اس کا چہرا بھیگ چکا تھا۔اس نے ہاتھ کی پشت کو لبوں پر رکھ کر ایک لمبی سانس لی۔

"تم۔۔چلو میرے ساتھ۔۔۔"

"ضرار کدھر لے کر جا رہے ہو اسے۔۔۔؟"صبحانی صاحب کو ہمت ہارتے دیکھ کر انعم بیچ میں آئیں۔

"ممانی۔۔شاید آپ نہیں چاہتیں کہ اب ماں یہاں مزید رکیں۔۔۔؟"

اس نے انعم کی موجودگی کو ابیرہ کی روانگی سے مشروط کیا تو وہ خاموش ہو گئیں۔۔انعم صاحبہ کی ایسی حالت نہیں تھی کہ وہ ان کو یہاں سے بھیجنے کا خطرہ مول لیتیں۔۔

ابیرہ اپنے ہاتھوں کی مدد سے پوری قوت لگائے ہوئے خود کو ڈیش بورڈ کے ساتھ ٹکرانے سے بچانے کی کوشش کر رہی تھی۔عین ممکن تھا اگر وہ ایسا نہ کرتی تو اس کا سر سیدھا ڈیش بورڈ سے جا

ٹکراتا۔

"ضرار پلیز گاڑی آرام سے چلائیں ایکسیڈنٹ ہو سکتا ہے۔۔"

وہ مسلسل ایک ہی گردان جاری رکھے ہوئے تھی مگر سامنے والے کو اس وقت کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا۔ اس کے سر پر اس وقت صرف جنون سوار تھا۔۔ گھر کے باہر ہی گاڑی روکتے ہوئے وہ اتر کر اس کی جانب آیا اور گیٹ کھولتے ہوئے بازو سے پکڑ کر اسے باہر نکالتے ہوئے گھر کی جانب بڑھ گیا۔

گھر کے اندرونی حصے میں پہنچتے ہی ضرار نے اسے دھکا دیتے ہوئے زمین پر پٹخا۔۔۔ پسینے کی لہریں اس کی پڑپڑیوں سے ہوتے ہوئے اس کے گال بھگو رہی تھیں۔۔ اس نے اپنے کالر کے پاس بٹن کو نوچتے ہوئے کھینچا تو وہ دور جا گرا۔۔ ابیرہ کی نظروں نے اس کا پیچھا کیا۔۔ پھر اس نے بے چینی سے اپنی شرٹ کو مزید کھولا۔۔ اور اک لمبا سانس اندر کھینچا۔۔

"منع کیا تھا نا اس بے غیرت انسان کو سامنے مت لانا۔۔؟"

"ضرار۔۔ میرے با۔۔" ضرار کو اپنی جانب غصے سے بڑھتا دیکھ اس نے بات مکمل کرنے کی جسارت نہیں کی۔

"ہرگز۔۔ ہرگز میرے سامنے باپ کی راگ نہ الاپنا۔۔ میری طرف سے تم اور تمہارا باپ جہنم میں جاو۔۔"

Kahanifreak.com

"مجھے قسم سے نہیں پتا تھا کہ یہ سب ہو جائے گا۔۔"

دونوں کی آنکھیں نم تھیں۔۔ایک کی تکلیف کے باعث۔۔اور دوسرے کی خوف کے باعث۔۔ایک جو گزری تھی اس پر آنسو بہا رہا تھا تو دوسرا جو ہونے جا رہا تھا اس پر۔۔

"تمہیں نہیں پتا تھا۔۔ہاں تمہیں نہیں پتا تھا۔۔تم کہو گی اور میں مان لوں گا۔۔ہیں ناں" وہ استہزائیہ ہنسا۔

"مجھے وہ بہت یاد آ رہے تھے۔۔آنی نے کہا انہیں بلا لوں تو میں نے انہیں بلوا لیا۔۔"

"اتنی معصوم تم اور تمہارا باپ۔۔پہلے تمہارے باپ کی خود غرضی کی نظر کسی کی زندگی ہو گئی اور اب تمہاری خود غرضی کی وجہ سے میری ماں۔۔"اس نے چلاتے ہوئے سامنے پڑا واسلک زمین پر دے مارا۔۔

"کاش۔۔کاش۔۔اس وقت میری پرورش میری تم سے م۔۔کاش۔۔ابیرہ کاش میں تمہیں اسی وقت اپنی زندگی سے نکال سکتا۔۔کاش میں تمہیں ہماری زندگیوں سے ہمیشہ کیلیے باہر پھینک سکتا۔۔کاش آنی کی جگہ تم اور تمہارا باپ مر چکے ہوتے۔۔" بولتے ہوئے اس نے تیزی سے اس کی جانب پیش قدمی کی۔۔

"کیوں ابیرہ کیوں۔۔ہر بار میرے ساتھ ہی کیوں۔۔تم سے آخر میں نے مانگا ہی کیا تھا۔۔وفاداری۔۔سچائی۔۔وعدے کی پاسداری۔۔۔کیا تمہارے لئے یہ دینا بھی ممکن نہیں

تھا۔۔۔؟"

اس کا غصہ کسی قدر ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا۔۔وہ مٹھیوں کو بھینچے ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔اس کے بازوں کی رگیں ضرورت سے زیادہ واضح ہو رہی تھیں۔۔

"پلیز پانی پی لیں۔۔"

ابیرہ نے جلدی سے پانی کا گلاس اس کے سامنے کیا۔۔ضرار نے ایک منٹ سے بھی پہلے اسے کرچی کرچی کر ڈالا۔پانی کے ساتھ ساتھ خون کی بوندیں بھی فرش پر بہتی چلی گئیں۔۔

"ضرار۔۔"ابیرہ اس کا ہاتھ دیکھنے آگے بڑھی ہی کہ اس نے اسے پکڑ کر دیوار سے لگا دیا"پتا ہے میرا دل اس وقت کیا چاہ رہا ہے۔۔میرا دل کر رہا ہے تمہاری سانسیں میں خود اپنے ہاتھوں سے چھین لوں۔۔میرا دل کر رہا ہے میں خود کو شوٹ کر دوں۔۔ابیرہ شفاقت۔۔ہم دونوں میں سے کوئی ایک مر کیوں نہیں جاتا۔۔شاید دوسرے کو سکون آجائے۔۔"اس نے آخر پر بے بسی سے چلاتے اپنا ہاتھ دیوار پر مارا۔۔

"کیسے۔۔کیسے میں پھر سے بیوقوف بن گیا۔۔کیسے پھر سے اپنی ماں کو تمہارے بھروسے چھوڑ دیا۔۔یارر۔۔کیسے۔۔کیسے میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی ماں کو جہنم میں جھونک دیا۔۔کیوں میں نے پھر سے تمہاراا اعتبار کیا۔۔۔"

کہنے کے ساتھ ساتھ وہ زمین پر بیٹھتا چلا گیا اور اپنے بالوں کو ہاتھوں میں جکڑ لیا۔اس کے ہاتھ سے

Kahanifreak.com

بہتی خون کی بوندیں اس کے چہرے پر سے ہوتے ہوئے زمین رنگین کرنے لگی تھیں۔۔

"میں قسم کھا کر کہتا ہوں ابیرہ اگر میری ماں کو کچھ ہوا تو میں تمہارے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچ لوں گا۔۔اور اگر ایسا نا کر پایا تو خدا کی قسم خود کی جان خود ہی لے لوں گا۔۔ مگر یہ یاد رکھنا ان سب سے پہلے تمہارے باپ کو اس کے کیئے کی سزا ضرور دوں گا۔۔"ابیرہ نے ضرار کی آنکھوں میں خون اترا دیکھا تھا۔۔شفاف مگر لال انگارہ ہوتی آنکھیں۔۔وہ بھی بے بسی سے وہیں بیٹھ گئی۔

کچھ دیر بعد ضرار اپنے کمرے سے باہر آیا تو ابیرہ ویسے ہی چادر لپیٹے سر ہاتھوں میں گرائے صوفے پر بیٹھی تھی۔۔

"پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس جو سامان بھی لینا ہے جلدی لو اور چلو۔۔"

"ک۔۔کہاں۔۔"ابیرہ نے آنکھوں میں حیرانی لئے اس کی جانب دیکھتے سوال کیا۔

"تمہارے باپ کے ہاں۔۔ تمہیں بہت شوق تھا نا۔۔"وہ اس سے نظریں ملائے بغیر بات کر رہا تھا۔

"ن۔۔نہیں مجھے نہیں جانا۔۔"وہ فوار سے بولی۔

"میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے۔۔سامان لینا ہے تو لو۔۔نہیں تو ایسے ہی چھوڑ آؤں گا۔۔"ضرار نے انگلی اٹھاتے ہوئے درشتی سے کہا۔

Kahanifreak.com

وہ صوفے سے اٹھتی ہوئی عین اس کے سامنے آکھڑی ہوئی اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی۔ "آپ مجھے چھوڑ رہے ہیں۔۔؟"

وہ اب بھی اس سے نظریں ملانے سے احتراز برت رہا تھا۔ "ابیرہ۔۔اس وقت سوال مت کرو۔۔ اور اب شاید کچھ پوچھنے اور بتانے کو رہا بھی نہیں ہے۔۔"

"ابھی تو سب ہے ضرار۔۔ مگر اس کے بعد کچھ نہیں رہے گا۔۔آپ کا صرف اک جملہ یہ طے کر دے گا کہ آج کے بعد ہمارے بیچ کچھ بچے گا یاں نہیں۔۔آپ مجھے چھوڑ رہے ہیں۔۔؟" اس کی باتوں نے ضرار کو اس کی جانب دیکھنے پر مجبور کر دیا۔۔ کوئی بھی ابیرہ کی آنکھوں کو پڑھ کر بتا سکتا تھا کہ وہ یہاں سے جانا نہیں چاہتی۔۔ مگر جس کو پڑھ کر سمجھ لینا چاہئے تھا وہ چہرے پڑھنا بھول چکا تھا۔۔

"ضرار پلیز۔۔" ابیرہ نے التجائی لہجے میں کہا جس کو وہ نظر انداز کرتا باہر نکل گیا۔

سارا رستہ دونوں کے بیچ کوئی بات نہیں ہوئی۔ گھر کے سامنے پہنچ کر اس نے گاڑی روک دی۔۔ نہ تو اسے رکنے کا کہا اور نہ ہی چلے جانے کا۔۔ بس خاموشی سے انتظار کرنے لگا۔۔

لاکھ کوششوں کے باوجود بھی وہ خود کو۔۔ خود کی نظروں کو روک نہ پائی تھی۔۔ نہ ہی اس آس کو جو دل کو مجبور کر رہی تھی کہ ایک بار۔۔ ایک بار اس کے چہرے کا طواف کر لیا جائے شاید معافی

مل جائے۔۔شاید محبوب کے چہرے پر بھی کوئی رنج کے آثار مل جائیں۔۔مگر وہ نظریں پھیر چکا تھا۔۔

نہ ہی اللہ کی امان میں دیا اور نہ ہی کوئی امید کا دیا جلتا چھوڑا۔۔

اس نے نظر ڈالنا بھی گوارا نہ کیا تو وہ بھی بغیر کچھ کہے گاڑی سے اتر گئی۔اس کی چال سے صاف ظاہر ہو رہا تھا وہ ہر قدم اس آس سے اٹھا رہی ہے کہ ابھی اس کا نام ہوا میں گونجے گا اور خاموشی کا فسوں ٹوٹ جائے گی۔۔ابھی اس تاریکی میں وہ اس کو چھوڑنے سے انکاری ہو جائے گا۔۔مگر ایسا ممکن نہیں تھا قدرت کبھی اپنے قانون سے انحراف نہیں کیا کرتی۔۔ خزاں کے موسم میں کبھی بہار نہیں آیا کرتی۔۔

ضرار وہیں رکا رہا جب تک ابیرہ گھر کے اندر نہیں چلی گئی۔۔وہ اس کا پلٹ کر خود کو دیکھنا محسوس کر سکتا تھا مگر اس بار اس کا دماغ نرم پڑنے پر راضی نہیں ہو رہا تھا۔

محب کیا کریں ان کے یوں تڑپنے کا۔۔

یہ ہجر کا روگ انہی کے سبب تو ہے۔۔

اس کے جاتے ہی وہ سٹیرنگ پر ہاتھ مارتے ہوئے چلایا۔۔ مگر اب وہاں کوئی نہیں تھا جو اس بات کا شاہد ہوتا کہ بچھڑنے کا دکھ اسے بھی تھا۔وہ انجان نہیں تھا اس کی آنکھوں میں جلتے اس آس کے دیئے سے۔۔

Kahanifreak.com

وہ عہد غم کی کاہش ہائے بے حاصل کو کیا سمجھے

جو ان کی مختصر روداد بھی صبر آزما سمجھے

یہاں وابستگی واں برہمی کیا جانیے کیوں ہے

نہ ہم اپنی نظر سمجھے نہ ان کی ادا سمجھے

فریب آرزو کی سہل انگاری نہیں جاتی

ہم اپنے دل کی دھڑکن کو تری آواز پا سمجھے

تمہاری ہر نظر سے منسلک ہے رشتہ ہستی

مگر یہ دور کی باتیں کوئی ناداں کیا سمجھے

نہ پوچھو عہد الفت کی بس اک خواب پریشاں تھا

نہ دل کو راہ پر لائے نہ دل کا مدعا سمجھے

فیض احمد فیض

وہ خاموش بوجھل چال چلتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی۔شفاقت کی آواز پر اس کے قدم رک گئے۔

"ابیرہ۔۔میری جان اتنی رات کو آپ یہاں۔۔؟"

وہ جانتے تھے اب کی بار جو غلطی ہوئی ہے اس کی معافی نہیں ہو گی مگر اس کی اتنی بڑی سزا ہو گی ۔۔اس کی دھمکی محض دھمکی نہ ہو گی اس کا نہوں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔

ابیرہ کے پاس کہنے کیلیئے کچھ بھی نہیں تھا۔۔وہ یونہی بغیر پلٹے کھڑی رہی۔۔اس میں اپنے باپ کا سامنا کرنے کی ہمت بھی نہیں تھی۔

"ابیرہ۔۔کہ۔۔کہیں زرراز نے آپ کو چھوڑ تو نہیں دیا۔۔"

"بابا۔۔چھوڑا تو ان کو جاتا ہے جن کو کبھی اپنایا ہو۔۔"ان کے دل میں اٹھتے سبھی سوالات کا ایک جملے میں جواب دے کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔وہ وہیں صوفے پر بیٹھ گئے۔۔

"بے بسی تو یہ ہے کہ میں تمہیں یہ بددعا بھی نہیں دے سکتا تمہاری آنے والی اولاد بیٹی ہو۔۔پھر تم ہماری تکلیف کا اندازہ لگا سکو۔۔ہم تو مکافات عمل کا سوچ کر بھی سکون نہیں کر سکتے۔۔کمینے انسان قسمت تمہیں بھی بے بسی کی موت مارے۔۔تم چاہ کر بھی اپنے ساتھ برا کرنے والے کو بددعا نہ دے سکو۔۔۔"

صبحانی صاحب کا بے بس چہرا اس کے سامنے آیا تھا۔۔وہ بھی بے بس تھا۔۔اپنی بیٹی کی تکلیف کا سبب وہ بنا تھا۔۔وہ بددعا بھی نہیں دے سکتا تھا۔۔سامنے اس کی بیٹی کا شوہر تھا۔تو کیا مکافات عمل کی چکی چلنا شروع ہو چکی تھی۔

آج وہ کسی ایسے شخص کے پاس نہیں جانا چاہتا تھا جو اسے اچھائی۔۔ صبر کا پاٹ پڑھاتا۔۔ وہ اب کسی صورت اپنے دل پر جبر کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔ بچپن سے لے کر اب تک اس نے کیا ہی کیا تھا سوائے صبر کرنے کے۔۔ مگر اب وہ ثمر کے انتظار میں مزید مشقت اٹھانے سے انکاری تھا۔

یونہی دل کو بے سکون لئے وہ صبحانی ویلا چلا آیا۔۔ جس وقت وہ گھر میں داخل ہوا فجر کی اذانیں ہو رہی تھیں۔ اپنے کمرے میں آتے ساتھ ہی اس نے گھڑی اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور وضو کرنے چلا گیا۔ واپس آکر فرائض کی ادائیگی سر سے اتارنے والے انداز میں کرنے کے بعد وہ انعم بیگم کے کمرے میں آگیا جہاں وہ اب بھی ویسے ہی دنیا سے بیگانہ سو رہی تھیں جیسی حالت میں وہ چھوڑ کر گیا تھا۔

کرسی کو بہت احتیاط سے بغیر شور کئے اس نے اٹھا کر بیڈ کے پاس رکھا اور اس پر بیٹھتے ہی ان کا ہاتھ تھام کر اپنے سینے کے اوپر رکھ لیا۔ آنسو پھر سے رواں ہو چکے تھے۔ آنکھیں بند کئے اس نے بھی آج ان آنسوؤں کو بہہ جانے دیا۔

صبح سب سے پہلے انعم کے کمرے میں نور العین آئی تھی۔ ضرار کو یوں اپنی ماں کا ہاتھ تھامے دیکھ کر اسے اپنے بھائی پر بے پناہ ترس آیا۔ اس نے ہمیشہ بڑی بہن کا فرض نبھاتے ہوئے اس کی ہر مشکل کو آسان کرنے کی کوشش کی تھی مگر اس بار۔۔ اس بار وہ ان سب کی وجہ بنی تھی۔

اسے پتا ہی نہیں چلا کے کب وہ اس کے پاس جا ٹھہری اور اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔ چونکی تب جب وہ اس کی اس حرکت پر آنکھیں کھولتے ہوئے سیدھا ہوا۔

"ضرار۔۔" وہ اتنا کہہ کر ہی خاموش ہو گئی۔ اس کو معافی مانگتے ہوئے بھی شرمندگی ہو رہی تھی۔

"ٹھیک ہے۔۔ قسمت کو شاید یہی سب اور یونہی منظور تھا۔۔ یہ تکلیف مجھے ہر صورت برداشت کرنی ہی تھی۔۔۔" ضرار نے اپنی ماں کے چہرے کو دکھ بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مگر مجھے اس سب کا ذریعہ نہیں بننا چاہئے تھا۔۔" نور العین جانتی تھی وہ اس کے ساتھ ناراض نہیں ہو گا اور یہی بات اسے مزید شرمندہ کر رہی تھی۔

ضرار کرسی سے اٹھ کر گھڑی پہننے لگا۔ "تمہیں ہی بننا تھا اور تم بن گئی۔۔ کاش کہ ہمارے اختیار میں ہوتا اور ہم اپنے پیاروں کو خود میں یوں سمیٹ لیتے کہ پھر خوشیوں کے سوا کوئی دوسری چیز انہیں چھو نہ پاتی۔۔ اگر مستقبل پر ہمارا اختیار ہوتا تو ہم کبھی اپنے چاہنے والوں کو تکلیف نہ پہنچنے دیتے۔۔۔ مگر نہ تو ہم مستقبل کو جان سکتے ہیں اور نہ ہی حال کو بدل۔۔"

"تم۔۔ تم آئیندہ ہم سب پر بھروسہ نہیں کرو گے نہ ضرار۔۔۔؟"

"نور العین بعض اوقات بھروسہ کرنا ہماری مجبوری بن جاتا ہے۔۔" وہ گھڑی کو پہننے کے بعد فون اٹھاتا دروازے کی جانب بڑھا۔

"تو تمہارا مطلب ہے اگر پھوپھو کو یہاں چھوڑنا تمہاری مجبوری نہ ہوتی تو تم کبھی ہم پر بھروسہ

نہیں کرتے۔۔ تمہیں ہم پر اب یقین نہیں رہاناں۔۔۔" وہ رو دینے کو تھی۔اسے خوف نے آگھیرا تھا کہ وہ اب کبھی اپنے دوست۔۔اپنے بھائی کی آنکھوں میں خود کیلئے محض بے اعتباری ہی دیکھے گی۔

وہ سب کے ساتھ رات سے کتنا تلخ ہو رہا تھا۔۔جب کہ وہ جانتا تھا کہ یہ سب غلطی تو کر سکتے ہیں مگر دغا نہیں دے سکتے۔

اس کی بات سن کر ضرار دروازے میں ہی رک گیا۔۔پھر خود کی تکلیف کو پس پشت ڈالتے ہوئے واپس اس کے پاس چلا آیا اور اس کے سر کے گرد ہاتھ رکھتے اسے خود کے ساتھ لگا لیا۔

"آئی ایم سوری یار۔۔میں تمہارے ساتھ بہت زیادہ تلخ ہو گیا۔۔بھول گیا تھا کہ میری بہن۔۔میری پارٹنر کبھی بھی کچھ ایسا نہیں کر سکتی جس سے مجھے تکلیف ہو۔۔۔"

وہ کچھ نہ بولی تو ضرار اس کو تنگ کرتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔"چلو ہٹو بھئی ابھی مجھے ائیر پورٹ سے کسی کو لینے جانا ہے۔۔۔"

"کس کو۔۔۔"نور العین بھی اس کے پیچھے آئی۔

"ہے کوئی۔۔۔"اگلا سوال داغے جانے سے پہلے وہ سیڑھیاں عبور کرتا لاونج کے دروازے سے پار ہو چکا تھا۔

Kahanifreak.com

رافع بغیر کوئی تاخیر کئے پہلی فلائٹ سے ہی پاکستا پہنچا تھا۔وہ جانتا تھا اس کا دوست اس وقت کرب کی کونسی منازل طے کر رہا ہو گا۔دوسری جانب ضرار بھی اسے لینے خود آیا تھا۔

"تم ٹھیک ہو۔۔"گاڑی میں بیٹھنے کے بعد رافع نے ہی بات میں پہل کی جبکہ ضرار کا ارادہ خاموش رہنے کا ہی تھا۔

"نہیں۔۔"ضرار نے صاف گوئی سے کام لیا۔۔اور اگر وہ جھوٹ بول بھی دیتا تو یہاں کوئی فائدہ نہیں ہونے والا تھا۔

"جانتا تھا تم ٹھیک نہیں ہو گے۔۔اچانک سے ایسا کیا ہو گیا کہ وہ پھر سے یوں بیمار ہو گئیں۔۔" تہمینہ بیگم نے اسے ساری بات نہیں بتائی تھی بس انعم کی طبیعت کا بتا کر اسے یہاں آنے کا کہا تھا۔

"جب قسمت ہی خراب ہو تو کوئی کیا کر سکتا ہے۔۔"وہ منہ میں بڑبڑایا مگر رافع نے اس کی بڑبڑاہٹ سن لی۔

"کچھ لوگ آپ کی جڑوں میں بیٹھ جاتے ہیں۔۔کہنے کو تو اپنے ہوتے ہیں مگر اپنوں کا بھیس لئے منافقوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیتے ہیں۔۔"بات کرنے کے ساتھ اس نے زور سے ہارن دیا۔

"کیا ہو گیا یار سگنل بند ہے۔۔۔"

رافع اس کے طنزیہ جملے اچھے سے سمجھ سکتا تھا اور ان جملوں میں چھپی اس کی نفرت اور غصے کو بھی۔اس لئے واپس مدعے پر آیا۔

Kahanifreak.com

"تم کہیں بھابھی۔۔"

رافع کا سوال مکمل ہونے سے پہلے ہی ضرار نے اپنا حکم سنایا۔

"یار ابھی نہیں۔۔ابھی مجھے اس سے جڑے کسی موضوع پر بات نہیں کرنی۔۔میں پہلے ہی ضبط کے آخری مراحل پر ہوں۔۔اس سے پہلے تم لوگوں کی زبانی بار بار اس کا زکر سن کر میں مزید چڑ کر کوئی سخت قدم اٹھا بیٹھوں بہتر ہے اس پر بات ہی نہ کی جائے۔۔"

ساری بات کو نظرانداز کرتے ہوئے اس کے دماغ نے صرف ایک ہی لفظ کو ہائی لائیٹ کیا تھا بالکل ویسے جیسے کوئی طالب علم کتاب پر سبھی اہم چیزوں کو چھوڑ کر باقی پوری کتاب کو ہائی لائٹ کر دے

۔

"مزید۔۔مزید سخت قدم۔۔مطلب تم مانتے ہو کہ ان کے حق میں کیا گیا تمہارا فیصلہ سخت ہے۔۔۔"

"ہر وہ فیصلہ سخت ہی ہوتا ہے جو سامنے والے کی مرضی پر نہ ہو۔۔"ضرار نے سامنے سے نظر ہٹا کر رافع کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جیسے اس کو اس سے اس فضول حرکت کی امید نہ ہو۔

رافع اس کے جواب پر کچھ بول ہی نہ پایا۔۔۔جب کوئی اور بات نہ بن پائی تو اس کے جواب پر ہنستے ہوئے باہر دیکھنے لگا۔

" تھینکس یار تو آگیا۔تو نہیں جانتا مجھے تیری کس قدر ضرورت تھی۔۔"ضرار نے کار پورچ میں

داخل کرتے ہوئے کہا۔

"ویسے تو بندہ ہر وقت حاضر ہے۔۔ مگر تو نہیں جانتا کہ میں جانتا تھا تجھے میری ضرورت ہے۔۔"

رافع نے ایک ادا سے دروازہ کھولتے ہوئے کہا تو ضرار اس کی ادا پر مسکرا کر رہ گیا۔اتنی تکلیف میں وہی ایک تھا جو آج اس کے چہرے پر مسکراہٹ کا سبب بنا تھا۔

وہ کبھی یہاں نہیں آئی تھی۔۔یا یوں کہا جائے صبحانی صاحب اور ضرار کے علاوہ ان کے خاندان میں سے کوئی بھی وہاں آج تک نہیں آیا تھا۔آج وہ پہلی بار آئی تھی۔۔بہت ہمت جٹا کر۔۔بغیر کسی کو بتائے۔۔ابیرہ اسے اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے آئی۔

"تم لوگ شروع سے ہی اس گھر میں رہتے ہو۔۔۔؟"نورالعین نے اس کے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"ہمم۔۔مجھے تو یہی یاد ہے۔۔کیوں۔۔۔؟"

نورالعین کی نظریں دیوار پر لگی مریم کی تصویر پر ٹک گئیں۔وہ کہیں سے بھی اتنی کمزور تو نہیں لگتی تھیں کہ یوں کسی شخص کی محبت میں اس حد تک چلی گئیں کہ اپنی زندگی ہی ہار دی۔

"ماما نے بتایا تھا جہاں پھوپھو لوگ رہا کرتی تھیں وہ حویلی نما گھر تھا۔۔مگر یہ تو ویسا نہیں ہے بس اس لئے۔۔"

Kahanifreak.com

"پھو پھولوگ۔۔ یا پھو پھو۔۔۔" ابیرہ نے اس کی تصیح کی۔۔ نورالعین اس کی نا سمجھی کو نظر انداز کر گئی۔

"آنی کیسی ہیں۔۔؟" ابیرہ نے نظریں نیچی کیئے اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ویسی ہی ہیں جیسا چھوڑ کر آئی تھی۔۔۔"

"عین۔۔ مجھے معاف کر دو۔ میری وجہ سے ضرار تم پر بھی چلائے۔۔"

"بس تم عین نہ کہو باقی سب ٹھیک ہے۔۔۔" اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی ہنس دی۔ "سخت چڑ ہے مجھے اس عین سے۔۔۔"

"نور۔۔ کیا وہ مجھے چھوڑ دیں گے۔۔۔؟" وہ ابھی بھی اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھتے ہی پوچھ رہی تھی۔

"تم چاہو تو اسے ایسا کرنے سے باز رکھ سکتی ہو۔۔۔" نورالعین نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایسا آپ کو لگتا ہے۔۔ وہ اب کبھی میری شکل دیکھنا نہیں چاہیں گے۔۔" اس کی آنکھیں ایک بار پھر بھر آئیں۔

"ابیرہ وہ ابھی غصے میں ہے اور غصے سے کہیں زیادہ وہ تکلیف میں ہے۔۔ اس کی امیدیں ٹوٹی ہیں۔۔"

"کسے معلوم یہ خزاں کبھی جھٹے ہی نہ۔۔"

نورالعین نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا۔

"جب خزاں آتی ہے تو وہ صرف پیڑ پودوں کو ہی متاثر نہیں کرتی بلکہ ان پیڑ پودوں سے منسلک ہر چیز کو اداس کر دیتی ہے۔ درختوں سے پتے جھڑنے لگتے ہیں تو ان پر مسکن بنائے پرندے بھی ہجرت کرنے لگتے ہیں۔۔ دیکھا جائے تو خزاں میں بظاہر صرف پتے جھڑتے ہیں۔۔ مگر درحقیقت ان کا ادھوراپن ہر شہ کو اداس کر دیتا ہے۔۔۔"

وہ اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے صرف خزاں تمہارے وجود پر اتری ہے جبکہ اس نے تمہارے ساتھ جڑی ہر شہ۔۔ ہر رشتے۔۔ ہر انسان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔۔ اگر تم اداس ہو تو سکون میں وہ بھی نہیں ہے۔۔ فرق صرف اتنا ہے تمہارے اور میرے دل پر جو بیتی ہے زبان پر لے آتے ہیں اور وہ دل پر بیتی کو الفاظ کی زبان نہیں دیتا۔۔۔ وہ خاموش رہ کر کڑھتا رہتا ہے۔۔"

ناامیدی کی آندھی سے محبتوں کے بجھتے دئے کو اس نے جلتا رکھنے کی اپنی سی کوشش کی تھی۔

خزاں نے جذبات کے جو رنگ پھیکے کر ڈالے تھے اس نے بہار کے سنگ ان پر محبت کا رنگ چڑھانے کی کوشش کی تھی۔۔ کبھی نہ پھیکا پڑنے والا رنگ۔۔

صبحانی ویلا میں رافع کا بڑا پرجوش استقبال کیا گیا تھا۔ دروازے پر موجود گارڈ سے لے کر گھر میں

کام کرنے والی آیا جی تک سب کے چہرے پر اسے دیکھ کر مسکراہٹ در آئی تھی۔سب کو سلام کرنے کے بعد وہ دونوں ڈائننگ روم میں آ گئے جہاں تہمینہ صاحبہ بڑی جی جان سے میز کو آنے والے کہ شایان شان بنانے میں جتی ہوئی تھیں۔

وہ دونوں دروازے پر ہی رک گئے اور مسکرا کر انہیں دیکھنے لگے۔ضرار نے کندھوں کو حرکت دیتے ہوئے رافع کو اشارہ کیا"دیکھ لو بھئی۔۔ہمارے ہاں ایک داماد کی یونہی خاطر مدارت کی جاتی ہے۔۔"

"یہاں تم داماد ساس کا رشتہ پکا کر لو اور جن کے ساتھ تار ملنے چاہئں ان کو خبر تک نہیں۔۔۔"

"وہ بیٹھی دلا رہی ہو گی کسی کو آس۔۔۔"دکھ۔۔ تلخی۔۔۔تکلیف کی آمیزش لئے لہجہ میں اس نے کہا۔

اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے بعد وہ اگے بڑھ گیا۔۔رافع اس کی حالت پر افسوس ہی کر سکا۔

ضرار کو کرسی کھینچ کر بیٹھتے دیکھ کر وہ اپنے پیچھے دیکھے بغیر بولیں"ضرار۔۔تم تو رافع کو لینے گئے تھے ناں۔۔؟"

وہ مسکرا دیا اور انہیں اپنے پیچھے دیکھنے کا اشارہ کیا"جی لینے گیا تھا اور لے بھی آیا۔"

تہمینہ صاحبہ پلٹیں۔۔رافع انہیں ہی دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔سلام کرتے ہوئے انہوں نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

Kahanifreak.com

"ایسی کیا ناراضی کہ پردیس جا کر بھول ہی گئے۔۔ کبھی دل نہ کیا کہ مل ہی آو ہم سے۔۔؟"

"ایسی بات نہیں ہے۔۔ آپ کو تو ڈیڈ کا پتا ہے بس مجھے لے کر اور پروٹیکٹو ہیں۔۔۔"

"وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک ہیں آخر ان کا نقصان بھی تو نا قابل برداشت تھا۔۔۔" وہ اپنی ہی جوت میں بول گئیں مگر پھر جلد ہی انہیں احساس ہو گیا۔ "آج سب کچھ تمہاری پسند کا بنوایا ہے۔۔۔"

"اب میں آپ سے یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اس تکلف کی ضرورت نہیں تھی۔۔ مروت اپنی جگہ مگر آپ کے ہاتھ کا کھانا اس کو ناں نہیں کی جا سکتی۔۔۔" رافع نے نوالہ منہ میں رکھتے ہی بھرپور مزح لیتے ہوئے دل سے ان کی تعریف کی۔

ابیرہ کے ہاں سے وہ سیدھا ضرار کی طرف آئی تھی۔ گھر پہنچتے ہی اسے پتا چلا کہ وہ بیسمنٹ میں ہے جس پر وہ بھی وہاں کا رخ کر گئی۔۔۔ سیڑھیوں پر گھپ اندھیرا تھا۔۔ اس نے اپنے بیگ میں سے موبائل نکالنے کے بعد ٹارچ آن کی اور موبائل کی روشنی کیئے زینے اترنے لگی۔۔ سیڑھیوں کے بیچ اس کے قدم شیشے کے ٹوٹنے کی آواز پر رکے۔۔ وہ کچھ پل کو رکی اور پھر اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کرتی نیچے اتر آئی۔ بیسمنٹ میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر جا بجا بکھرے کانچ کے ٹکڑوں پر پڑی جو اپنے اوپر پڑنے والی رنگ برنگی روشنیوں سے چمک رہے تھے۔ اس نے ان پر سے نظر ہٹا کر ضرار کو دیکھا تو وہ اسے خود سے تھوڑی سی دور صوفے پر بیٹھا دکھائی دیا۔۔ اس کا چہرا کبھی

اندھیرے کی نظر ہو جاتا تو کبھی رنگ برنگی روشنیوں کی مہربانی سے واضح ہونے لگتا۔ اسے اس میں اور وہاں ٹوٹے بکھرے شیشے کے ٹکڑوں میں کچھ خاص فرق محسوس نہیں ہوا تھا۔

اس سے پہلے وہ مزید کچھ سوچتی ایک بار پھر سے بوتل دیوار پر پہنچی گئی تھی اور بیسمنٹ اس کے ٹوٹنے کی آواز سے گونج اٹھا۔ وہ ان بوتلوں کو پھینکتے ہوئے اپنی قوت کا بھرپور مظاہرہ کر رہا تھا۔ بلآخر ہر چیز اپنے اختتام کو پہنچ گئی۔ وہاں موجود ہر چیز کو وہ توڑ چکا تھا سوائے چند ایک گلاسز کے جو فل وقت اس کی پہنچ سے دور کاؤنٹر ٹیبل پر رکھے ہوئے تھے۔ جب پاس کچھ نہ بچا تو اس نے سر پیچھے کو گرا دیا اور آنکھیں موند لیں۔ نورالعین آہستہ سے چلتے ہوئے اپنے پیروں کو کانچ کے ٹکڑوں سے بچاتی اس کے پاس چلی آئی۔

"مل آئی اپنی دوست سے۔۔؟" وہ آنکھیں کھولے بغیر اسی پوزیشن میں بیٹھے بولا۔

وہ اس سوال پر ضرور حیران ہوتی اگر سامنے کوئی اور ہوتا۔ مگر اس وقت سوال پوچھنے والا میر ضرار علی تھا جو اپنے چاہنے والوں کی خبر رکھتا تھا۔ وہ بغیر پہرا بیٹھائے اپنے پیاروں سے متعلق درست اندازہ لگا سکتا تھا۔

"میں نے تمہیں نکاح کرنے سے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ تمہاری طرف سے کی گئی کسی زیادتی پر بھی میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گی۔۔"

"ہمم زیادتی۔۔۔" وہ تلخ ہنسی ہنسا۔

وہ کتنی آسانی سے کہہ گئی تھی کہ اس نے زیادتی کی ہے۔۔جب کہ وہ اسے اچھے سے جانتی تھی۔وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور کمرے میں موجود چھوٹے فریج کے پاس چلا آیا۔پھر فریج کھول کر سوفٹ ڈرنگ نکالی اور اسے گلاس میں انڈیلتے ہوئے پاس پڑے باؤل سے آئس کیوبز اٹھا کر گلاس میں ڈالنے لگا۔

نورالعین کو بھی کہہ دینے کے بعد اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔وہ بھی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے پاس آگئی۔

"آئی ایم سوری پارٹنر میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔"

"اٹس اوکے ہر انسان کا اپنا نظریہ ہوتا ہے۔لازمی تو نہیں جو مجھے ٹھیک لگتا ہے وہ تمہارے لئے بھی صحیح ہو۔۔ہو سکتا ہے تمہارے لئے میری تکلیف تکلیف نہ ہو۔۔" کہتے ساتھ ہی اس نے ایک گھونٹ میں سوفٹ ڈرنک اندر اتارتے ہوئے اپنے لہجے کی تلخی کو بھی ساتھ ہی پی لینے کی کوشش کی۔

"تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو ضرار۔۔؟دن بہ دن تمہارے جزبات میں کس قدر شدت پسندی آ رہی ہے کیا تمہیں اس بات کا اندازہ ہے ضرار علی۔۔کیا تمہیں چند باتیں بول دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں تمہاری تکلیف کا کوئی اندازہ نہیں۔۔۔؟"

"نور میں انسان ہوں۔۔یار کم سے کم مجھے انسان ہونے کا ہی مارجن دے دو تم لوگ۔۔میں بشر

ہوں تو پھر مجھ سے فرشتوں سی امیدیں کیوں یار۔۔۔کیا میں تکلیف پر ردعمل بھی نہ دوں۔۔۔میں تھک گیا ہوں اچھا بننے کی کوشش میں۔۔ نفس کے ساتھ اس طویل جنگ نے مجھے تھکا دیا ہے نور۔۔۔۔"اس سے زیادہ اچھے سے کوئی نہیں جان سکتا تھا کہ بے بسی کیا ہوتی ہے۔

"وہ بہت پریشان تھی۔۔" وہ کچھ دیر کے توقف کے بعد بولی۔

"اچھا۔۔۔"ایک لفظی جواب دے کر وہ گلاس میں مزید برف ڈالنے لگا۔

"پوچھو گے نہیں کس لیے۔۔"ضرار کا اس قدر لاپرواہ سا انداز اسے حیران کر رہا تھا۔

"میرے لئے تو نہیں ہو گی۔۔ ظاہری بات ہے اپنے باپ کی وجہ سے ہی ہو گی۔۔"

"اتنی بدگمانی اچھی نہیں ہوتی ضرار"

"نور۔۔ بہتر ہے تم اس معاملے سے دور رہو۔۔" اس نے تنبیہی کی۔

"ضرور رہتی اگر یہ معاملہ تمہارا ناں ہوتا۔۔"

کہہ کر وہ بیسمنٹ سے باہر نکل آئی۔۔اسے اپنے پیچھے پھر سے کانچ ٹوٹنے کی آواز سنائی دی تھی۔۔یقیناً اس بار ضرار نے ہاتھ میں پکڑا گلاس بھی پٹخ ڈالا تھا۔وہ بغیر اس پر کوئی ردعمل دئے آگے بڑھ گئی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

بیسمنٹ سے باہر آتے ہی آخری سیڑھی کو پیچھے چھوڑتے اس کے قدم تھم گئے۔جانے تھوڑے

سے فاصلے پر کھڑے شخص کے چہرے پر رنگ بکھیرتے فانوس کا کمال تھا یا پھر سالوں پرانی آشنائی کا جو قدم جم گئے تھے اور آنکھیں منظر بدلنے سے انکاری ہو گئی تھیں۔۔دل مدھم دھنوں پر رقص کرنے لگا تھا۔

وہ اسے گلاس وال میں سے بخوبی دیکھ سکتی تھی۔وہ عین فانوس کے نیچے کھڑا فون پر بات کر رہا تھا۔ اپنے سحر کے ساتھ وہ لوٹ آیا تھا۔وقت بھی پر لگا کر اڑ گیا تھا۔۔اتنے سال بیت بھی گئے اور پتا بھی نہیں چلا۔۔یا شاید جذبات کی سچائی تھی کہ اس نے نہ تو جذبات کو ماند پڑنے دیا تھا اور نہ فاصلوں کو محبتوں کا اثر زائل کرنے دیا تھا۔

ان کو دیکھنے میں محویت کا یہ عالم تھا کہ جان ہی نہ پائے آج محبوب کی نظریں بھی مہربان ہیں۔۔ ضرار نے آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونکی۔۔اس نے گردن گھما کر ضرار کی جانب دیکھا مگر جلد ہی منظر غائب ہو جانے کے ڈر سے نظریں واپس اسی جگہ اسی سمت موڑیں جہاں وہ کھڑا تھا۔۔وہ اب بھی وہیں تھا۔۔اس کا خیال ہوا میں تحلیل نہیں ہوا تھا۔

محبوب کی نظروں کا منظر بدلا تو محب کا سکتہ ٹوٹا۔۔

"چلو۔۔۔"ضرار نے سلائیڈنگ ڈور کو ایک طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔"وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولی۔

"کیوں۔۔۔"

"دیر ہو گئی ہے کافی۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔۔" وہ جانے کیلئے پلٹی ہی تھی جب ضرار اس کی راہ میں اس انداز سے حائل ہوا کہ دیکھنے والے کو گمان ہوتا وہ اس سے راستہ مانگ رہا ہے۔۔وہ نہیں چاہتا تھا ان دونوں کے درمیان بدگمانی مزید بڑھے۔

"نور بچوں والی باتیں مت کرو۔۔وہ تمہیں دیکھ چکا ہے۔۔۔" اسے سمجھانے کے بعد وہ اگے بڑھ گیا تو نور العین کو بھی ناچار اس کے پیچھے چلنا پڑا۔

مگر وہ بھی نور تھی جو جھکنا جانتی تھی تو جھکانا بھی جانتی تھی۔نور العین کو نظریں چراتے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے ضرار سے

اپنی ہنسی روکنا محال ہونے لگا تو وہ سر جھکا گیا۔وہ اس وقت لال جھنڈی دکھائے بات کرنے سے انکاری تھی۔

"السلام علیکم۔۔۔" بلآخر رافع نے ہی پہل کی۔

"وعلیکم السلام۔۔" نور العین نے اس کی جانب دیکھے بنا ہی جواب دیا۔اس سے پہلے وہ کوئی اور سوال کرتا اور اس کیلئے اسے نظر انداز کرنا مشکل ہوتا وہ فوراً سے ضرار کی طرف متوجہ ہوئی۔

"ٹھیک ہے پارٹنر میں اب چلتی ہوں تم اپنا خیال رکھنا۔۔"

ضرار نے رافع کی جانب دیکھا۔۔رافع نے ضرار کی طرف مسکراہٹ اچھالی جو نور العین سے پوشیدہ ہی رہی۔"کیا مطلب یہ اس وقت اکیلی گھر جائے گی۔۔کیا یہاں کے حالات اس بات کی

Kahanifreak.com

اجازت دیتے ہیں۔۔؟"

کیا معصومیت کا مظاہرہ کیا تھا ضرار تو اشاروں میں اسے سراہ گیا تھا۔

یہ تو سب جانتے تھے کہ حیدر صاحب پاکستان کے حالات کی وجہ سے زیادہ محتاط رہتے ہیں۔اور اس بات کا بھرپور فائدہ رافع نے اس وقت اٹھایا تھا۔

نورالعین کو ناچار اس کی جانب دیکھنا ہی پڑا۔ساتھ ہی ساتھ اس نے ابرو اٹھا کر اشاروں کی زبانی سوال بھی کیا۔۔"ایکسکیوز میی ی۔۔۔۔"

"ایکسکیوزڈ۔۔۔"رافع نے سر کو خم دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔نورالعین نے غصے سے ضرار کو دیکھا اور پھر بولنے کیلیئے لب واہ کیئے جنہیں ضرار کے جملے نے واپس سے بند کروا دیا۔۔"یہ ہمیشہ اکیلے ہی جاتی ہے۔۔"

"میں حیران ہوں آخر تم لوگوں کو اتنے ایڈوینچر کرنا کیوں پسند ہے،پتا ہے ایک چیز خطرہ سے خالی نہیں پھر بھی اس کو کرتے ہو۔۔"

اس بار نور اور ضرار دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے ہنس دیئے۔نورالعین اس لئے ہنسی تھی کہ وہ بھی بالکل حیدر انکل کی کاپی تھا جبکہ زرا اس لئے کیونکہ اس کی معصومیت انتہاؤں کو چھو رہی تھی۔

"چلو میں اسے چھوڑ کر آتا ہوں۔۔"رافع نے ضرار سے کہا۔

"زرا تمہیں بھی تو جانا تھا چلو تم آجاو میرے ساتھ۔۔۔" نورالعین فوراً سے بولی۔

"ضرار۔۔ ضرار کیوں میں کیوں نہیں۔۔۔؟"

"بیچ راستے میں چھوڑ جانے والوں پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔۔ مقام مقصود سے پہلے ساتھ چھوڑ دینے والے محافظ نہیں دغا باز ہوتے ہیں۔۔ میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں۔۔"

"ہمم۔۔ جیسے تم نے خود کو مجھ جیسے سو کالڈ اچھے انسان سے بچایا ہے۔۔" اس نے نور کے طنز کا جواب طنز سے ہی دیا۔ نورالعین کو ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ کر وہ پھر سے بولا۔ "میرا خیال ہے ضرار تمہاری دوست کا آج رات یہیں رکنے کا ارادہ ہے۔۔" نور نے غصے سے ضرار کی طرف دیکھا جس پر وہ کندھے اچکا گیا۔

رافع اور نورالعین کے جاتے ہی وہ اپنے کمرے میں چلا آیا۔ اک لمبی سانس ہوا کی نظر کی۔۔ گھڑی اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھنے لگا جب دروازے پر دستک دے کر تنویر اندر داخل ہوا۔ ضرار نے سر کے اشارے سے اسے کافی سائیڈ ٹیبل پر رکھنے کا کہا اور پھر واشروم کا رخ کر گیا۔

نل کھول کر اس نے ہاتھوں میں پانی لیتے ہوئے منہ پر ڈالا۔

"وہ بہت پریشان تھی۔۔"

اس نے تولیہ اٹھاتے ہوئے منہ صاف کیا۔

Kahanifreak.com

"زرا اتنی بدگمانی اچھی نہیں ہوتی۔۔۔"نور العین کے جملے سماعتوں میں مسلسل گونج رہے تھے۔۔

وہ دروازہ کھول کر باہر آگیا۔۔سائیڈ ٹیبل کے پاس آکر اس نے موبائل اور کافی کا کپ اٹھایا اور پھر ٹیرس پر چلا آیا۔

پہلا گھونٹ بھرتے ہی اسے وہ وہیں نیچے لان میں غصے سے چکر کاٹتی دکھائی دی تھی۔

ضرار نے کافی کا کپ ایک جانب رکھ دیا۔

پھر سے وہ یاد آئی تھی۔۔اتنی دور سے چلاتے ہوئے اس کی آواز سنائی دی تھی۔"اتنی ہی نفرت ہے تو پھر چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔۔۔۔"

"چھوڑ دیا۔۔۔چھوڑ دیا۔۔"وہ ریلنگ پر جھکا خود سے کہہ رہا تھا۔

نور العین باہر کی جانب رخ کئے بیٹھی تھی۔رافع نے بھی موقع کو غنیمت جانا اور بات چیت کی شروعات کی۔"کیسی ہو"

"الحمدللہ بہت خوش ہوں۔"اس نے خوش کے لفظ پر ضرورت سے زیادہ زور دیا۔

"آہاں۔۔اللہ پاک تمہاری خوشی برقرار رکھے۔۔"وہ سامنے سے نظر ہٹا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولا۔

"جب تک تم نہیں تھے مجھے بھی یہی امید تھی۔۔"وہ پھر سے جل بھن کر بولی۔

"تو اب میں تمہاری خوشی کیلئے دنیا سے تو کوچ کرنے سے رہا۔۔"

"دنیا سے نہیں تو ملک سے تو کوچ کر ہی سکتے ہو ناں۔۔"

"چھ سال بعد آیا ہوں اور پھر بھی تمہیں سکون نہیں آ رہا۔۔۔؟"رافع نے دکھ کے ساتھ کہا۔

"تمہارے ہوتے ہوئے مجھے سکون آ بھی نہیں سکتا۔۔ تم وہ انسان ہو جس کو دیکھتے ہی میرا دل کرتا ہے آگ لگا دوں۔۔"

"میرے بجائے اگر تم میرا کو لگا دو تو تم بھی سکھی رہو اور میں بھی۔۔"

نور العین نے کوئی جواب نہیں دیا۔ گھر آ گیا تو وہ خاموشی سے کار سے اترنے کے بعد گھر میں جانے لگی جب وہ اتر کر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"کیا ابھی بھی وہ وقت نہیں آیا کہ تم مجھے میری صفائی میں کچھ کہنے کا موقع دو۔ مجھے غلط فہمی دور کرنے کا موقع دو۔"

"کیسی غلط فہمی۔۔ خوش فہمی تھی جو دور ہو چکی ہے۔۔"

"تم کیسے مجھے بغیر سنے فیصلہ سنا سکتی ہو۔۔"

"میں نے کوئی فیصلہ نہیں سنایا بس اس سفر کا ارادہ ترک کیا ہے جس پر چلنے سے دکھ اور تکلیف کے علاوہ کسی چیز کی امید نہیں کی جا سکتی۔۔"

Kahanifreak.com

"تم نے خود کو تو سفر کے شروع میں ہی روک لیا مگر میرا کیا جو کب سے راستے کے بیچ میں کھڑا تمہارا منتظر ہے۔۔"

رافع کے موبائل بجنے نے نورالعین کی مشکل آسان کر دی تھی۔اس کے پاس اس کی بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔رافع کال پر مصروف ہو گیا۔۔وہ وہیں رک کر اس کا انتظار کرنے لگی۔۔

کال بند ہونے کے بعد وہ ایک بار پھر سے اس کے پاس چلا آیا۔۔"صبح تمہاری گاڑی چھوڑ جاؤں گا۔"

"اس زحمت کی ضرورت نہیں ہے ڈرائیور لے آئے گا۔۔"

"ہمم مگر پھر میں تمہیں کیسے دیکھ پاؤں گا۔۔" وہ گاڑی کی جانب جاتے ہوئے بولا۔

"یو نو واٹ رافع حیدر تمہارا ٹھرک دیکھ کر جو مجھے ایک پرسنٹ لگتا بھی تھا کہ تم شریف ہو چکے ہو اب وہ بھی نہیں لگتا۔" وہ اس کے پیچھے سے چلائی تو وہ حساب چکتا کرنے کیلئے پلٹ آیا۔

"اوہو پہلے کیوں نہیں بتایا کہ تمہیں ایک پرسنٹ تو یقین تھا کہ میں شریف ہوں۔۔"

"یقین نہیں خوش فہمی۔۔" ایک ایک لفظ چبا کر کہتی وہ گھر کے گیٹ کی جانب بڑھ گئی۔وہ اس کی انداز پر مسکرا دیا۔

وہ تین راتوں سے سے ڈھنگ سے سو نہیں پایا تھا۔بس اپنی ماں کے بیڈ کے پاس پڑی کرسی پر

Kahanifreak.com

خود بخود آنکھ لگ جاتی تو لگ جاتی نہیں تو وہ گھنٹوں ایسے ہی بیٹھا رہتا۔اسے یوں دیکھ کر سب ہی تکلیف میں تھے مگر سب بے بس تھے۔ابھی بھی وہ سنگل صوفے پر بیٹھا اپنا سر اس کی پشت پر گرائے نظریں چھت پر مرکوز کئے ہوئے تھا جب تہمینہ اندر داخل ہوئیں۔اسے اس حالت میں دیکھ کر ان کی آنکھیں بلا اختیار ہی بھر آئیں،انہوں نے ضرار کے پاس آکر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"ضرار میری جان کچھ دیر کیلئے آرام کر لیں۔میں یہاں ہوں ان کے پاس"

"نہیں ممانی میں ٹھیک ہوں۔۔"وہ سیدھا ہوا۔

"کہاں ٹھیک ہو۔۔دیکھو آنکھوں کی کیا حالت ہو گئی ہے۔کب تک یونہی جاگتے رہو گے۔۔"

"ممانی۔۔میں تھک گیا ہوں۔۔۔"کب سے جن آنسوں پر وہ بند باندھے بیٹھا تھا،جس دکھ اور غصے کو وہ ضبط کئے بیٹھا تھا وہ ٹوٹ گیا۔انعم نے آگے بڑھ کر اسے خود سے لگا لیا۔ان کے پاس بھی الفاظ نہیں تھے کہ آخر کیسے وہ اس کو تسلی دیں اور کب تک دیتی رہیں۔

"ممانی یہ زندگی اتنی لمبی کیوں ہو گئی ہے۔۔جب مجھے اس کی طلب نہیں ہے تو پھر مجھے اس سے کیوں نوازا جا رہا ہے۔۔میری ہر ہر سانس میرے لئے تکلیف دہ ہے۔۔"

"ششش ایسے نہیں کہتے۔۔دیکھئے گا سب ٹھیک ہو جائے گا۔آسانیاں ایک بار پھر آپ کا مقدر بنیں گی۔"

"اور پتا نہیں تب تک میری روح کتنی چھلنی ہو چکی ہو گی،میرا وجود کتنی بار ٹوٹ چکا ہو گا۔"

"کیاپتااس بار تمہاری بے بسی پر کرم کی نظر ہو جائے۔کیامعلوم یہ غم کاآخری صفحہ ہو تمہاری زندگی کی کتاب میں۔۔"

"اوراگران کاکردار کابھی اختتام۔۔۔۔"اس سے آگے وہ بول نہ پایا۔

اس کابس نہیں چل رہاتھاکہ وہ دھاڑیں مارمار کررونا شروع کردے۔۔وہ بلک بلک کردعاکرے کہ وہ سارے جملے الفاظ اپنی روشنائی کھودیں جن میں اس کی اس کی ماں کے ساتھ جدائی کاحکم صادر ہو چکاہو۔

"صبر رکھومیری جان۔۔صبر رکھو۔۔"وہ بھی بے بس تھیں ان چند الفاظ کی تلقین کے سواان کے پاس تھاہی کیاکہنے کو۔

بے دلی کیایوں ہی دن گزر جائیں گے

صرف زندہ رہے ہم تو مر جائیں گے

رقص ہے رنگ پر رنگ ہم رقص ہیں

سب بچھڑ جائیں گے سب بکھر جائیں گے

فیض احمد فیض

پچھلے تین دن سے وہ اپنے کمرے میں ہی تھی۔اس نے کسی سے بات کرنے کی یاملنے کی زحمت

Kahanifreak.com

نہیں کی تھی۔شفاقت صاحب بھی خود اس سے ملنے اس کے کمرے میں آجاتے تو ٹھیک ورنہ وہ اکیلی بیٹھی رہتی۔وہ زمین پر بیٹھی بیڈ سے ٹیک لگائے ہوئے ابھی بھی سوچوں کے سمندر میں اتری ہوئی تھی۔سارادن وہ انعم کی حالت کا سوچ سوچ کر خود کو کوستی رہتی اور یونہی دن تمام ہو جاتا ۔اس بار تو اسے بھی ان کی عادت ہو گئی تھی۔پہلی بار اس نے ماں سی چاہت۔۔محبت کو محسوس کیا تھا۔

اس نے سیدھے ہوتے ہوئے اپنے ساتھ ہی زمین پر پڑا موبائل اٹھایا اور اس پر نمبر ملانے کے بعد کان کو لگالیا۔ایک منٹ سے بھی کم کی بات کے بعد وہ فون سائیڈ پر رکھتی پھر سے بیڈ کی پشت کے ساتھ سر ٹیک گئی۔

"کاش ابیرہ۔۔کاش تم خود پر تھوڑا اور جبر کر لیتی تو آج ان کی یہ حالت نہ ہوتی۔۔ایک بار پھر جانے انجانے میں تم ان کی تکلیف کا باعث بن گئی۔۔تم اتنی جزباتی کیسے ہو گئی۔۔"خود سے سوال کرتی وہ ماضی میں اتر گئی۔

ماضی:

اس نے جب سے ہوش سنبھالا تھا تب سے ننھیال کے نام پر صرف اپنے ایک ماموں کو ہی پایا تھا جو اس سے ملنے آتے رہتے تھے۔اگرچہ شفاقت علی کو کسی صورت صبحانی صاحب کا یوں وہاں آنا اور ابیرہ سے ملنا،اس کیلئے تحائف لانا کسی صورت پسند نہیں تھا جس کا اظہار وہ اپنے رویے سے

Kahanifreak.com

کرتے رہتے تھے اور یہ بات ابیرہ نے بھی محسوس کی تھی لیکن اس نے کبھی اتنی سی بات کیلئے اپنے باپ کے ساتھ الجھنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ صبحانی صاحب کی یقین دہانی یا پھر اس باران کی دھمکی نے شفاقت کو روک دیا تھا۔ یہ ان کی دھمکی کا ہی شاید اثر تھا کہ وہ صبحانی صاحب کو اپنے گھر آنے اور ابیرہ کے ساتھ ملنے سے منع نہیں کر پائے تھے۔ مگر صرف اتنی ہی اجازت تھی کہ وہ مہینے میں ایک آدھ بار اس سے ملنے آسکتے ہیں۔۔

شفاقت علی نے ظلم کیا تھا اور ظلم انسان کو اپنی ذات کے اندر خوفزدہ کر دیتا ہے۔ اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو رہا تھا۔ اپنے ظلم کی داستاں عام ہونے کا خوف انہیں ڈرا رہا تھا۔ کئی سالوں سے جو وہ اپنی بیٹی کی نظروں میں خود کو معتبر دیکھتے آئے تھے اب انہیں اس رتبے کو کھونے کا خوف لاحق رہنے لگا تھا۔

صبحانی صاحب کو اس سے ملنے کی اجازت مل گئی یا انہوں نے زبردستی لے لی۔ وہ اسی بات پر صبر کا دامن تھام گئے کہ جب وہ بڑی ہو گی۔۔ سوال جواب کرنے کے اہل ہو گی۔۔ جب اس کو رشتوں کی کمی کا احساس ہونے لگے گا تو وہ اپنے باپ سے ضرور کہے گی۔

بچپن سے اس کے اندر اک ہرک تھی۔ اک محرومی تھی مخلص رشتوں کے نہ ہونے کی۔۔ اپنی ماں سے وابستہ لوگوں سے دوری۔۔ سکول میں جب اس کی دوستیں اپنی چھٹیوں کا بتاتیں تو اس نے اکثر کو یہی کہتے پایا کہ وہ چھٹیوں میں اپنے ننھیال جائیں گے۔ دل میں خواہش ہونے کے

Kahanifreak.com

باوجود بھی وہ خاموش رہتی کیونکہ وہ اپنے باپ کو کسی صورت ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔ لیکن جب وہ کالج میں آئی اور عمر کے اس حصے میں پہنچی جہاں عقل کی کمی اور خواہشات کی زیادتی ہوتی ہے تو اس نے بھی اس کا بھرپور مظاہرہ دکھایا۔

کہتے ہیں ماں کو جس سے پیار ہو بچو کو بھی فطرتا اسی سے پیار ہو جاتا ہے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ آج تک کبھی ان سے نہ ملنے کے باوجود بھی اس کے دل میں ان کیلیئے پیار تھا ان سے ملنے کی ایک آرزو تھی۔ اور یہی آرزو اس سے وہ کروانے جارہی تھی جو اس نے کبھی نہ کرنے کا عہد کیا تھا۔ عہد اس بات کا کہ وہ کبھی اپنے باپ کا بھروسہ نہیں توڑے گی۔ وہ جس کام کیلیئے اجازت دیں گے وہ کرے گی اور جس کی نہیں وہ کبھی نہیں کرے گی۔۔ چھپ کے بھی نہیں۔۔ مگر آج اس نے ان سب وعدوں کو پیچھے چھوڑنے کا فیصلہ کرتے ہوئے صبحانی صاحب کو کال کردی۔

صبحانی صاحب کی خوشی اس دن دیدنی تھی جب ابیرہ نے انہیں کال کرکے وہاں آنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ وہ سگنلز کے ذریعے پہنچتی آواز سے بھی جان گئی تھی کہ وہ کس قدر خوش ہیں۔ قریبا پندرہ منٹ بعد وہ اس کے کالج کے باہر تھے۔ بغیر کسی کو بتائے وہ اسے لینے آئے تھے۔۔ وہ سب کو حیران کرنا چاہتے تھے۔ وہ چاہتے تھے جب ابیرہ یوں اچانک ان کے سامنے جائے تو ان کے چہروں پر آنے والی خوشی وہ خود اپنی انکھوں سے دیکھے اور اندازہ کرسکے کہ وہ سب اس سے کتنا پیار کرتے ہیں۔

Kahanifreak.com

گھر پہنچنے کے بعد صبحانی صاحب نے اسے اپنی اوٹ میں چھپالیا۔۔ان کے چہرے پر شرارت کھیل رہی تھی۔ عین راہداری کے بیچ میں کھڑے ہو کر انہوں نے اپنی بیٹی کو پکارا۔"نورالعین۔۔"

ان کی بیٹی ان سے چند قدم کے فاصلے پر موجود کسی سے بات کرنے میں مصروف تھی۔ صبحانی صاحب کی پکار پر اس نے فون بند کرتے ہوئے ان کی جانب دیکھا جن کے چہرے پر ابھرتی مسکراہٹ بیان کر رہی تھی کہ آج ان کا صبر رنگ لے آیا ہے۔اس سے پہلے وہ کوئی سوال پوچھتی صبحانی صاحب ایک طرف ہوتے ہوئے ابیرہ کے سامنے سے ہٹ گئے۔ان کے پیچھے کھڑی لڑکی کو وہ دیکھتے ہی پہچان گئی تھی اور پھر بغیر کچھ سوچے وہ بھاگتے ہوئے اس کے گلے آلگی۔شروع میں تو ابیرہ اس کے یوں ملنے پر حیران ہوئی مگر پھر جب سب ہی اس سے ایسے ملے تو اس کو ان سب کی محبتوں کی شدت کا احساس ہوا۔

وہ سب ابیرہ کے چہرے سے آشناہ تھے۔ماسوائے انعم صاحبہ کے،وہ ابھی تک اسے حیرانی سے دیکھ رہی تھیں۔انہیں یوں تکتا دیکھ کر نورالعین نے ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

"پھوپھو۔۔نہیں پہچاناناں۔۔یہ مہروہے۔۔"

"میری مریم کی بیٹی۔۔؟"انہوں نے ایک بار پھر تصدیق کیلئے پوچھا۔

"جی پھوپھو۔۔مریم پھوپھو کی بیٹی۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تو انہوں نے ایک نظر اپنے بھائی

اور بھابھی کی جانب دیکھا جو انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔

یقین حاصل ہوا تو حواس کام کرنے لگے۔ آگے بڑھتے ہوئے انہوں نے اسے ایک جھٹکے سے اپنے ساتھ لگا لیا۔ اتنے عرصے سے جس کی یاد انہیں تڑپاتی آئی تھی یوں اسے پا کر ان کی آنکھیں چھلک پڑیں لیکن انہیں پرواہ کب تھی۔ کبھی اس کا ماتھا چومنے لگتیں تو کبھی اس کے ہاتھ۔۔

وہ اتنے سالوں سے باپ کی علاوہ ہر رشتے سے محروم رہی تھی اور اب انہیں یوں پا کر اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ اتنے سالوں تک کس نعمت سے محروم رہی ہے۔

وہ پہلی بار خود کو یہ کہہ کر آئی تھی کہ وہ صرف ایک بار ان سب سے ملے گی مگر وہ عہد بھی ٹوٹ چکا تھا۔ اب وہ ہفتے میں دو بار کالج بنک کر کے ان سے ضرور ملنے آتی تھی۔ اور یہ بات اس نے صیغہ راز میں ہی رکھی تھی۔

دوسری جانب جب سے انعم بیگم ابیرہ کے ساتھ ملی تھیں ان کی شخصیت میں کچھ تبدیلیاں رونما ہوئی تھیں اور یہ بات تہمینہ صاحبہ نے محسوس کی تھی۔ انہیں اب باقائدہ ان کیلئے پریشانی ہونے لگی تھی۔ ان کے تخیل کو حقیقت مل گئی تھی۔۔ اپنی بہن کی بیٹی۔۔ اس کی آخری نشانی۔۔ ان کی تکلیف کا مرہم انہیں مل گیا تھا۔ ان کی فکرمندی کا سبب انعم بیگم کی ابیرہ کے ساتھ بڑھتی انسیت تھی۔ وہ پورا ہفتہ شدت سے اس دن کا انتظار کرتی رہتیں جس دن اس نے آنا ہوتا تھا اور پھر دن بھر اسی کے متعلق باتیں کرتی رہتیں۔

Kahanifreak.com

ان سب سے پریشان ہو کر انعم صاحبہ نے ان کے سائیکیٹریسٹ سے مشورہ کرنا بہتر سمجھا۔ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ حالت اس قدر سنگین ہو سکتی ہے۔ڈاکٹر مظہر کی باتوں نے تو ان پر گویا پہاڑ ہی گرا دیا تھا۔

"دیکھیں میرا مقصد ہر گز آپ کو پریشان کرنا یا خوفزدہ کرنا نہیں ہے۔۔ لیکن ابیرہ کو لے کر ان کے رویے میں جو شدت آتی جا رہی ہے وہ کسی اچھی صورتحال کی نشاندہی نہیں کر رہی۔ دراصل جب کوئی انسان اپنی جان سے پیاری چیز کو کھو دیتا ہے تو اس کے دل میں ایک خوف سا بیٹھ جاتا ہے۔ پھر جو اس کے پاس چند ایک لوگ بچ جاتے ہیں وہ ان کیلئے خطرناک حد تک پوزیسیو ہو جاتا ہے۔اور اب وہ ابیرہ کیلئے بھی یونہی پوزیسیو ہو رہی ہیں۔۔" وہ ساری تفصیل بتا کر اپنے نوٹ پیڈ پر کچھ تحریر کرنے لگے۔

"کیا ہمیں اسے ملنے نہیں دینا چاہئے۔۔۔" ان کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمودار ہوئے۔

"نہیں اب آپ ایسا نہیں کر سکتیں۔ مجھے ڈر ہے اس بار کوئی ایسا شاک ان کی یاداشت کھونے کا سبب بھی بن سکتا ہے۔۔اب آپ اس بات کو یقینی بنائیں کے وہ ان سے دور نہ ہوں۔۔"

کہنے کے بعد انہوں نے پریسکریپشن پیج ان کی جانب بڑھا دیا۔"ان کی ادویات میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں۔ان کے کچھ سائیڈ افیکٹس ہو سکتے ہیں جیسا کہ جھٹکے لگنا یا پھر جسم کے کسی حصے کا ہانپنے لگ جانا۔۔اگر ایسا ہوتا ہے تو آپ کو مجھے فوراً آگاہ کرنا ہو گا۔۔"

Kahanifreak.com

وہ شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کے کلینک سے نکل آئیں۔وہ نہیں جانتی تھیں آگے کیا ہونے والا ہے۔ مستقبل کا علم نہ ہونے کے باوجود بھی وہ ڈر گئی تھیں زندگی کے کسی نئے امتحان سے۔یہ وہی جانتی تھیں کہ ضرار اب تک صرف اپنی ماں کی خاطر خود کو سنبھالے ہوئے ہے۔

بلآخر منگل آگیا تھا۔آج تین دن کے بعد وہ پھر ان سے ملنے آئی تھی۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے بابا اسے خود کالج سے لینے آجائیں گے۔جبھی وہ صیغہ راز میں پروان چڑھتی خوشیوں کو منانے میں مصروف تھی اس بات سے انجان کے اس کے باپ کو کالج جانے پر معلوم ہو چکا ہے کہ وہ وہاں نہیں ہے۔وہ چھٹی سے پہلے کالج واپس آگئی اور پھر وہیں وین سے گھر بھی۔ گھر آنے پر اس نے اپنی جانب پشت کئے شفاقت صاحب کے گرد بازو پھیلاتے انہیں پیار کیا اور پھر اپنے کمرے کی جانب قدم بڑھائے۔

"ابیرہ کیا کچھ ایسا ہے جو آپ نے ابھی تک ہمیں نہیں بتایا۔۔"

ان کے سوال پوچھنے پر اس کے قدم رک گئے۔ اس کے اندر خوف نے سر اٹھایا۔۔اس نے اپنے بیگ کی ٹائی کو زور سے پکڑ لیا۔

"ن۔۔نہیں۔۔۔ب۔بابا۔۔"اس کے لہجے میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی۔

وہ صوفے سے اٹھ کر چلتے ہوئے اس کے پاس آگئے۔"ایسا ہی ہے ناں ابیرہ جیسا آپ کہہ رہی ہیں۔۔؟"انہوں نے ایک بار پھر اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔اس نے ایک نظر اپنے

باپ کو دیکھا اور بس وہیں ہار مان گئی۔

"بابا میں کالج بنک۔۔"

"کیوں۔۔"اس کا جملہ انہوں نے بیچ میں ہی کاٹ دیا۔ ان کے لہجے میں غصہ نہیں تھ مگر آواز بلند ضرور تھی۔ غصہ ہوتا بھی کیوں مریم کا خون تھا بے وفا نہیں ہو سکتا تھا بالکل اسی کی طرح۔۔

"باباو۔۔وہ میں ماموں کے گھر۔۔"اس سے آگے اس سے یہی سوچ کر نہیں بولا گیا کہ اس کے باپ کو کتنی تکلیف ہوئی ہو گی اس کی اس حرکت سے۔

"ابیرہ۔۔۔آپ کالج سے چھٹی لے کر اپنے ماموں کے گھر جاتی رہی ہیں۔۔۔"وہ چلائے اور تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے۔وہ بھی گرنے کے سے انداز میں ان کے قدموں میں بیٹھ گئی۔

"ابیرہ آپ نے ہمارا بھروسہ توڑا ہے۔۔ہم نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ نا صرف آپ کبھی بغاوت کریں گی بلکہ ہم سے چھپائیں گی بھی۔۔"

"نہیں بابا ایسا نہیں ہے۔۔میرا صرف ان سے ملنے کا دل تھا۔۔"وہ بہتے ہوئے آنسو کے ساتھ کہہ رہی تھی۔

"جبھی آپ نے میرے کہے کی لاج بھی نہ رکھی ابیرہ۔۔۔"ان کے لہجے میں خوف سے کہیں زیادہ مان ٹوٹنے کی تکلیف تھی۔

Kahanifreak.com

"بابا۔۔صرف آخری بار معاف کردیں۔۔پلیز بابا۔"اب وہ سسکتے ہوئے التجا کرنے لگی۔بیٹی کو یوں روتا دیکھ کر ان کا دل بھی نرم ہو گیا۔انہوں نے پیار سے اس کے آنسو صاف کئے۔

"آپ کو اپنے بابا پر بھروسہ ہے ناں۔۔اگر وہ آپ کو وہاں جانے سے منع کرتے ہیں تو اس کی ضرور کوئی وجہ ہو گی۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"آئیندہ تو نہیں کریں گی نا ایسے۔۔؟"انہوں نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کبھی نہیں بابا۔۔"اس نے ان کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے جلدی سے کہا۔

"کیا میں اب مکمل طور پر بے فکر ہو جاوں کہ اب آپ وہاں کبھی نہیں جائیں گی۔۔؟"انہوں نے ایک بار پھر اسے سوچنے کا۔۔راستہ چننے کا موقع دیا۔

"کبھی نہیں جاوں گی بابا۔۔۔"اس نے وہیں بیٹھے ان کے گھٹنوں پر سر رکھ دیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

آج وہ نہیں آئی تھی۔وہ سارا دن اس کے کالج کے باہر اس کا انتظار کرتے رہے مگر نہ تو وہ آئی اور نہ ہی اس نے ان کی کسی کال کا جواب دیا۔ان سب کے باوجود بھی وہ سارا دن اسے کال ملاتے رہے اسی آس پر کہ شاید مصروف ہو گی جب دیکھے گی تو ضرور کال اٹھائے گی۔شام کو جب انہوں نے کال کی تو اس نے اٹھالیا۔۔شاید تنگ آکر۔۔

"السلام علیکم۔۔کیسی ہے میری گڑیا۔۔"

"وعلیکم السلام۔۔ٹھیک۔۔"لہجہ بے تاثر اور ٹھنڈا تھا۔

"ہمای گڑیا ہم سے ملنے کیوں نہیں آئی۔۔طبیعت تو ٹھیک ہے نا ہماری گڑیا کی۔۔۔"ان کے لہجے میں فکرمندی واضح تھی۔

"جی ٹھیک ہوں۔۔"وہ دوٹوک ہی جواب دے رہی تھی۔

"پھر کیوں نہیں آئیں۔۔"اس قدر پیار لوٹاتا لہجہ تھا کچھ پل کیلئے اسے اپنے سخت رویے پر ملال ہوا۔ لیکن وہ اپنے دل کو خواہش کرنے سے منع کر چکی تھی۔۔اسے اس بات کی اجازت نہیں دی گئی تھی کہ وہ خواہش کا اظہار کر سکے۔

"کیوں کہ بابا کو نہیں پسند میرا وہاں آنا اس لئے میں اب آپ لوگوں سے نہیں ملا کروں گی۔۔۔"

"یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔آپ محض اس شخص کی وجہ سے۔۔۔"

وہ ان کی بات کاٹتے ہوئے سخت لہجے میں بولی۔"وہ میرے بابا ہیں اور میں کسی کیلئے انہیں دکھی نہیں کر سکتی۔۔۔"

صبحانی صاحب اس کے لہجے اور بات دونوں پر ہی ششدر رہ گئے۔وہ کیا کہتے انہیں کچھ سمجھ نہیں آیا۔

"میں مصروف ہوں۔۔۔"کہتے ساتھ ہی اس نے کال کاٹ دی۔

ماضی کے پچھتاوں کی فہرست ایک بار پھر کھلتی چلی گئی تھی۔ماضی یاد آیا تواس کے آنسوں میں خود بخود شدت آگئی۔

Kahanifreak.com

رافع لان میں بیٹھا کافی کے مزے لے رہا تھا۔۔کچھ ہی فاصلے پر ضرار فون پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔سورج ڈھلا نہیں تھا مگر بادلوں نے اس کی تپش کو پیتے ہوئے مخلوق پر احسان کرڈالا تھا۔

نورالعین نے اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے ارد گرد کا جائزہ لیا۔وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔وہ گھر کے اندرونی اور لان کے حصے کو الگ کرتے دروازے کے پاس رک گئی اور اس کی اوٹ میں کھڑے رہ کر صورتحال کا جائزہ لینے لگی۔اپنے دماغ میں امڈ آتی ترکیب کو بروئے کار لانے کا سوچنے لگی۔

اک لمبی سانس اندر کھینچتی وہ آگے بڑھ آئی اور رافع کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔بالکل ایسے جیسے اسے تو معلوم ہی نہ ہو کہ رافع وہاں بیٹھا ہوا ہو۔اس کی اس ادا پر رافع کا لبوں کی جانب بڑھتا ہاتھ رک گیا اور اس نے کپ کو واپس میز پر رکھ دیا۔ہلکے سے گردن گھما کر حیرانی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا۔۔"نورالعین نے بھی کندھے اٹھاتے ہوئے بغیر الفاظ کا استعمال کئے پوچھا۔۔رافع کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ ضرور کچھ ایسا آن پڑا ہے جس کیلیئے اس اکیلی کا دماغ ناکافی ہے جبھی وہ اس کے پاس آ پہنچی ہے۔ مگر اس نے انجان بننا ہی ٹھیک سمجھا۔وہ کن اکھیوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا جو کبھی بات کرنے کا ارادہ لئے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولنے کیلیئے لب کھولتی مگر پھر الفاظ ادا ہونے سے پہلے ہی انہیں بند کر لیتی۔

"رافع۔۔"وہ بول کر پچھتائی۔

وہ اب گردن موڑے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔لب بھرپور کوشش کر رہے تھے پھیلنے کی مگر وہ انہیں ایسا کرنے سے روک رہا تھا۔

وہ تھوڑا سا آگے کو ہوتی اس کے پاس آئی گو کہ رازداری کی بات ہو۔رافع نے بھی ویسی ہی حرکت دہرائی تو وہ فوراً سے پیچھے ہو گئی۔اس بار اس نے لبوں کو نرمی دکھانے دی اور مسکراہٹ کو اپنے چہرے کا مکین بننے دیا۔

"سنو۔۔ابیرہ کو آنی کے ساتھ ملوانا ہے۔۔"وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

"لگی رہو اپنی کوششوں میں مجھے امید ہے ایک دن تم دونوں کی طلاق کروانے میں کامیاب ہو جاو گی۔۔۔"رافع نے واپس سے اپنا کپ اٹھالیا۔

Kahanifreak.com

"اللہ معافی۔۔ تم کس طرح کے دوست ہو۔۔دوست ہو بھی یاں نہیں۔۔ کیونکہ کوئی دوست تو ایسی باتیں منہ سے کبھی نہ نکالے۔۔"اس کے مزاج بگڑے لیکن سامنے والا ابھی تک پر سکون تھا۔

"میں تو صرف منہ سے نکال رہا ہوں جبکہ تم باقائدہ اس کو یقینی بنانے میں ہو۔۔۔ تمہیں اندازہ بھی ہے اگر ضرار کو پتا چل گیا تو وہ کیا کرے گا۔۔"

"میں نے اسے نہیں کہا۔۔اس نے خود ہی کہا ہے۔۔۔اور ضرار کو جب پتا چلے گا تب ناں۔۔"وہ کہنے کے ساتھ ساتھ ضرار کو بھی دیکھ رہی تھی کہیں آ ہی نہ جائے۔

"بہترین عین۔۔۔بہترین۔۔بجائے اس کہ تم دوست کو سیدھی راہ دکھاو تم تو اس کے ساتھ ہی غلط راہ پر نکل پڑی۔۔"

"عینی۔۔بلکہ نورالعین ن۔۔"اس نے زور دیتے کہا تو وہ بھی لال جھنڈی دیکھا گیا۔

"بولتی رہو میں تو عین ہی کہوں گا۔۔"

تم ملوا رہے ہو یاں نہیں۔۔۔"اس بار وہ دوٹوک انداز میں جواب کی منتظر نظر آئی۔

"پہلے ہی تمہاری نصیحتوں پر عمل کر کے میں ایک دوست کو کھو چکا ہوں۔۔اب ضرار کو نہیں کھو سکتا۔۔"واہ ٹکا سا جواب ملا تھا۔

"ماشاءاللہ۔۔ بزنس کے ساتھ ساتھ اداکاری بھی کافی اچھی سیکھ لی ہے۔۔۔"وہ طنز کا تیر چلاتے

ہوئے بولی۔

"آپ کا حسن نظر۔۔"جواب دیتے ہوئے وہ مسکرانا نہیں بھولا۔

"تمہارا ٹھرک کبھی نہیں جاسکتاناں۔۔۔؟میں ابیرہ کو لے کر آوں گی تب جب ضرار اپنے گھر ہو گا۔۔اور تم اس بات کو یقینی بناوگے کہ وہ ابیرہ کے جانے سے پہلے یہاں نہ آپائے۔۔۔"

وہ وہی نور تھی جس کے ساتھ اس کا بچپن بیتا تھا۔۔جس کیلئے اس نے محبت جیسے جذبے کو خود کے دل میں داخل ہونے کی اجازت دی تھی۔وہ آج بھی ویسے ہی اپنا حکم سنا رہی تھی جیسے بچپن میں سنایا کرتی تھی بڑے استحقاق کے ساتھ کہ وہ اس کے حکم کی بجاآوری لائے گا۔

"ضرار۔۔"اس نے ضرار کو آواز لگائی تو وہ کال ختم کرتا ان کے پاس چلا آیا۔

"رانگھڑ انسان۔۔۔"اس کی زبان بلا اختیار پھسلی۔وہ ضرار کو بتانے جارہا تھا۔"آہ۔۔۔"نورالعین نے غصے سے پاوں زمین پر مارا۔"

ضرار فون بند کرتا ہوا ان کے پاس آگیا"دو تلواریں ایک میان میں۔۔؟"وہ حیران ہوا۔اس کا اشارہ ایک ہی وقت ایک ہی جگہ پر ان دونوں کی موجودگی کی طرف تھا۔

"بھئی مطلب اچھے اچھوں کے گھٹنے ٹیک دیتا ہے۔۔؟کیوں عین۔۔"رافع نے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ اس سے سوال کیا۔نورالعین کا لال ہوتا چہرہ دیکھ کر اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ قہقہے لگانے شروع کردے مگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔

"چلیں یار۔۔کل کی میٹنگ سے متعلق گائیڈ لائنز بھی دینی ہیں ابھی۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے کہا تو نور نے فوراً سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

"ہمم چلو۔۔"ضرار چابی اٹھاتا گیٹ کی جانب بڑھ گیا۔

"تم جو چاہو سوچ لو نور مگر رافع کبھی تمہیں دھوکہ نہیں دے سکتا۔۔۔"وہ بھی آخری جملہ اس کی خدمت میں پیش کرنے کے بعد آگے بڑھ گیا۔

"ہنہ دھوکہ نہیں دے سکتا۔۔آسٹریلین رانگھڑ تم کیا ہو میں اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔"وہ اس کے پیچھے سے چلائی تھی۔

میز پر چابیاں رکھتے ہوئے ضرار نے رافع کو پکارا جو بڑے مزے سے گنگناتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا"رافع حیدر۔۔"

رافع نے آنکھیں بند کرتے ہوئے سر کو حرکت دی اور مسکرایا۔۔"لو چل گیا پتا۔۔اور وہ کہہ رہی تھی کہ پتا نہیں چلے گا۔۔"وہ واپس ضرار کی طرف گھوما۔ضرار نے سر کو جنبش دے کر اسے واپس آکر ساتھ بیٹھنے کا کہا۔۔رافع بے چارگی کی حالت میں واپس پلٹ آیا اور آکر اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"خود ہی بولو گے یا میں پوچھوں۔۔۔؟"ضرار نے میز پر ٹانگیں رکھتے ہوئے کہا۔

Kahanifreak.com

"کیا بولوں۔۔۔؟" کہنے کے بعد وہ سر کھجانے کی اداکاری کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"یہی کہ یوں وہاں سے آنے کا مقصد۔۔ تم اور نورالعین کے پاس سے یوں اٹھ آو اور میں ہضم کرلوں اس بات کو؟" ضرار نے ابرو اٹھا کر سوالیہ انداز میں کہا۔

"اب کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کی قربت کے شوق میں اپنا کام دھندا چھوڑ کر بیٹھ جاوں۔۔" وہ بھی کہتا ہوا پر سکون انداز میں صوفے کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔

"رافع۔۔۔" ضرار سیدھا ہو کر بیٹھا۔

ضرار کو یوں گھورتا پا کر رافع نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے ہار مان لی۔ "یار وہ بھابھی کو آنی سے ملنا تھا بس ا۔۔اسی لئے۔۔"

ضرار نے غصے سے لب بھینچ لئے۔ لیکن وہ ساتھ بیٹھے شخص پر غصہ نہیں نکال سکتا تھا۔ ضرار کے چہرے کو ضبط کے مارے لال ہوتا دیکھ کر وہ رج کے شرمندہ ہوا تھا۔ رافع جانتا تھا کہ سامنے وہ ہے جبھی ضرار ضبط کر رہا ہے اگر کوئی اور ہوتا تو اب تک کسی سامان کے جیسے وہ اسے زمین پر پٹخ چکا ہوتا۔ ضرار نے ایک جھٹکے سے چابی اٹھاتے ہوئے اٹھنا چاہا مگر رافع نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیا۔ ضرار نے تاسف سے رافع کی آنکھوں میں دیکھا جس پر وہ نظریں جھکا گیا مگر اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا۔۔ ضرار نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں اور پھر ایک ہی جھٹکے میں میز پر پڑا شیشے کا گلدان زمین بوس کر دیا۔

رافع نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ وہ جانتا تھا ضرار اس کا کہا کبھی نہیں ٹال سکتا۔ مگر اس کو اپنا غصہ تو نکالنا تھا سو یوں نکال گیا۔ چیزوں کو زمین پر پٹخنے کے بعد ضرار اپنے کمرے کا رخ کر گیا۔ رافع ٹانگیں لمبی کئے وہیں صوفے پر ڈھیر ہو گیا۔

"نوووور۔۔۔۔نور۔۔"

نورالعین جب ابیرہ کو گھر لے کر آئی تھی اس وقت سب اپنے کمروں میں تھے۔ اس نے ابیرہ کو اپنے پیچھے رہنے کی تلقین کی تھی۔ پہلے گردن نکال کر وہ خود حالات کا جائزہ لیتی اور پھر وہاں سے اس کے ساتھ آگے بڑھتی۔ بلآخر وہ اسے تہمینہ اور صبحانی صاحب سے بچاتے ہوئے انعم بیگم کے کمرے میں لے ہی آئی۔

ابیرہ آہستہ سے دروازہ کھولتے ہوئے اندر آئی۔ انعم صاحبہ کو یوں دواوں کے زیر اثر سوتا دیکھ کر اس کی تکلیف میں مزید اضافہ ہوا اور شرمندگی میں بھی۔ ٹانگوں کو موڑتے ہوئے وہ زمین پر ان کے پاس بیٹھ گئی اور آہستہ آہستہ ان کے سر میں ہاتھ چلانے لگی۔ آنکھوں نے بھی ضبط کو کمزور پڑتے دیکھ کر اپنا بوجھ ہلکا کرنے کی ٹھان لی۔

"ماں سی۔۔" اس نے آنکھیں بند کرتے اس لفظ کی مٹھاس کو محسوس کیا "ماں جیسی۔۔"

"ماں سی ماں۔۔ماں کو کھو چکی ہوں۔۔آپ کو نہیں کھو سکتی۔۔مت جائیں نہ مجھے چھوڑ کر۔۔"

جزباتیت کا اثر تھا کہ آنسوؤں میں تیزی آچکی تھی۔آنسوں کی زیادتی کے سبب اس سے الفاظ بھی ادا نہیں ہو رہے تھے۔

"مجھے انعم نہیں بننا۔۔مجھے مریم کا دکھ نہیں برداشت کرنا۔۔مجھے نہیں تڑپنا کسی کی یاد میں۔۔پلیز ز ز۔۔پلیز مجھے چھوڑ کر نہ جائیں ناں۔۔۔"اس نے اپنا ماتھا ان کے ہاتھ پر رکھ کر آنکھیں بند کرلیں۔

"جب تک ماں کی ممتا سے انجان تھی تو کبھی اس کی خواہش بھی پیدا نہیں ہوئی تھی لیکن جب سے اپنی ہر محرومی کا ثمر آپ کی کی محبت کی صورت پایا ہے تب سے جانا ہے کہ کتنی بڑی نعمت سے محروم تھی۔۔مجھے پھر سے اپنی ماں کو نہیں کھونا۔۔میں کیسے اس گلٹ کے ساتھ زندہ رہوں گی کہ میری ایک غلطی کے سبب میں نے اپنی سب سے پیاری ہستی کو کھو دیا۔۔"

وہ روتے ہوئے فریاد کر رہی تھی مگر اس بار وہ خاموش تھیں۔پہلے وہ کہتی نہیں تھی مگر پھر بھی وہ اس کی آنکھیں دیکھ کر سمجھ جاتی تھیں اور آج وہ رو رو کر انہیں پکار رہی تھی تو وہ انجان بنی سو رہی تھیں۔کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا تو اس نے نظر انداز کر دیا۔اور ویسے ہی سر جھکائے آنسو بہانے میں لگی رہی۔

"ابیرہ۔۔میری جان اٹھو۔۔"تہمینہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے کہا۔

شرمندگی نے ایک بار پھر آن گھیرا۔"اٹھو میری جان۔۔ایسے رونے سے تھوڑی نہ کچھ

ہو گا۔۔ چلو شاباش۔۔"

انہوں نے اسے دونوں کندھوں سے تھامتے ہوئے کھڑا کیا۔۔ وہ نظریں تک نہ ملا سکی۔ انہوں نے خاموشی سے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ وہ کیا کہتیں سبھی اس وقت تکلیف میں تھے۔

ابیرہ کو اس کے گھر چھوڑنے کے بعد اسے سکون کی سانس نصیب ہوئی تھی۔ جتنی دیر ابیرہ ان کے ہاں رہی تھی اسے یہی دھڑکا لگا رہا تھا کہ کہیں سے بھی ضرار آ جائے گا۔ گاڑی گیراج میں کھڑی کرنے کے بعد وہ دھیمی چال چلتی ہوئی گھر کے اندرونی حصے میں آئی۔ اپنی دھن میں چلتے اس نے تہمینہ بیگم کو جو اس کی ہی منتظر تھیں سلام کیا اور ان کی نظروں کو نظرانداز کرتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔

"نور واپس آئیں۔۔۔"

وہ رج کے بیزار ہوئی تھی۔ آدھے زینے عبور کر چکی تھی جب انہوں نے حکم صادر کیا تھا۔ لیکن اب کیا کیا جا سکتا تھا سو ناچار پلٹ آئی۔ اس نے اپنا بیگ ایک طرف صوفے پر پھینکا اور پھر خود تہمینہ صاحبہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔ جسمانی مشقت اتنا نہیں تھکاتی جتنا ذہنی مشقت تھکا دیتی ہے۔ جسمانی مشقت کو دور کیا جا سکتا ہے۔۔ کبھی دواوں کے اثر سے اور کبھی آرام کی صورت مگر ذہنی تھکاوٹ کا علاج بہت مشکل ہوتا ہے اور کبھی کبھی نہ تو دوائیں اثر کرتی ہیں اور نہ ہی پر سکون ماحول۔

Kahanifeak.com

"ضرار جانتے ہیں کہ آپ ابیرہ کو یہاں لے کر آئی تھیں۔۔؟"

"ماما آپ کے سوال سے لگتا ہے کہ آپ یاں تو مجھے بیوقوف سمجھتی ہیں یا ضرار کو اتنا رحمدل جو یہ سوال پوچھ رہی ہیں۔۔آپ جانتی ہیں وہ کبھی بھی ابیرہ کو پھوپھو سے ملنے نہیں دیتا۔۔"

"مجھے آپ سے اس قسم کی ہی بیوقوفی کی امید تھی۔۔آپ کو عقل کب آئے گی نور۔۔؟"انہوں نے تاسف سے کہا۔

"ماما اس میں عقل کدھر سے آ گئی۔۔اس کا پھوپھو سے ملنے کا دل تھا سو ملا دیا۔۔"اس کی عقل میں تہمینہ کی بات نہیں آئی تھی۔

"پھوپھو سے ملنے کا دل تھا سو ملا دیا۔۔"انہوں نے نورالعین کی بات کو دہرایا۔۔"اور اگر ضرار آ جاتا تو۔۔۔؟"

"تو میں سنبھال لیتی ماما۔۔"اس نے پر یقین لہجے میں کہا۔

"نور نہ تو آپ کوئی چھوٹی بچی ہیں اور نہ ہی وہ بچپن والا ضرار جس کے جھگڑے میں گھس کر آپ اس کی صلح صفائی کروا دیں گی۔۔۔اور وہ بھی آپ کی بات مانتے ہوئے خوشی خوشی ہاتھ ملانے پر راضی ہو جائے گا۔وہ اب بڑا ہو چکا ہے۔۔میں تو حیران ہوں کہ ضرار نے آپ کو اس دن معاف کیسے کر دیا۔بجائے اس کے آپ آئیندہ احتیاط کرتیں آپ آج ایک اور حماقت کر بیٹھیں۔۔"وہ غصے سے بول رہی تھیں۔

"اس کو کچھ بھی نہیں پتا چلے گا آپ خوامخواہ میں مجھے ڈرا رہی ہیں۔۔۔" تہمینہ صاحبہ کی باتوں نے اس کے گرد پریشانی کا گھیرا تنگ کیا۔

"یہ آپ کی خوش فہمی ہے کہ آپ بہت کوئی پہنچی ہوئی چیز ہیں۔اول تو وہ جان ہی چکا ہوگا اور اگر ایسا نہ بھی ہوا تو آپ تو جانتی ہیں ناں کہ آپ نے اس سے جھوٹ بولا ہے۔۔اس کے بھروسے کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔۔"

"ماما۔۔آپ جانتی ہیں میری نیت دھوکہ دینے کی نہیں تھی۔۔" وہ صوفے کی ڈھول چھوڑتے ہوئے سیدھی ہوئی۔

"آپ کی نیت جو بھی ہو۔۔اس بات کا کوئی جواز پیش نہیں کیا جا سکتا کہ آپ نے اپنے دوست کا بھروسہ کس نیت سے توڑا۔۔اس نے بھروسہ کیا اور آپ نے اس کو توڑ دیا بات ختم۔۔نہ کوئی دلیل بچتی ہے اور نہ کوئی صفائی۔۔۔نورا گر آپ دوست کی جان بچانے کیلئے بھی اسے دھوکہ دو تب بھی وہ قابل قبول نہیں ہو سکتا۔۔جانتی ہو اس کو اپنے زندہ بچ جانے کی خوشی سے زیادہ اس دھوکے کا غم ہوگا۔۔اس جھوٹ کی تکلیف ہوگی جو آپ نے اس سے بولا ہے۔۔"

تہمینہ صاحبہ اس کے ہوش ٹھکانے لگانے کے بعد خود تو وہاں سے چلی گئیں تھیں مگر اسے سوچ کی گہرائیوں میں غوطہ لگانے کیلئے چھوڑ گئیں تھیں۔

تہمینہ بیگم کی باتیں اسے ہلا کر رکھ گئی تھیں۔۔اس نے جلدی سے فون اٹھایا اور اس پر نمبر ملانے

Kahanifreak.com

لگی۔۔ بیل جا رہی تھی مگر شاید سامنے والا فون اٹھانے سے انکاری تھا۔ بیل جاتی۔۔ کچھ دیر بجتی رہتی اور پھر ایک بیپ کے ساتھ فون بند ہو جاتا۔اسے مایوسی ہوئی۔ فون بند کرتے ہوئے وہ بھی وہاں سے اٹھ گئی۔

ضرار کو اپنے کمرے میں گئے دو گھنٹے گزر چکے تھے۔۔ رافع اب تک وہیں اسی صوفے پر بیٹھا ہوا تھا جہاں ضرار چھوڑ کر گیا تھا۔۔ اس سارے عرصے میں اسے کئی مرتبہ خیال آیا تھا اوپر ضرار کے کمرے میں جا کر اس سے بات کرنے کا۔۔ مگر پھر اگلے ہی پل وہ اپنے خیال کو یہ سوچ کر جھٹک دیتا کہ اسے مزید کچھ وقت دینا چاہیئے۔۔

وہ اپنے بازو کو موڑے سر کے نیچے رکھے صوفے پر لیٹا ہوا تھا۔ ان دو گھنٹوں میں اگر کوئی حرکت کر رہا تھا تو وہ تنویر تھا۔ قریباً ہر آدھے گھنٹے بعد اوپر والے پورشن سے اسے پکارا جاتا "تنویر کافی لے کر آ۔۔ "اور وہ "جی سر۔۔ "کی آواز لگانے کے چند ہی سیکنڈز کے بعد کچن میں سے ہاتھ میں ٹرے پکڑے باہر نکلتا دکھائی دیتا اور پھر کوئی ایک منٹ کے بعد واپس کچن میں جاتے ہوئے۔

"یار مجھے بھی کچھ دے دے۔۔ "رافع نے لاونج سے اسے آواز لگائی۔

"کیا دوں صاب۔۔ ؟"وہ بھاگتا ہوا آیا تھا۔

"گھر میں کیا ہے۔۔ ؟"رافع اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"سب ہے صاب۔۔" تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سب کے بچے نام بتا۔۔" ایک تو یوں کب سے اکیلے وہاں صوفے پر لیٹے حالت بری ہو رہی تھی، پھر ضرار بھی ابھی تک کمرے سے باہر نہیں آیا تھا۔

رافع کا بس کہنا تھا کہ وہ فریج میں پڑے گوشت سے لے کر دھنیاں پودینہ تک سب گنوانے بیٹھ گیا تھا۔

"یار۔۔ میرے بھائی کچھ ایسا بتادے جو میں ابھی کھا سکوں۔۔" رافع نے شہادت اور انگھوٹے کو باہم ملائے حلقہ بناتے ہوئے اپنی بات سمجھانے کی کوشش کی۔

"صاب جی ایسا تو کچھ نہیں ہے۔۔" وہ دکھ سے بولا۔

"پینے کو ہی دے دے کچھ۔۔۔"

"جوس لا دوں؟؟" اس نے تھوڑا ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں لا دے میرے بھائی وہی لا دے۔۔۔" تنویر کچن کی جانب بڑھنے لگا ہی تھا کہ ایک بار پھر سے اس کی آواز آئی۔

"اوئے تنویر۔۔ کافی کدھر ہے۔۔؟"

"لا رہا ہوں صاحب جی۔۔۔" اس نے ضرار کو جواب دیتے ہوئے رافع کو لال جھنڈی دکھادی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آج شاید کمرے کی دیواروں اور سائونڈ سسٹم کی ٹیسٹنگ کی جا رہی تھی۔ آواز کی شدت کے سبب بیڈ میں پیدا ہونے والی لرزش کو وہ بخوبی محسوس کر سکتا تھا۔ ایک ہاتھ منہ پر رکھے اور دوسرے ہاتھ میں ریموٹ کو تھامے ایک ٹانگ بچھائے اور دوسری کھڑی کیئے وہ لیٹا ہوا تھا۔ میوزک کی آواز میں کوئی دوسری آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ اتنے اونچے بجتے ساز اور گلوکار کی سر بکھیرتی اوازیں اس پر کچھ خاص اثر نہیں چھوڑ رہی تھیں۔۔ وہ تو اپنی سوچوں میں محو تھا۔۔

رافع کے دروازہ کھولتے ہی چودہ طبق روشن ہو گئے تھے۔ اس کا ہاتھ بلا اختیار ہی اپنے کانوں کی طرف گیا۔ اس نے سنبھلنے کے بعد ضرار کی تلاش میں دیکھا۔۔ وہ سامنے ہی بیڈ پر آنکھیں بند کیئے آرام فرمانے کے ساتھ ساتھ ریموٹ کو گھما رہا تھا۔ رافع نے آگے بڑھ کر ریموٹ کو اس کے ہاتھ سے لینے کے بعد میوزک بند کیا اور پھر واپس ریموٹ کو بیڈ پر اچھال دیا۔ ضرار نے رافع کو گھور کر دیکھا اور ریموٹ اٹھا کر پھر سے میوزک پلے کر دیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

ضرار کا رویہ اسے تیش دلا گیا۔۔ اس نے ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے خود کو پر سکون رہنے کی تلقین کی اور پھر مین سوئچ سے تار کھینچ کر نکال دی۔

"یہی ڈرامہ کرنا تھا تو مت مانتا بات میری۔۔" رافع اس کے پاس آتے ہوئے چلایا۔

"رافع۔۔ ابھی جا یہاں سے۔۔" ضرار نے آنکھیں کھولتے ہوئے اسے تنبیہ کی۔۔ اور پھر واپس سے یوں آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ وہاں ہو ہی ناں۔۔

"اٹھ۔۔اور جا کر جو کرنا چاہتا ہے کر لے۔۔ بھول جا کہ میں نے کچھ کہا تھا۔۔"

رافع نے اس کے بازو سے پکڑتے ہوئے اسے اٹھانا چاہا لیکن وہ اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے خود ہی اٹھ بیٹھا۔

"رافع۔۔۔ میرا دماغ اس وقت بہت ابل رہا ہے۔۔۔ اس سے پہلے میں تیرے ساتھ کچھ کروں بہتر ہے یہاں سے جا۔۔۔"

"نہیں۔۔ میں نہیں جا رہا۔۔ تو نے جو کرنا ہے کر۔۔ میں بھی تو دیکھوں آخر میرا دوست میرے ساتھ کیا کر سکتا ہے۔۔" رافع نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اور مزید اس کے قریب آیا۔

"رافع۔۔۔۔" اس کے سینے پر ہاتھ مارتے ضرار اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے چیخا تھا۔۔

"چل اور جا کر جس کا دل کرتا ہے سر کھول دے۔۔ مجھے تیرے اس احسان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ جہاں رشتوں کے تقدس کا کوئی لحاظ نہ ہو وہاں احسان بھی نہیں کرنے چاہئیں۔۔" رافع کسی صورت ہار ماننے کو تیار نہیں تھا۔

"صاب جی کافی۔۔" ضرار جو رافع کو جواب دینے کیلئے آگے بڑھ رہا تھا تنویر کی آواز پر رک گیا۔

"لے جا اور پھینک دے اسے۔۔" رافع نے بغیر ضرار کی ناراضی کی پرواہ کئے اسے حکم دیا۔۔ تنویر نے بے چارگی سے ضرار کی جانب دیکھا۔۔ تنویر کا یوں ضرار کو التجائی نظروں سے دیکھنا رافع کو

Kahanifreak.com

مزید اشتعال دلوا گیا۔۔

رافع نے تنویر کے ہاتھ سے کافی کا کپ لیا اور باتھ روم کا رخ کر گیا۔۔جب واپس آیا تو کپ خالی تھا۔۔اس نے کپ واپس ٹرے میں پٹخا۔تنویر ابھی تک ہونقوں کی طرح کھڑا کبھی کپ کو تو کبھی اس کو دیکھ رہا تھا۔

"چل شاباش جا کر سو جا آج کیلئے اتنا ہی تھا۔۔"رافع نے اس کے بازو پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔۔

اس بار اس نے ضرار کی طرف نہیں دیکھا تھا بلکہ رافع کے کہتے ہی وہاں سے بھاگ جانے میں عافیت جانی تھی۔۔

"بات کرنی ہوئی تو کافی لے کر ٹیرس پر آجانا۔۔"دوٹوک انداز میں کہتا وہ ٹیرس کی جانب بڑھ گیا۔

اس کا خیال تھا کہ وہ کچھ ہی دیر میں کافی لے آئے گا مگر جلد ہی گاڑی کا ہارن سنتے اس کو احساس ہو گیا کہ وہ کس قدر خوشفہم انسان ہے۔"وہ ٹھیک کہتی تھی وہ کس قدر خوش فہم انسان ہے۔۔"نا چاہتے ہوئے بھی اس کا خیال آ ہی گیا۔۔ضرار نے گردن گھما کر نظریں نیچی کئے اپنی بائیں جانب دیکھا جہاں وہ کار میں بیٹھا اسے ہی دیکھتے ہوئے ہارن بجا رہا تھا۔اب کی بار اس کے ماتھے پر بل نہیں پڑے تھے بلکہ لبوں پر مسکراہٹ کھیل گئی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

صبحانی ویلا سے واپسی پر وہ کافی پر سکون تھی۔ محض انعم صاحبہ کو دیکھ لینے سے ہی اسے دل کے گوشے میں سکون اترتا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی جب اس کے قدم اس کے اپنے باپ کے کمروں سے آنے والی آواز پر رک گئے۔

"ہم۔۔وہ واپس آ گئی ہے۔۔ لگتا ہے ضرار نے چھوڑ دیا ہے۔"

"نہیں احسان جب تک میں نا کہوں تم کچھ مت کرنا۔۔ میں مناسب وقت دیکھ کر تمہیں بتاؤں گیں تب تم آ جانا۔"

سامنے سے غالبا اس نے شکریہ ادا کیا تھا جس پر وہ زور سے ہنستے ہوئے پھر سے بولی۔

"تمہاری پھوپھو ہوں تو تمہاری طرف ہی ہوں گی نا۔ میرے بھتیجے کو کوئی چیز پسند آئی ہو اور میں اسے حاصل کرنے میں اس کی مدد نا کروں ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔" اس کی سوتیلی ماں محض باتیں نہیں کر رہی تھیں۔۔ وہ اس کی زندگی برباد کرنے کی سازش کر رہی تھیں۔۔

ابیرہ ان کی باتیں سن کر لرز کر رہ گئی۔ کیا ابھی اس کی قسمت میں اس عذاب سے خلاصی نہیں لکھی گئی تھی۔ وہ وہاں سے بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی اور دروازے کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی۔ پورا کمرہ اس کی سسکیوں سے گونجنے لگا تھا۔ ابھی صرف اک دروازہ بند ہوا تھا اور وہ یوں ہمت ہار بیٹھی تھی جیسے سبھی دروازے مقفل زدہ ہو گئے ہوں۔

Kahanifreak.com

قدرتی روشنی کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔آج چاند کی چاندنی بھی کہیں نہیں تھی۔ہر طرف مصنوئی روشنیاں رنگ بکھیرنے کی کوشش میں جٹی ہوئی تھیں۔اتنی رونق دیکھ کر کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ گھڑی کی سوئیاں اگلے دن کی مسافت طے کرنے میں لگ چکی ہیں۔رافع گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ضرار گاڑی کا شیشہ کھولے کہنی کو موڑے ونڈو میں رکھے ہوئے تھا۔۔جیسے ہی رافع کی کچھ دیر پہلے والی حرکت اس کے دماغ میں آتی تو وہ مسکرا دیتا۔۔رافع جانتا تھا وہ ناراض ہونے کی۔۔غصہ ہونے کی اداکاری تو کر سکتا ہے مگر کبھی حقیقت میں نہیں ہو سکتا۔۔وہ اس کا جگر تھا۔۔

"کہاں جانا ہے بھئی۔۔ پچھلے اڑھائی گھنٹے سے ڈرائیو کر رہا ہوں اب تو لگ رہا ہے کسی بھی وقت میری گردن ڈھلک جائے گی اور میں لڑھک جاوں گا۔۔"رافع نے مری ہوئی آواز میں کہا۔

"میری پسند کی جگہ پر تو تم آج چلو گے نہیں۔۔ کسی رنگین جگہ جانا ہی پسند کرو گے۔۔۔"ضرار نے گردن گھما کر اس کی جانب دیکھا۔۔شاید وہ تصدیق چاہ رہا تھا۔۔

رافع نے ونڈ سکرین سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا اور پھر ہنستے ہوئے حساب برابر کیا۔"تمہاری حالت میں سمجھ سکتا ہوں تم جس صدمے میں ہو اس میں رنگینیاں پسند نہیں آتیں۔۔ مگر میں الحمد اللہ پیار کے پیار میں آج رج کے زلیل ہوا ہوں سو اپنی تو ساری اداسی نکل گئی ہے۔۔"وہ اپنی حالت سے خود ہی محظوظ ہوا۔۔اس کا اشارہ آج کے واقع کی طرف تھا۔۔نور العین کا ساتھ دے

کر وہ ضرار کے سامنے رج کے شرمندہ ہوا تھا۔۔

"کیوں میری حالت کو کیا ہوا ہے اور میں کسی صدمے میں نہیں ہوں۔۔ ویسے مجھے نہیں یاد پڑتا کہ تم زندگی میں کبھی دکھی ہوئے ہو۔۔" ضرار نے پرسوچ انداز میں کہا۔

"ہوا تھا نہ جب تمہاری پیاری کزن میرا پاؤں توڑ کر گئی تھی۔۔ کتنے دن تک درد ہوتا رہا تھا۔۔ اس کو سمجھنا بہت مشکل ہے کس بات پر کیسے ری ایکٹ کرے پریڈیکٹ نہیں کیا جا سکتا۔۔" پرانی باتیں یاد آنے پر دل میں کہیں درد سا اٹھا تھا۔

"تم کسی لڑکی کے ساتھ پکڑے جاؤ اور وہ بھی جب تم نے دو دن پہلے اسے شادی کیلیئے پروپوز کیا ہو تو تم ایسی لڑکی سے کیا امید کرتے ہو؟ کیا وہ تمہیں ہار پہناتی کہ اس کا ہونے والا شوہر افئیر چلاتے پکڑا گیا ہے یا پھر نظر اتارتی کہ اس کے ہونے والے شوہر پر لڑکیاں فدا ہو رہی ہیں۔۔۔"

"او بھئی کونسا افئیر کیسا افئیر۔۔۔ تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ اس وقت اس کے ساتھ وہاں ہونا حالات کا تقاضا تھا۔۔" رافع کو ضرار کی یاداشت پر شک ہوا۔

"یہ وقت و حالات ایسے تقاضے تم سے ہی کیوں کرتے ہیں رافع۔۔۔؟" باہر سے نظریں ہٹاتے ہوئے ضرار نے اسے چڑانے والے انداز میں کہا۔

"شاید اس لئے کہ وہ جانتے ہیں اس فریم میں میں ہی پورا آ سکتا ہوں۔۔"

ضرار اگر کہتا تھا کہ وہ کبھی دکھی نہیں ہوا تھا تو وہ غلط نہیں کہتا تھا۔ اداسی کو بھی اس کے چہرے پر

Kahanifreak.com

زیادہ دیر رہنا پسند نہیں تھا۔ مسکراہٹ کو اپنے ہونٹوں کا دیوانہ بنانا آسان کام نہیں ہوتا۔ بہت کم چہرے ایسے ہوتے ہیں جن سے مسکان کو عشق ہوتا ہے ایسا عشق کہ وہ کسی صورت ان خاص لوگوں کے لبوں سے جدا نہیں ہوتی۔ اگر خوشیاں کبھی ان سے روٹھ بھی جائیں تب بھی مسکان ان سے نہیں روٹھتی۔۔ قسمت ان پر آزمائش کی دیوار کتنی بھی تنگ کر دے مگر ان کے چہرے امید کے رنگ بکھیرتے رہتے ہیں۔۔ اپنے زخمی دل کے ساتھ بھی بکھرے ہووں کو سمیٹنے میں لگے رہتے ہیں۔۔

"ہاں اور جو تھوڑی بہت کسر رہ گئی تھی فریم میں فٹ آنے کی وہ نورالعین کی کوشش سے پوری ہوگئی۔۔" دونوں کے قہقہے بلند ہوئے تو ہوا بھی ان کے سنگ جھوم گئی۔

ضرار واپس سے گردن موڑتے ہوئے باہر کی جانب رخ پھیرنے کو تھا جب اس کی نظروں نے رافع کے ہاتھوں کی حرکت کو پکڑا۔۔ اس نے بڑی کمال مہارت کے ساتھ ضرار سے بچاتے ہوئے موبائل کو بجنے سے پہلے ہی خاموش کروا دیا تھا۔۔ موبائل کو بند کرنے کے بعد اس نے واپس سے اسے اپنی گود میں رکھ لیا۔۔

"انسان وہ کام ہی نہ کرے جس میں بعد میں شرمندگی کے مارے پیچھے ہٹنا پڑے۔۔" وہ اب کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔

"اس میں شرمندہ ہونے والی کیا بات ہے۔۔" رافع اور شرمندہ بالکل ناممکن سی بات تھی۔۔

"شرمندہ ہونے والی بات نہیں ہے تو پھر میرے سامنے اس کی کال لینے سے کیوں کترا رہے ہو۔ ۔" اسے معلوم تھا رافع کے موبائل پر کافی دیر سے وقفے وقفے کے ساتھ بیل ہو رہی ہے۔۔ کوئی کال کر رہا تھا جسے وہ بڑی سہولت سے کاٹ دیتا تھا۔ وہ چاہتا تو گاڑی ایک جانب روک کر کال لے سکتا تھا یاں پھر ایک میسج چھوڑ سکتا تھا لیکن وہ مسلسل نظر انداز کرنے پر تلا ہوا تھا۔

"اب ہر بات تمہارے سامنے تو نہیں کی جا سکتی نہ میر ضرار۔۔" رافع نے آنکھ دبا کر کہا۔

'میرے سامنے کیا۔۔ تم تو میرے پیچھے بھی نہیں کر سکتے۔۔" ضرار کا انداز حقیقت سے روشناس کروانے والا تھا۔

" چیلنج کر رہے ہو۔۔؟"

"نہیں بتا رہا ہوں نور العین کے معاملے میں تمہیں میری ہی مدد چاہیئے ہو گی۔۔"

"نہیں مہربانی۔۔ آخری بار تم بیچ میں پڑے تھے تو آج تک اس کے آفٹر شاکس محسوس کر رہا ہوں ۔۔اب کچھ کرو گے تو میرے بڑھاپے تک اثرات جائیں گے۔۔" ریسٹورنٹ کے باہر گاڑی روکتے ہوئے رافع نے تفریحی انداز میں ہاتھ جوڑتے ہوئے اسے باز رہنے کا کہا تھا۔

اگلے دوپہر ضرار، رافع اور صبحانی صاحب لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رافع صبحانی صاحب کے ساتھ بزنس کی دنیا کے اتار چڑھاو پر اظہار خیال کر رہا تھا۔

"جبکہ در حقیقت وہ اپنے نمبر پکے کرنے کے چکر میں تھا" ایسا ضرار کا خیال تھا۔ضرار سنگل صوفے پر بیٹھے آنکھیں بند کئے ہوئے تھا۔ان آنکھوں کو سکون کی اشد ضرورت تھی۔آنکھوں کو تو پلکوں کی باڑ گرا کر سکون دیا جا سکتا تھا مگر دماغ کو کیسے سکوں حاصل ہوتا۔۔ پچھلے کچھ دنوں سے سلیپنگ پلز لینے کے باوجود بھی نینداس پر مہربان نہیں ہو رہی تھی۔

"بوا کافی۔۔۔" اس نے وہیں سے آواز لگا کر کہا۔

"ضرار کچھ کھاوگے بھی یا یوں ہی کافی پی پی کر خون جلاتے رہوگے۔۔۔" تہمینہ صاحبہ اس کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگیں۔۔

"نہیں ممانی بس کافی۔۔۔" بھول پن کی انتہا تھی۔

"بوا ابھی کافی نہ بنائیں پہلے ضرار کیلئے کھانا لگا دیں۔۔۔"

"بوا میرے لئے بھی۔۔۔" صبحانی صاحب کے ساتھ اپنی بات کو روکتے ہوئے اس نے صدا لگائی تو ضرار بھی ہنس دیا۔

آنکھیں موندے وہ مسکراتے ہوئے کتنا حسین لگتا تھا۔اس کی یہ مسکراہٹ وہاں موجود سبھی لوگوں کیلئے بڑی خاص تھی۔

"پارررر ٹنر۔۔۔۔۔پارٹنر۔۔۔۔" نور العین اسے پکارتی ہوئی کسی افتاد کی طرح وہاں پہنچی تھی۔

"نور۔۔جان نکال دی۔۔۔" تہمینہ بیگم کا ہاتھ بلا اختیار ہی دل کے اوپر گیا۔

"پارٹنراٹ۔۔اٹھو۔۔"بھاگنے کے سبب اس کاسان اس قدر پھول چکا تھا کہ اسے بولنے میں بھی دشواری کاسامنا کرناپڑرہاتھا۔وہ اس کاہاتھ کھینچتے ہوئے کہہ رہی تھی۔"پھ۔۔پھوپھوکوہوش آگیاہے۔۔۔ڈاکٹرمظ۔۔"

نورالعین کاجملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ دیوانہ وار دوڑاتھا۔اسے دودوزینوں کواکھٹاپھیلانگتے دیکھ کر تہمینہ بیگم کی زبان سے خیر کاقلمہ نکلا"یااللہ خیر۔۔۔"

پھولتی ہوئی سانسوں کے ساتھ وہ کمرے میں داخل ہواتھا۔اپنے سامنے لیٹی ماں کودیکھ کراس کا چہرا کھل اٹھا۔۔وہ ان کی طرف لپکتے ہوئے گھٹنے زمین پرٹیکتے ان کے پاس بیٹھ گیا۔ان کاہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے ان کے بال سنوارنے لگا۔

"ماں۔۔ماں۔۔آپ مجھے سن سکتی ہیں۔۔میں۔۔میں ضرار۔۔"

وہ نیم بیہوشی کی حالت میں مسکرائیں۔۔ان کویوں مسکراتادیکھ کراس نے بےیقینی کی کیفیت لئے ڈاکٹرمظہر کی جانب دیکھا۔۔وہ بھی مسکرادئے۔"اب یہ ٹھیک ہیں دواں کااثرابھی باقی ہے اسی لئے یہ فوراری ایکٹ نہیں کرپارہیں۔۔۔"

ضرارنے ان کے ماتھے کوچومتے ہوئے شکر کے کلمات اداکئے۔سب کی آمد کے سبب اسے وہاں سے اٹھناپڑا۔اب سب باری باری انعم صاحبہ سے بات کررہے تھےاوروہ صرف مسکرارہی تھیں۔

ضرار وہاں سے اٹھتا ہوا ان کے بیڈ کے سامنے کی جانب آ کھڑا ہوا اور مسکرا کر سب کو دیکھنے لگا۔

"کیا اب ماں کو سب یاد آ چکا ہے۔۔۔؟"

"کچھ کہہ نہیں سکتے۔۔ جب تک یہ مکمل طور پر ہوش میں نہیں آ جاتیں۔۔۔"

ڈاکٹر مظہر کے ساتھ ساتھ سبھی ضرار کے رویے پر حیران ہوئے تھے۔ اس بار نہ ہی اس کی زبان سے اور نہ ہی کسی تاثر سے ناشکری کا اظہار دیکھنے کو ملا تھا۔ وہ بس انہیں دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ وہ جان گیا تھا اس کیلیئے اس کی ماں کا ہونا لازمی ہے پھر بھلے انہیں اپنی کہانی میں اس کا کردار یاد ہو یاں نہ۔۔ انسان نہیں سمجھ سکتا کہ اس کے پیاروں کا ہونا خدا کی کتنی بڑی نعمت ہے۔۔ دنیاوی فاصلے اہمیت نہیں رکھتے۔۔ نہ ہی دنیاوی گلے شکوے۔۔ کم سے کم اک آس تو ہوتی ہے کہ کبھی نہ کبھی یہ فاصلے سمٹ جائیں گے۔۔ گلے شکوے محبت پر نچھاور کر دیئے جائیں گے۔۔ لیکن اگر کوئی انسان اپنی دنیا ہی بدل لے۔۔ فانی دنیا سے کنارہ کرتا ابدی دنیا کو اپنا مسکن بنا لے تو پھر کوئی امید کوئی آس نہیں بچتی۔۔ پھر زندگی میں اندھیروں کے سوا کچھ نہیں بچتا۔۔ ممکنات کا ہونا بھی خدا کا احسان عظیم ہے۔

"ضرار۔۔ میری جان۔۔" انہوں نے گردن گھما کر ضرار کو آواز دی جو وہیں ان کے پاس پڑے صوفے پر آنکھیں بند کیئے ہوئے تھا۔

Kahanifeak.com

ان کی ایک آواز پر وہ ان کی جانب لپکا۔ "ماں۔۔۔آپ ٹھیک ہیں۔۔۔" اس نے انعم کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا۔

"جی میری جان ماں ٹھیک ہیں۔۔" انعم صاحبہ نے اس کے ہاتھ پر بوسہ لیا۔

"ضرار مہرو کدھر ہے۔۔"

"آپ اسے چھوڑیں ناں۔۔اتنے دنوں کے بعد آپ اپنے بیٹے سے ملی ہیں۔کچھ اس سے بھی تو پوچھیں کہ اس نے یہ دن کیسے گزارے۔۔"

"میں جانتی ہوں میرا بیٹا ٹھیک ہو گا کیونکہ وہ میر ضرار علی ہے جو اپنا خیال رکھنا جانتا ہے۔لیکن مہرو اس کے پاس تو ایک بھی مخلص رشتہ نہیں۔ڈرتی ہوں کہیں اس کے باپ کا کیا اس کے سامنے نہ آجائے۔"

وہ اٹھ چکی تھیں اور سر کراون سے لگائے اس کے ساتھ بات کر رہی تھیں۔دوسری جانب وہ حیرانی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لئے انھیں تک رہا تھا۔انہیں سب یاد آچکا تھا۔تکلیف کے لمحات گزر چکے تھے۔اس پر کرم کر دیا گیا تھا اس کی مراد پر کن کہا جا چکا تھا۔

وہ اپنے ہاتھ پر نمی کو محسوس کر سکتی تھیں۔۔ان کے بیٹے کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو ان کے ہاتھ کو بھگو رہے تھے۔

Kahanifreak.com

آج بہت دنوں کے بعد وہ آفس آیا تھا۔ جب سے انعم بیمار ہوئی تھیں تب سے رافع ہی بزنس کے معملات کو دیکھ رہا تھا۔ مگر اب چونکہ وہ ٹھیک ہو گئی تھیں اس لئے آج رافع نے ہاتھ کھڑے کر دئے تھے کہ وہ آج کسی صورت آفس نہیں جانے والا۔

کھڑکی سے باہر دیکھنے کے ساتھ وہ کافی کے ذائقے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اپنی حالت سمجھنے سے وہ خود بھی قاصر تھا۔ اب تو اسے سکون آجانا چاہیئے تھا۔ اس کی ماں ٹھیک ہو چکی تھیں لیکن ان سب کے باوجود بھی دل کہیں نہ کہیں کچھ نہ ہونے کی صدا لگا رہا تھا۔

فون کی گھنٹی بجنے پر وہ میز کے پاس چلا آیا اور کپ میز پر رکھتے ہوئے ایکسٹینشن اٹھائی۔

"سر آپ کیلئے کال ہے۔" ریسیپشنسٹ نے اطلاع دی۔

"کس کی ہے۔۔؟" اس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے رسیور کو دوسرے ہاتھ میں لیا۔

"سر اپنا نام نہیں بتا رہیں۔ کہہ رہی ہیں آپ جانتے ہیں انہیں۔" اس کی آواز سے لگ رہا تھا وہ ڈر رہی ہے مبادہ غصے کی لپیٹ میں ہی نہ آجائے کہ ایسے ہی کوئی کال کرے گا اور وہ اسے بتانے چلی آئے گی۔ مگر یہ کیا کچھ بھی نہیں کہا گیا۔

"اوکے ٹرانسفر کر دیں۔" کال ٹرانسفر ہوتے ہی اس نے سلام کیا۔ مگر سامنے سے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

"غالباً کال آپ نے ہی کی ہے اور بات کرنے کیلئے ہی کی ہو گی۔"

خاموشی نہ توڑی گئی۔

"میرے خیال سے آپ نے بات کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔اوکے اللہ حافظ۔۔"کان سے رسیور دور ہٹاتا اس کا ہاتھ رک گیا۔آواز کچھ جانی پہچانی لگی۔

"ہیلو۔"اس نے فون واپس کان سے لگالیا اور سر کرسی کی پشت سے ٹیکتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔

دل کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن وہ سننا نہیں چاہتا تھا۔مگر دل تو دل ہوتا ہے جو پیغام پہنچانا مقصود ہوتا ہے وہ پہنچا کر ہی رہتا ہے۔

"م۔م۔۔میں ابیرہ۔پلیز فون بند نہ کیجئے گا۔"سامنے سے جواب نا پا کر اسے لگا کال کٹ گئی ہے جس کی تحقیق کیلئے اس نے پھر سے صدا لگائی۔"ہیلو۔۔"

"آفس کے نمبر پر کیوں کال کی۔۔؟"

وہ سیدھے انداز میں اس سے یہ پوچھ نہیں پایا کہ اس نے پرسنل نمبر پر کال کیوں نہیں کی۔۔۔ابیرہ سمجھ گئی۔بلآخر کچھ تو قربتوں کا اثر ہوا تھا۔

"ڈر تھا کہ پرسنل نمبر پر کروں گی تو آپ اٹھائیں گے نہیں۔۔۔"

ضرار خاموش رہا۔وہ ٹھیک کہہ رہی تھی اگر وہ کال کرتی تو وہ کبھی نہ اٹھاتا۔

"نور نے بتایا آنی ٹھیک ہو گئی ہیں۔۔"

ضرار اس کی آواز کی لرزش محسوس کر سکتا تھا۔

"ہمم۔۔"ایک لفظی جواب۔

"کیا اب آ۔۔آپ مجھے معاف کر سکتے ہیں۔۔؟"وہ جھجھکتے ہوئے بولی۔

"ابیرہ۔۔"وہ بولنے لگا تو وہ اسے ٹوک گئی۔وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن وہ سننے سے انکاری تھی۔

کسی نے غلط فہمیوں کو مٹانے کیلئے قدم آگے لینا چاہے تھے تو کسی نے خوف کے مارے قدم پیچھے لے لئے تھے۔وہ کہنا چاہتا تھا اس کے کہے کا پاس نہ رکھنے نے اسے تکلیف پہنچائی ہے لیکن وہ سننے سے انکاری تھی۔وہ شکوہ کرنا چاہتا تھا۔۔مگر وہ سزا کے طویل ہونے سے ڈر گئی تھی۔

"پلیز منع مت کیجئے گا۔آپ جو کہیں گے۔۔جیسا کہیں گے ویسے ہی کروں گی۔۔آپ جیسا بھی سلوک کریں گے شکوہ نہیں کروں گی۔بس اپنا نام دے دیجئے اور اپنے گھر میں پناہ۔"

وہ بے بسی کی انتہا پر تھی۔"آپ کہیں گے تو میں خود ہی آجاؤں گی۔بس منع مت کیجئے گا۔"

"کیا وہ بات کرتے ہوئے رو رہی تھی مگر کیوں۔۔۔؟"وہ پوچھنا چاہتا تھا مگر وہ کیسے پوچھ سکتا تھا۔ان میں تو صرف بے نیازی کا رشتہ تھا۔۔ساتھ ہوتے ہوئے بھی اپنی ذات میں گم رہنے والے۔۔۔

اگر وہ پوچھ نہیں سکتا تھا تو منع بھی نہیں کر سکتا تھا۔"چار بجے میں لینے آجاؤں گا۔تیار رہنا"اس نے خود کو یہی کہتے پایا۔

"اللہ کبھی آپ کو تنہا نہ کرے۔۔"

یہ دعا۔۔ ضرار کی آنکھوں کے سامنے اس رات کا منظر لہرایا جس رات وہ یونہی بھاگتے ہوئے آ رہی تھی تب بھی تو اس نے کچھ ایسی ہی دعا دی تھی۔ اس کا مطلب وہ اب بھی مجبور تھی۔ اسی رات کی طرح بے بس۔۔۔

"کیا ہی اچھا ہوتا ہمارا رشتہ ہر مجبوری۔۔ ہر غرض سے پاک ہوتا۔ ہم مجبوریوں کے بجائے محبت کے بہانے ساتھ رہتے۔" جو شکوہ اس کی زبان ابیرہ تک نہیں پہنچا پائی وہ شکوہ اس کے دل نے اس تک پہنچا دیا۔۔

ماضی کے قصے چھیڑنا آسان نہیں ہوتا محب۔۔

ناکامی عشق کو بھلا کر محبت کے قصے عام کرنا آسان نہیں ہوتا۔۔

ستمگری کے بعد سر آنکھوں پر بیٹھانا آسان نہیں ہوتا۔۔

انکار کے بعد اقرار کی آرزو کرنا آسان نہیں ہوتا۔۔

ڈھلتی شاموں میں امید کے دیئے جلانا آساں نہیں ہوتا۔۔

شب ہجر میں تمنائے وصل یار کرنا آسان نہیں ہوتا۔۔

عزہ اقبال

Kahanifreak.com

وہ عین وقت پر اسے لینے پہنچ چکا تھا۔ہارن کی آواز پر اس نے تھوڑے سے پردے سرکا کر دیکھا تو دل کو تسلی ہوئی۔وہ وعدے سے پھرا نہیں تھا۔اس نے کہا تھا وہ لینے آئے گا تو وہ لینے آچکا تھا۔وہ اپنا بیگ اٹھاتی بغیر کسی کو مطلع کئے گھر سے باہر نکل آئی۔

ابیرہ کو آتا دیکھ کر وہ گاڑی سے اتر آیا۔۔بغیر نظریں ملائے اس کے سلام کا جواب دینے کے بعد اس نے ابیرہ کے ہاتھ سے اس کا بیگ پکڑ لیا۔۔اس کا بیگ گاڑی میں رکھنے کے بعد وہ اپنی سیٹ سنبھال گیا۔اختلاف اپنی جگہ۔۔مگر جو اس کی ذمہ داری تھی وہ اس سے منکر نہیں ہو سکتا تھا۔

وہ اس سے آنکھیں نہیں ملا رہا تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ جان سکے وہ کتنا کمزور ہے۔اس قدر پہرے کے باوجود بھی اس کی آنکھیں چغل خوری کر ہی گئیں۔۔ابیرہ اس کی تکلیف کا۔۔بے خوابی کا۔۔اس کی لال ہوتی آنکھوں سے پتا لگا چکی تھی۔غم نے اس کے چہرے پر اپنے آثار چھوڑے تھے اور یہ آثار ابیرہ سے چھپے نہیں رہ سکے تھے۔اسے ضرار کو یوں دیکھ کر تکلیف ہو رہی تھی۔شاید اس لئے کہ وہ کہیں نہ کہیں ان سب کا سبب بنی تھی۔کچھ پل اس کو یونہی دیکھنے کے بعد اس نے بھی اس کے چہرے سے اپنی نظریں ہٹا لیں۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ اسے گھر لانے کے بجائے صبحانی ہاوس لے آیا۔آج تو حیرنی پر حیرانی ہی ابیرہ کا مقدر بن رہی تھی۔وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چل دی۔گھر میں داخل ہوتے ہی ان کو سب لان میں بیٹھے

ہوئے نظر آ گئے۔وہ سب لان میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔وہ تو آرام سے آگے بڑھ گیا تھا مگر ابیرہ۔۔اس کو آگے بڑھنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔۔شرمندگی۔۔جھجھک۔۔ڈر اور ایسی ہی کئی کیفیات آڑے آ رہی تھیں۔

"ارے ابیرہ وہاں کیوں کھڑی ہو آؤ ناں بیٹا۔۔" تہمینہ بیگم کے کہنے پر سب کی نظروں کا مرکز بنی تو مزید شرمنگی نے آ گھیرا۔ مگر پھر سبھی کو اپنا منتظر پا کر ان کے پاس چلی ہی آئی۔سب کی محبتیں ابھی تک اس کیلئے برقرار تھیں۔

" یہاں آئیے میرے پاس۔۔۔" انعم بیگم کے کہنے پر وہ ان کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کہاں تھی اتنے دنوں سے آپ؟ جانتی بھی تھیں کہ خالہ بیمار ہیں" ان کے چہرے پر ویسی ہی محبت تھی جس سے وہ بچپن سے محروم تھی۔

" وہ۔۔میں۔۔میں" اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا جواز پیش کرے۔۔یوں جواب ڈھنڈتا دیکھ کر انعم بیگم نے خود ہی اس کی الجھن سلجھا دی۔

" جانتی ہوں ضرار نے نہیں آنے دیا ہو گا۔۔" کہتے ساتھ انہوں نے سوالیہ نظروں سے ضرار کو دیکھا۔۔وہ پہلو بدل گیا۔

" کیا کروں میں اس لڑکے کا۔۔؟ بس مجھے لے کر زرا حساس طبیعت کا مالک ہے۔۔ مگر تم فکر نہیں کرو کان کھینچوں گی اس کے "

Kahanifreak.com

"نہیں آنی ایسی بات نہیں ہے۔۔ مجھ میں آپ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی۔" وہ نظریں جھکائے اپنے چہرے پر ڈھیروں شرمندگی لئے کہہ رہی تھی۔

"ابیرہ ادھر دیکھیں میری طرف۔۔" انہوں نے پیار سے اس کا چہرہ اپنی جانب کیا۔

"یہ جو کچھ بھی ہوا ہے آپ ان میں سے کسی چیز کی زمہ دار نہیں ہیں۔ یہ سب قسمت میں یونہی ہونا لکھا تھا اور دیکھیں میں اب مکمل طور پر ٹھیک ہو چکی ہوں"

اتنا ایموشنل ڈرامہ۔۔ وہ مزید نہیں دیکھ سکتا تھا سو وہاں سے اٹھ گیا۔

"مگر مجھے ان سب چیزوں کا سبب نہیں بننا چاہئے تھا آنی۔۔" وہ اب بھی نظریں جھکائے ایک ہاتھ سے دوسرے کو مسل رہی تھی۔

"چھوڑیں جو ہونا تھا سو ہو گیا" انعم صاحبہ نے ابیرہ کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے کہا۔۔ وہ ان کی چاہت پر مسکرا دی۔

\-------------

"ضرار بیٹا رافع سے پوچھو کب تک آرہا ہے پھر میں ڈنر لگوا دوں۔۔۔" تہمینہ بیگم کچن سے باہر آتے ہوئے ضرار سے مخاطب ہوئیں۔

"رافع۔۔ رافع کیوں آرہا ہے۔۔ یہ تو ہمارا فیملی ڈنر ہے ناں؟ جو کہ اپنوں کے ساتھ ہی ہونا چاہئے۔۔" نور العین نے موبائل کو بند کرتے ہوئے سوال کیا۔

"ہائے میری بیٹی کتنی بڑی ہو گئی ہے ناں۔۔۔" تہمینہ صاحبہ چہرے پر مصنوئی پیار سجاتے ہوئے بولیں۔

"ابھی میں سیدھی ہوئی ناتو ساراا اپنا پن نکال دوں گی۔۔اچھی طرح دیکھ رہی ہوں جو خناس آج کل تمہارے دماغ میں بڑھتا جا رہا ہے۔۔اتنے عرصے کے بعد اگر وہ آ ہی گیا ہے تو تمہیں بھی نئی نئی سوجھنے لگی ہیں۔۔" وہ اسے جھاڑ پلاتی وہاں سے چلی گئیں۔

ان کے جاتے ہی ضرار رافع کو کال کرنے لگا۔قریبا تیسری بیل پر فون اٹھالیا گیا۔

"ہاں یار کدھر ہو سببب۔۔۔انتظار کر رہے ہیں۔۔" وہ سب کو لمبا کھینچتے ہوئے بولا۔۔ضرار کی شرارت کو سمجھتے ہوئے اس نے اپنے پاس پڑا کشن اٹھا کر اس کو جڑ دیا۔

"کیوں یار۔۔کیوں نہیں آ سکتے۔۔۔"اس کا کہنا تھا کہ نور کا زوردار قہقہہ بلند ہوا۔

"یار کام تو بعد میں بھی ہو سکتا ہے۔۔ممانی انتظار کر رہی تھیں۔۔۔" وہ اداسی کے ساتھ کہہ رہا تھا۔ نورالعین بھی اپنا سارا کام چھوڑتے ہوئے اس کے پاس آ بیٹھی۔اور سامنے پڑے ڈبے میں سے پی نٹس اٹھا کر منہ میں ڈالنے لگی۔

"چلو ٹھیک ہے تم اپنا کام کر لو۔۔۔اوکے۔۔۔"

ضرار کے فون بند کرنے کی دیر تھی کہ اس نے ایک بار پھر قہقہ ہوا کی نظر کیا اور سلیپر پہنتے ہوئے منہ چڑایا" سکون کسے کہتے ہیں تم کیا جانو ضرار بابو۔۔۔" اسے تنگ کرتی ہوئی وہ اپنے کمرے کا

رخ کر گئی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ڈائننگ ٹیبل پر سب سے پہلے وہی موجود تھی۔اپنی مسکراہٹ کو چھپاتے ہوئے ضرار اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیااور ابیرہ اس کے ساتھ والی پر۔

"ابیرہ۔۔ کیا تمہیں پتا ہے چس آنا کسے کہتے ہیں۔۔۔؟"وہ کھیر امنہ میں ڈالتی ہوئی بولی۔ مخاطب ابیرہ کو کیا گیا تھا لیکن سنانا ضرار کو مقصود تھا۔

وہ بھی بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے خاموشی سے گلاس میں پانی انڈیلنے لگا۔ابیرہ نے ناسمجھی سے نفی میں گردن ہلائی۔

وہ ایک بار پھر بھرپور طریقے سے ہنسی "تو کوئی نہیں ضرار بتا دیتا ہے۔۔ کیوں پارٹنر۔۔؟"وہ ضرار کو چڑانے کیلئے مسلسل ہنستی جارہی تھی۔اور وہ بھی بہترین اداکاری کرتے ہوئے زچ ہو رہا تھا۔

"نور کیا ہو گیا ہے آج تمہیں۔۔ تمہارے تو مزاج کا ہی کچھ پتا نہیں چلتا۔ابھی تھوڑی دیر پہلے اتنی جلی بھنی باتیں کر رہی تھی اور اب یوں ہنستی جارہی ہو۔۔۔" تہمینہ بیگم میز پر کھانا لگاتے ہوئے بولیں۔اس نے کندھے اچکائے "کچھ بھی تو نہیں۔۔۔"

سبھی ڈنر کیلئے آچکے تھے اور رافع کے منتظر تھے جبکہ وہ دبی دبی ہنسی ہنسنے میں۔۔

"السلام علیکم۔۔ سوری سوری تھوڑا لیٹ ہو گیا۔۔۔" رافع نے خالی نشست سنبھالی جو کے نور کے ساتھ والی تھی۔

ہائے رے اس کے چہرے سے ہنسی یوں غائب ہوئی جیسے کبھی اس کے چہرے سے آشنا ہی نہ تھی۔

"کوئی بات نہیں بیٹا۔۔ چلو شروع کریں سب۔۔" صبحانی صاحب کے کہتے ہی سب اپنی اپنی پلیٹس میں کھانا نکالنے لگے۔ مگر وہ۔۔ وہ تو ہاتھ باندھے یوں کرسی کی پشت سے جا لگی جیسے کوئی بچی ہو اور اب مسلسل ضرار کو گھور رہی تھی جو اسے نظر انداز کرتا کھانے کا لطف لینے میں گم تھا۔

پھر اس نے گردن گھما کر رافع کو آڑے ہاتھوں لینے کی "تمہیں تو کام تھا ضروری کام۔۔۔؟"

"کام۔۔ نہیں تو۔۔" نور العین کے پوچھنے پر اسے یاد آیا تو وہ ضرار سے سوال کرنے لگا۔

"یار ضرار۔۔ اگر تمہیں میری آواز ٹھیک سے نہیں آ رہی تھی تو یہی سوچ لیتے کہ میں رافع ہوں۔۔ اتنی دیر تک تو میں عام حالات میں کام نہ کروں اور تم سمجھ رہے تھے کہ میں ڈنر کو چھوڑ کر کام کو فوقیت دوں گا۔۔۔"

کھانے کے ساتھ دو دو ہاتھ کرتے ہوئے اس نے ضرار سے سوال کیا۔

"یار رافع۔۔" ضرار نے اسے پکارا تو وہ کھانا چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"تمہیں پتا ہے چس آنی کس کو کہتے ہیں۔۔۔؟"

اب کی بار رافع کی وہی حالت تھی جو ابیرہ کی تھی مگر تب ابیرہ صرف نور کو دیکھ رہی تھی جبکہ رافع

نے ضرار کی نظروں کا پیچھا کرتے ہوئے نور کی جانب دیکھا تھا۔کچھ کچھ بات اس کی سمجھ آچکی تھی جبھی وہ اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے بولا "نہیں۔۔۔"

"تو کوئی بات نہیں نور بتادے گی۔۔کیوں پارٹنر۔۔۔؟" کہنے کے ساتھ ہی دونوں کے قہقہوں نے ایک ساتھ اڑان بھری جو اسے مزید لال انگارہ کر گئی اور وہاں بیٹھے باقی سبھی نفوس بھی ہنسنے لگے۔۔

____

ابیرہ اور نور کو لان میں بیٹھا دیکھ کر وہ لوگ بھی وہیں چلے آئے۔رافع کو بھرپور امید تھی کہ ابیرہ کے ساتھ ملتے ہی ضرار اس کا اس کی بھابھی کے ساتھ بہترین قسم کا تعارف کروائے گا لیکن اسے خاموشی سے اپنی نشست سنبھالتا دیکھ اسے افسوس نے آگھیرا۔مگر وہ بھی رافع حیدر تھا۔اس نے بھی بالکل اس کے سامنے والی سیٹ سنبھال لی اور گلے کو کنکھار کر اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی۔ہائے ناکام اس کے علاوہ سب نے ہی اس کی جانب دیکھا۔ناچار اسے اس کا نام ہی پکارنا پڑا۔

"ضرار۔۔"اس کے متوجہ ہونے کی دیر تھی اس نے جلدی سے اشارہ کر ڈالا۔

"وہ جانتی ہے تمہیں یار۔۔۔"ضرار نے بیزاریت لئے کہا۔۔نور کی ہنسی چھوٹی۔

"جی رافع بھائی میں آپ کو جانتی ہوں۔۔"کیا ہی پیاری لگتی تھی مسکان اس کے چہرے پر۔۔

Kahanifreak.com

"آہاں۔۔ویسے بھابھی مجھے امید نہیں تھی کہ ضرار نے آپ کو میرے متعلق بتایا ہوگا۔۔"

"اور میں نے بتایا بھی نہیں۔۔۔"وہ کہتا اٹھ کھڑا ہوا اور گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گیا۔

رافع نے سوالیہ نظروں سے ابیرہ کی جانب دیکھا"تو پھر کس نے۔۔۔"

"نور نے بتایا تھا۔۔"ابیرہ نے بغیر نور کی گھوریوں کو خاطر میں لائے صاف گوئی سے کام لیا۔

اس کا قہقہ ابیرہ کو شرمندہ کر گیا"آپ مزاق بہت اچھا کرتی ہیں بھابھی۔۔"

رافع کی بات کو سمجھتے ہوئے ابیرہ بھی ہنسنے لگی۔

"اوورنہ ہوتو۔۔۔"ان دونوں کو یوں ہنستا دیکھ کر نورالعین وہاں سے واک آوٹ کر گئی۔

قریبا گیارہ بجے کے قریب وہ لوگ وہاں سے اپنے گھر کیلئے روانہ ہوئے تھے۔ سبھی کیلئے آج کا دن کافی اچھا ثابت ہوا تھا۔رافع اور وہ ایک ساتھ ہی وہاں سے نکلے تھے۔۔جیسے ہی کان میں روڈ پر آئی ضرار نے ہاتھ بڑھا کر سٹیریو آن کر دیا۔گہری رات۔۔دھیمے سر بکھیرتی اوازیں ماحول کو الگ ہی رونق بخشنے لگے۔۔

"یوں تمہارے واپس آنے کے اصرار کو میں کیا سمجھوں۔۔؟"ضرار نے ونڈ سکرین کے پار دیکھتے ہوئے بات شروع کی۔۔ابیرہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"کیا میں یہ سمجھوں کہ میری محبت نے تمہیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ہے۔۔"ضرار نے پل کے

پل سامنے سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔" ابیرہ نے جواب دیتے ہی باہر کی جانب رخ موڑ لیا۔

"اچھا تو پھر کیسا ہے۔۔؟" وہ اب ہر سوال اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔

اس بار وہ بھی سیدھی ہو بیٹھی۔ "میری وجہ سے آنی اور آپ جس تکلیف سے گزرے مجھے اس کا افسوس ہے، لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ میں آپ کی محبت میں اتنی دیوانی ہو گئی جو یوں چلی آئی۔ بات صرف اتنی سی ہے شادی کے بعد بیٹیوں کے تحفظ کی جگہ صرف اس کے شوہر کے گھر کو سمجھا جاتا ہے، اور یہی وجہ ہے میرے واپس آنے کی۔۔۔"

وہ کچھ توقف کے بعد پھر سے بولی۔

"رہی بات محبت کی تو وہ میں آپ کو بہت پہلے بتا چکی ہوں آپ جیسے انسان سے مجھے کبھی محبت نہیں ہو گی۔۔"

اس سے پہلے وہ باہر کو پھر سے رخ موڑتی ضرار کے قہقہے نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا" چلیں دیکھتے ہیں مسز آپ کب تک مجھ جیسے انسان سے خود کو محبت کرنے سے روک سکتی ہیں۔۔ یہ بات آپ اپنے دماغ میں بیٹھا لیں یہ میر ضرار علی کا آپ سے وعدہ ہے کہ ایک دن آپ کے اس دل میں صرف میر ضرار ہو گا۔۔ صرف میر ضرار۔۔" ضرار نے آخری بات اس کے دل کے عین اوپر اپنی انگلی رکھتے ہوئے کہی۔

Kahaifreak.com

گھر کب کا آ چکا تھا مگر ابیرہ کو اس کی باتوں میں دھیان ہی نہیں رہا تھا۔ وہ بات ختم کر چکا تھا اور اب اپنی چیزیں گاڑی میں سے اٹھا رہا تھا لیکن وہ وہیں اس کی باتوں کے اثر میں ٹھہر گئی تھی۔ اس کے دروازہ بند کرنے کی آواز سے وہ حقیقت کی دنیا میں واپس لوٹی تھی۔

رافع بھی ان کے پیچھے ہی پہنچا تھا۔ وہ دونوں وہیں کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے۔۔ ابیرہ گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ آئی۔

کمرے میں آتے ہی ابیرہ نے موبائل بیڈ پر پھینکا اور پھر ڈریسنگ روم کا رخ کر گئی۔

بھلے اس گھر کی بنیادیں مظبوط نہیں تھیں مگر اک سکون تھا کہ یہ چھت اس کی اپنی تھی کوئی تیسرا اس کا شریک نہیں تھا۔ گھر کے مکینوں کا آپس میں جو بھی رویہ ہو مگر باہر والوں کو اس بات کی بھنک نہیں لگنی چاہئے۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر مظبوط بنیادیں بھی کسی کام نہیں آتیں۔ اس گھر کا ٹوٹنا مقدر بن جاتا ہے۔ اس بات کا اندازہ اسے بخوبی ہو گیا تھا۔

کپڑے تبدیل کرنے کے بعد وہ ٹیرس پر چلی آئی۔ ضرار کی باتیں کہیں نہ کہیں اس کے سکون کو متاثر کرنے لگی تھی۔ لاشعوری طور پر بھی اس کی سوچیں ضرار کے کہے گئے جملوں کا طواف کرنے لگی تھیں۔ یہی وجہ ہے جب انسان کسی چیز کو بار بار سوچتا ہے تو اس کو سب ویسا ہی لگنے لگتا ہے۔ حواس پر سوار ہونے سے پہلے تک چیزیں انسان کے اختیار میں ہوتی ہیں لیکن اگر وہ ایک بار

Kahanifreak.com

انسان کے حواسوں کو جکڑ لیں تو پھر انسان چاہ کر بھی خود کو ان سے آزاد نہیں کروا پاتا۔اور ایسا کر کے وہ سامنے والے کیلئے راستے کھول دیتا ہے اپنے دل کے جہان کے۔۔اس جہان کے جہاں دماغ سے زیادہ دل کی کہی اہمیت رکھنے لگتی ہے۔

وہ ضرار کو ہی سوچ رہی تھی جب وہ خود بھی وہیں چلا آیا۔۔وہ بھی اس کے پاس آ کھڑا ہوا اور پھر ریلنگ پر بازوں کی مدد سے آگے کو جھکتے ہوئے سامنے دیکھنے لگا۔

"آپ کیوں چاہتے ہیں کہ میرے دل میں صرف میر ضرار ہو۔۔کیوں چاہتے ہیں کہ میرا دل صرف میر ضرار کے نام پر دھڑکے۔۔؟"اس کی انکھیں کیا کہنا چاہ رہیں تھیں وہ سمجھ نہیں پایا۔

"ڈر گئی ہو میری خواہش سے۔۔"ریلنگ سے بازو اٹھاتے ہوئے وہ سیدھا ہو گیا اور پھر اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولنے لگا۔

"ام ہمم۔۔صرف سوچ رہی ہوں کیا کبھی میر ضرار کے دل پر ابیرہ ضرار حکمرانی کر پائے گی۔۔"وہ اس سے نظریں ملائے اپنے دماغ میں اٹھتے سوالات کا اظہار کر رہی تھی۔دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں کچھ تلاشنے کی تگ ودو میں تھے اور کچھ نہ ملنے پر خود ہی تکلیف میں اتر رہے تھے۔

"کیا تم ایسا چاہتی ہو۔۔؟"وہ سمجھ نہ پائی اس کے سوال میں سنجیدگی کا عنصر زیادہ ہے یاں پھر مزاح کا۔

"میرے چاہنے نہ چاہنے سے کیا فرق پڑتا ہے، فرق تو آپ کے چاہنے اور نہ چاہنے سے پڑتا ہے"

اس بار اس نے نظریں نہیں ملائیں۔

"یہ تو صحیح کہا تم نے" وہ پھر سے ریلنگ پر ہاتھ رکھے جھک گیا۔

"آپ نے بتایا نہیں آپ ایسا کیوں چاہتے ہیں۔۔؟"

"اپنی انا کی تسکین کیلئے۔۔" وہ تاسف سے اسے دیکھنے لگی۔

"مجھے خوشی ہو گی ایسے انسان کی بیٹی کی آنکھوں میں اپنے لئے محبت دیکھ کر جس نے برسوں پہلے کسی کی محبت کو اپنے نفس کی خواہش کے تلے روند ڈالا تھا، اور پھر یہاں تم میرے عشق میں پاگل ہو گی اور ادھر تمہارا باپ شرمندگی، بے بسی کی موت مرے گا۔۔"

بغیر یہ جانے کہ اس کے الفاظ سامنے والے کیلئے کیا اہمیت رکھتے ہیں وہ اپنی سنا گیا۔

"کیا آپ کیلئے اتنا آسان ہے کسی کے دل کو محض اپنی انا کی تسکین کیلئے توڑ دینا۔۔؟" وہ ابھی تک ویسے ہی دکھ سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"وقت اور لوگ سب سکھا دیتے ہیں۔" ابیرہ کو اس کے لہجے میں طنز واضح محسوس ہوا۔

"آپ کو پتا ہے جو لوگ ماضی سے نہیں نکلتے وہ یونہی اپنے چاہنے والوں کو کھو دیتے ہیں۔ وہ شک اور خوف سے اپنے قلع کی دیواریں اس قدر اونچی کر لیتے ہیں کہ کوئی انہیں سر نہیں کر پاتا۔"

"اچھا تمہارے خیال میں میرے چاہنے والے کون ہیں تم اور تمہارا باپ؟" ضرار اب باقائدہ اس

کی طرف گھوما۔

"جو اپنے ماضی سے سبق نہیں سیکھتا اس کے ساتھ وہی ہوتا ہے جو میرے ساتھ ہوا ہے۔ دونوں بار بھروسہ کرنے پر مایوسی ہی ہوئی۔۔۔ دونوں بار تم نے ہم پر کسی اور کو ترجیح دی۔۔ مگر اب ایسا نہیں ہو گا، میں بار بار دھوکہ کھانے والوں میں سے نہیں ہوں ابیرہ شفاقت۔۔"

وہ آگے بڑھنے لگا مگر پھر رک گیا۔ اس کے مزید پاس آیا اور کان کے قریب ہوا "پتا ہے خالہ سے اک غلطی ہوئی تھی۔ انہوں نے ہار مانتے ہوئے اپنی زندگی کا سودا کر ڈالا تھا۔۔ مگر میں ایسا نہیں ہوں میں نہ تو ہار ماننے والوں میں سے ہوں اور نہ ہی گھٹنے ٹیک دینے والوں میں سے۔ جو میرا ہے اسے میرا ہونا پڑے گا پھر بھلے اس کیلئے مجھے محبتوں کو لوٹانا پڑے یا نفرتوں کا گھیرا تنگ کرنا پڑے میں کر گزروں گا۔۔ مگر میں اپنے حق سے دستبردار ہوتے ہوئے کسی اور کو حکومت نہیں کرنے دوں گا۔۔"

"پھر آپ بھی یاد رکھیں۔۔ اگر آپ مجھے اپنی نفرت میں قید کرنے کی کوشش کریں گے تو میں بھی ماما کی طرح سب کو خیر آباد کہہ کر ہمیشہ کیلئے چلی جاوں گی۔۔۔"

"پھر کیا محبت کے حصار میں رہنا چاہتی ہو۔۔۔؟" وہ شرارت کے ساتھ مسکرایا۔

"مجھے رتی برابر بھی آپ کی محبت کی پرواہ نہیں۔۔۔"

"اور مجھے تمہاری پرواہ نہیں۔۔۔ جیو۔۔ یاں۔۔" ضرار نے آخری الفاظ کمرے کی جانب بڑھتے

ہوئے کہے۔۔اس نے "یاں" تک جملہ چھوڑ دیا تھا۔۔ مگر ابیرہ کی سماعتوں نے "یاں مرو۔۔" تک سنا تھا۔۔

کہہ کر وہ خود تو کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا مگر اسے وہیں سوچوں کے دریا میں غوطہ کھانے کیلیئے چھوڑ گیا تھا۔ جو ضرار نے کہا تھا وہ ابیرہ کو الجھا گیا تھا۔ کیسی ہار۔۔ کیسا سودا۔۔ کیا کچھ ایسا تھا جس سے وہ لاعلم تھی یا رکھی گئ تھی۔ نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا کچھ ہوتا تو مجھے پتا چل ہی جاتا۔۔اس کی سوچ کو وہ ایک نئ راہ دکھا گیا تھا۔

اس نے کمفرٹر کو خود میں بھینچا۔۔اک لمبی پر سکون سی سانس اندر کھینچی۔ سونے کا مزید ارادہ کئے اس سے پہلے وہ ایک بار پھر نیند کی وادی میں اترتی۔ ہواوں نے پردوں کے ساتھ شرارت کی تو وہ لہرادئے۔۔یوں جھومتے پردوں کو دیکھ کر سورج کی کرنوں نے فوراسے بیشتر اپنا پیغام پہنچانا لازم سمجھا اور اس کی بند آنکھوں پر بھی اپنا احساس چھوڑنے لگیں۔۔وہ سورج کی اس شرارت پر مسکرا دی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا۔۔آنکھیں ابھی بھی کھلنے سے انکاری تھیں۔ اس نے ایک بار پھر سے انہیں بند کر کے کھولا۔ وقت پر نظر پڑتے ہی وہ فورا سے سیدھی ہو بیٹھی۔ بارہ بجنے میں صرف ایک منٹ باقی تھا۔ اسے حیرت ہوئی۔۔وہ آج اتنی دیر تک کیسے سوتی

Kahanifreak.com

رہی۔اس نے کراون سے سر ٹیکتے ہوئے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔

"اسے آج اس قدر پر سکون نیند کیسے آئی تھی۔۔کیا اس لئے کہ وہ اپنے گھر میں تھی۔یا اس تحفظ کے احساس کی بدولت جو اس محل کے شہزادے نے اسے دلایا تھا۔۔اس کے پاس وہ تھا جو وہ چاہتی تھی۔۔" اگلے ہی پل اس نے آنکھیں کھولتے ہی اپنے خیال کو جھٹک دیا۔

"کیسا گھر کیسی چار دیواری جس میں صرف گھٹن ہو۔۔کیسا تحفظ جب دل کیا ہاتھ پکڑ کر زمانے کے سامنے رسوا ہونے کیلئے چھوڑ دیا۔۔میں وہ زندگی چاہتی تھی جو مجھ سے چھین لی گئی نہ کہ وہ جس سے نوازدیا گیا۔۔" وہ اپنے سلیپر پہنتی باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔

\-------------

ایسا ممکن نہیں تھا کہ وہ آفس جانے سے پہلے اپنی ماں کے پاس نہ آتا۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ ان کا حق ادا کئے بنا ہی اپنے مقصد کی تکمیل میں جٹ جاتا۔اب تو وہ ٹھیک ہو چکی تھیں۔۔وہ کیسے ان پلوں کو دنیا کی دھول میں اڑا سکتا تھا۔گاڑی گھر کے باہر ہی کھڑی کرتے وہ اندر چلا آیا۔بوا کے علاوہ وہاں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔وہ بھی جھاڑ پونچھ کرنے میں مصروف تھیں۔انہیں سلام کرتے ہوئے وہ اپنی ماں کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

وہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا آیا وہ اٹھ چکی ہوں گی یاں نہیں اس لئے اس نے دروازہ بہت آہستہ سے کھولا۔اور پھر ادھ کھلے دروازے سے ہی لبوں پر مسکراہٹ سجائے اندر جھانکا۔انعم صاحبہ

دروازے کی جانب ہی دیکھ رہی تھیں۔ضرار کو دیکھتے ہی وہ مسکرائیں۔

"آجاو میری جان۔۔میں جاگ رہی ہوں۔"اس کی مسکان نایاب معلوم ہوتی تھی۔ایسی مسکان کو اس کے چہرے پر دیکھے عرصے ہی بیت گئے تھے۔بچپن میں جب وہ کہیں ان سے چھپ جاتا تو پکڑائی دینے پر یوں ہی ہنستا تھا۔

"آپ کو کیسے پتا چلا کہ دروازے پر کوئی ہے۔جبکہ میں نے تو آواز بھی پیدا نہیں ہونے دی۔۔"وہ ان کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹ گیا۔

"تمہارے ہی انتظار میں تھی جانتی تھی تم آو گے۔۔"وہ کسی بچے کی مانند ان سے لپٹ گیا۔

"مہرو کو بھی لے آتے۔۔"اس نے سر تھوڑا سا اوپر کو اٹھا کر شکوہ کناں نظروں سے دیکھا تو وہ ہنسنے لگیں۔

"چلو ٹھیک ہے جب تم آفس جاو گے میں تب اس سے مل آوں گی۔۔"

"کیا ملنا ضروری ہے۔۔؟"اس نے ان کے ساتھ لپٹے ہی ہلکا سا سر اٹھا کر سوال کیا۔

"کیوں نہ ملوں میری مریم کی آخری نشانی ہے میرے پاس۔۔"انہوں نے خفگی لئے کہا۔

"یقین جانیں ماں اس میں ایک بھی عادت مریم خالہ سے نہیں آئی۔۔"

"تو تم میں کونسا اپنے بابا جیسی آئی ہیں۔۔"وہ ابیرہ کے دفاع میں بولیں۔

"جیسے کے۔۔؟"بہت عرصے بعد وہ بغیر سوچے سمجھے۔۔بغیر کسی احتیاط کو ملحوظ خاطر رکھے بول

رہا تھا۔اب کوئی خوف نہیں رہا تھا۔

"جیسے کے وہ کبھی بھی اکیلے کہیں نہیں جاتے تھے۔۔جہاں بھی جاتے تھے مجھے ساتھ لے کر جاتے تھے۔میں تنگ آجاتی تھی مگر وہ کبھی نہیں آتے تھے جس کسی کے گھر بھی جاتے مجھے ساتھ لے کر جاتے تھے۔۔ چھوٹی سی کوئی چیز بھی لینی ہوتی تو بھی مجھے ساتھ ہی مارکٹ لے کر جاتے۔۔"پرانی یادوں نے ان کے لبوں کو پھیلا دیا۔

"ضرار جیسے بھی حالات رہے ہوں مگر تمہارے بابا نے کبھی بھی مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔جتنا مریم کو دکھ ملا مجھے اس کے برعکس اتنا ہی سکھ ملا۔میں چاہتی ہوں تم اپنے بابا جیسے بنوں۔اسے بھی ویسے ہی سکھ دو جیسے مجھے تمہارے بابا نے دئے۔کبھی اپنے چچا جیسا نہ بننا ضرار۔۔"

وہ اپنی ہی جوت میں بولتی چلی گئیں۔بہن کا دکھ ایک بار پھر ان کے چہرے سے عیاں ہونے لگا تھا۔انہوں نے بات کے اختتام پر اس کی جانب دیکھا تو اس کے چہرے پر بھی دکھ کے اثرات نمودار ہو چلے۔انہوں نے پیار سے اپنا ہاتھ اس کے سر میں چلانا شروع کر دیا اور ساتھ میں اپنے لبوں پر مسکان کی چادر بھی اوڑھ لی۔"اگلی بار آو تو اسے ساتھ لے کر آنا۔۔"

"اور اگر اس نے منع کر دیا اور کہا کہ وہ نہیں آنا چاہتی تو۔۔"ان کے ماتھے پر بوسہ دینے کے بعد وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"اس کی نہیں اپنی بات کرو کہ تم ہی نہیں لانا چاہتے۔۔تمہارا کیا ہے بول دو گے اسے کہ مجھے بول

دے وہ ہی نہیں آنا چاہتی تھی اور وہ بول بھی دے گی۔۔ تمہاری ماں ہوں میر ضرار تمہیں جانتی ہوں اچھے سے۔۔"

"ماں آپ اس طرح کی باتیں کر کے مجھے حسد میں مبتلا کر دیں گی۔۔ میں چاہتا ہوں آپ کا وقت صرف میرا ہو۔۔"

"دنیا کا پہلا شوہر ہو گا جو اپنی بیوی سے حسد کا شکار ہو گا محض اس لئے کہ اس کی ماں یعنی کہ ساس اپنی بہو سے پیار کرتی ہے۔۔" وہ ہنسی تو اسے معلوم ہوا کہ ماں کی ہنسی دنیا کی انمول ہنسی ہوتی ہے۔۔ کاش کہ وہ کسی گوہر نایاب کی طرح اسے امر کی مخملی ڈبیا میں ہمیشہ کیلئے سنبھال لیتا۔

"اور آپ بھی شاید پہلی ماں ہوں گی جو اپنے بیٹے سے زیادہ بہو کو چاہتی ہوں گی۔۔ جو بیٹے سے زیادہ بہو کے ساتھ وقت گزار کر خوش ہوتی ہوں گی۔۔"

اس کے اس شکوے کو وہ کبھی دور نہیں کر سکتی تھیں۔ انہوں نے خود سے ہی سوچا۔

"وہ بہت اچھی ہے ضرار۔۔ اور میں جانتی ہوں کہ تم بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہو کہ ان سب میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔ اس کی غلطیوں کو نظر انداز کر کے اس کا ہاتھ تھاموں گے تو وہ کبھی بھی تمہاری گرفت سے اسے آزاد نہیں کروانا چاہے گی۔۔" اس کو بیزاری لئے دیکھ کر انہوں نے بات ختم کر دی۔ "اگلی بار آو تو تمہاری بیوی ساتھ ہو میر ضرار۔۔ نہیں تو اس دروازے سے اندر آنے کی جراءت نہ کرنا" وہ اپنے ازلی انداز میں واپس آئی تھیں۔ وہی جو ماوں کا انداز ہوتا

ہے پیار سے شروع ہو کر جوتے پر ختم ہوتا ہے۔

وہ قہقہہ لگاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور ان کا ہاتھ چومنے کے بعد اجازت لیتا کمرے سے باہر نکل آیا۔

ابیرہ زینے اترتے ہوئے نیچے چلی آئی۔ گھر میں خاموشی کا خاصا راج تھا۔۔ تھوڑے ہی فاصلے پر مہک رگ پر بیٹھی اپنی کاپی کے اوپر جھکی ہوئی تھی۔۔ابیرہ بھی لبوں پر مسکان سجائے اس کے پاس چلی آئی اور وہیں رگ پر نیچے بیٹھ گئی۔

"بی بی جی ناشتہ کیا لیں گی۔۔۔؟"نوراں بی نے کچن سے نکلتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"بس چائے بنا دیں۔۔"کچھ سوچتے ہوئے وہ پھر سے بولی"ضرار۔۔ضرار آپ کو بتا کر گئے ہیں۔۔؟"

نوراں بی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ بھلہ وہ انہیں کیوں بتا کر جائیں گے۔۔ان کے چہرے پر عجیب سے تاثرات دیکھ کر ابیرہ نے اپنا سوال درست کیا"میرا مطلب ہے ناشتہ کر کے گئے ہیں۔۔؟"

"نہیں۔۔انہوں نے کہا وہ آفس میں کر لیں گے۔۔"وہ ابیرہ کو جواب دینے کے بعد واپس کچن کی جانب چل دیں۔

ابیرہ نے آرام دہ انداز میں بیٹھتے ہوئے موبائل کھول لیا۔۔موبائل پر کب سے جلتی بجھتی روشنی

اس کی توجہ اپنی جانب مبزول کروانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔اس نے موبائل کھولتے ہوئے نوٹیفیکیشن بار سے میسجز کھولے۔سب سے اوپر ضرار کا نام جگمگا رہا تھا۔اس نے میسج میں اسے اپنے جانے کے متعلق آگاہ کیا ہوا تھا۔وہ سو رہی تھی شاید اس لئے اس نے اسے جگانا مناسب نہیں سمجھا تھا۔اختلافات اپنی جگہ اور زمہ داری کا مظاہرہ کرنا اپنی جگہ۔۔ذمہ داری۔۔مروت۔۔احساس۔۔ہمدردی۔۔۔اس کی سوچ تھی کہ ان احساسات سے آگے بڑھ کر محبت کے جذبے کی طرف جا ہی نہیں رہی تھی۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ مہک کو پڑھانے میں جٹ گئی۔۔کچھ ہی دیر بعد رافع بھی وہاں چلا آیا۔ابیرہ کو اسے دیکھ کر کافی حیرانی ہوئی تھی۔۔یا شاید وہ رافع اور ضرار کی دوستی سے متاثر ہوئی تھی۔۔ان دونوں کا ڈریسنگ سٹائل کافی حد تک ایک جیسا ہی تھا۔اس گھر کے ہر فریق نے اسے رشتوں کے صیحح معنوں سے روشناس کروایا تھا۔ہر فرد محبتوں کا۔۔چاہتوں کا۔۔رنگ اوڑھے ہوئے تھا۔دل بغض۔۔کینہ۔۔ نفرتوں سے پاک تھے۔۔جس کو دیکھ لو وہ محبتیں لوٹانے سے عاجز نہیں آتا تھا۔وہ سوچتے ہوئے مسکرائی لیکن اگلے ہی پل لب سکیڑ لئے "ضرار۔۔اس کے اندر تو بدلے کی آگ تھی۔۔۔ہے اور شاید ساری عمر رہے۔۔"

"السلام علیکم۔۔"رافع اپنا بیگ صوفے پر رکھتا ہوا فریج کی جانب بڑھ گیا۔

"وعلیکم السلام۔۔رافع بھائی آپ ناشتہ میں کیا لیں گے۔۔۔"وہی سے بیٹھے ہوئے اس نے پوچھنے

کے ساتھ ساتھ بوا کو بھی آواز لگائی۔

"نہیں بھابھی میں صرف جوس لے کر نکلوں گا۔۔۔ ضرار تو نکل گیا ہو گا۔۔؟" رافع نے صوفے کی ڈھول پر بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"جی۔۔انہیں شاید پہلے ماموں کے ہاں جانا تھا اس لئے جلدی نکل گئے۔۔" وہ ساتھ ساتھ کاپی پر کچھ لکھ رہی تھی۔

"اسے نہ بھی جانا ہوتا تو وہ جلدی ہی نکل جاتا۔۔ایسے لگتا ہے کام۔۔کام اور صرف کام کی تاکید خاص کر اسی کیلئے کی گئی ہو۔۔۔"

وہ اس کی بات پر دل کھول کر ہنسی تھی کچھ ڈائیلاگ کا اثر تھا اور کچھ اس کی ڈائیلاگ ڈیلوری کا۔اس کو یوں ہنستا دیکھ کر وہ بھی ہنس دیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے مہک بھی ہنسنے لگی۔

"ویسے آپ اس وقت کدھر جا رہے ہیں۔۔" ابیرہ نے بغور اس کی تیاری کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا تو رافع کو اس کی عقل پر شعبہ ہوا۔۔۔

اس نے پہلے اپنے بیگ کی طرف اشارہ کیا اور پھر اپنی تیاری کی جانب گویا پوچھ رہا ہو" ایسے تیار ہو کر کدھر جایا جاتا ہے۔۔"

"امم۔۔آفس۔۔ مگر اب تو واپسی کا وقت ہونے والا ہے۔۔"

"ہم اسی لئے دیر سے جاتے ہیں کے جلدی لوٹ آئیں۔۔" اس نے جوس ختم کرنے کے بعد گلاس

میز پر رکھ دیا۔ وہ اس کی منطق پر پھر سے ہنسنے لگی۔

"ویسے یقین جانیں اتنی سی۔۔ اتنی سی۔۔ بھی کمی محسوس نہیں ہوئی کہ ضرار یہاں موجود نہیں ہے۔۔" رافع نے اپنی دونوں انگلیوں کا حلقہ بناتے ہوئے "اتنی" کا اشارہ کیا۔ "ایک جیسے ہی ہیں پھر بھی پتا نہیں آپ لوگوں کی کیوں نہیں بنتی۔۔"

"آپ سے کس نے کہا ہماری نہیں بنتی۔۔ ہم لوگوں کی تو بہت بنتی ہے۔۔ اللہ کا شکر ہے۔۔ ہاں تھوڑا پر سنیلٹی کلیش آجاتا ہے۔۔" ابیرہ کے انداز پر رافع کا قہقہہ بلند ہوا۔

"بھابھی آپ میری بہن ہیں۔۔ آپ کی اور میری ایک ٹیم۔۔ ضرار اور نور کی ایک۔۔ آپ کو نہیں پتا مجھے ان دونوں بہن بھائیوں نے مل کر کتنا تنگ کیا ہے۔۔" کیا اداکاری تھی۔۔ زمانے بھر کے دکھ جیسے اس کے حصے میں ہی آگئے ہوں۔۔ ابیرہ سر جھٹکتے ہوئے ایک بار پھر سے مہک کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔

وہ اس خیال کے تحت کہ سب اس وقت سو رہے ہوں گے خاموشی سے بغیر چاپ پیدا کئے دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا جب نور العین کی آواز سنتے ہوئے رک گیا۔

"کدھر جا رہے ہو پارٹنر۔۔؟" اس نے پلٹ کر دیکھا تو وہ ٹریک سوٹ میں ملبوس ہاتھ میں پانی کی بوتل پکڑے کچن کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

Kahanifreak.com

"میں سمجھا سب سو رہے ہوں گے۔۔"

"وہ سیدھی ہوتی ہوئی اس کی جانب چلی آئی "ناشتہ کرو گے۔۔؟"

"جی نہیں شکریہ۔۔"ضرار اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کافی۔۔"نور العین نے پھر شرارت سے سوال کیا۔

"جی نہیں اس کا بھی شکریہ۔۔"

"جوسس۔۔۔"ضرار نے گھورا تو وہ س کو لمبا ہی کھینچ گئی۔"اور پھر۔۔"

ایسے تو ایسے ہی صحیح وہ بھی سیدھا ہو بیٹھا۔

"اتنے دن سے گھر کا چکر نہیں لگا یا خیریت۔۔؟"نور العین اس کی شرارت کو بخوبی پہچان گئی۔وہ جانتا تھا کہ وہ رافع کی وجہ سے وہاں نہیں آرہی پھر بھی اسے چڑانے کیلئے سوال کر گیا۔

"تمہارے فرنگی دوست کی وجہ سے۔۔"وہ جلے بھنے انداز میں بولی۔

"ویسے مجھے پتا چلا کہ تمہارا فرنگی دوست تمہاری پیاری دوست کا بھائی بن چکا ہے۔۔"اس نے پیاری دوست کو کھینچتے ہوئے کہا۔

"اس برفانی ریچھ کو تو بس رشتے داریاں بنانے کا موقع چاہیے۔۔"ضرار نے اس کی بات پر اسے گھورا تو وہ منہ بنا گئی۔

"ویسے کیا تمہارے دوست کی گرل فرینڈ نے اسے چھوڑ دیا ہے۔۔"اس کے سوال پر ضرار کا

قہقہہ بلند ہوا۔

"آج تمہیں اس کی گرل فرینڈ کا خیال کدھر سے آ گایا۔۔؟" وہ ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آن کر چکا تھا اور اب چینل سرفنگ کر رہا تھا۔

"آج کل میرے پیچھے جو ایسے پڑا ہوا ہے۔۔"

"ویسے تمہارے پیچھے تو کب کا پڑا ہوا ہے بیچارا۔"

"ہمم اب تم اپنے اس بیچارے دوست کو کہو کہ مجھ سے چار فٹ دور ہی رہے"

"دل سے کہہ رہی ہو نا۔۔" اس نے ضرار کی آنکھوں کی جانب دیکھا تو وہ شرارت سے چمک رہی تھیں۔

"جی بالکل۔۔ جس سپیڈ کے ساتھ اس کے ٹھرک کا گراف اوپر جا رہا ہے میرے ہاتھوں سے اس کا کچھ ہو جانا ہے اور خوامخواہ میں حیدر انکل کا رہا سہا بھروسہ بھی پاکستان سے اٹھ جائے گا۔۔" ضرار کا سوال اس کے اندر ہلچل مچا گیا تھا مگر وہ خود کو سنبھال گئی۔

"یہ پیغام تم اسے خود ہی دے دینا کیوں کہ تمہاری زبانی اس کو زیادہ اچھے سے سمجھ آئے گا۔۔"

ریموٹ سائیڈ پر رکھتا وہ اٹھ کھڑا ہوا تو وہ بھی اسے اللہ حافظ کہنے کیلئے اٹھ گئی۔

"نورا سے ایک بار سن لو۔ چاہوں تو میں بھی تمہیں سب بتا دوں مگر میں نہیں چاہتا رافع کا تم پر سے مان ٹوٹ جائے۔۔ اگر کسی تیسرے کی بات سن کر اس کی جانب پلٹو گی تو اس کا مطلب ہو گا کہ

اس سے زیادہ تمہارے لئے وہ تیسرا اہمیت رکھتا ہے اور جہاں کوئی تیسرا اہمیت رکھنے لگے وہاں سے دوسرے کو نکل جانا چاہئے۔۔اور میں جانتا ہوں اگر ایسا ہوا تو وہ خاموشی سے اپنی جگہ چھوڑ دے گا۔۔"

"وہ آسٹریلین کل سے میری کال نہیں اٹھا رہا اور تم کہہ رہے ہو میں۔۔میں نور العین۔۔اس کے پاس جا کر بولوں رانگھڑ انسان مجھے کدو فرق نہیں پڑا میں تو اتنی بے عزتی کو محسوس ہی نہیں کرتی ۔۔چلو تھوڑا اور زلیل کرو۔۔؟"وہ حیرت سے ضرار کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"اس کا کہنا تھا کہ وہ میرے سامنے تم سے بات نہیں کر سکتا آخر کو کچھ پرسنل بھی ہوتا ہے۔۔"

"یہ جان کر بھی کہ وہ کس قدر ٹھرکی ہو کر آیا ہے پھر بھی تم چاہتے ہو میں اس سے ملوں۔۔سوری۔۔اس سے کہو دو۔۔"وہ بول کر رکی"نہیں دو نہیں چار۔۔پانچ۔۔چھ فٹ دور رہے۔۔ضرار میں بتا رہی ہوں میں غصے میں اس کے ساتھ کچھ کر دوں گی۔۔میرا دل کرتا ہے میں اس کو اتنا ماروں۔۔اتنا ماروں کے اس کے سارا ٹھرک نکال دوں۔۔آسٹریلین چڑیلوں پر پیار لوٹاتے اس کے دل کی درگت بنا دوں۔۔اتنا ماروں کہ آئیندہ وہ کسی کے بارے میں سوچنے سے پہلے بھی سوچے۔۔"

"تمہیں کیا مسئلہ ہے اس کی زندگی۔۔اس کا دل۔۔اور اس کی مرضی۔۔"اس نے اپنے چہرے پر شرارت کے ابھرتے رنگوں کو چھپایا۔۔

Kahanifreak.com

"اس کی زندگی۔۔؟۔۔اس کی مرضی۔۔آریو کڈنگ۔۔"حیرانگی پر حیرانگی ابھر رہی تھی۔"پھر مجھے تنگ کیوں کر رہا ہے۔۔رہے اپنی زندگی میں۔۔میرے پاس اب آیا بھی نا تو میں نے اس بار اس کا سارا انگریزپنا نکال دینا ہے۔۔"اس کا چہرا پھر سے گلابی رنگ بکھیرنے لگا تھا۔ناک بھی الگ شوخی دکھا رہا تھا۔وہ غصے سے سلیپر پہنتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میری زندگی آذاب بنائی ہوئی ہے۔۔اور یہ کہہ رہا ہے اپنی زندگی ہے۔۔ہونہہ ایسی کی تیسی اس کی اپنی زندگی کی۔۔"

اس کو یوں غصے سے جلتا بھنتا دیکھ کر وہ بھی سر جھٹک کر مسکراتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا۔

اس کے جاتے ہی وہ تھکے تھکے انداز میں صوفے پر بیٹھ گئی۔سین کٹ ہوا۔کردار سے واپسی ہوئی ۔۔اور اداکاری ختم ہوئی۔۔اب دل اسے سننے کی آرزو کرنے لگا تھا۔۔

ضرار نے صبح آفس پہنچتے ہی تاکید کی تھی جب رافع آفس آئے تو اسے مطلع کیا جائے۔اس کی پرسنل اسسٹنٹ اسے بریف کر رہی تھی۔ساری بریفنگ لینے کے بعد اس نے ایک بار پھر سے پوچھا۔

"کیا رافع ابھی تک نہیں آیا۔۔؟"ضرار نے ہاتھ کو لبوں سے دور کرتے ہوئے کہا جو وہ کب سے منہ پر رکھے ہوئے بریفنگ لے رہا تھا۔

"آگیا باس آگیا۔۔" رافع نے اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور لیپ ٹاپ اس کے ٹیبل پر رکھا۔

"ٹھیک ہے آپ جائیں اور کسی کو بھی اندر مت بھیجئے گا۔۔" پی اے کو جانے کا کہنے کے بعد وہ اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"اور پلیز باس کیلئے کافی اور کھانے کیلئے بھی کچھ ہلکا پھلکا بھیج دیجئے گا۔۔۔" رافع نے ہلکی سی گردن موڑتے ہونٹوں پر خوامخواہ کی مسکراہٹ سجائے پی اے سے فرمائش کی۔

پی اے بھی مسکرا کر اوکے کہتے ہوئے باہر چلی گئی۔ ضرار ٹیبل پر کہنی رکھے اور ہاتھ کو منہ کے نیچے رکھے اس کی حرکات و سکنات کو ملاحظہ فرمانے میں مصروف تھا۔

"ضرار تم آج کل ضرورت سے زیادہ خوش اخلاق نہیں ہوتے جا رہے۔۔۔" وہ خود کو یوں تکنے پر اسے کہہ رہا تھا۔

ضرار کی مسکراہٹ میں مزید اضافہ ہوا۔

رافع نے لیپ ٹاپ اس کے سامنے سرکایا۔ "یہ پریزینٹیشن بہت اعلیٰ ہے، ہر اسپیکٹ کور کر رہی ہے میرے خیال سے نئے انویسٹرز کے سامنے اسی کو پیش کرنا چاہئے۔"

"ٹھیک ہے۔ یہ تمہارا ڈیپارٹمنٹ ہے جیسے چاہو کر لو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔" ضرار نے واپس لیپ ٹاپ اس کی جانب گھما دیا۔

Kahanifreak.com

رافع نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر ضرار کی طرف دیکھا" مگر پھر بھی میں چاہتا تھا تم ایک بار دیکھ لیتے۔۔"

"تم نے دیکھ لیا کافی ہے۔"اس کے انداز سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اس سے کوئی اور بات کرنا چاہتا ہے۔

"تم شاید مجھ سے کوئی اور بات کرنا چاہتے ہو۔"وہ رافع تھا اس کا سول میٹ۔وہ اسے ایک نظر دیکھ کر ہی اندازہ کر سکتا تھا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔

"ہمم۔تم نے کیا سوچا پھر۔"وہ بغور اس کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات کو پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کس بارے میں۔"اب کی بار وہ لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے بولا۔

"اپنے اور نور العین کے بارے میں۔۔"

"دیکھ رہا ہوں بھابھی کے آنے کے بعد تمہاری یادداشت کافی کمزور ہو گئی ہے۔"ضرار نے ابرو اٹھا کر اشارۃ سوال کیا۔

"یہی کے سوچنا میں نے نہیں عین نے ہے۔میں آج بھی اسی کا منتظر ہوں اور اسے کے ساتھ زندگی گزارنے کا خواہش مند بھی۔اسی جگہ۔۔اسی منزل کی جانب اس کا منتظر"۔

"کیا صرف خواہش کرنے سے انسان کے خوابوں کو تعبیریں مل جاتی ہیں۔تم دونوں اپنی بیوقوفی

میں ایک دوسرے کو کھو دو گے۔۔" وہ آگے کو جھکتا ہوا اسے سمجھانے والے انداز میں بول رہا تھا۔

"اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔ تم کیا کر رہے ہو۔۔؟"

"ضرار اور ابیرہ کبھی بھی رافع اور نور العین نہیں ہو سکتے۔۔ رافع اور نور العین دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ ہمارا کیس مختلف ہے سو مجھے خود سے نہ ملاو اور نہ ہی ابیرہ کو نور سے۔۔"

"تو کیا تم لوگ ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے۔۔؟ کیا بھابھی کو تم سے اور تمہیں بھابھی سے محبت نہیں۔۔؟"

ضرار نے رافع کی بات پر قہقہہ لگایا "رافع حیدر لگتا ہے تم اپنا دماغ آسٹریلیا میں چھوڑ آئے ہو۔ ان سب کے بعد بھی تمہیں لگتا ہے کہ ہم دونوں کو ایک دوسرے سے محبت ہے؟"

کچھ توقف کے بعد وہ بولا۔ "ہم دونوں صرف ایک دوسرے کو اذیت دینے کیلیئے ساتھ ہیں۔۔ کچھ پرانے حساب پورے کرنے کیلیئے۔۔ اور بس۔۔" اس کے چہرے پر بھی اب دکھ کے آثار واضح ہوئے تھے۔

"تمہارے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ تم شروع سے ہی ان پریڈیکٹیبل انسان ہو۔ مگر بھابھی ان کے بارے میں میں ایک بات پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں وہ تمہارے ساتھ اس لئے ہیں کیونکہ وہ یہ رشتہ نبھانا چاہتی ہیں، اور چاہت کے بغیر انسان رشتہ نبھانے کی

کوشش نہیں کرتا۔ عورت کے خمیر میں یہ بات ہے ہی نہیں کہ وہ جس کے ساتھ نکاح کرے اس سے محبت نہ کرے۔ جلد یا دیر اس کے جزبات اپنے محرم کا طواف کرنے لگ ہی جاتے ہیں۔ وہ خود کو کتنا ہی مضبوط دیکھائے مگر وہ ہمیشہ جزباتی اعتبار سے اپنے محرم کے سامنے ہار ہی جاتی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ دھوکہ عورت ہی کھاتی ہے۔"

وہ اس کی بات پر کچھ پل کیلئے کچھ نہ بول سکا۔ اپنی بات مکمل کر لینے کے بعد وہ اپنی کرسی سے اٹھتا ہوا ٹیرس پر چلا آیا۔

"میں تم سے تمہارے اور نورالعین کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں۔" ضرار بھی اس کے پیچھے چلا آیا۔

"یار جب تک میں اس کے خیالات اپنے متعلق جان نہیں لیتا تب تک میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔"

"وہ تم سے اب بھی محبت کرتی ہے۔"

"اور یہ بات تم کیسے کہہ سکتے ہو۔۔؟"

"اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ اب تک ہر پرپوزل کو ریجیکٹ نہ کرتی۔ تم جانتے ہو اس کیلئے ابھی تک جتنے بھی پرپوزل آچکے ہیں ان کی چھان بین میں نے اور ماموں نے دونوں نے کی ہے اور یقین جانو ان میں ایسی کوئی بات نہیں تھی کہ انہیں ریجیکٹ کیا جاتا۔ مگر پھر بھی وہ آج تک ریجیکٹ کرتی آئی

ہے۔"

اس کے کے چہرے پر پھیلتی مسکراہٹ کو دیکھ کر ضرار بھی ہنس دیا۔"میر علی تم ہمیشہ ایسی باتیں دیر سے ہی کیوں بتاتے ہو۔۔؟"وہ اب اس کو اپنے بازوں کے گھیرے میں لئے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"نام بگاڑنے میں تمہارا کوئی ثانی نہیں پہلے عین اور اب میر علی۔۔۔"

رافع ابھی تک اس کے کندھے پر بازو رکھے ہوئے تھا۔۔دونوں کے قہقہے ہوا میں بلند ہو رہے تھے۔۔

ابیرہ ٹیبل پر کھانا لگانے کے بعد لاونج میں آ کر ان کا انتظار کرنے لگی۔کھانا یوں ٹیبل پر لگاتے ہوئے کئی بار اس کے دماغ نے اندیشہ ظاہر کرنے کی کوشش کی مگر وہ ہر بار اس کو یہ کہہ کر ٹال گئی "اچھا تھوڑی نہ لگتا ہے رافع بھائی آئے ہوئے ہیں اور اہتمام نہ کیا جائے۔۔میں کون سا ضرار کیلئے کچھ کر رہی ہوں۔۔"گاڑی کے ہارن اور پھر گیٹ کھلنے کی آواز پر وہ صوفے کی ڈھول کو چھوڑتی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

دونوں اک ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔"کھانا لگا دیا ہے آپ لوگ فریش ہو کر آ جائیں۔"ابیرہ نے مسکرا کر سلام کرنے کے بعد کہا۔

واہ۔۔اس کی مہمان نوازی۔اتنی خوش اخلاقی ضرار نے شاید ہی آج سے پہلے کبھی دیکھی ہو۔

Kahanifreak.com

"واؤ بھابھی لگتا ہے کچھ بہترین بنایا ہے۔۔ باہر تک خوشبو پھیلی ہوئی ہے۔" رافع نے سونگھنے کی بھرپور اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"زیادہ مکھن لگانے کی ضرورت نہی ہے اسے کھانا بنانا نہیں آتا۔" ضرار اس کے شرمندہ ہونے پر اپنی ہنسی کو روک نہ سکا۔

"ہاں تو کیا مینیو تو بھابھی نے ہی طے کیا ہو گا نا۔۔" ایک سیکنڈ سے زیادہ شرمندگی کا بھی اس کے چہرے پر ٹھہرنا مشکل تھا جبھی آتے ساتھ ہی چھپ گئی تھی۔

"ہمم۔۔ ہمم۔۔" ضرار ہنستے ہوئے اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا اور رافع مجبوراً اپنی بتیسی کی نمائش کرتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب۔

کھانے کے دوران زیادہ باتیں رافع اور ابیرہ کے بیچ ہی ہوئی تھیں۔ ضرار کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ ابیرہ کو بھی دیکھ رہا تھا جو اس کی موجودگی کو نظرانداز کئے رافع کے ساتھ باتوں میں گم تھی۔ اب جاننا یہ تھا کہ وہ جانتے بوجھتے نظرانداز کئے ہوئے تھی یا صرف پوز کر رہی تھی۔ سو کھانے سے ہاتھ روکتے ہوئے پرسکون انداز میں بیٹھتے ہونٹوں پر دلفریب سی مسکراہٹ لئے وہ اسے دیکھنے لگا جو تب سے یہ ظاہر کرنے میں تھی کہ اس کی کہی گئی باتوں کا اس نے کوئی اثر نہیں لیا ۔

دوسری جانب ابیرہ کا خود پر اعتماد ڈگمگانے لگا۔۔ بڑے عام سے انداز میں اس نے کچھ ایسے پہلو بدلا کہ ضرار کی آنکھوں کی شرارت مزید اسے دکھائی نہ دے۔ مگر یہ کیا سامنے دیکھتے ہوئے بھی اس کی آنکھیں بھٹک رہی تھیں اور اسے مزید الجھا رہی تھیں۔

"ویسے سچ بتاؤں ہے تو یہ میرا دوست مگر اس کے ساتھ رہنا آسان کام نہیں۔۔" نہ تو وہ کھانا نظر انداز کر سکتا تھا اور نہ ہی وہ خود کو تبصرہ کرنے سے باز رکھ سکتا تھا۔

"جی۔۔" ابیرہ اسے سن بھی رہی تھی اور بظاہر دیکھ بھی۔۔ مگر در حقیقت اس کا سارا دھیان ضرار کی شرارت کرتی نظروں پر تھا۔

ایک پل کو رافع نے بھی اس کی اس قدر صاف گوئی پر کھانے سے ہاتھ روکتے ہوئے ابیرہ کو دیکھا۔

"اس کو سمجھنا تھوڑا مشکل ہے لیکن جب ایک بار سمجھ آجائے تو پھر دل اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔۔"

"جی۔۔"

کن اکھیوں سے ضرار کے پھیلتے لب دیکھ کر اس کی حسیات بیدار ہوئیں "نہیں بالکل نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔۔"

"کیسا۔۔" پہلی بار اس نے ان کی گفتگو میں حصہ لیا۔

"یہی کہ دل اس کا گرویدہ نہیں ہوتا۔۔؟" رافع نے حیرانی سے پوچھا۔

Kahanifreak.com

اب کی بار ابیرہ نے گھور کر ضرار کو دیکھا اور پھر اپنی کرسی چھوڑتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"رافع بھائی آپ کافی لیں گے۔۔؟"

"جی بھابھی کیوں نہیں مگر انسانوں والی۔ آپ کے شوہر والی نہیں۔۔" وہ مسکرا کر کچن کی جانب بڑھ گئی۔

" صحیح چڑتی ہیں وہ تم سے۔۔ انسان تھوڑا لحاظ ہی کر لے بیوی ہے۔۔ تم تو یوں مقابلے پر اترتے ہو گویا جنگ کے میدان میں ہو۔۔"

"بیوی شوہر کو نظرانداز کرے اور شوہر لحاظ کرے کچھ عجیب نہیں ہے یہ منطق۔۔ اور ویسے بھی اس وقت وہ اور میں جن حالات میں ہیں وہ جنگ کے ہی ہیں۔۔ جہاں ایک چونکا دوسرا جیت جائے گا۔۔ دونوں میں سے جو نرم پڑا سمجھو کام سے گیا۔" کہنے کے ساتھ ہی وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔

ڈائننگ ٹیبل سے اٹھتا وہ سیدھا کچن میں چلا آیا۔ فریج کھول کر اس نے دودھ کا ڈبہ نکالتے ہوئے سلیپ پر رکھا۔

"کیا چاہئے آپ کو۔۔۔؟" وہ ابھی بھی چہرے پر ناگواری لئے ہوئے کھڑی تھی۔

"کچھ نہیں۔۔۔" ضرار اس کے سوال پر خاصا حیران ہوا۔

Kahanifreak.com

"تو پھر آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟"

"کافی بنانے آیا ہوں۔۔بنالوں اگر آپ کی اجازت ہو۔۔۔؟"اب کی بار وہ بھی تنگ آتے ہوئے بولا۔

"آپ یہ سب اس لئے کر رہے ہیں نہ کہ مجھے اپنی جانب متوجہ کر سکیں۔۔مجھے ڈسٹریکٹ کر سکیں۔۔۔"

اپنے خیالات کو۔۔اندیشوں کو وہ محض دماغ تک رکھنے والوں میں سے نہیں تھی۔جو دماغ کے پنوں پر تحریر ہوتا وہ اس کو الفاظ دے دیتی۔ابھی بھی یہی کر رہی تھی۔

"تو ابیرہ ضرار کو خوش فہمیاں بھی ہوتی ہیں۔۔ویسے کیا تم بتاؤ گی آخر تمہیں یہ خیال کیوں آیا کہ میں۔۔میں میر ضرار تمہیں اپنی جانب متوجہ کرنے کیلئے یہ سب حرکتیں کروں گا۔۔۔؟"اس نے میں پر اپنی جانب انگلی کرتے ہوئے کہا۔

"میں بھولی نہیں ہوں جو آپ نے کل کہا تھا مجھے سب یاد ہے۔۔"وہ مضبوط لہجے میں اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

وہ جو جاننا چاہتا تھا جان گیا تھا۔اسکے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

" کبھی بھولنا بھی مت۔۔۔۔دل تمہارا لیکن حکمرانی میر ضرار کی"ضرار نے اپنی انگلی اس کے دل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"آپ بھی مت بھولئے گا ابیرہ کا دل اور ابیرہ کی ہی حکمرانی۔۔" وہ بھی جواب دینے سے باز نہیں رہی۔

عجیب ٹسل لگائے ہوئے تھے۔ دونوں ایک دوسرے کو محبت کروانے پر تلے تھے مگر خود انسانوں کی طرح محبت کرنے سے احتراز برتنا چاہ رہے تھے۔

"لیٹس سی۔۔" وہ آگے کو تھوڑا جھکتے ہوئے بولا۔ "کافی لان میں لے آنا پلیز ز۔۔" پلیز کو لمبا کرتا وہ کچن سے باہر نکل گیا۔

کچھ ہی دیر بعد ابیرہ ہاتھ میں ٹرے تھامے لان میں چلی ائی۔۔ ٹرے کو سامنے میز پر رکھتے ہوئے وہ خود بھی وہیں بیٹھ گئی۔

"یہ آپ اپنے لئے کافی نہیں لائیں یا ضرار کو ہی آج محروم رکھا جائے گا اس کے نشے سے۔۔۔" رافع نے اپنا کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

ابیرہ اور رافع ہی ایک دوسرے کی کمپنی کو انجوائے کرنے لگے تھے۔ ان دونوں کی گفتگو ہنسنے اور پھر جوابی وار کرنے کا بہترین امتزاج لئے ہوتی تھی۔۔ ان دونوں کی ہنسی کچھ ہی فاصلے پر موجود ضرار کو بار بار ان کی طرف متوجہ کر رہی تھی۔۔

"جی صرف میں ہی رات میں نشہ نہیں کرتی۔۔" اس نے حساب برابر کیا تھا بالکل اک وفادار بیوی

کے جیسے۔۔اپنے جواب میں وہ اسے بھی نشئی گردان گئی تھی۔اس کی نظریں سامنے ٹہلتے ضرار پر ٹکی ہوئی تھیں۔جہاں وہ کسی سے فون پر بات کرنے میں مصروف تھا۔وہ بات کرنے کے دوران اپنے ہاتھوں کا خوب استعمال کرتا تھا۔بھرپور وجاہت اور شخصیت کا شاہکار۔۔بازوں کو کہنیوں تک موڑ کر رکھنے کا عادی۔۔کسی کو بھی اچھا لگ سکتا تھا بغیر کسی دوسرے خیال کے۔۔

"آپ کے جواب نے ثابت کر دیا کہ آپ ایک مشرقی بیوی ہیں۔۔جو لاکھ برائیوں کے بعد بھی شوہر کو سر کا تاج اور دیور کو گھر کا فساد گردانتی ہے۔۔"

"آپ کے اندازے بہت غلط ہوتے ہیں رافع بھائی۔۔میں بھی کہوں آپ کبھی فرنٹ لائن پر کیوں نہیں آتے۔۔بیک اینڈ سے ہی کیوں بزنس کے معاملات دیکھتے ہیں۔۔نہ تو میرے شوہر میں کوئی برائی ہے۔۔اور نہ ہی وہ میرے سر کا تاج ہیں۔۔بحیثیت انسان وہ اچھے ہیں۔۔"

"وہ اس لئے کہ آپ کے شوہر کو اپنے نمبر بنوانا اچھا لگتا ہے۔۔سب کی نظروں میں رہنا یو نو۔۔میں بیچارہ معصوم سا ان سب چالاکیوں کو نہیں سمجھتا ناں۔۔جبھی مار کھا جاتا ہوں۔۔"

"جی۔۔جی۔۔افئیر تو میرے شوہر کا پکڑا گیا تھا۔۔آپ تو بس انہیں بچانے کیلئے رگڑے گئے۔۔"

"بھابھی آپ کو کیسے پتا چلا؟۔۔یہ بات تو عین کو بھی نہیں پتا۔۔ضرار نے بتایا۔۔؟"وہ اپنی کرسی کی پشت چھوڑتا آگے کو ہوا۔۔"نہیں ضرار تو نہیں بتا سکتا۔۔وہ بتا ہی نہیں سکتا۔۔تو کیا آپ کی آبزرویشن اتنی اچھی ہے۔۔ہاں آپ کی آبزرویشن ہی ہے یہ ہیں ناں۔۔۔"

اس کی کیفیت کو نام دینا مشکل تھا۔۔ حیران تھا۔۔ خوش تھا۔۔ یا شاید اسے سراہ رہا تھا۔۔ وہ بھی حیران تھی۔۔اس نے تو مزاق کیا تھا مگر یہ کیا۔۔ وہ مزاق نہیں تھا حقیقت تھی۔۔ "مگر ضرار۔۔ ضرار ایسا نہیں ہو سکتا۔۔" وہ پریقین تھی۔

"ویسے رافع بھائی آپ غلط فیلڈ میں آگئے۔۔ آپ کو تو ایکٹر بننا چاہئے تھا۔۔ جتنی سنجیدگی کے ساتھ آپ یہ مزاق کر رہے ہیں کوئی بھی آپ کا یقین کر لے۔۔" وہ اس کو سراہتے ہوئے ہنسنے لگی۔

"حد ہی ہو گئی ہے بھابھی۔۔ آپ میری سنجیدگی کو اداکاری کا نام دے رہی ہیں۔۔" اسے آج تک کبھی اپنی بے عزتی پر دکھ نہیں ہوا تھا۔۔ مگر آج تو اسے اپنی تعریف پر بھی دکھ ہو رہا تھا۔

"میں تو بیچارا خوامخواہ میں ہی بدنام ہو گیا۔۔ بس مجھے تو حالات رگڑا دے گئے۔۔ وہ آپ کے معصوم شوہر کی دیوانی تھیں۔۔ سمجھ نہیں آتا اس بندے کو آخر روگ کس چیز کا ہے قسمت بھی مہربان ہے اور لوگ بھی۔۔۔"

اس کی سنجیدگی میں بھی مزاح ہوتا تھا۔۔ اگر ایک جملہ سنجیدہ ہوتا تو دوسرا مزاح سے بھرپور۔۔

"چلیں کوئی نہیں اپنا بھی وقت آئے گا۔۔ کرنے دیں ہمارے نام پر عیاشی۔۔ ویسے کیا آپ سچ میں نہیں جانتی تھیں کہ ضرار کا اس کے ساتھ افئیر تھا۔۔ میرا مطلب ضرار اور وہ۔۔۔" اس نے بات کو نامکمل ہی رہنے دیا۔۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔رافع بھائی۔۔وہ ضرار ہیں۔۔میر ضرار علی۔۔"وہ آواز کو بھاری کرتے ہوئے بولی۔۔شاید اس کی نقل اتارنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی۔۔"افئیر۔۔ضرار کا۔۔لڑکی کے ساتھ۔۔لائک سیر ئیسلی۔۔۔ہاہاہا۔۔۔"وہ اب لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔رافع کو ضرار پر رشک آیا۔۔ایک طرف اس کی بیوی تھی جس کو اس کے شوہر کا جگری دوست چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ ماضی میں اس کے شوہر کا افئیر رہا ہے اور وہ تھی کہ ہنسی جا رہی تھی۔۔دوسری طرف اس کی وہ دوست تھی جو اس کے ماضی کے جھوٹے افئیر کو سچ بنانے پر تلی ہوئی تھی۔۔

"آپ کو لگتا ہے میں جھوٹ بول رہا ہوں۔۔؟وہ سچ میں ضرار کی ہی دیوانی تھی۔۔مانا پر سنیلیٹی ہے آپ کے بھائی کی مگر اپنے شوہر کو بھی انڈر ایسٹیمیٹ نہ کریں۔۔۔"

"میں نے کب کہا آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔کرتی ہو گی پسند۔۔کسی کو بھی اچھے لگ سکتے ہیں۔۔ہاں مگر وہ ایسے کردار کے مالک نہیں ہیں۔۔پسند ہوتی تو وہ آج ان کی بیوی ہوتی میں نہیں۔۔"وہ سامنے اس کو دیکھتے ہوئے جانے کس احساس کے تحت بولی تھی۔

انسان وہی کھرا ہوتا ہے جس کی تعریف اس کے دشمن بھی کریں۔۔آپ کو اسی کردار کا حامل ہونا چاہئے جو کسی کی تعریف نہ کرے اس کے لب آپ کیلیئے واہ ہوں۔۔اس کی لب کشائی آپ کی شخصیت کے قصیدوں کے زریعے ہو۔۔

"اہمم۔۔کیا سوچ رہی ہیں بھابھی۔۔"پاس بیٹھے رافع نے جان بوجھ کر کنکھارتے ہوئے سوال کیا

تو وہ سر جھکاتی مسکرا دی۔

"یہی کہ ضرار کو دیکھ کر لگتا ہے صرف وہی کام کرتے ہیں۔۔"ابیرہ کا اشارہ ضرار کے ہر وقت یوں موبائل پر کسی نہ کسی کے ساتھ مصروف ہونے اور رافع کے یوں بیٹھ کر کافی کے مزے لینے کی جانب تھا۔

رافع اس کی بات پر ہنسنے لگا تھا۔ "آپ دونوں ہی ایک دوسرے کو سوٹ کرتے ہیں۔ کبھی نہ پکڑائی دینے والے۔۔"

اپنی تعریف پر وہ بھی دل کھول کر ہنسی۔ابیرہ کو یوں ہنستا دیکھ کر رافع نے فوراً اپنے مطلب کی بات پوچھی۔

"بھابھی آپ نے بتایا تھا کہ میرے بارے میں نورالعین نے آپ کو بتایا۔۔؟"

ابیرہ اس کے ادھورے سوال کو سمجھتے ہوئے مسکرائی۔ "جی۔۔نا صرف بتایا تھا بلکہ دکھایا بھی تھا۔"

"کیا مطلب۔۔اور اس نے آپ کو میرے متعلق کیا بتایا ہے۔۔" وہ کرسی کی پشت کو پیچھے چھوڑتا ہوا تجسس کے مارے آگے کو ہوا۔

"یہی کے وہ آپ ہیں جن سے وہ محبت کرتی ہیں۔۔" ابیرہ نے کہنے کے ساتھ رافع کی جانب دیکھا ۔۔اس کی آنکھیں چمکنے لگی تھیں۔ "کیا یہ اس نے آپ سے خود کہا ہے۔۔؟"

"کیا آپ کو میں ایسی لگتی ہوں۔۔جوان سے زبردستی بندوق کی نوک پر یہ سب کہلوائے گی۔۔؟"

ایک بار پھر دونوں کے قہقہے بلند ہوئے۔اس بار ضرار بھی فون بند کرتے ہوئے ان کے پاس چلا آیااور کرسی کی ڈھول پر بازو رکھتے تھوڑاسا جھکتے ہوئے ان کے پاس آ کھڑا ہوا۔

"تھینک یو سو مچ بھابھی آپ نے میری بہت بڑی الجھن سلجھادی۔۔"

"ایسی کونسی الجھن سلجھادی۔۔؟"ضرار نے باری باری دونوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"یہ ایک دیور اور اس کے بھابھی کے بیچ کی بات ہے۔"رافع نے آنکھ دباتے ہوئے کہا۔وہ دونوں اس کے ناٹک پر ہنستے چلے گئے۔

ضرار کے آتے ہی وہ وہاں سے نیند کا بہانہ کر کے اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔اے سی آن کر کے ریموٹ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور کمفرٹر کو کھول کر سیدھا کیا۔پھر کسی خیال کے تحت کھڑکی کے پاس آئی اور ہلکا سا پردا سرکا کر نیچے لان میں دیکھا لیکن وہاں اسے کوئی نظر نہیں آیا۔

"تو کیا وہ لوگ اتنی جلدی سونے کیلئے اٹھ گئے۔۔؟"اس نے خود ہی سے کہا۔پھر جیسے ہی ضرار کا خیال آیا تو وہ جلدی سے وہاں سے ہٹتی بیڈ پر آئی اور لیٹتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔وہ مزید اس کی باتوں میں الجھنا نہیں چاہتی تھی۔

دروازہ کھولتے ہوئے جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا اس کی نظر بیڈ کی جانب گئی جہاں وہ شاید

Kahanifreak.com

سو رہی تھی۔ پھر اس نے اک نظر کمرے میں جلتی لائٹ پر ڈالی تو اس کے ہونٹ پھیل گئے۔ دروازہ بند کرنے کے بعد وہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس چلا آیا اور اپنی گھڑی اتارنے لگا۔۔ گھڑی اتارتے ہوئے وہ شیشے میں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا جو اس وقت سونے کی اداکاری کے جوہر دکھانے میں مصروف تھی۔

کراون کے ساتھ ٹیک لگائے وہ ایک بار پھر اس کی جانب دیکھنے لگا۔۔ ابیرہ اس کی نظروں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔۔ اسے اپنی غلطی پر جی بھر کر غصہ آیا۔۔ وہ اس کی طرف منہ کر کے سونے کا ناٹک کرنے کی بیوقوفی کیسے کر گئی تھی۔۔ اس نے دل میں خود کو کوسا۔۔ اور اپنی آنکھیں اور زور سے بند کیں۔۔ ضرار اس کی پلکوں کی جنبش پر مسکرایا۔۔ "بھابھی کے بارے میں میں ایک بات پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں وہ تمہارے ساتھ اس لئے ہیں کیونکہ وہ یہ رشتہ نبھانا چاہتی ہیں۔" آخر وہ ہی کیوں ساری اچھی باتیں یاد کرے۔ اسے اداکاری سے حقیقت میں کیسے لانا ہے وہ بخوبی جانتا تھا۔ اپنی مسکراہٹ کو دبائے اس نے اس کے چہرے پر اپنے ہاتھوں کا لمس چھوڑا۔ وہ جانتا تھا اس حرکت پر وہ اپنا کردار بھول جائے گی اور ویسا ہی ہوا۔۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھتے ہوئے پیچھے ہوئی اور پھر اپنا سر کراون سے ٹیک دیا۔

"جانتی ہو رافع کا کیا خیال ہے۔۔" وہ اپنے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ لئے کہہ رہا تھا۔

ابیرہ نے سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔ وہ اس بار ہار ماننے کو تیار نہیں تھا جو کہا تھا اسے سچ

کر کے دکھانا تھا۔

ضرار نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔ "اس کا خیال ہے تمہیں مجھ سے محبت ہے۔۔" وہ جو تھوڑی دیر پہلے تک خود کو نیند کی وادی کا مکین ثابت کرنے میں لگی ہوئی تھی اس کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔

"ان کا نہیں یہ سب آپ کے دماغ کا فتور ہے۔۔۔" ابیرہ نے اپنا ہاتھ واپس کھینچا۔

"سوچو اگر میں اس فتور کو جذبات کا روپ دینے میں کامیاب ہو گیا تو۔۔۔" دل جلانے والی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں کا احاطہ کئے ہوئے تھی۔

"ایسا نہیں ہو گا۔۔ میں کبھی اپنے دل کو اس قسم کی غلطی کی اجازت نہیں دوں گی۔۔"

ضرار نے اسے جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا۔

آرزوئیں بڑھ چلی۔ دل ایک ہی ڈگر پر دھڑکنے لگے۔ آنکھوں کے کٹورے ننھی ننھی خواہشوں کے سبب چمکنے لگے۔ تلخ باتیں ماضی ہو چلیں۔ نفرتوں نے الفت کے سامنے سر تسلیم خم کر ڈالا۔ وقت گرزرتا گیا اور دل کی دھڑکنیں تھمتی گئیں۔

جانے دونوں کو اس دنیا سے لوٹ آنے کا دکھ ہوا تھا یا اس کے سفر کا جس سے ابھی ابھی واپسی ہوئی تھی۔ ہاتھ چھوڑتے ہوئے وہ پیچھے ہو گیا۔ وہ بھی کروٹ بدل گئی اور آنکھوں کو بھاری پن سے آزاد کر دیا۔

Kahanifeak.com

ابیرہ ٹیبل پر ناشتہ لگوا رہی تھی جب اسے قدموں کی چاپ سنائی دی۔اس نے کن اکھیوں سے دیکھنے کی سعی کی۔وہ ہاتھ میں بیگ پکڑے تیار سیڑھیاں اتر رہا تھا۔اپنا بیگ صوفے پر رکھنے کے بعد وہ ڈائننگ ٹیبل کی جانب چلا آیا۔ضرار کو وہاں بیٹھتا دیکھ کر وہ خود کو مصروف ظاہر کرتی کچن کی جانب چل دی۔

"تنویر۔۔یار کافی دے جا۔۔"رافع نے اپنے کمرے سے آواز لگائی۔

"اگر اٹھ ہی گیا ہے تو آجا ناشتہ تیار ہے۔۔"ضرار ٹوسٹ پر جام لگاتے ہوئے اس سے کہہ رہا تھا۔

"ہاں مگر وہ خاص کر تمہارے لئے بنایا گیا ہے۔۔۔"وہ اپنے کمرے کے دروازے میں ہی کھڑا جواب عنایت کر رہا تھا۔

"یہ سب تمہارے دماغ کا فتور ہے رافع۔۔"ضرار نے ابیرہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔وہ اس کے سامنے کافی کا کپ رکھ رہی تھی۔

ابیرہ دانت پیس کر رہ گئی"انسان کو کبھی سنجیدہ بھی ہو جانا چاہئے۔۔"وہاں سے ہٹتی وہ لیونگ ایریا کی جانب بڑھ گئی۔

"جب سنجیدہ ہوتا ہوں تو کہتی ہو دماغی فتور ہے۔۔"اس نے چوٹ کی۔۔وہ سمجھ چکا تھا اس کی بیوی کو سخت چڑ تھی جب وہ بیتے لمحوں میں کہے گئے اس کے جملوں پر خود کی مرضی کا رنگ پھیرتے

ہوئے اسے الجھانے کی کوشش کرتا تھا۔

رافع نے آتے ساتھ ہی ضرار کے سامنے والی نشست سنبھالی۔ "ویسے بھابھی مجھے تو پتا چلا تھا کہ آپ کی اور عین کی کافی دوستی ہوگئی ہے مگر مجھے تو ایسا کچھ نظر نہیں آیا۔" ٹوسٹ پر مکھن لگانے کے ساتھ وہ گردن کو تھوڑا ترچھا کئے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"کیا مطلب۔۔؟" وہ بھی اٹھنے کی زحمت کئے بنا وہیں سے صوفے پر بیٹھی ہوئی بولی۔

"مطلب یہ کہ نہ تو آپ اس سے ملنے جاتی ہیں اور نہ ہی وہ آتی ہے۔۔"

"اسے میں نہیں جانے دیتا اور اسے تم نہیں آنے دیتے۔" ضرار نے کہنے کے بعد کپ لبوں سے لگا لیا۔اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں وہ مسکرا رہا ہے۔

"یار تم سیدھی بات نہیں کر سکتے جو عام انسان کو آسانی سے سمجھ آجائے۔۔" رافع نے پہلے بیزاریت لئے کہا مگر جلد ہی ابیرہ کی ہنسی سنتے وہ سر جھٹکتا خود بھی ہنسنے لگا۔

"بات تو سیدھی ہے یہ کہو کہ نور کے معاملے میں تمہاری عقل جواب دے جاتی ہے۔۔۔" ضرار نے ایک بار پھر سے اس کا مزاق اڑانے والے انداز میں کہا تھا۔

"کوئی بات نہیں جلد ہی آپ پر بھی یہ وقت آنے والا ہے جب آپ کی عقل بھی کسی کے سامنے جواب دینے لگے گی۔۔ کیوں بھابھی۔۔؟" رافع نے بیچ میں ابیرہ کو بھی لپیٹا تو وہ پہلو بدل گئی۔

"اس کے خیال میں آسٹریلیا کا رنگ تم پر کچھ زیادہ ہی چڑھ گیا ہے اور ٹھرکی بھی تم خوب ہو کر

آئے ہو۔۔شاید تمہاری گرل فرینڈ نے تمہیں چھوڑ دیا ہے اس لئے اب تم ایک عدد نئی گرل فرینڈ کی تلاش میں ہو جبھی تم اس کے آگے پیچھے گھوم رہے ہو۔۔اور اب جب تک تم واپس نہیں چلے جاتے وہ یہاں نہیں آئے گی۔۔" وہ اس کی کرسی کے اطراف ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

"اچھا تو ایسا ہے۔۔" رافع شیطانی مسکراہٹ لئے اپنی نشست چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔ضرار نے سر ہلا کر کہا"جی۔۔"

اب وہ اپنے منصوبے کو تکمیل پاتا دیکھ رہا تھا۔رافع وہاں سے سیدھا ابیرہ کے پاس آیا تھا۔۔ابیرہ کے ساتھ والے سنگل سیٹر پر بیٹھتے ہوئے وہ اس کی جانب دیکھنے لگا۔۔رافع کو اپنی جانب مطلبی مسکراہٹ لئے دیکھ کر ابیرہ کو خِطرے کی بو محسوس ہوئی اور وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ تھوڑے سے ہی فاصلے پر کھڑا ضرار اپنے منصوبے کو تکمیل پاتا دیکھ رہا تھا۔۔

"نور۔۔" تہمینہ بیگم نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔۔نور العین نے ٹی وی کا ریموٹ اٹھا کر اس کی آواز کم کر دی۔

"ضرار کے ساتھ کوئی ناراضی چل رہی ہے۔۔؟"

"نہیں تو۔۔آپ کو ایسا کیوں لگا۔؟"

"اتنے دنوں سے تم اس کی طرف جو نہیں گئی۔۔"

Kahanifreak.com

"ابھی چار دن پہلے ہی تو ہو کر آئی تھی۔اور ویسے بھی میرا اس آسٹریلین سے ملنے کا کوئی دل نہیں ۔ہر وقت وہیں موجود ہوتا ہے۔۔۔" وہ اپنا موبائل کھولتے ہوئے بولی۔

"تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے وہ کوئی انجان ہو۔۔وہ آسٹریلین وہی ہے جس کو تم بچپن میں ڈیکٹیشن دیتے نہیں تھکتی تھی۔" تہمینہ بیگم ان کی بچپن کی باتیں یاد آنے پر مسکرائیں۔

"اور اگر کبھی وہ ملکہ عالیہ کے حکم کی بجاآوری نہیں لاتا تھا تو اس بیچارے کی کلاس بھی لگتی تھی۔"

"جی وہ بچپن ہی تھا جب وہ سن لیتا تھا آج کل تو جناب کے مزاج ہی نہیں ملتے۔۔" وہ منہ میں ہی بڑابڑائی۔

موبائل پر ابیرہ کا نام جگمگاتا دیکھ کر اس نے فورا کال اٹھائی اور بغیر علیک سلیک کے بولی۔

"تو تمہیں میری یاد آگئی۔۔ویسے میں نے سنا ہے تم نے انسانوں کو چھوڑ کر بڑی عجیب مخلوق سے رشتہ داریاں پال لی ہیں۔۔"

ابیرہ نے فون پر سے نظریں ہٹا کر ان دونوں کو دیکھا جن میں سے ایک کا چہرا ہنسی ضبط کرنے کے سبب لال ہو رہا تھا جبکہ دوسرے کا غصہ ضبط کرنے کی وجہ سے۔"کیا مطلب۔۔"ابیرہ نے پوچھا۔۔

"مطلب کہ بھائی انسانوں کو بنایا جاتا ہے تم نے سیدھا رانگھڑ سے ہی دوستی پال لی۔۔"

"عین۔۔"اس نے شرمندہ ہوتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ضرار تو وہاں سے ہٹ گیا۔اس کیلئے

Kahanifreak.com

اب ظبط کرنا مشکل تھا۔

"یار ابیرہ اتنی بار منع کیا ہے عین تو نہ بولا کرو۔۔"ابیرہ نے بولنے کیلیئے لب واہ ہی کیئے کہ دوسری جانب سے پھر سے آواز ابھرنے پر دوبار اسی لیئے "مگر اثر تو آئے گا نہ فضول لوگوں کی فضول چیزوں کا۔۔"

ابیرہ نے شرمندی کے تاثرات لیئے رافع کی جانب دیکھا۔۔وہ پلکیں جھپکتے ہوئے "کوئی بات نہیں۔۔"کی تسلی دے گیا۔

"آپ آئی کیوں نہیں۔۔۔؟"

"سچ بتاوں یاں جھوٹ۔۔؟"

ابیرہ نے اس کے سوال پر پھر سے رافع کی جانب دیکھا۔۔رافع نے سچ بولنے کا اشارہ کیا۔

"سچ بتائیں۔۔"اس نے کہہ تو دیا مگر دل ہی دل میں دعائیں کرنے لگی تھی کہ وہ اس وقت اپنے طریقے کا سچ نہ بولے۔

"یار میرا اس فضول انسان سے ملنے کا کوئی دل نہیں۔۔ابھی مام بھی یہی پوچھ رہی تھیں تو میں نے انہیں بھی یہی کہا مجھے اس آسٹریلین سے نہیں ملنا۔۔"

"اچھا۔تو آج کہیں باہر چلیں۔۔؟"بالکل رٹی رٹائی لائینیں بول کر اب وہ بھی تھکنے لگی تھی۔

"ہاں یار کیوں نہیں۔۔ویسے بھی اتنے دن ہو گئے ہیں۔۔کچھ بہت ہی۔۔بہت زیادہ ہی عام

Kahanifreak.com

لوگوں کی وجہ سے ہم خاص لوگوں سے بھی نہیں مل پائے۔۔"اس نے بہت پر خاصا زور دیا۔

"چلیں اسی ریسٹورینٹ میں ملتے ہیں جہاں کچھ دن پہلے ملے تھے۔۔"

"وہاں کیوں میں تمہیں پک کر لیتی ی۔۔۔"

"نہیں۔۔ نہیں" وہ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے بولی نہیں چلائی تھی۔

"ارے نہیں کرتی کیا ہو گیا۔۔"نورالعین کو حیرانی ہوئی۔

"نہیں میرا مطلب ہے میں آجاوں گی۔۔۔"

"ٹھیک ہے اللہ حافظ۔۔"

کال ختم ہوئی تو ابیرہ نے بھی سکھ کا سانس لیا۔

\-

تمہیں جب کبھی ملیں فرصتیں مرے دل سے بوجھ اتار دو

میں بہت دنوں سے اداس ہوں مجھے کوئی شام ادھار دو

مجھے اپنے روپ کی دھوپ دو کہ چمک سکیں مرے خدوخال

مجھے اپنے رنگ میں رنگ دو مرے سارے زنگ اتار دو

کسی اور کو مرے حال سے نہ غرض ہے کوئی نہ کوئی واسطہ

میں بکھر گیا ہوں سمیٹ لو میں بگڑ گیا ہوں سنوار دو

Kahanifreak.com

میری وحشتوں کو بڑھا دیا ہے جدائیوں کے عذاب نے

میرے دل پہ ہاتھ رکھو زرا میری دھڑکنوں کو قرار دو

وہ اس کے آنے سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکا تھا اور اب یوں اتنی جلدی چلے آنے پر پچھتا رہا تھا۔ قمقموں جیسی روشنیاں منظر کو حد سے زیادہ خوبصورت بنائے ہوئے تھیں۔ ہلکی ہواوں کے سنگ تھوڑی ہی دور تخت نما سٹیج پر بیٹھے بینڈ کے بکھرتے سر ماحول کو رنگینی بخش رہے تھے۔ وہاں موجود کوئی بھی میز ایسا نہ تھا جس پہ کوئی ایک شخص بیٹھا دوسرے کا منتظر ہوتا ما سوائے اس کے۔ اس نے گردن گھما کر اک نظر اپنے ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لیا اور وہاں موجود لوگوں کے چہروں پر پھیلی مسکراہٹیں دیکھ کر رشک کرتے ہوئے واپس سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"وہ ابھی تک نہیں آئی تھی۔۔ کیا وہ آئے گی۔۔؟ اگر نہ آئی تو۔۔"

سوال تھے کے سیلابی ریلا جو ایسے امڈ امڈ کر آ رہے تھے۔ اب اسے وہ ماحول خاصا برا لگنے لگا تھا۔ سر بکھیرتے موسیقار۔۔ ان کی آوازیں۔۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے ویٹر کو بلایا۔

"یار اس سے کہو سر تو دھیمے لگائے۔۔ دیکھ بھی رہے ہو اکیلا بیٹھا ہوں۔۔"

"اوکے سر۔۔" وہ ہلکی سی گردن جھکا کر جانے لگا۔۔ رافع نے پھر سے پکارا۔

"سنو۔۔"

"جی سر۔۔"

"یہ کہیں جان بوجھ کر یوں مجھے اکیلے دیکھ کر تو نہیں زور زور کے سر لگا رہا۔۔"

اس کے پوچھنے کا انداز کچھ ایسا تھا کہ ویٹر بھی ہنس دیا۔"نہیں سر ایکچولی وہ جو سامنے میز پر سر بیٹھے ہیں ان کی ریکوسٹ پر یہ دھن بجائی جا رہی ہے۔۔"

ویٹر کے کہنے پر رافع نے گردن گھما کر دیکھا۔اسے ضرار کا ہاتھ ہوا میں لہراتا دکھائی دیا۔وہ ہنس دیا اور پھر اپنی میز چھوڑتا ہوا ان کے پاس چلا آیا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔"

"اپنی بیوی کے ساتھ ڈنر کرنے آیا ہوں۔۔کوئی مسئلہ ہے۔۔؟"

"اور تمہیں ڈنر کرنے کیلئے یہی جگہ ملی ہے ناں۔۔"وہ تپ کر بولا۔

"دراصل یہ جگہ ابیرہ کو بہت پسند ہے۔۔ہے ناں۔۔"ضرار نے مسکراتے ہوئے ابیرہ کو دیکھا۔

"آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔مجھے تو نہیں پسند۔۔"اس کو رہ رہ کر خود پر غصہ آ رہا تھا۔۔جو اس نے اپنے پیارے بھائی کی مدد کیلئے حامی بھری تھی اب اس چکر میں خود پھنسی ہوئی تھی۔

"چلو بھئی میری بیوی کو یہ جگہ نہیں پسند۔۔اب ہم مزید یہاں نہیں رک سکتے۔"چابیاں اور موبائل اٹھاتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"سوری دیر ہو گئی یار۔۔"وہ کسی افتاد کے جیسے پہنچی تھی اور رافع کو دیکھے بغیر بیگ میز پر رکھتے ہوئے بیٹھ گئی۔

Kahanifreak.com

جب سامنے سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے باری باری ابیرہ اور ضرار کی جانب دیکھا جو اس کی کرسی کے ساتھ کھڑے شخص کو دیکھ رہے تھے۔وہ تو گویا سکتے میں چلی گئی۔

"چلو ہم نکلتے ہیں۔۔"ضرار نے رافع کے ساتھ ہاتھ ملایا۔رافع نے بھی مسکراہٹ لئے گردن کو خم دیتے ہوئے اللہ حافظ بولا۔

"کدھر۔۔"وہ اپنی کرسی سے یوں اچھلی تھی گویا کرنٹ ہی لگ گیا ہو۔"ابیرہ۔۔۔"اس نے بے یقینی سے ابیرہ کو پکارا۔وہ بس اس کو معذرت خواہ نظروں سے دیکھ ہی پائی۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتی ضرار اس کا ہاتھ تھامے آگے چل دیا سو وہ بھی اس کے ساتھ قدم آگے بڑھا گئی۔ضرار کے یہاں آنے کا مقصد نور العین کو میز تک لانا تھا۔۔وہ جانتا تھا اگر وہ رافع کو خود کا منتظر پا لیتی تو وہیں سے پلٹ جاتی۔

"کیا میں اس۔۔اس انسان کیلئے اتنا تیار ہو کر آئی تھی۔"نور العین تو خود کے ساتھ کھیلا گیا کھیل سمجھ ہی نہ پائی۔۔۔وہ بیگ اٹھا کر جانے لگی۔۔رافع نے بیگ کو گرفت میں لیتا اس کا ہاتھ تھام لیا

۔

"یہ تمہارا آسٹریلیا نہیں ہے۔۔اور نہ میں کوئی میرا۔۔ہاتھ چھوڑو میرا۔۔"وہ چلائی۔

"اچھا تو تمہیں کیسے پتا وہاں یہ سب ہوتا ہے۔۔؟"رافع نے شرارت سے کہا۔

"فضول انسان لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔"وہ دبی دبی آواز میں غرائی۔

"اتنی پرواہ ہے تو خاموشی کے ساتھ بیٹھ جاو۔۔"

"کس خوشی میں یہ اتنی محنت میں نے تمہارے ساتھ اپنا وقت برباد کرنے کیلئے نہیں کی۔۔۔"وہ اپنے چہرے کی جانب اشارہ کرتی ہوئی بولی۔بلاشبہ وہ محنت سے تیار ہوئی تھی۔

"ڈونٹ وری تمہاری محنت کسی صورت ضائع نہیں ہونے دوں گا۔۔"

"رانگھڑ انسان۔۔"اب کی بار وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

"حاضر ملکہ۔۔"مسکراہٹ ہنوز پہلے والی ہی تھی۔

"نور۔۔"دونوں نے نظریں گھما کر دیکھا۔پیچھے کھڑی لڑکی انھیں ہی دیکھ رہی تھی۔

رافع کی گرفت اور مظبوط ہوئی۔وہ لڑکی آگے بڑھنے لگی مگر پھر نور کا ہاتھ رافع کے ہاتھ میں دیکھ کر رک گئی اور مسکرادی۔نورالعین کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ رافع کے ساتھ کچھ ایسا کر جائے جو چودہ نہیں تو کم سے کم کچھ طبق تو اس کے روشن ہی کر جائے۔

وہ جانتا تھا ہاتھ چھوڑا تو وہ چلی جائے گی۔آخر دونوں ہی پورے تھے۔سو وہ کسی بھی قسم کا رسک لینے سے انکاری تھا۔

اس کی دوست مسلسل اسے اور رافع کو تکنے میں مصروف تھی۔نورالعین نے اس کی نظروں سے تنگ آکر سوال کیا۔۔

"تم کس کے ساتھ آئی ہو۔۔؟"

Kahanifreak.com

"تم بھی حد کرتی ہو آبویسلی اپنے ہسبینڈ کے ساتھ آئی ہو گی۔۔" رافع نے اس لڑکی کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"وہ ان میرڈ ہے۔۔۔" نورالعین نے اس کو گھورا تھا۔

"آہاں سوری۔۔ میں نے سوچا اتنی خوبصورت لڑکی ابھی تک سنگل تو نہیں ہو سکتی۔۔"

"وہی چیزی لائین۔۔" وہ اتنی آہستہ بڑبڑائی کے صرف وہی سن پایا۔

"آپ کا سینس آف ہیومر کافی اچھا ہے۔۔ میں یہاں اپنے فرینڈز کے ساتھ آئی ہوں۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ نورا سے گھور۔اب پورے سرکل میں یہ بات ہو گی اف۔۔۔" اس نے پھر سے رافع کو گھورا۔

"ویسے آپ لوگ بھی چاہیں تو ہمیں جوائن کر سکتے ہیں نور تو ان سب کو جانتی ہے۔۔"

اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے وہ جواب دے چکا تھا" تھینک یو سو مچ۔۔ مگر میں ان حسین پلوں کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔۔ان شاءاللہ پھر کبھی۔۔"

"ہاہا۔۔نور یو آر سو لکی یار۔۔" وہ ہنستے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

"ہا۔۔دو چیزی لائین کیا بولیں نور یو آر سو لکی۔ہونہہ تم ہو جاو اتنی لکی اور لے جاو اسے۔۔" نورالعین جلتے بھنتے بڑبڑائی۔

پھر رافع کی طرف غصے سے دیکھتی ہوئی بولی۔" بیٹھ رہی ہوں ہاتھ چھوڑو میرا۔۔"

وہ اس کا ہاتھ چھوڑتا ہوا اس کے سامنے آ بیٹھا۔"یہ بھی صحیح ہے جب کسی اور کے ساتھ ہوتا ہوں تو کہتی ہو دھوکے باز اور اگر تمہارے ساتھ ہوں تو کہتی ہو ٹھرکی۔۔میں پریشان ہوں آخر کبھی میں عاشقوں کی فہرست میں آوں گا بھی کہ نہیں۔۔"

وہ اب بھی ویسے ہی اسے گھور رہی تھی اور وہ اسے نظر انداز کرتا ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

\-------------

ابیرہ نے ہاتھ بڑھا کر گاڑی میں چلتے ہوئے میوزک کو بند کر دیا۔"یہ ہم گھر تو نہیں جا رہے۔۔؟"راستے کو پہنچاتے ہوئے ابیرہ نے سوال کیا۔وہ خاموشی سے ڈرائیو کرتا رہا۔"آپ سے پوچھ رہی ہوں کدھر جا رہے ہیں۔۔"

ضرار نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر پھر سے میوزک آن کر دیا۔"لانگ ڈرائیو پر۔۔۔"دو لفظی جواب بس۔

"آپ۔۔یعنی کہ میر ضرار۔۔میرے ساتھ مطلب ابیرہ شفاقت کے ساتھ۔۔لانگ ڈرائیو پر۔۔کس لئے۔۔"اسے ضرورت سے زیادہ حیران ہوتا دیکھ کر اس کے لب مسکرا اٹھے۔

"میں سمجھ نہیں پایا کہ تمہیں اس بات پر حیرانی ہے میں تمہارے ساتھ لانگ ڈرائیو پر جا رہا ہوں یا اس بات پر کہ میر ضرار ابیرہ کو اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہے۔۔"

"ایک ہی بات ہے۔۔"

Kahanifreak.com

"نہیں ایک بات نہیں ہے۔۔میں تمہارے ساتھ جارہاہوں مطلب خوشیاں ہماری منتظر ہیں۔۔میر ضرار ابیرہ کو لے کر جارہا ہے مطلب دونوں فریقین میں سے ہار کسی کی منتظر ہے۔۔"

وہ جتنا سلجھنا چاہتی تھی وہ اتنا ہی اسے الجھا کر رکھ دیتا تھا۔ابھی بھی جملے میں وہ دونوں صورتوں کو بیان کر گیا تھا۔۔ایک ہی جملے میں محبت کی نوید اور نفرت کی وعید سنا گیا تھا۔پہلی صورت کا مطلب وہ سب بھلا کر چاہتوں کی وادی میں اس کے سنگ قدم رکھنا چاہتا تھا۔اور دوسری صورت میں نفرت کی وادی میں اترتے ہوئے اسے محبتوں میں الجھانا چاہتا تھا۔

"جانتی ہوں دل میں انتقام کی آگ جلائے مجھے محبتوں میں الجھا کر میرے جذبات کی راکھ اڑانے کے خواہش مند ہیں۔۔"

"یہ انسان کی خام خیالی ہوتی ہے کہ وہ سب جانتا ہے۔۔جانتی ہو سب سے بیوقوف انسان کون ہوتا ہے۔۔۔؟"جس کو یہ لگتا ہے کہ وہ سب جانتا ہے درحقیقت وہ ہر چیز سے لاعلم ہوتا ہے۔۔محبتوں کو نفرت اور نفرتوں کو محبت سمجھے ہوئے۔۔"

"آپ اس کھیل کو یہیں ختم نہیں کر سکتے۔۔؟"

"کون سے کھیل کو؟نفرت کے کھیل کو یا محبت کے کھیل کو۔۔۔چلو تم بتاو جس کھیل کا کہو گی اسے یہیں ختم کردوں گا۔"

وہ ایک بار پھر الجھ چکی تھی مگر پھر اپنے لہجے کو مظبوط بناتے ہوئے بولی"محبت کا کھیل چھوڑ

دیں۔۔"

نفرت کے کھیل میں اس کی ذات کو نشانہ بننا تھا اور محبت کے کھیل میں اس کے اپنے پیاروں کو۔۔

"تو تم میرے ساتھ نفرتوں کی انتہاؤں کا سفر کرنا چاہتی ہو۔۔۔؟"

"میں آپ کے سنگ کوئی بھی سفر نہیں کرنا چاہتی۔۔خاص کر ایسا جس کی منزل میرے اپنوں کی قربانی مانگتی ہو۔۔"

وہ ایک بار پھر سے اپنا رخ موڑتی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی۔ مگر حیران کن بات تھی اس بار وہ چیخا چلایا نہیں تھا۔اس نے نہیں کہا تھا کہ جسے وہ حقیقت سمجھتی ہے دراصل وہ دھوکہ ہے۔اور جسے وہ ماننا نہیں چاہ رہی وہ حقیقت ہے۔

وہ گمان سے تخیل بننے کا شوقین۔۔

حقیقت سے بھاگتا رہا۔۔

ہم محبت کی داستان لئے اس کے منتظر رہے۔۔

اور وہ ادھورے افسانے پڑھتا رہا۔۔

عزہ اقبال۔۔

"تم نے مجھے یہاں یوں خاموش رہنے کیلئے بلایا ہے۔۔"نور العین کو مجبورا خود ہی پوچھنا پڑا۔

"مطلب تم مجھے سننا چاہتی ہو۔۔؟" وہ اب باقائدہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے بات کر رہا تھا۔

"یہ جو آج تم نے حرکت کی ہے ناں اور ابیرہ کو بھی ان سب میں انوالو کیا ہے بہت ہی کوئی فضول حرکت ہے۔۔۔"

"اب ایک فضول انسان فضول حرکت ہی کرے گا ناں۔۔۔" اس کی تحمل مزاجی نور العین کو مزید چڑا رہی تھی۔ اس نے بولنے کیلئے لب واہ کئے تو رافع نے فوراً سے ہاتھ اٹھائے "جانتا ہوں تمہارا مجھ جیسے فضول انسان سے ملنے کا کوئی ارادی نہیں تھا مگر اس آسٹریلین کو تم سے ملنا تھا۔۔ مانا آپ کے پاس بڑے خاص لوگ ہیں مگر کبھی کبھی عام انسانوں سے بھی مل لینا چاہیئے۔۔۔"

"تم۔۔ تم نے ہماری باتیں سنیں۔۔ آخر صحبتوں کا اثر تو آئے گا ناں۔۔" وہ بغیر شرمندہ ہوئے اسے سنانے لگی۔

وہ جانتا تھا اس کا اشارہ اس کے بقول اس کی گرل فرینڈ کی جانب تھا۔

"ہاں بھابھی بھی کہہ رہی تھیں کہ ضرار کا کافی اثر ہونے لگا ہے مجھ پر۔۔"

وہ غصے سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے دونوں بازو باندھتی ایک بار پھر اپنی گھوریوں کے گھیرے میں اسے لے چکی تھی۔

ویٹر کھانا سرو کر کے چلا گیا تو وہ اپنی ٹانگوں پر نیپکن بچھاتے ہوئے کھانے کی تیاری کرنے لگا۔ نور کو آج پہلی بار اپنی صاف گوئی اور ہر آفر کو یوں اتنی جلدی قبول کر لینے پر دکھ ہو رہا تھا۔ وہ کھانا شروع

Kahanifreak.com

کر چکا تھا بغیر کسی کے غصے کی پرواہ کئے۔دونوں رج کے بے مروت تھے رافع بھی اور ضرار بھی۔

"رافع۔۔"اس کی ہمت جواب دے گئی۔

اپنی مسکراہٹ کو ضبط کئے سارادھیان اپنے کھانے کی جانب کئے وہ عام سے انداز میں

بولا۔"ہم۔۔۔"

"اگر تم نے اپنی ہی کمپنی انجوائے کرنی تھی تو مجھے نہ بلاتے۔۔کم سے کم بتا ہی دیتے میں اتنی محنت

ہی نہ کرتی۔۔۔"وہ اپنی آدھے گھنٹے کی محنت کو ضائع ہوتا دیکھ رہی تھی۔

تو وہ بات چیت کی طرف آرہی تھی۔کھانا ختم کرتے ہوئے اس نے نیپکن اٹھا کر ہلکے سے لبوں کو

تھپتھپایا اور پھر پلیٹ کے ساتھ رکھ دیا۔

"ان دوریوں کا سبب صرف تم نہیں ہو جانتا بھی ہوں اور مانتا بھی ہوں۔۔مجھے اس وقت تمہارے

ساتھ لفظوں کا کھیل نہیں کھیلنا چاہئے تھا۔سچ بتا دینا چاہئے تھا۔"

"تو تمہیں احساس ہو گیا کہ غلطی تمہاری ہی تھی۔۔"وہ ابھی تک کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے

دونوں بازوں سینے پر باندھے ہوئے غصے میں بیٹھی تھی۔

"جی احساس ہو گیا کہ غلطی صرف تمہاری ہی نہیں میری بھی تھی۔۔ہم دونوں کی تھی۔۔"اس

نے بھی پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"تم جب وہاں آئی میں اس وقت پریشانی یا شاید غصے میں تھا جبھی انکار کرنے کے بجائے تمہارے

سامنے بھی سارا ملبہ خود پر گرالیا۔۔"

"رافع۔۔جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔مجھے اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔"اس نے غصے کا نقاب اوڑھے کہا۔

"مجھ میں بھی نہیں۔۔؟"

"نہیں۔۔کسی میں بھی نہیں نہ تم میں نہ خود میں۔۔نہ ہی ہم دونوں سے جڑی کسی چیز میں۔۔۔"

"ہاں جانتا ہوں تمہیں انسانوں میں دلچسپی کم ہی ہوتی ہے جبھی تو آنے والے ہر رشتے کو گھر کا رستہ دکھاتی آئی ہو۔۔"

"ہاں انسانوں میں نہیں ہے دلچسپی اسی لئے تم سے م۔۔۔"غصے میں اس کی زبان پھسلی۔سامنے بیٹھے شخص کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"غلط فہمی ہے تمہاری۔۔ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سوچ بیٹھے ہو۔۔سب ایک نمبر کے فراڈ تھے۔۔"

"باقی سب کو تو میں نہیں جانتا مگر معیز کو تو میں جانتا ہوں۔۔وہ اچھا خاصا ڈیسنٹ بندہ ہے۔۔فنانشلی بھی اچھا ہے۔۔وہ تو فراڈ نہیں تھا پھر بھی تم نے ضرار کی مدد سے اس سے انکار کروا دیا۔۔کیوں۔۔؟"

"مجھے پتا نہیں تھا نا کہ وہ مسٹر رافع کو بہت پسند ہے۔۔نہیں تو ہاں کر دیتی۔۔تم کہو تو اب ہاں

Kahanifreak.com

کر دیتی ہوں۔۔؟"

وہ ایک بار پھر بھڑاس نکالتے ہوئے کرسی کی پشت سے جا لگی۔

"ٹھیک ہے۔۔ تمہیں مجھ میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔ مگر مجھے تم میں ہے۔۔ محبت بھی اور دلچسپی بھی۔۔ صرف تم میں ہی نہیں بلکہ تم سے جڑی ہر چیز میں۔۔"

"جبھی اس متیرا کے ساتھ افئیر چلایا۔۔؟ اور پھر میرے سامنے برملا اس کا اقرار بھی کیا۔۔"

"یار نام تو ٹھیک لو۔۔ جس حساب سے تم اس کے نام بدلتی ہو سننے والے کو لگتا ہے پتا نہیں کتنی لڑکیوں سے افئیر چلا چکا ہوں۔۔۔"

"میری بلا سے۔۔۔ جو مرضی سمجھیں لوگ۔۔۔"

"تو تمہیں حقیقت نہیں جاننی۔۔؟" وہ اس کے جواب کا منتظر رہا مگر وہ ہنوز ناراضی لئے بیٹھی رہی۔

"ٹھیک ہے چلو تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔" وہ اپنی نشست کو چھوڑتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

"ہاں پہلے مجھے یہاں بلایا اور پھر دو گھنٹے بھوکا رکھنے کے بعد اب مجھے بغیر بتائے گھر بھیج دو۔" وہ اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں۔ رافع سر جھٹکتا واپس سے بیٹھ گیا۔ مطلب وہ اس کو سننے کیلئے تیار تھی۔

ماضی:

Kahanifreak.com

ہم مشرقی لوگ جتنی بھی ترقی کرلیں مگر بیٹیوں کے معاملے میں ہماری حساسیت کو نہ تو پیسہ بدل سکتا ہے نہ ہی رتبہ۔ ہر باپ اپنی بیٹی کیلئے ویسے ہی حساس ہوتا ہے جیسے ایک مڈل کلاس یا لوئر مڈل کلاس باپ۔ کچھ رشتے کا اثر ہے اور کچھ معاشرے کی منافقت کا کہ بیٹی کے ہر بڑھتے قدم کے ساتھ جہاں باپ پھولے نہیں سماتا وہیں دل خوف کے ٹھاٹے مارتے سمندر میں ڈولنے لگتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی بیٹی کی عزت کا خود کو امین سمجھتا ہے۔ وہ محافظ ہوتا ہے۔۔ سوال ہمیشہ محافظ سے۔۔ کفیل سے کیا جاتا ہے۔۔ رعایہ کبھی جواب دہ نہیں ہوتی۔ مگر حکمراں ہوتا ہے۔

ہم بھی بڑے عجیب ہیں۔۔ محبوب کی بیڑیوں میں قید کسی پروانے کی سی صورت جل کر راکھ ہونے کو تیار ہوتے ہیں مگر اس باپ کا اک حکم۔۔ اک خواہش۔۔ یا پھر اک التجا پر سر جھکانے کو نہیں جو بغیر کسی غرض کے اپنی زندگی دیان کر دیتا ہے۔۔ بیٹی اور باپ کا رشتہ تو احترام کا تھا۔۔ احساس کا تھا۔۔ جس میں باپ اولاد کا احساس کرتے اپنی جان مار دیتا تھا۔۔ اور پھر اولاد والدین کا احساس کرتے ہوئے ان کی خواہشات کا احترام کرتی تھی۔۔ جہاں کبھی والدین نے اپنی خوشیاں واری ہوتیں تھیں وہیں اولاد ان کے کہے پر اپنے ارمان نچھاور کر دیتی تھی۔ مگر معاشرے کی سنگینی نے احساس کا رس چوس لیا۔ اولاد اور والدین کو مد مقابل لا کھڑا کیا۔ جہاں پہلے احساس۔۔ محبت تھی۔۔ وہاں اب طعنہ زنی۔۔ شکوے شکایات۔۔ خود غرضیاں۔۔ اور محض حقوق رہ گئے۔۔ فرائض۔۔ فرائض تو کہیں جا سوئے۔۔

نہ اولاد والدین کے دل پر حاوی ہوتے خوف کو دیکھ پا رہی ہے اور نہ ہی والدین اولاد کے گرد بڑھتی گھٹن کو محسوس کر رہے ہیں۔اک وقت آئے گا جب والدین کو اپنی قربانیاں یاد رہیں گی اور اولاد کو اپنے تقاضے۔۔کچھ یاد نہیں ہو گا تو وہ احساس کی مٹھاس۔۔

نور العین نے ماسٹرز باہر جا کر کرنے کی رٹ لگائی تو صبحانی صاحب نے بھی انکار نہیں کیا۔وہ اپنی بیٹی کی آرزو کو اپنے خوف کی بھینٹ نہیں چڑھانا چاہتے تھے۔۔وہ نہیں چاہتے تھے کہ اس کی چمکتی آنکھیں کبھی ماند پڑیں۔ان سب باتوں کے بعد ضرار بھی اس کی حمایت پر اتر آیا تو انکار کی کوئی وجہ ہی نہ بنی۔وہ بغیر کسی بیساکھی کے زندگی کو تلاشنا چاہتی تھی جگہ اس کیلئے اہم نہیں تھی۔دیس کے حوالے سے صبحانی صاحب نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا تو وہ بھی مان گئی۔انہوں نے اپنی بیٹی کا مان رکھا اور بیٹی نے ان کا۔ملک آسٹریلیا اور شہر میل بورن کا انتخاب صبحانی صاحب کا تھا اور مکان اور جگہ کا اس کا۔آسٹریلیا میں حیدر صاحب تھے جس بنا پر انہوں نے نور العین کو آسٹریلیا جانے کی اجازت دے دی۔

جیسے جیسے فاصلے کم ہوتے دکھائی دے رہے تھے امیدیں بڑھتی جارہی تھیں۔جب وہ رخصت ہوا تھا تو اس عہد کے ساتھ ہوا تھا کہ وہ لوٹ کر ضرور آئے گا۔اور یہ اقرار بھی کر کے گیا تھا کہ وہ اپنا دل اس کے پاس چھوڑ کر جارہا ہے۔منزل پر پہنچنے کی اناؤنسمنٹ ہوئی تو دھڑکنوں کی رفتار تیز ہو گئی۔اس نے اپنی سیٹ بیلٹ کھولتے ہوئے خود سے ہم کلامی کی "تم بھی پاگل ہو نور۔۔لوگ تو

دومنٹ پہلے کئے وعدے کا پاس نہ رکھیں اور تم۔۔ تم برسوں پہلے اس کے کئے گئے مزاق کو کہاں سے کہاں لے گئی ہو۔۔" جب قریبا سبھی لوگ نکل گئے تو وہ بھی اپنا ہینڈ بیگ بازو میں ڈالتے ایگزٹ ڈور کی جانب بڑھ گئی۔

صبحانی صاحب اور حیدر صاحب کافی پرانے دوست تھے۔اس سوسائیٹی میں سب سے پرانا تعلق ان دونوں گھرانوں کا ہی آپس میں تھا۔ان کی دوستی ان کے بچوں کی پیدائش سے بھی پہلے کی تھی۔ محض ہمسائیوں کے فرائض نبھانے سے پروان چڑھا رشتہ کب اتنا گہرا ہو گیا وہ بھی نہیں سمجھ پائے۔خونی رشتوں سے زیادہ قریب ہو چکے تھے۔

رافع اور نورالعین کی دوستی ضرار سے بھی پہلے کی تھی۔ پھر جب ضرار ان کے پاس آیا تو نورالعین کے کہنے پر اس کے سبھی دوستوں کو ضرار سے بھی دوستی کرنی پڑی۔ مگر رافع کیلئے کچھ خاص قسم کی ہدایات تھیں اپنے بھائی کے حوالے سے وہ یہ کہ وہ کبھی ضرار کو اکیلا نہ چھوڑے۔اگر کبھی نورالعین وہاں موجود نہ ہو تو وہ اس کا خیال رکھے۔نورالعین کا کہا مانتے مانتے وہ کب ضرار کے اتنے قریب آگیا وہ خود بھی سمجھ نہیں پایا۔خیال رکھنے سے دوست۔۔دوست سے بھائی۔۔بھائی سے بزنس پارٹنر۔۔ بزنس پارٹنر سے جگر۔۔بننے میں صرف چند سال لگے تھے۔

نور نے گریجویشن کے بعد آرٹ کی دنیا میں قدم رکھ دیا۔جب کہ رافع اور ضرار نے باہر کی

سرحدوں پر قسمت آزمائی کا فیصلہ کیا۔ فائنل ائیر کے پروجیکٹ کا کمال کہا جائے یا قسمت کی مہربانی کہ دونوں نے محض پروفیسرز کی ڈیمانڈ پر بنائے جانے والے ماڈل کو حقیقت کا روپ دینے کا سوچنا شروع کردیا۔ ڈگری کے ختم ہوتے ہی دونوں واپس آتے اس میں جٹ گئے اور قسمت نے بھی بھرپور ساتھ دیا۔ بزنس پھیلتا گیا اور وہ دونوں اس کی وسعتوں کو پھیلاتے گئے۔ مگر قسمت کو شاید ان کا سرحد تک محدود رہنا پسند نہیں تھا جبھی وہ اپنے منصوبے بنانے لگی۔

بورڈ روم میں وہ سامنے والی پارٹی سے اپنی شرائط منوانے کی تگ ودو میں لگا ہوا تھا جب اچانک سے دروازہ کھلنے کی آواز پر وہاں موجود سبھی لوگ آنے والے کی طرف متوجہ ہوئے۔ ضرار کے ساتھ آپریشن مینجر بھی تھے۔ وہ معزرت کرتا آپریشن مینجر کو ان کی سوالات کی نظر کرتے ہوئے رافع کو وہاں سے لے آیا۔ ضرار کے چہرے پر جو تاثرات اسے دکھ رہے تھے۔۔ جس خوف کے سایے اس کے چہرے کو گھیرے ہوئے تھے وہ اسے سوال کرنے نہیں دے رہے تھے۔۔ کسی انہونی کا خوف اسے گھیرنے لگا تھا۔ کسی اپنے کے بچھڑنے کا۔۔ اسی خوف سے اندر ہی اندر لڑتے وہ کب ہسپتال کے دروازے پر آپہنچے وہ اس سے لاعلم ہی رہا۔

"ضرار۔۔ کیا ہوا ہے۔۔ یہاں کیوں لایا ہے۔۔؟" وہ دروازے پر رک گیا۔

کیا دنیا میں سب سے مشکل کام اپنے کسی پیارے کے بچھڑ جانے کی اطلاع دینا تھا۔۔ کیا یہ بتانا آسان ہوتا ہے کہ کوئی ابدی دنیا کا سفر کرنے جا رہا ہے۔۔ بلا اختیار ہی ضرار نے اپنے لبوں پر ہاتھ

Kahanifreak.com

رکھا۔۔"یار۔۔میری جان۔۔"

"ضرار۔۔ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔؟"غصے اور جذبات کی شدت لہجے پر حاوی ہونے لگی تھی۔

"بھائی۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"ضرار نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے حوصلہ دینا چاہا۔

اس کے حواس بے قابو ہونے لگے۔۔اس نے جلدی سے اپنے اور ضرار کے بیچ کا فاصلہ کم کیا اور اس کو کندھوں سے پکڑا۔"ڈیڈ۔۔ڈیڈ ٹھیک ہیں۔۔؟"

"ٹھیک ہیں۔۔ٹھیک ہیں۔۔"ضرار نے اسے تھامتے ہوئے تسلی دی۔

اس سے پہلے سکون کے جام کا کوئی قطرہ اس کے دل کو سیراب کرتا دوسرے خیال نے دماغ کو گھیر لیا۔"مام۔۔مام ٹھیک نہیں ہیں۔۔ہیں نا مام ٹھیک نہیں ہیں۔۔"سوال کرتے کرتے زبان خدشہ اگل گئی۔ضرار کو خاموش دیکھ کر وہ پاگلوں کی طرح اندر کو بھاگا۔

"میری مام ہیں یہاں۔۔"وہ ریسیپشنسٹ کو بدحواسی کے عالم میں ایک ہی جملہ کہے جا رہا تھا۔نرس نے اسے ہمدردی کے تاثرات دیان کرنے کے بعد اس کے پیچھے کھڑے شخص کو دیکھا۔

"ایمرجنسی وارڈ۔۔"ضرار نے پوچھا۔

"سر یہاں سے لیفٹ ہوتے ہوئے کوری ڈور کو کراس کر کے نیکسٹ بلڈنگ میں چلے جائیں۔۔"

وہ بغیر کسی کے ساتھ کی پرواہ کئے دیوانہ وار اس سمت کی جانب بھاگا مگر یہ کیا اپنوں کے پاس پہنچنے

Kahanifreak.com

سے پہلے ہی اس کی ہمت جواب دے گئی۔ سب بکھرے دکھائی دے رہے تھے۔۔ گویا کہ آندھی کی تیزی نے اس بار شاخ سے جدا کرتے ہی بکھیر دیا ہو۔ ناامیدی یقین میں بدل چکی تھی۔ امید کی لو کب کی بجھ چکی تھی۔ آہیں ہواؤں میں گونجتی گھٹن بڑھا رہی تھیں۔ خوف کی گھٹا چھٹ تو گئی لیکن جاتے ہوئے کسی کا ہجر دے گئی تھی۔

امید کی کوئی کرن نہیں بچی تھی سب کے چہرے گزر جانے والے سانحے کی روداد بیان کر رہے تھے۔ گھٹنوں کے بل زمیں بوس ہونے میں صرف چند سیکنڈ لگے تھے۔ سب کی سسکیاں اس کی بے بسی کے احتجاج کی نظر ہو گئیں۔ ضرار نے آگے بڑھ کر اسے اپنے بازوں کے حلقے میں لئے خود سے لگا لیا۔ وہ بے آواز روتا احتجاج کرتا رہا مگر اس کی فریادوں کو کن نصیب نہ ہو سکا۔۔

وہاں کے مکینوں کو پہلی بار سمجھ آیا تھا کہ زندگی کا "اعتبار نہیں" کیوں کہا جاتا تھا۔ کیوں کہا جاتا ہے کہ "خوشیاں دائمی نہیں ہوتی"۔ "دکھوں کو آنے میں دیر نہیں لگتی"۔ "جو وقت قسمت دے رہی ہے اسے اپنوں کے سنگ جی لینے" کا کیوں کہا جاتا ہے۔۔ ایسی کی جانے والی کئی نصیحتوں کا مطلب آج وہاں کے کینوں کو سمجھ آیا تھا۔

جب صبح انہوں نے اسے دعاوں میں رخصت کیا تھا تب وہ نہیں جانتا تھا یہ دعائیں آج آخری بار دہرائی جا رہی ہیں۔۔ وہ چاشنی سی آواز آج آخری بار اس کی سماعتوں میں ڈالی جا رہی ہے۔۔ آج آخری بار فضاء اس کی ماں کی خوشبو سے مہک رہی ہے۔ نہیں جانتا تھا کہ آج کے بعد وہ اس لمس

Kahanifreak.com

سے محروم کر دیا جائے گا۔۔آج کے بعد تخیل ٹوٹ جائے گا اور حقیقت سے آشنائی ہو گی۔۔آج کے بعد یادوں کی بنا پر محبت دل میں پلے گی۔۔ماں نہیں ہو گی محض اس کی نشانیاں ہوں گی۔۔اس کا دوپٹا ہو گا اور ایسی ہی کچھ اور چیزیں ہوں گی مگر وہ نہیں ہوں گی جن کے قدموں تلے وہ اپنی جنت تلاش کرے گا۔۔

دل بہت اداس ہے

بکھرتے منظروں کا اک غبار بس نظر کے آس پاس ہے

یہ غم یوں بے لباس ہے کہ زندگی کے سارے راز ہی برہنہ ہو گئے

نہیں ملو گے اب کبھی نہ محفلوں میں ہم نشیں نہ خلوتوں میں روبرو

نظر سے ایسے کھو گئے خیال ہی کے ہو گئے

خیال ہو گئے ہو تم تو وہ ماں تو ہم بھی ہیں

یہ جاگ و ہشم وہ ماں یہ گوش و چشم وہ ماں

کہ زندگی سراب ہے کوئی طویل خواب ہے

جو خاک سے شروع ہوا تو خاک ہی پہ ختم ہے

سلطان احمد

\-

Kahanifreak.com

"جگنو۔۔"وہ گنگناتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہا تھا جب ماں نے لاڈ سے پکارا۔۔وہ رک گیا۔

"مام۔۔آپ کو جگنو اتنے پسند کیوں ہیں۔۔؟"مسکراتے ہوئے ان کی جانب چلا آیا۔

"جلدی تو واپس نہیں آوگے۔۔؟"وہ شرارتی انداز میں سوال کر رہی تھیں۔

"جی بالکل آج میری میٹنگ ہے۔۔بہت برڈن ہے آجکل آپ کے بیٹے کے اوپر۔۔"اس نے اپنے بازوں کو ان کے گرد پھیلاتے ہوئے کہا۔کسی پرندے کی مانند۔

"ٹھیک ہے فریج میں بریانی رکھی ہوگی آکر کھالینا۔۔"انہوں نے اس کے بازو اپنے گرد سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"وہ جانتی تھی آج میری میٹنگ ہے اور میں دیر سے آوں گا جبھی اس نے آپ کو بریانی بنانے کا کہا ناں۔۔وہ صرف مجھے جلانے کیلئے کر رہی ہے۔۔مام آپ آج بریانی نہیں بنائیں گی۔۔"

"کیوں نہیں بناوں گی وہ دونوں صبح صبح گھر آکر فرمائش کر کے گئے ہیں۔۔اور ہم کون سا ساری کھا لیں گے تم آکر کھالینا۔۔"

"گئے نہیں گئی ہے مام۔۔اور یار آپ سمجھ نہیں رہی ہیں نا اس میں وہ ذائقہ تو نہیں رہے گا نا جو گرم گرم میں ہوتا ہے۔۔مام میں جلدی نہیں آسکتا اس لئے آپ آج نہیں کل بریانی بنالیجئے گا۔۔"

وہ اپنی طرف سے منع کر آیا تھا لیکن وہ جانتا تھا وہ کسی کی فرمائش کو نظرانداز کر دیں ایسا ممکن ہی نہیں تھا۔سو ویسا ہی ہوا۔لنچ آورز میں اس نے گلاس ڈور سے باہر دیکھا۔۔وہاں سویپر کے علاوہ

کوئی نہیں دکھائی دیا۔ غالباً سب لنچ کرنے جا چکے تھے۔ اک لمبی سانس کھینچتے وہ پھر سے لیپ ٹاپ پر جھک گیا۔ اس سے پہلے انگلیاں پھر سے جلدی جلدی حرکت کرنے لگتیں اس کے موبائل پر بیپ ہوا۔ میسج دیکھتے ہی وہ ہنس دیا۔

کورمے کی تصویر کے ساتھ وہ لکھنا نہیں بھولی تھیں "آج بریانی کی خوشبو تو پورے گھر میں پھیلی ہوئی ہے۔۔"

"آپ ایسا کریں نا ڈرائیور کے ہاتھ میرے لئے بھیج دیں۔۔"

"میرے جگنو۔۔ ابھی کام پر دھیان دو۔۔ بریانی گھر آکر کھا لینا۔۔"

اس نے موبائل واپس ٹیبل پر نہیں رکھا وہ جانتا تھا کہ ابھی ایک اور میسج موصول ہو گا۔

"لنچ کر لینا یاد سے۔۔ کام کے ساتھ انصاف کرتے کرتے خود کی ذات کے ساتھ ناانصافی نہ کر جانا۔۔۔"

"اوکے مام۔۔۔"

"یاد رکھنا میرے جگنو کی روشنی کبھی مدھم نہیں پڑنی چاہئے۔۔ جیسے بھی حالات ہوں میں جانتی ہوں میرا رافع کبھی کمزور نہیں پڑ سکتا۔۔" وہ ان کی بات پر ٹھٹکا مگر پھر سر جھٹکتے ہوئے ٹائپ کرنے لگا۔

"نہیں پڑے گی مام آپ کا جگنو اپنی روشنی سے اجالا کرتا رہے گا۔۔" کہنے کے ساتھ ساتھ اس کی

Kahanifreak.com

ہنسی زور سے بلند ہوئی۔ وہ جب بھی جگنو کہتی تھیں تو اسے اپنے سامنے جگنو اڑتے دکھائی دینے لگتے تھے اور انہیں جگنوؤں میں خود کو تصور کرتے وہ ہنسنے لگتا تھا۔

دو دن پہلے کے واقعہ نے کسی روٹھے شخص کی یاد کی طرح اس کے سامنے دستک دی۔ گھپ اندھیرے میں صرف دو چیزیں نمایاں ہو رہی تھیں۔ اک جالی کے پردوں کو چیرتی چاندنی اور دوسری اس کی سفید شرٹ۔ اس نے ہاتھ کی پشت سے آنکھیں رگڑیں۔

ضرار دروازہ کھول کر اندر آیا اور اس کے ساتھ زمین پر بیٹھ گیا۔ وہ حیران تھا۔۔ وہ کچھ بھی نہیں کہتا تھا نہ صبر کرنے کا اور نہ ہی کوئی تسلی کا بول بولتا تھا مگر پھر بھی اس کا ساتھ ہونا ہی اسے حوصلے کی کشتی میں سوار ہونے کی ہمت دیتا تھا۔ وہ جب روتا تو وہ اس کو کندھا دیتا اور اگر بکھرتا تو اسے سمیٹ لیتا۔۔ آج کل اس کی مصروفیات میں صرف اس کا بھائی تھا جسے وہ ہر وقت میسر رہنا چاہتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اگر کبھی بھی اس کو کسی کا ساتھ مطلوب ہو تو اس کی نگاہیں نامراد واپس لوٹیں۔۔

بعض اوقات ہمیں تسلی کے میٹھے بولوں سے اور ہمدردی کے دو جملوں سے زیادہ کسی کا ساتھ چاہیئے ہوتا ہے۔۔ ہر انسان کو اپنے نقصان کا علم ہوتا ہے اور اس بات کا بھی کہ اب صبر کے کلمے کے علاوہ باقی سب ورد اپنا اثر کھو چکے ہیں ایسی صورت میں ہمیں اک مخلص انسان اور معصوم روح کی ضرورت ہوتی ہے جو بغیر کسی چھانٹی کے ہمارا ہر آنسو چنتی چلی جائے۔۔ جو ورد پڑھنا انسان کے مقدر میں لکھ دیا گیا ہو اسے دہر ادہرا کر اذیت اور خوف کی وادیوں میں نہ دھکیلے۔ آزمائش کو سزا کی

صورت پیش کرنے کے بجائے اجر کی نوید سنائے۔جو ہمارے آنسوں کو اپنے دو بولوں پر زیادہ فوقیت دے۔

اس نے نہیں پوچھا کہ سانحہ کیوں ہوا۔۔اور پھر لاعلمی سے علم کا سفر طے کرنا مشکل ہوتا ہے۔کہنے کو تو محض دو الفاظ ہیں لاعلمی۔۔ علم۔۔ مگر ان دو الفاظ کے بیچ جو پل ہے وہ پل صراط کی مانند ہے جو ہر کسی کو پار لگنے نہیں دیتا۔

قیامت کو مقدور تھا رو نما ہونا سو ہو چلی

بچھڑنے والے کو حکم ہجرت تھا سو کوچ کر چلا

صبح کو شام تھی سو اندھیرا چلا آیا۔۔

ہم پر صبر واجب ہوا سو ہم کر چلے۔۔

حیدر صاحب نے ایک ہفتے کے بعد پاکستان سے منتقلی کا فیصلہ کیا تھا۔فیصلے میں جو جواز ان کی طرف سے پیش کئے گئے تھے ان سے اسے علم ہوا کہ کسی کی نااہلی۔۔ کسی کی بھوک اس کی ماں کی جان لے گئی تھی۔وہ اپنی دوست کی بیٹی کی شادی میں شرکت کرنے کی غرض سے گھر سے نکلیں تھیں جب راستے میں ہی کسی کی سنگدلی کی بھینٹ چڑھ گئیں۔ڈاکوں نے ڈکیتی کی کوشش کی تھی ہر چیز چھین لینے کے بعد بھی نیت نہیں بھری اور محض دو کنگن کی خاطر سفاکیت کی انتہا کرتے ہوئے

رب تعالی کے غضب کو للکارتے ملک الموت بن چلے۔ کنگن تنگ ہونے کی صورت اترتے نہیں دکھائی دیئے تو ان دو میں سے ایک نے تیش میں آکر گولی چلادی۔

آدھا گھنٹہ یا شاید پندرہ منٹ۔۔ یا دس منٹ۔۔ کوئی نہیں بتا سکتا تھا کہ کتنی دیر روشنیوں کے شہر میں اک مشہور شاہراہ پر ان کا خون ان کے وجود کو سیر اب کرتا رہا۔۔ لوگ چلتے رہے۔۔ ان کی مصروفیات نے انہیں ایک پل کو وہاں رک کر دیکھنے کی اجازت نہیں دی جو وہ دیکھ سکتے کہ ایک جانب کھڑی گاڑی میں کسی کی پیاری ہستی رخصت ہونے کو ہے۔۔ کسی نے نہیں کوشش کی کہ جانے والے کی اذیت کو کم کر دیا جائے۔۔

ہر سانحہ کی طرح یہ سانح بھی رپورٹ ہوا۔ خبروں میں کیمروں کی مدد سے ریکارڈ کی گئی ویڈیوز بھی چلائی گئیں۔۔ ہر بڑے چینل پر اینکرز نے گلے پھاڑ پھاڑ کر چہروں پر پریشانی سجائے دو دن تک یوں اس مسئلے کو اٹھایا گویا ان سے زیادہ ہمدردی تو کسی کو ہو ہی نا مگر اختتام پھر وہیں آٹھہرا جو ہر خبر کا ہوتا ہے۔۔ ضمیر کبھی نہیں مرتا۔۔ ضمیر سو جایا کرتا ہے۔ قسمت جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے اس کا جاگ جاتا ہے اور جسے یونہی غفلت کی موت مرنا ہو اس کا ساری عمر سویا رہتا ہے۔

کون جانے یہ ہمارے پرکھوں کی قربانیوں کے سبب ہے یا ان کچھ نیک لوگوں کی دعاوں کے سبب۔۔ جو ہمارے ضمیر کو جگائے رکھنے کیلئے وقت بار بار کچھ ایسا کرنے کی کوشش کرتا ہے اس امید سے کہ شاید ہم تزکیہ نفس کر لیں۔۔ خود کو جھنجوڑ لیں۔۔ ان سب زیادتیوں پر خود سے

Kahanifreak.com

سوال کریں۔۔ مگر اس کو نہیں پتا جو قومیں ایک بار سو جایا کریں وہ پھر صور پھونکے جانے پر ہی اٹھتی ہیں۔ خدا کرے اس بدحواسی کے عالم میں بھاگنے سے پہلے ہم جاگ جائیں۔۔۔۔

اس گھر کے کسی مکین کو ان چیختے چلاتے۔۔ سوال کرتے اینکرز سے کوئی غرض نہیں تھی۔ انہوں نے سروں پر آسماں گرتے دیکھا تھا۔ نہ ہی ان میں اتنی ہمت تھی کہ چلے جانے والی کے آخری اذیت بھرے لمحات دیکھ پاتے۔ یہ صدمہ ہی کافی نہیں تھا کہ وہ جا چکی ہیں جو وہ انہیں خون میں لت پت دوڑتی گاڑیوں کے بیچ بے بسی کی انتہاؤں پر دیکھتے۔ حیدر صاحب کی زندگی دو ہی لوگوں کے تو گرد گھومتی تھی۔ ایک کو وہ کھو چکے تھے اور دوسری کو وہ کھونا نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے بغیر انصاف کا تقاضا کئے انہوں نے وہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا۔

نہ تو اسے کبھی یہ بات سکھائی گئی تھی اور نہ ہی اس نے سیکھنی چاہی تھی۔ وہ بھاگنے والوں میں سے نہیں تھا مگر وہ اپنے باپ کے دکھ سے بھی واقف تھا اور ان کے خوف سے بھی سو خاموشی سے مان گیا۔ فی الوقت کسی جگہ سے پیچھے ہٹ جانے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اپ نے سر تسلیم خم کر دیا۔۔ کبھی کبھی زوردار حملے کیلئے دو قدم پیچھے لینا ضروری ہوتا ہے۔۔

جس دن ان کی روانگی تھی وہ پوری رات نہیں سویا تھا اور اس کے علاوہ دو لوگ اور بھی تھے جنہوں نے رات آنکھوں میں گزار دی تھی۔ ساڑھے سات بجے انہیں گھر سے نکلنا تھا مگر جانے سے پہلے کسی کو الوداع بھی تو کہنا تھا۔ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد وہ پارک میں چلا آیا اور ٹریک سے

تھوڑے سے فاصلے پر موجود بینچ پر بیٹھ گیا۔ ہلکی ہلکی زردی نما شعائیں اندھیرے میں گھلنے لگی تھیں۔ لوگ معمول کے مطابق آجا رہے تھے۔ پرندے بھی تسبیح میں مصروف دکھائی دے رہے تھے۔ گو کے ہر شہ اپنے کام میں مصروف تھی اور پر سکون بھی سوائے اس کے۔

وہ آہستی سے چلتی ہوئی اس کے پاس آکر بینچ پر بیٹھ گئی۔

"اب جب فیصلہ کر ہی لیا ہے تو دکھی کیوں ہو رہے ہو۔۔؟"

"ہمم بابا کیلیئے یہی ٹھیک رہے گا۔۔"

"او کم آن رافع حیدر۔۔ کیا تم پہلے کبھی نہیں ملک سے باہر گئے جو یوں دکھی ہو رہے ہو۔۔"

دکھی وہ بھی تھی۔۔ مگر ایسی دوستی کا کیا فائدہ جس میں اپنا سکون دوست کی بے چینی سے زیادہ عزیز ہو۔ جن چیزوں پر آپ کا اختیار نہ رہے انہیں وقت پر چھوڑ دینا چاہیئے۔۔ قسمت کے بنائے گئے قوانین کو ہر صورت عمل میں آنا ہوتا ہے۔ انہیں اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ آپ کیا سوچتے ہیں۔ اس لئے انہیں حقیقت سمجھ کر قبول کر لینے میں ہی خلاصی ہوتی ہے۔

"گیا ہوں یار۔۔ لیکن تب جانتا تھا کہ واپس یہیں پلٹ کر آنا ہے مگر اب بابا مجھے کبھی آنے کی اجازت نہیں دیں گے اور نہ ہی میں انہیں وہاں چھوڑ کر یہاں آپاوں گا۔۔"

"تو تم نے یہاں آکر کرنا بھی کیا ہے۔۔؟ تم اپنا بزنس وہیں شروع کرنے والے ہو انکل تمہارے پاس ہوں گے۔۔ اور کیا چاہیئے۔۔"

"عین اتنا آسان نہیں ہوتا اس جگہ کو۔۔اس شہر کو۔۔اس ملک کو چھوڑنا جہاں آپ نے بچپن گزارا ہو۔۔انسان چیزوں اور خاص کر لوگوں سے اٹیچ ہو جاتا ہے۔۔"

"زیادہ مجنوں بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔کون سے لوگ ہیں جن کے ساتھ تم اٹیچ ہو گئے ہو۔۔اک آجا کر ضرار سے ہی تمہاری بنتی ہے یا یوں کہوں کے وہی تمہیں جھیل لیتا ہے اور کون ہے۔۔؟"

"ہاں تو وہ انسان ہی ہے ناں۔۔"اس نے تپ کر کہا۔۔

"اس میں اب ایسی کوئی دکھی ہونے والی بات بھی نہیں ہے جو تم پہلے سے عجیب شکل کو مزید تین چاند لگائے بیٹھے ہو۔۔؟"

"عین۔۔تین نہیں چار۔۔چار ہوتا ہے۔۔اور خود تو تم دونوں نے یہاں ساتھ ہونا ہے۔۔اکیلا تو میں نے ہونا ہے وہاں۔۔"

"وہ چار حسین لوگوں کیلئے ہوتے ہیں۔۔خیر ضرار کا تو چکر لگا ہی کرنا ہے ناں۔۔تو ملتے رہو گے تم لوگ۔۔"

"اور تم۔۔تم سے کیسے ملوں گا۔۔"

"کم سے کم اس منہ پر تو ایسی باتیں سوٹ نہیں کرتیں۔۔یہ پوز کرنے کی کوشش مت کرو کہ تم مجھ سے نہ مل پانے کے غم میں آدھے ہوئے جا رہے ہو۔۔"وہ اس پر سے نظریں ہٹا کر سامنے

Kahanifreak.com

دیکھنے لگی۔

"تمہیں لگ رہا ہے میں پوز کر رہا ہوں۔۔؟"

"رانگھڑ انسان۔۔ یہاں پر ہوتے ہوئے تم ہفتوں ہفتوں نہیں ملتے تھے اور اب تم کہہ رہے ہو کہ تمہیں یہ غم کھا رہا ہے کہ تم مجھ سے کیسے ملو گے۔۔" وہ اس پر ہنستی ہوئی اٹھنے ہی لگی تھی کہ رافع نے اس کی کلائی تھامتے ہوئے اسے روک دیا۔

"میں جانتا ہوں تم بہت اچھا پوز کر لیتی ہو۔۔"

"اپنی حرکتیں مجھ پر نہ ڈالو۔۔ مجھے کیا ضرورت پڑی پوز کرنے کی۔ مجھے جو کہنا ہو میں وہ کہہ دیتی ہوں۔۔"

"ہاں جبھی تم یہ نہیں کہہ پا رہی کہ تم بھی ڈر رہی ہو کہیں یہ فاصلہ طول نہ پکڑ جائے۔ تم ڈر رہی ہو کہ کہیں وقت کی تیز رفتار گاڑی کے تلے ہماری دوستی نہ کچلی جائے۔۔ تم ڈر رہی ہو کہ کہیں رافع حیدر وہاں جا کر کسی اور کی ڈیکٹیشنز پر چلنا نہ شروع کر دے۔۔"

"سچے جزبات کو فاصلوں کی سینک نہیں کھایا کرتی رافع حیدر۔۔ اور نہ ہی کھری دوستی کے رنگ پھیکے پڑتے ہیں کبھی۔۔ رہی بات ڈیکٹیشنز کی تو ہم نے اپنے خرگوش کو نسوار کھلایا ہے جب نشہ اترے گا تو لوٹ کر ادھر ہی آئے گا۔۔۔"

کچھ پل کیلیئے ہی سہی مگر دونوں نے مل کر قہقہے لگاتے ہوئے اداسی کو کہیں پیچھے چھوڑ دیا۔

Kahanifreak.com

"کہا تھا ناتم بہت اچھا پوز کرتی ہو۔۔"

دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پارک کے گیٹ کی جانب بڑھنے لگے۔"سوچا تھا جانے سے پہلے کچھ جزباتی باتیں کروں گا۔۔ جزباتی قسم کا الوداع لیکن تم نے سارا ٹیمپو توڑ دیا۔۔"

نورالعین اس کی بات پر ہنستی چلی گئی۔

"نورالعین۔۔"چلتے چلتے رافع نے اسے شاید پہلی بار اس کے پورے نام کے ساتھ مخاطب کیا تھا۔۔نورالعین کو لگا شاید اس کی زبان پھسل گئی۔اس نے مڑ کر اسے حیرانی سے دیکھا لیکن وہ وہاں سچ میں جزباتی تقریر کرنے کے موڈ میں دکھائی دے رہا تھا۔

"رافع حیدر کسی اور کی ڈکٹیشنز پر نہیں چل سکتا یہ گن صرف عین کو ہی آتا ہے۔یہ دل تمہاری امانت کے طور پر میرے پاس ہو گا اور میں اس امانت میں کبھی خیانت نہیں کروں گا۔۔"اس نے اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

"وہ الفاظ مت کہو رافع حیدر جن کی پختگی کا علم تمہیں بھی نہ ہو۔۔"

اس کی مسکراہٹ بہت عجیب تھی۔نورالعین کو لگا وہ اس کا مزاق اڑا رہا ہے۔مگر اس نے کچھ ایسا بھی نہیں کہا تھا۔

"الفاظ نہیں ہے زبان دے رہا ہوں۔۔اور تم تو جانتا ہے پٹھان کا اک زبان ہوتا ہے۔۔"

کہہ کر اس نے اپنے ہاتھ کو اوپر اٹھایا تو اس نے بھی سامنے ہاتھ پھیلا دیا۔تالی کی آواز گونجنے کے

ساتھ ساتھ دونوں کی ہنسی بھی بلند ہوتی چلی گئی۔

وہ لوگ میل بورن آسٹریلیا منتقل ہو گئے۔ وقت کا یہی تقاضا تھا اور ستاروں کی مہربانی کہ سرحد و کے پار بھی ان کے کام کو تقویت ملتی گئی۔ زندگی نے اپنی رفتار تیز کی تو وہ بھی اپنی چال میں تیزی لے آئے۔ زندگی بھگاتی رہی اور وہ بھاگتے رہے۔ وقت گزرتا رہا اور وہ مصروفیت میں الجھے اسے گزارتے رہے۔ آسٹریلیا شفٹ ہونے کے بعد وہ صرف ایک بار پاکستان آیا تھا اور یہیں اس سے غلطی ہو گئی تھی جو وہ نور سے بنا ملے ہی واپس آ گیا۔ فاصلے جو نہ کر پائے وہ جلد بازی کر گئی تھی۔ اس نے ماسٹرز کیلیئے سرحد پار جانے کا فیصلہ کیا تو یہ رافع کی ہی ہدایت تھی کہ ضرار اسے کسی بھی طریقے سے کسی اور ملک بھیجنے کے بجائے آسٹریلیا بھیجے مگر اس بات کا علم صرف ان دونوں کو ہی تھا کہ کیسے اس نے نور العین کی حمایت میں بولتے ہوئے صبحانی صاحب کو منایا اور صبحانی صاحب کی حمایت کرتے ہوئے نور العین کو۔۔ جب کہ درحقیقت وہ رافع کی حمایت میں بول رہا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی پی اے بھی چل رہی تھی جو ہاتھ میں تھامی ڈائری پر اس کی جانب سے کی گئی ہدایات کو جلدی جلدی لکھ رہی تھی۔ رافع کے روم کے باہر پہنچ کر اس نے شکریہ کہتے ہوئے بات ختم کر دی۔۔ پی اے واپس پلٹ گئی۔ وہ دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا۔ دوسری جانب وہ لیپ ٹاپ میں سر دئے جانے کیا تلاشنے میں مصروف تھا۔

Kahanifreak.com

"میں امید کر رہا تھا کہ تم میرے انتظار میں ہو گے لیکن یہاں تو بالکل الٹ ہے۔۔ تمہارے بجائے میں انتظار کر رہا ہوں۔۔"

"یار۔۔۔" وہ بنا سیدھے ہوئے صرف نظریں اٹھائے بولا۔

"ہمم۔۔"

"یار وہ بہت سنائے گی۔۔ اتنے سال پہلے ہی اس کی لغت کافی وسیع تھی اب تو پتا نہیں کیا کیا ایڈیشنز ہو گئی ہوں گی۔۔"

وہ بے چارگی سے بولا تو ضرار ہنس دیا۔

"اور مزے کی بات یہ کہ اس کی لغت آزمائی صرف تم پر ہی ہوتی ہے۔۔ ویسے کیا تم ڈر رہے ہو۔۔؟"

"ڈروں گا تو خود ہی تم نے دیکھا ہے نہ کیسے وہ بچپن سے لے کر آج تک میری شخصیت کو ڈومینیٹ کرتی آئی ہے۔۔"

"اس کو ڈومینیٹ کرنا نہیں حق جتانا کہتے ہیں۔۔"

"ہاں تو اکیلے میں جیسے مرضی حق جتائے مگر یوں سب کے سامنے زلیل تو نہ کرے یار۔۔ میں اب تم لوگوں کا کوئی لنگوٹی یار نہیں رہا۔۔ اب میں بڑا ہو گیا ہوں۔۔"

"دیکھ رہا ہوں اتنے بڑے ہونے کے باوجود بھی ڈرنا نہیں چھوڑا تم نے۔۔"

"ڈرتا نہیں ہوں میں۔۔۔" وہ اداکاری کی انتہا پر تھا۔ مصنوئی غصہ لئے بولا۔

"اچھا۔۔ پھر۔۔۔؟"

"معصوم ہوں گھبرا جاتا ہوں۔۔۔" وہ معصومیت سے بولا۔۔ ضرار اس کی بات پر ہنستا چلا گیا۔

"میں نہیں چاہتا کہ وہ سب کے سامنے اپنی منفرد لغت میں سے بہترین الفاظ کا چناو خاص میرے لئے کرے اور میری عزت کا قیمہ بنا ڈالے۔۔ ہم اکیلے ہی محفل سجائیں گے جہاں سامعین میں صرف ہم اکیلے ہوں گے۔۔ اور وہ ہماری شان میں قصیدے پڑھتی جائیں گی اور ہم سنتے جائیں گے۔۔"

"مطلب کہ میں جاوں۔۔؟ تم نہیں جا رہے۔۔" اس نے پوچھا جس پر وہ سر ہلا گیا۔ ضرار دروازے کے پاس پہنچا ہی تھا کہ وہ پھر سے پکار اٹھا۔

"سنو دوست۔۔"

دروازے کی ناب کو گھماتا اس کا ہاتھ رک گیا "یار ڈرامے نہ کرو۔۔ بتاو اب کیا چاہتے ہو۔۔"

"یہی کے گھر لے آو اسے۔۔ بابا کے سامنے وہ اپنے فن کا مظاہرہ نہیں کرے گی۔۔"

"ٹھیک ہے کوشش کروں گا۔۔ مگر مجھے نہیں لگتا وہ آئے گی۔۔"

ضرار وہاں پہلے سے ہی موجود تھا۔ اسے ائیر پورٹ سے لینے وہ ہی آیا تھا۔ نور العین نے کار میں

Kahanifreak.com

بیٹھتے ہوئے ایک بار پھر سے خود کلامی کی "چلو اب دھند چھٹ گئی۔۔"

لنچ کروانے کے بعد ضرار نے اسے اس کے اپارٹمنٹ چھوڑ دیا۔اس کے آنے سے پہلے وہ سب انتظام کر چکا تھا۔

"آج تم آرام کرو۔۔ کل حیدر انکل کی طرف چلیں گے۔"

"تم واپس کب جا رہے ہو۔۔؟"

"اگر تم نے نہ آنا ہوتا تو میں دو دن پہلے کا ہی جا چکا ہوتا۔۔ مگر اب جب تک تم یہاں ایڈ جسٹ نہیں ہو جاتی تب تک میں ادھر ہی ہوں۔۔۔"

"ضرار۔۔ اگر مجھے تم لوگوں کی پروٹیکشن شیلڈ میں ہی رہنا تھا تو مجھے اتنے پیسے برباد کر کے یہاں آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔۔ مجھے بغیر کسی سہارے کے سب خود سے سیکھنا ہے۔۔"

"نور۔۔ تمہیں جو کرنا ہے جیسے کرنا ہے کرو میں تمہیں نہیں روکوں گا۔۔ جیسے تم آج تک بڑی بہن کا فرض نبھاتی آئی ہو ویسے ہی میں بھائی ہونے کا فرض نبھا رہا ہوں۔۔ ایسے ڈائیلاگ بول کر تم میاں صاحب کو تو راضی کر سکتی ہو مگر مجھے نہیں۔۔۔"

"ایک کام کرو اپنے ساتھ میری ٹکٹ بھی کروا لو۔۔ واپسی کی۔۔ ٹھیک ہے۔۔" وہ زچ ہو کر بولی۔

"زیادہ ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ یہ بتاؤ حیدر انکل کے گھر جانے کیلئے کب لینے آؤں۔۔۔"

"کسی وقت بھی نہیں۔۔ کیونکہ جب میرا دل ہو گا میں خود چلی جاوں گی۔۔"

"مطلب تم کل نہیں جانا چاہتی۔۔۔؟" وہ سٹیرنگ پر ہاتھ رکھے اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔ اس نے بات کی تصدیق کر دی تو اگلا سوال پوچھا گیا۔

"مگر کیوں۔۔؟"

"کیا مطلب کیوں۔۔ نہیں جانا چاہتی بھئی کوئی زبردستی ہے کیا۔۔؟"

"نہ جاو میری بلا سے۔۔ چیخ کیوں رہی ہو۔۔" ضرار نے تنگ آ کر کہا۔۔ وہ بھی غصے سے بیگ اٹھانے لگی۔

"رافع کی وجہ سے۔۔۔؟" ضرار کو پھر سے شرارت سوجھی تھی۔ وہ جانتا تھا یہ غصہ اس کے ائیرپورٹ پر آ کر ملکہ کی خدمت میں حاضر نہ ہونے کا ہے۔

دروازے کا ہینڈل کھولتا ہاتھ رکا۔ اس نے گردن گھما کر غصے سے دیکھا۔ "بہت اچھے۔۔ تم نے میرا پہلا دن ہی کتنا یادگار بنا دیا۔۔ میں کتنی خوش قسمت ہوں میرے پاس تمہارے جیسا بھائی ہے۔۔"

"یار۔۔ تم لوگ بچوں کی طرح لڑتے ہو۔۔ اس نے میری پینسل توڑی تو میں بھی اس کی توڑوں گا۔۔ اس نے مجھے ٹانگ ماری تو میں اس کی ڈنڈے سے پٹائی کروں گا۔۔ وہ پاکستان سے تمہیں بغیر ملے آ گیا تو لازمی ہے کہ تم بھی یہاں سے بغیر ملے ہی جاو گی۔۔ لائیک سیریسلی۔۔ از نٹ اٹ

آچائیلڈش بی ہیوئیر۔۔؟"

"تمہارے ساتھ کبھی اس نے ایسا کیا نہیں ہے ناتو تمہیں اندازہ نہیں ہے کتنا برا لگتا ہے۔۔پہلے لارے لگاو پھر چونا لگا جاو۔۔"

"اس نے تمہیں کون سے لارے لگائے ہیں۔۔؟" وہ انجان بنا۔

"جس کی اتنی طرفداری کر رہے ہو نا اسی سے پوچھ لینا۔۔بشرطیکہ اسے یاد ہوں تو۔۔" وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکلی مگر جلد ہی جھکتے ہوئے پھر سے بولی۔ "اور ہاں مجھے لینے مت آنا۔۔میرا کل اپنی دوستوں کے ساتھ پلین ہو گا۔۔"

وہ کہنے کے بعد آگے کی جانب بڑھ گئی۔اس نے بھی نہیں پوچھا کون سی دوستیں۔۔؟ وہ تو آج ہی آئی تھی۔کیونکہ وہ جانتا تھا وہ نور العین تھی جسے دوستی کرنے میں کبھی مشکل پیش نہیں آتی تھی۔وہ پندرہ منٹ بھی کسی محفل میں بیٹھ جاتی تو پندرہ بیس دوستیں بنا کر ہی اٹھتی تھی۔

نور العین کو چھوڑنے کے بعد وہ سیدھا اپنے اپارٹمنٹ آیا تھا۔دروازہ کھولتے ہی کانوں میں ایک ساتھ کئی اوازیں سنائی دیں تو وہ سمجھ گیا کہ جناب میٹنگ سے آچکے ہیں اور اچھے خاصے ابل رہے ہیں۔اس نے لاونج میں داخل ہوتے ہوئے ٹی وی کا والیوم کم کیا اور ریموٹ واپس میز پر رکھتا کچن کی جانب بڑھ گیا۔کیونکہ جس طرح وہ بلینڈر کی چیخیں نکلوا رہا تھا وہاں سے بولنے کا کوئی فائدہ

نہیں تھا۔

"لیس شوگر مور آئس کریم۔۔پلیز ز۔۔"وہ بڑی سہولت سے آئسکریم بار شیلف اس کے پاس رکھتا باہر آگیا۔

کچھ ہی پل میں وہ دو شیک کے گلاسز تھامے کچن سے باہر چلا آیا۔اس کا گلاس اس کے سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے خود بھی اس کے پاس بیٹھ گیا جو ٹانگیں لمبی کئے میز پر رکھے ٹی وی پر نظریں جمائے تھا۔

"تم نے تو کہا تھا تم اس کو لے کر آوگے۔۔؟"

"ہاں اس نے آنے سے انکار کر دیا۔۔"ضرار نے اپنا گلاس اٹھایا۔

"میں جانتا تھا وہ ایسا ہی کرے گی۔۔جانتا بھی ہوں تمہارا کوئی مشورہ کارآمد ثابت نہیں ہوگا پھر بھی تمہاری مان بیٹھتا ہوں۔۔"وہ دکھ سے کہتا ہوا شیک پینے لگا۔

"یہ تو لگائے گئے لاروں پر چونا پھیرنے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا۔۔"ضرار نے سنجیدگی سے کہا تو دوسری جانب وہ لوٹ پوٹ ہوگیا۔

"ٹھیک ہے تم مجھے اس کے اپارٹمنٹ کا ایڈریس دے دو۔۔"

"تم ملنے جاوگے اس سے۔۔"ضرار نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔وہ نفی میں گردن ہلا گیا۔

"حرکتوں سے تو تم دونوں ہی باز نہیں آتے ہو۔۔خیر پورے بھی تم دونوں ہی آسکتے ہو ایک دوسرے کے ساتھ۔۔"وہ پھر سے چینل سرفنگ میں مصروف ہو چکا تھا۔

Kahanifreak.com

"تم واپس کب جارہے ہو۔۔"

"ابھی نہیں پتا۔۔۔جب تک نور سیٹیلڈ نہیں ہو جاتی تب تک رکوں گا۔۔"

"تم چاہو تو جا سکتے ہو۔۔میں دیکھ لوں گا۔۔"

"دیکھو گے تو تم ہر حال میں ہی چاہے میں یہاں ہوں یا ناں۔۔مگر پھر بھی میں صرف خود کی تسلی کرنا چاہتا ہوں۔۔جانتا ہوں وہ تمہیں کبھی کال نہیں کرے گی کم سے کم تب تک جب تک تم اسے منا نہیں لیتے۔۔۔"

اس کا خیال تھا کہ وہ اس سے جلد ہی بات کرلے گا مگر موقع ہی نہ بن پایا۔وہ جب بھی اسے دیکھتا وہ ہمیشہ لوگوں میں ہی گھری ہوتی تھی۔ایک سال ہو چکا تھا جب سے وہ اسی تلاش میں تھا کہ شاید وہ کبھی اسے کہیں اکیلی مل جائے لیکن نہیں وہ ہر وقت لڑکیوں کے جمگھٹے میں ہی نظر آتی تھی۔اکیلا تو ملنا دور کی بات اس کے ساتھ کم سے کم بھی چار پانچ لوگ تو ہوتے ہی تھے۔بلآخر اس نے ضرار کی مدد لینے کا فیصلہ کیا۔

وہ پچھلے بیس منٹ سے انتظار میں بے سکون تھا۔کہنی کو میز پر ٹکائے ہاتھ کو مٹھی کی صورت لبوں پر رکھے وہ مسلسل اپنی ٹانگ کو حرکت دے رہا تھا۔اپنی ڈگر میں مصروف وہ جان ہی نہ پایا جس کے انتظار میں وہ کب سے بے چین ہو رہا تھا وہ اس کے پیچھے کھڑی ہے۔

ویٹر نے ہاتھ کے اشارے سے پکارا "میم۔۔"

اس نے کرسی پر بیٹھے ہی پلٹ کر دیکھا۔۔ وہ عین اس کے پیچھے کھڑی تھی۔ وقت ٹھہرنے سے انکاری ہوا اور گزرتا گیا۔ خیر وہاں پرواہ کس کو تھی۔ جلد ہی احساس ہونے پر وہ اپنی کرسی چھوڑتا اس کے سامنے آگیا۔

"السلام علیکم۔۔" وہ شاید جھجھک رہی تھی۔ اس نے آہستہ سے اپنا بیگ میز پر اک جانب رکھا۔ آج اس کی پلٹون اس کے ساتھ نہیں تھی۔ صد شکر۔

"ضرار۔۔ ضرار کو آنا تھا۔۔ وہ نہیں آئے گا۔۔؟" بے رخی بھی دکھانی تھی مگر دل بھی نہیں دکھانا تھا۔ اور ان دونوں کیفیات کے درمیان توازن رکھنے کی کوشش میں وہ کنفیوژ ہونے لگی۔

"ہاں اچانک سے اس کی ایک میٹنگ نکل آئی تو اس نے کہا کہ اس کی جگہ میں آجاوں تم اکیلی کیا کرو گی۔۔" حسین اتفاق۔۔ یہی پوز کروایا گیا۔ کون جانے یہ اتفاق زبردستی پیدا کروایا گیا تھا۔

سوالات جوابات اختتام کو پہنچے تو لمحات خاموشی کے چکر میں گھومنے لگے۔ شاید دونوں ہی وقت کو برباد کرنے کی قسم کھا کر آئے تھے۔ آرڈر کیا۔۔ پھر آرڈر سرو بھی کر دیا گیا۔۔ ہنوز خاموشی۔۔ اب شاید وہ یونہی خاموشی سے کھانا کھا کر گھر جانے کا ارادہ بھی رکھتے تھے۔

"تم ناراض ہو۔۔" وہ کھانا شروع کر چکا تھا۔ کھانا کھاتے ہی مصروف سے انداز میں اس نے خود ہی بات کرنے کی ٹھانی اور سوال کر ڈالا۔

Kahanifreak.com

چھری کانٹے کی لڑائی اختتام پزید ہوئی۔اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔وہ بھی اس کے یوں دیکھنے پر ہاتھ روکتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔

"ہاں۔۔پہلے تھی۔۔مگر اب نہیں۔۔" پھر سے اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"اب کیوں نہیں۔۔؟"وہ اپنی کرسی کو تھوڑا سا سرکاتے ہوئے اس کی جانب موڑ چکا تھا یوں کے اب اسے دیکھنے کیلیئے اسے اپنی گردن کو موڑنا نہیں پڑ رہا تھا اب عین اس کی نظروں کے سامنے تھی۔

"کیونکہ ناراض ہونے کی کوئی وجہ بنتی نہیں تھی۔۔"اس نے کچھ دیر بعد بے یقینی کی کیفیت ظاہد کی"شاید۔۔"

"کیوں نہیں بنتی تھی۔۔؟"ارد گرد سے غافل وہ اسے بہت اچھے سے پڑھ رہا تھا۔

"۔۔پتا نہی۔۔"وہ الجھی۔وہ خاموش رہا۔۔وہ پھر سے بولی"مطلب بہت ہی کوئی سٹوپیڈ سی حرکت ہے۔۔آپ ماضی کے عہد و پیماں پر مستقبل کی امیدیں باندھ لو۔۔"وہ خود ہی بات کر کے ہلکی سی ہنسی ہنسی۔

"کون سا عہد۔۔کیسی امید۔۔؟"وہ اس سے اس سوال کی توقع نہیں کر رہی تھی یا شاید اتنی جلدی بھول جانے کی۔

"کون سا عہد۔۔"مسکراہٹ کی کھنکھناہٹ سے آس کے دیئے بجھے۔اور اس نے بخوبی ان دیوں کو

Kahanifreak.com

بجھتے دیکھا تھا۔

"یہی کہ ہم ہمیشہ دوست رہیں گے۔۔ ہماری جگہ کوئی ریپلیس نہیں کر سکتا۔۔" بات کو جھوٹ کا رنگ دینے کے بعد اس نے کانٹے میں پھنسا شملہ مرچ کا ٹکڑا گلے میں اتارنے کی کی۔

"بالکل اور ہے بھی ایسا ہی۔۔ نہ کبھی کوئی ریپلیس کر پایا ہے اور نہ ہی کر پائے گا۔۔ نور میں تب بہت جلدی میں پاکستان آیا تھا صرف ضرار کی وجہ سے۔۔ ہم لوگ کولیبریشن کرنے جا رہے تھے ان دنوں میں مگر پھر اچانک سے انعم آنی کی وجہ سے ہمیں اپنے سارے پلینز پوسٹ پونڈ کرنے پڑے۔۔ ہمارے ان کے ساتھ جو بھی معاملات طے پانے تھے ان دو دنوں میں وہ سارے رک گئے۔۔ بغیر کسی ڈسکشن کے ان کے ساتھ ہونے والی سبھی میٹنگز ہم نے کینسل کر دیں تو انہوں نے اس کو ان پروفیشنل ایٹیٹیوڈ سمجھتے ہوئے ہمیں الٹی میٹیم دے دیا اور ایک دن کا ٹائم دیتے ہوئے اگلی میٹنگ جلد سے جلد ارینج کرنے کا کہا۔۔ دو ہی آپشنز تھے ہمارے پاس یا تو ان کے ساتھ میٹنگ کر کے سارے معاملات طے کئے جائیں یا پھر ابھی تک ہونے والی ساری محنت کو بھول جایا جائے۔۔"

"آہاں۔۔ یقیناً ائیر پورٹ نہ آنے کا بھی کوئی جواز ہو گا تمہارے پاس۔۔" اس نے ناک کی طرح گردن بھی سیدھی کی۔ وہ کہیں بھی چلی جائے اس کی ادائیں اور اس کی لغت کبھی نہیں بدل سکتی تھی۔

"ایسا نہیں مگر پیش کرنے کیلئے جواز ضرور ہے۔۔" وہ مسکرا رہا تھا۔اس نے ابرو اٹھا کر سوالیہ نظریں اس پر ٹکائیں۔

"مجھے لگا تم بہت غصے میں ہو گی اور جیسے ہی میں تمہارے سامنے آؤں گا تم اپنے بیترین الفاظ سے مجھے پانی پانی کر دو گی۔۔ کیونکہ میں جانتا ہوں وقت کے ساتھ ساتھ تمہاری لغت میں اضافہ ہی ہوا ہو گا۔۔"

"تم بھی کتنا فضول سوچتے ہو فضول انسان۔۔ بھلا میں تمہیں کیوں کچھ برا بولنے لگی۔۔" کہتے ساتھ ہی وہ پورے دل سے ہنسی تو وہ بھی اپنی سوچ کے ٹھیک ہونے پر ہنسنے لگا۔

وہ ایسے ہی تھے انجان بننے پر آتے تو بے رخی دکھانے میں ان کا کوئی ثانی نہ رہتا اور پٹڑی پر آتے تو لگتا ہی نہ کہ کبھی یہ پٹڑی سے اترے بھی ہوں گے۔

گھر پہنچتے ہی نور العین نے ضرار کو آڑے ہاتھوں لیا۔" پارٹنر تم نے یہ اچھا نہیں کیا۔۔" نور العین کا میسج موصول ہوتے ہی ضرار نے کال ملائی۔ "تو کیسا رہا لنچ۔۔"

"ویسا ہی جیسا ہوتا ہے۔۔"

"تو مطلب ایک اور لنچ ارینج کروانے کی ضرورت ہے۔" وہ شرارتی لہجے میں بولا۔

"پارٹنر اگر تم نے اب ایسا کچھ کیا نا تو میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔"

"جب کہ مجھے لگتا ہے تم دل میں کافی خوش ہو رہی ہو۔"

"ہمم اتنا کہ میرا دل کر رہا ہے تم دونوں کا آگ لگا دوں۔۔ ہنہ۔۔ میں جانتی تھی ایک دن تم دونوں مجھے بیچ میں سے کک آوٹ کر دو گے۔۔ دونوں نے مل کر اپنی پارٹی بنالی ہے۔ ویسے تمہارے دوست میں زرا سے مینرز نہیں ہیں پارٹنر۔"

"ہاں تھوڑی کمی تو ہے۔۔ مگر تمہیں کیسے پتا چلا۔۔" وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں رافع کو چھیڑتے ہوئے کہہ رہا تھا جس پر وہ پہلو بدل گیا۔ اتنی بے عزتی پر پہلو بدلنا تو بنتا تھا ناں۔

"اس کو نہیں پتا جب کسی سے ملتے ہیں خاص کر کسی لڑکی سے تو سب سے پہلے اس کی تعریف کی جاتی ہے" آج کی ملاقات یاد کرتے ہوئے وہ بولی۔

"اوہ۔۔ تو اس نے تمہاری تعریف نہیں کی۔۔؟" ضرار نے اپنے سامنے چیئر پر بیٹھے رافع کو گھورا۔

"ناں۔۔" نور العین نے نا کو ضرورت سے زیادہ لمبا کیا۔

"جب کہ دیکھنے سے اتنا ال مینرڈ لگتا تو نہیں ہے۔" اس کی بات پر ضرار کا قہقہہ جاندار تھا۔

"ہاں یہ سب یاد ہے کہ تعریف نہیں کی وہ جو باقی اچھی باتیں تھیں اس میں سے کچھ نہیں یاد۔۔" رافع نے ہم کلامی کی۔

"چلو میں اسے بتا دوں گا کہ اگر اسے نور چاہیے تو اسے دن میں کوئی چالیس مرتبہ اس کی تعریف کرنی ہو گی۔۔ ٹھیک ہے۔۔"

Kahanifreak.com

"میر ضرار۔۔"اس نے دانت پیستے ہوئے کہا مگر وہ اس سے پہلے ہی کال کاٹ چکا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک شام کو رنگینوں میں رنگتے ذی اینڈ آر نے پارٹی کا احتمام کیا۔اس پارٹی کو رکھنے کا سبب مراد میسرز کے ساتھ وینچر تھا جو وہ بہت جلد کرنے جا رہے تھے۔ جس میں صرف آفیشلز ہی نہیں نان آفیشلز دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ کہنے کو تو صرف دوستوں سے ملنے کا بہانا تھا مگر اس کی تشہیر کیلئے کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی تھی۔اس دنیا میں وہاں پیسہ نہیں لگایا جاتا جہاں سے کچھ آتا دکھائی نہ دیتا ہو۔حال احوال پوچھنے کیلئے ایک فون کال سے لے کر کسی کو لنچ کروانے تک ہر چیز میٹیریل ہوتی ہے۔ محض کسی کو مسکرا کر دیکھنے کیلئے بھی دماغ میں باقائدہ کیلکولیشنز کی جاتی ہیں۔زبان کے ساتھ ساتھ لبوں پر بھی ایک پیمانہ مختص ہوتا ہے جو نہ تو انہیں ایک سینٹمیٹر سے زیادہ پھیلنے دیتا ہے اور نہ سکڑنے۔زبان کی تھوڑی سی حرکت آپ کی ساری محنت پر پانی پھیر سکتی ہے۔ باتوں کو بھول جانا۔۔لوگوں کے رویوں کو نظر انداز کر دینا ایسی باتیں عام لوگوں کو ہی فائدہ دیتی ہیں۔جب کہ بزنس کی دنیا میں لہجوں کو انگلیوں پر رکھنے والا ہی کامیاب ہوتا ہے۔ کس نے کس وقت کس لہجے میں بات کی۔ بات کرتے وقت لہجے میں سختی کا عنصر کتنا شامل تھا۔۔ کتنی بار آپ نے ان سے ان آفیشلز ملاقاتیں کیں۔جب آپ ملے تو آپ نے اپنے کپڑوں کے رنگ کا انتخاب کیسا کیا۔ سلام لینے سے لے کر خدا حافظ بولنے تک آپ کی ہر حرکت ملاحظہ فرمائی جاتی ہے۔آپ کے بیٹھنے سے

ہی آپ کی سوچ کا اندازہ کر لیا جاتا ہے۔نہ صرف فیگرز میں بلکہ پرسنیلٹی ریڈنگ میں بھی مہارت ہونا بہت ضروری ہے۔

نورالعین ضرار کے ساتھ آئی تھی۔اپنے حلقے کے کچھ اچھے لوگوں سے تعارف کروانے کے بعد وہ وہاں سے کچھ اور لوگوں کے ساتھ مصافحہ کرنے کیلئے آگے بڑھ گیا۔اس کو ان کی بحث میں کوئی دلچسپی نہیں تھی سو وہ بھی معزرت کرتی وہاں سے ہٹ گئی اور ایک خالی میز کے گرد آ کھڑی ہوئی۔ہاتھ میں پکڑا جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے اس نے ایک گھونٹ بھرا اور پھر اسے نیچے کرتے ہوئے خاصی بوریت سے ارد گرد کا جائزہ لینے لگی۔وہ یہاں صرف ضرار اور رافع کی وجہ سے آئی تھی مگر وہ دونوں اس پارٹی میں بھی بزنس گروپس کے ساتھ بحث ومباحثہ میں مصروف دکھائی دے رہے تھے۔اس کے نزدیک وہ دونوں انتہا کے بورنگ انسان تھے جو کبھی اس ڈھونگی دنیا پر بحث کرنے سے تھکتے نہیں تھے۔اس نے اداسی کے ساتھ پھر سے جوس کا گلاس لبوں سے لگا لیا۔

وہ اس کے سامنے آ کھڑا ہوا اور ال مینرڈ کے لقب سے بچنے کیلئے آتے ساتھ ہی اس کی تعریف کرنا ضروری سمجھا۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"السلام وعلیکم۔" وہ اپنی ہنسی کو دباتے ہوئے بولی۔

بغیر کسی قسم کی شرمندگی کے جواب دیا گیا" وعلیکم السلام۔" لیکن دل ہی میں سوچا کہ آخری بار تو اس نے کہا تھا سب سے پہلے تعریف کرتے ہیں، خیر پھر سر جھٹک کر مزید ہو چھنے کی سعی کی "تو کیسی لگ رہی ہے آج کی شام۔۔" وہ امید کر رہا تھا کہ نور العین بڑے کوئی ستائشی انداز میں انہیں سراہے گی مگر جلد ہی یہ محض خیال ثابت ہو گیا۔

"بہت ہی بورنگ۔۔ان فیکٹ بورنگ ایک مہذب لفظ ہو گا۔۔ فضول کہنا زیادہ مناسب رہے گا۔" اس نے چہرے پر ناپسندیدگی کے تاثرات لیے کہا۔

جہاں وہ سبھی سے آج کی پارٹی کی داد وصول کر کے آرہا تھا وہیں نور نے ایک ہی جست میں سب برابر کر دیا تھا۔

"تم لوگ تھکتے نہیں ہو پوز کرتے کرتے۔۔ آئی مین اٹس آبویس کہ یہاں موجود لوگوں میں کسی کو بھی ایک دوسرے کے ساتھ ملنے میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔ سبھی بس ایک موقع کی تلاش میں ہیں کہ کب دوسرے کو چھری پھیر سکیں۔۔ پھر بھی تم لوگ ان ڈبل فیسڈ لوگوں سے ملنے کیلئے کیا خوب انتظام کرتے ہو۔۔ اتنے ٹاکسک لوگوں سے ملنے کیلئے اتنی تیاری۔۔ بہت ہی عجیب ہے۔۔"

"ہاہا۔۔اس دنیا میں ایسا ہی ہوتا ہے بہت بار نا چاہتے ہوئے ناپسندیدہ لوگوں سے بھی مسکرا کر گپیں ہانکنی پڑتی ہیں۔۔ بزنس کا بے تاج بادشاہ وہی بنتا ہے جسے اپنی نروز پر کنٹرول ہوتا ہے۔۔ یہ کہنا زیادہ

Kahanifreak.com

مناسب ہو گا کہ اس دنیا میں حساس لوگوں کا کوئی کام نہیں۔۔"

"تم لوگوں کے اپنے کوئی جزبات نہیں ہوتے یار۔۔؟میرا مطلب اپنی پسند۔۔ناپسند۔۔"

"ہوتے ہیں کیوں نہیں ہوتے لیکن ہم جانتے ہیں دنیا کا مدار ہماری ذات نہیں ہوتی۔۔اور نہ ہی اسے آپ کی پسند ناپسند سے کوئی فرق پڑتا ہے۔دنیا کا مدار صرف ایک چیز ہوتی ہے اور وہ ہے مطلب۔۔اور رہی بات جزبات کے روندے جانے کی تو جب وقت گیند ہمارے کوٹ میں پھینکتا ہے تو پھر سارے اگلے پچھلے حساب پورے کر لئے جاتے ہیں۔۔"

"پھر مجھے یہ کہنا چاہئے کہ تم سب ایک جیسے ہی ہو۔۔دوغلے۔۔"

"دوغلے نہیں۔۔موقع شناس۔۔"وہ مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا اور وہ اس کی باتوں کو دماغ میں رکھے ہوئے اس کی مسکراہٹ سے اندازہ لگانے میں گم تھی کہ وہ دل سے مسکرا رہا ہے یا پوز کر رہا ہے۔

اسی دوران اس نے اپنی پینٹ کی جیب سے ایک کالے رنگ کی ڈبیا نکالی اور اسے کھول کر اس کے سامنے کیا۔نورالعین کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔وہ اس سے اتنی جلدی اس قسم کی توقع ہرگز نہیں کر رہی تھی۔

"ہو سکتا ہے میں شاید زیادہ ہی جلدی کر رہا ہوں،اس لئے میں تمہیں ہرگز مجبور نہیں کروں گا کہ تم ابھی اسی وقت مجھے کوئی جواب دو۔"وہ اپنی جلد بازی کی وضاحت کر رہا تھا۔

اس نے ابرو اچکا کر اشارۃً سوال کیا" پھر اس انگھوٹی کا مقصد۔"

"اس انگھوٹی کا مقصد صرف اپنے اس وعدے کی پختگی کی یقین دہانی کروانا ہے جس کا اقرر کرنے سے تم نے مجھے منع کیا تھا۔ جب تمہیں اس قول کی سشائی پر یقین آجائے تو بس اسے پہن لینا میں سمجھ جاؤں گا۔"

"اور اگر تمہارے قول کے بجائے کسی اور کے اقرار پر دل آیا گیا تو۔۔"

"تو بھی پہن لینا۔۔ کیونکہ میں تمہیں وقت تو دے سکتا ہو بھلے زندگی بھر ہاں نہ کرو مگر کسی دوسرے کی چاہتوں پر تمہارے دل کی دھڑکنوں کو رقص کرتے نہیں دیکھ سکتا۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بہت نرمی سے کہہ رہا تھا اور وہ لاکھ خود کو باز رکھنے کی کوشش کرنے کے باوجود بھی اس کی بات پر بلش کر ہی گئی اور اس کی کوئی کوشش بھی اس منظر کو رافع کی آنکھوں سے چھپا نہیں پائی۔ وہ اسے یوں بلش کرتا دیکھ کر مسکرائے بنا نہیں رہ سکا۔

پارٹی کے ختم ہونے کے بعد وہ دونوں اپارٹمنٹ چلے آئے۔ رافع اپنا ویسٹ کوٹ اتارتا صوفے پر دھڑام ہو گیا اور ٹانگوں کو لمبا کئے سر صوفے کی پشت سے لگا لیا۔

"کافی۔۔"

ضرار نے اپنا ویسٹ کوٹ اتارنے کے بعد سنگل سیٹر صوفے کی پشت پر ڈالا اور کچن کی جانب بڑھ

گیا۔

"ضرور۔۔ مگر انسانوں کے پینے والی۔۔" رافع کے جملے کانوں میں پڑتے ہی وہ ہنس دیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ کافی کے دو کپ ہاتھوں میں تھامے کچن سے باہر آگیا۔ میز کے پاس پہنچتے اس کا کپ اس نے اس کے سامنے رکھ دیا۔ اپنا کپ ہاتھ میں تھامے ہی اس نے جھکتے ہوئے ریموٹ اٹھایا اور آن کی کمانڈ دینے کے بعد اس کے پاس ہی براجمان ہو گیا۔ وہ جاننا چاہتا تھا اس وقت بزنس اینالسٹ آج کی شام کے متعلق کیا تبصرہ کر رہے ہیں۔

ضرار نے کافی کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے سوال کیا "کر دیا پروپوز۔۔؟" نظریں ہنوز ٹی وی پر ہی تھیں۔

رافع نے لمبی سانس کھینچی۔۔ وہ سمجھ گیا "فائنلی۔۔"

اسے یوں اپنی طرف متوجہ دیکھ کر رافع نے سر کو حرکت دیتے ہوئے پوچھا "کیا۔۔؟"

"دیکھ رہا ہوں کچھ خاص خوش نہیں دکھائی دے رہے۔۔"

"خوش۔۔ ساری خوشی تیل کر دیتی ہے تمہاری کزن۔۔ کبھی کہتی ہے سب سے پہلے تعریف کرو، تو کبھی تعریف کرنے پر بگڑ جاتی ہے کہ سب سے پہلے سلامتی بھیجو۔۔"

ضرار کا قہقہہ ہوا میں گونجا "کوئی نہیں آہستہ آہستہ سمجھ جاؤ گے۔"

"ہاں اور تب تک شاید میں اپنا ذہنی توازن کھو دوں۔" کہنے کے بعد خود ہی اپنی بات کا لطف لیتے

ہوئے ہنس دیا۔

"تمہیں پتا ہے وہ پارٹی جس کی تعریفیں کرتے بزنس کلاس کا حلقہ نہیں تھک رہا تھا اس کے نزدیک وہ انتہائی کوئی فضول قسم کی پارٹی تھی۔۔"

وہ ایسی ہی ہے۔اس کی ماموں سے اسی لئے کبھی نہیں بنی،اسے بزنس مین کچھ خاص پسند نہی۔پتا نہیں تمہیں کیسے پسند کر لیا۔"

"جیسے تمہیں کر لیا۔"رافع نے چڑتے ہوئے وار کیا۔

"کیونکہ مجھے پسند کرنے کے علاوہ اس کے پاس کوئی آپشن نہیں تھا۔میں اس کا بھائی ہوں جسے اسے ہر حال میں پسند کرنا ہی تھا، مگر تمہارے لئے تو اس کے پاس آپشن تھا کوئی مینرز والا انسان پسند کر سکتی تھی۔"ضرار نے مینرز کے لفظ پر خاصا زور دیتے کہا۔۔اب کی بار رافع کا قہقہہ بھی ہوا میں گونجا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

پاکستان آنے سے ایک رات پہلے ضرار کی میٹنگ تھی۔میٹینگ کا وینیو کوئی آفس نہیں بلکہ ہوٹل روم طے پایا تھا۔یہ بات اس کیلئے اتنی حیران کن نہیں تھی کیونکہ میٹنگز کیلئے اکثر اوقات ایسی جگہوں کا انتخاب کر لیا جاتا تھا۔

اور کمپنی کے آفیسز میں کمپنی کے آپریشنز سے متعلق کام تو چلتا رہتا ہے، مگر ایکزیکٹو لیول پر ڈسکشن

کیلیئے عام طور پر ایسی ہی جگہوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ عموماً اس طرح کی ڈیلز اور پراجیکٹس اپنے فیلوز کے ساتھ ڈنرز اور بزنس پارٹیز میں ہی ڈسکس کیئے جاتے ہیں۔

حیران کن بات یہ تھی کہ اس باران کے کمپیٹیٹرز میں سے ایک گروپ سامنے آیا تھا اور وہ ان کے ساتھ جوائنٹ وینچر کرنا چاہتا تھا۔ یہ میٹنگ ضرار اور مراد میر کے بیچ ہونا طہ پائی تھی لیکن جب وہ ہوٹل پہنچا تو رافع کو دیکھ کر اسے کافی حیرانی ہوئی۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ کیا تم بھی میٹنگ کا حصہ بننا چاہتے ہو۔۔؟" ضرار نے قدرے حیرانی سے پوچھا۔

"میں بھی نہیں صرف میں ہی بننا چاہتا ہوں۔" رافع کی سنجیدگی میں کہی بات ضرار کو مزید حیران کر گئی۔

"کیا مطلب اس بات کا؟ یہ میٹنگ تو میرے اور مراد میر کے درمیان طے تھی۔"

"ہمم مگر اب یہ میرے اور میر امیر کے بیچ ہو گی۔"

"میر امیر اس کا یہاں کیا ذکر۔۔؟ تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے رافع حیدر۔۔" اب کی بار ضرار نے قدرے خفگی سے کہا۔ مگر وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔ وہ یوں وہاں آیا تھا تو اس کے پیچھے ضرور کوئی وجہ تھی۔ وہ جا چکا تھا سو ضرار واپس آگیا۔

وہ عین وقت کے مطابق وہاں پہنچ چکا تھا۔ کمرے کے باہر پہنچ کر اس نے ارد گرد دیکھا۔۔ وہاں اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔ دروازے پر دستک دیتا اس کا ہاتھ رکا۔۔ "جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔" اپنے ویسٹ کوٹ پر ہاتھ پھیر کر اس نے اک لمبا سانس اندر کھینچتے ہوئے دروازے پر ہلکی سی دستک دی۔ اس کا اندازہ ٹھیک ثابت ہوا تھا۔ سامنے میر امیر ہی نے دروازہ کھولا تھا۔ رافع کو دیکھتے ہی اس کا چمکتا چہرا مرجھا گیا اور رافع ان رنگوں کو بہت آسانی سے پڑھ چکا تھا۔

"رافع حیدر۔۔ پارٹنر آف میر ضرار۔۔" رافع نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے مسکرا کر اپنا چھوٹا سا تعرف کروایا۔

"میر امیر۔۔ ڈاٹر آف مراد میر۔۔" اس نے بددلی سے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما۔

"اس میٹینگ میں تو غالبا زی اینڈ آر کی جانب سے میر ضرار علی شامل ہونے والے تھے۔" وہ قدرے مایوسی سے بولی۔

"اور آپ کی طرف سے مراد میر۔۔" صوفے پر بیٹھتے ہوئے رافع نے اسی کے انداز میں جواب لوٹایا۔

"جی۔ بابا کو ایکچولی کسی ایمرجنسی کی وجہ سے آؤٹ آف سٹی جانا پڑا۔ کیوں نا باقی کی ڈسکشن ڈنر کے ساتھ کر لی جائے۔۔"

وہاں کمرے میں رافع کو روکنے کا کوئی مقصد نہیں تھا جس کو روکنا تھا وہ وہاں آیا ہی نہیں تھا۔

Kahanifreak.com

آج رات ضرار کی پاکستان کی فلائٹ تھی۔آفیشل میٹنگز بھی لائن ان تھیں جو اسے جانے سے پہلے نپٹانی تھیں۔وہ گھر سے نکلنے سے پہلے نیوز اپڈیٹس لینا کبھی نہیں بھولتا تھا۔۔اسے بے خبر رہنا پسند نہیں تھا۔لیکن آج مصروفیت کے سبب وہ اپڈیٹس لینے کا وقت نہیں نکال پایا تھا۔۔ہاتھ میں موبائل تھامے وہ آگے بڑھ رہا تھا جب اس کے موبائل پر بیپ ہوا۔سامنے ہی سکرین پر رافع کی تصویر دکھائی دے رہی تھی۔بزنس انڈسٹری سے متعلق ایک ویب سائٹ نے آرٹیکل پبلش کیا تھا۔اس نے چلتے چلتے آرٹیکل کو کھولا۔۔سامنے ہی فرنٹ پیج پر رافع اور میر امیر کی ایک ساتھ لی گئی تصویر پبلش تھی۔ایک نظر اس آرٹیکل پر ڈالنے کے بعد اس نے موبائل واپس بند کرتے ہوئے میٹینگ کی متعین شدہ جگہ کی جانب قدم بڑھادئے۔

میٹنگ ختم ہونے کے بعد وہ سیدھا اپارٹمنٹ آیا تھا۔چابی سے دروازہ کھولتے ہوئے وہ اندر آیا اور رافع پر نظر پڑتے ہی اس کے ماتھے پر بل نمودار ہوگئے۔ضرار کے برعکس وہ اتنے مزے سے صوفے پر لیٹے میز پر ٹانگیں رکھے اور ٹھوڑی اور سینے کے بیچ ریموٹ کھڑا کئے سامنے دیکھ رہا تھا۔

"رافع حیدر اور میر امیر کا یوں ہوٹل کے کمرے میں ملنا۔۔کیا اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ مراد میر بزنس سے ہٹ کر ان کے ساتھ ذاتی تعلقات بنانے کے بھی خواہاں ہیں۔۔"اس

وقت اس چینل پر بس یہی گھسی پٹی لائن بولی جا رہی تھی۔

ضرار نے اپنا بیگ ٹیبل ہر رکھا اور سٹڈ اتارتے ہوں بازؤں کو موڑنے لگا۔ "نورالعین کو تمہارے شاہانہ اقدام کی خبر ہوئ۔۔؟"

"یار یہ لڑکی تو میری سوچ سے بھی زیادہ خرانٹ نکلی۔" ضرار کی بات کو مکمل طور پر نظرانداز کرتے ہوئے وہ بولا۔

"تمہیں اس سارے ٹریپ کا علم کیسے ہوا۔۔؟"

"جس ہوٹل میں تمہاری میٹنگ میر مراد سے ہونے والی تھی وہیں سے کسی نے خبر دی کہ میر مراد کے بجائے میر امیر نے چیک ان کیا ہے۔ جب پتا کروایا تو پتا چلا کہ میر مراد کسی ایمرجنسی کی وجہ سے آوٹ آف سٹی گیا ہے اور اب اس کی جگہ اس کی بیٹی یہ میٹنگ کرے گی۔ مگر اس بات کے متعلق تمہیں کوئ آفیشل میل موصول نہیں ہوئ جس کا مطلب تھا تمہیں ٹریپ کرنے کیلئے اس کے دماغ میں کچھ چل رہا ہے۔"

"اور تمہارا افیئر جو کہ بزنس کمیونٹی اور میڈیا میں ہاٹ ٹاپک بنا ہوا ہے یقیناً اس میں تم انجانے میں ہی پھنسے ہو گے۔۔"

"ہاں مجھے اس کا نہیں پتا تھا کہ اسے تمہارے ساتھ تصویر اتروانے کا اتنا شوق ہے کہ اس نے رپورٹرز کو بھی دعوت دی ہوئی ہے۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔

Kahanifreak.com

"تمہیں ان سب میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی۔۔؟ چار دن ہوئے نہیں تمہیں اسے پروپوز کئے اور تم زبردستی کا جھوٹا افئیر بنا بیٹھے ہو۔۔" وہ غصے میں بولتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا جب اس کی لب کشائی کی حرکت دیکھ کر تڑخ کر پھر سے بولا۔ "ہرگز اپنی وہی گھسی پٹی لائن نہ بولنا۔۔ عین نے کہا تھا تمہیں کبھی اکیلا نہ چھوڑوں۔۔۔ رج کے بیوقوفوں کے ساتھ پالا پڑا ہے میرا۔۔" وہ آتش فشاں بنا فریج کی جانب بڑھا۔

رافع صوفہ سے اٹھتا ہوا اس کے ساتھ چلنے لگا۔ "تم کیوں جل رہے ہو اگر میں سپاٹ لائٹ میں آگیا ہوں۔۔"

ضرار نے پانی اندر اتارنے کے بعد گلاس سلیپ پر پٹخا "سپاٹ لائٹ کے بچے۔۔ تم نے دیکھا ہے وہ تمہارے بارے میں کیا بکواس کر رہے ہیں۔۔"

"مجھے فرق نہیں پڑتا کون کیا بکواس کر رہا ہے۔۔ یقین جانو میں تو بہت خوش ہوں اس نے تمہیں پھسانے کی کوشش کی اور میں نے اسے ہی پھنسا دیا۔۔ ایسا سکون اتر رہا ہے اندر۔۔ اف۔۔۔" اس نے ہاتھ کے اشارے سے سکون کے اترنے کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال سے تم نے بیوقوفی کی ہے رافع۔۔ اگر وہ مجھے ٹریپ کر بھی لیتی تو پرواہ کسے تھی۔۔ چند دن خبروں میں رہنے کے بعد زندگی پھر معمول پر آجانی تھی۔۔ مگر تم نے ہر دوسرے رپورٹر کے ساتھ کچھ نہ کچھ کیا ہوا ہے اور وہ سب اب اپنے حساب چکتا کرنے پر اترے ہوئے

ہیں۔۔ خیر ان کے کہنے سے کیا ہوتا ہے لیکن نورالعین۔۔ حیدر انکل ان سب کو اس سے ضرور فرق پڑے گا۔۔"

"کیوں نہیں پرواہ۔۔ مجھے ہے پرواہ میں کیوں کسی کو اپنے بھائی کے ساتھ زیادتی کرنے دوں۔۔ اور تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے تم کبھی میرے لئے یہ سب نا کرتے۔۔۔"

"تو تمہیں کمرے کے اندر جانے کی کیا ضرورت تھی۔۔ لابی میں یا پھر کسی بھی اور جگہ۔۔ کوئی بھی اور وینیو طے کر لیتے۔۔"

"بتایا تو میرے بھائی کہ میں نہیں جانتا تھا اس پاگل عورت نے وہاں کسی رپورٹر کو پہلے ہی دعوت دی ہوئی ہے۔۔ لوگوں کا دماغ ہی خراب ہے صرف کمرے میں جاتے کی تصویر دیکھ کر پتا نہیں کیا خرافات سوچ بیٹھے ہیں۔۔ پاگل دنیا کے پاگل لوگ۔۔۔"

"اور تم ان پاگل لوگوں کے سربراہ۔۔"

ضرار کو ابھی تک اس کی حرکت پر غصہ تھا مگر وہ اپنی ڈگر میں مصروف بنانا شیک گلاسز میں انڈیل چکا تھا اور اب اس میں آئسکریم کا اضافہ کر رہا تھا۔

"اور نورالعین۔۔" ضرار کے سوال کرنے پر اس کی مسکراہٹ سمٹی۔

"وہ آئی تھی آفس۔۔"

"پھر۔۔"

Kahanifreak.com

"اس کے آنے سے پہلے میر امیر وہاں آگئی تھی۔اس نے ہمارے لئے جو میدان سجایا تھا میں نے اس کو اس کا سر کس شو بنا دیا۔۔اس نے اپنے رپورٹر کی مدد لی اور میں نے اپنے کنٹیکٹس استعمال کرتے ہوئے ان تصاویر پر اپنی مرضی کا کیپشن لگاتے ہوئے چینلز پر سر کولیٹ کروا دی۔۔"میرا میر رافع حیدر کی بند کمرے میں ہونے والی میٹنگ۔۔کیا بزنس تعلقات کو رشتے داری میں بدلنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔۔؟ مراد میر کے ساتھ ہونے والی میٹنگ میں ان کی بیٹی کا آجانا۔۔کیا مراد میر اس ریلیشن کو مضبوط کرنے کیلئے اپنی بیٹی کو کھیل میں پیش کر رہے ہیں۔۔"

بس جیسے ہی اس کے سورسز نے اسے بتایا کہ ان سب کے پیچھے میرا ہاتھ ہے تو وہ وہاں پہنچ گئی۔ جب نور وہاں پہنچی تب وہ میرے آفس سے نکل رہی تھی۔۔یار وہ بندی مجھے اتنا غصہ دلا چکی تھی کہ جب نور نے وہاں آکر وضاحت مانگی تو میں نے وضاحت دینے کے بجائے ان سب چیزوں کا اقرار کرتے ہوئے اسے وہاں سے جانے کا بول دیا۔۔"

"تم اپنی نروز پر کنٹرول کھو رہے ہو رافع حیدر۔۔کاروباری معاملات میں جو خسارہ ہوا اس کی تو ہم بھرپائی کر ہی لیں گے مگر اس کی وجہ سے جو الجھن تم ذاتی زندگی میں لا رہے ہو وہ سنبھالنا مشکل ہو جائے گی۔۔"

"یار اسے بھی تو سوچنا چاہئے۔۔ابھی تو میں نے اسے پرپوز کیا تھا۔۔مجھے افئیر ہی چلانا ہوتا تو میں اسے کیوں پرپوز کرتا۔۔'

"ہمارے معاشرے میں یہ کوئی بہت بڑی بات نہیں ہے۔۔بہت سے لوگ بیویوں کے ہوتے ہوئے بھی افئیر چلاتے ہیں۔۔اس لئے تمہارا یہ جواز توانتہائی فضول ہے۔۔"

"اور تم جانتے ہو وہ انگھوٹی بھی واپس کر گئی ہے۔۔اور بول کر گئی ہے کہ یہ انگھوٹی میں اپنی خبروں والی محبوبہ کو پہنادوں۔۔"ساری باتوں میں صرف ایک بات تھی جس پر ضرار کادل چاہا کہ وہ قہقہہ لگائے مگر وہ خود پر ضبط کر گیا۔جس طرح وہ سامنے مجنوں بنالیٹا تھاوہ قہقہ لگا کر اپنی شامت نہیں بلوا سکتا تھا۔

ساری روداد سنانے کے بعد رافع نے نورالعین پر سے نظریں ہٹا کر میز کو دیکھا جہاں وہ ہر چیز فنا کر چکی تھی۔اس نے تواچھامیز بان بننے کی کوشش میں اتنا کچھ پیش خدمت کروایا تھالیکن اس نے ہر گزاچھامہمان بننے کی کوشش میں کھانے سے ہاتھ نہیں روکے تھے۔وہ سارا قصہ اس کی سماعتوں تک پہنچا چکا تھااوراب اس تگ ودو میں تھا کہ اس کی کیفیت کو کیانام دے۔کیاوہ پریشانی کے سبب اتنا کھاگئی تھی۔۔"لیکن پریشانی میں کون کھاتاہے۔۔؟"اس نے دماغ میں خود ہی سے سوال کیا۔۔"اوراسے پریشانی کس بات کی ہو گی۔۔میری کسی بات میں پریشانی کا عنصر ہو یہ تو سوچنا بھی مشکل ہے۔۔"

توکیادکھ۔۔دکھی ہونے کی وجہ سے سب کھاگئی۔۔"مگردکھ کس بات کا۔۔؟شایداس بات کا کہ

اس نے یونہی چھوٹی سی بات کے سبب کیسے اتنے سال ضائع کر دئے۔۔ہاں یہ ہو سکتا ہے۔۔"تو کیا وہ سمجھ گیا تھا اسے۔

"عین جو گزر گیا سو گزر گیا۔۔اب یوں دکھی ہونے سے تو کچھ نہیں ہو گا ناں۔۔"

"ہمم۔۔یہ تو ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن رانگھڑ انسان تم نے وہ سب نہ کہا ہوتا تو اتنے سال یونہی برباد تو نہ ہوتے ناں۔۔کتنا وقت تمہارے غصے کی نظر ہو گیا۔۔"تو گویا اونٹ اس کی کروٹ بیٹھا تھا۔

"میرے غصے کی نظر یا تمہاری ضد کی نظر۔۔؟"وہ آنکھوں کو بڑا کئے بولا۔

"میری ضد۔۔۔؟"اس نے بھی حیرت سے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"ہاں تمہاری ضد۔۔نہ تم مجھ سے بات نہ کرنے پر اڑتی اور نہ اتنا وقت ضائع ہوتا۔۔دو منٹ لگا کر میں ساری غلط فہمی دور کر دیتا۔۔"

"دو منٹ۔۔ایسے منہ پر ایسی باتیں سوٹ نہیں کرتیں رافع حیدر۔۔دو مہینے۔۔دو مہینے تمہیں خیال نہیں آیا بات کرنے کا۔۔"

"ہاں تو جب آیا تھا تب تم نے سنا۔۔؟نہیں ناں۔۔"

"میری جگہ کوئی بھی ہوتی تو وہ یہی کرتی۔۔جب تم ناکردہ گناہ کا اعتراف کرو گے اور پھر تمہیں دو مہینے بعد خیال آئے گا کہ اوہ مجھے تو اپنی صفائی دینی چاہئے۔۔۔تو سامنے والے کو یہی لگے گا کہ آسٹریلین عاشق آسٹریلین بلی کے پنجوں کی تاب نہ لاتے ہوئے بھاگا چلا آیا ہے۔۔"

"میں نے صرف یہ کہا تھا کہ ہاں میرا اس کے ساتھ افئیر ہے۔۔اس سے تم نے یہ مطلب کدھر سے نکالا کہ مجھے تم سے محبت نہیں۔۔"

"رافع۔۔۔" وہ زچ ہوئی۔"افئیر نفرت زدگان سے نہیں چلایا جاتا ہے۔۔یا شاید تم یہ کہنے کی کوشش کر رہے ہو کہ تم اپنے دل کے ایک ہی خانے میں دو لوگوں کیلئے ایک جیسے ہی جزبات رکھ سکتے ہو۔۔؟اگر ایسا ہے تو معزرت ایک ہی سیٹ پر دو لوگوں کی ہائیرنگ نہیں ہو سکتی۔۔"

رافع کی ہنسی اس کا مزاج مزید بگاڑ گئی۔اس سے پہلے وہ پھر سے کرسی کی پشت سے جا لگتی رافع نے کرسی کی پشت کو پیچھے چھوڑتے ہوئے تھوڑا سا آگے ہوتے اس کا ہاتھ تھام لیا۔"مانتا ہوں مجھے تم سے ویسے بات نہیں کرنی چاہئے تھی جیسے میں نے کی۔۔تمہارا وہاں آنا اس بات کی دلیل تھا کہ تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے جبھی تم کسی تیسرے کی بات پر یقین کرنے کے بجائے میرے پاس چلی آئی۔۔لیکن میری اک بیوقوفی نے سب الجھا کر رکھ دیا۔۔"

"آسٹریلین چپکو میرا ہاتھ چھوڑو۔۔"دل کا حال تو وہی جانتی تھی لیکن دل کے حال کو خود پر ظاہر کر کے وہ اسے خود پر ہنسنے کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔لیکن وہ بھی رافع حیدر تھا ڈیکٹیشنز پر تبھی چلتا جب اپنا فائدہ چاندنی کی طرح چمکتا دکھائی دیتا۔الٹے ہاتھ سے اس کے ہاتھ کو مضبوطی مگر نرم گرفت سے تھامے اس نے سیدھے ہاتھ کو اپنی پاکٹ میں ڈالتے وہی کالے رنگ کی مخملی ڈبیا باہر نکالی جو وہ خبروں والی محبوبہ کے نام کر آئی تھی۔

"اب خبروں والی محبوبہ تو رہی نہیں۔۔اب یہ بندہ ناچیز اصلی والی محبوبہ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ فضول سے انسان کی طرف سے یہ عجیب سی انگھوٹی قبول کر لے۔۔"

کیاادا کاری تھی کہ وہ عش عش کرتی دل کھول کر ہنستی چلی گئی۔ سفید رنگت میں گلابی رنگ کو گھلتے اس نے باخوبی دیکھا تھا۔ ہنسنے سے فارغ ہو کر جب وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی تو وہ اسے ہی دیکھنے میں محو تھا۔ نور العین نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کروایا اور اس پر نظر ڈالے احتراز برتے سامنے دیکھتے ہوئے ایک ہاتھ سے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا۔ یہ اس کا شرمانہ تھا۔۔؟ یہ سوچتے ہی رافع ہنسنے لگا۔ اس نے خفگی لئے دیکھا تو وہ قہقہہ لگا گیا کیونکہ وہ سمجھ نہیں پایا تھا کہ اس کے چہرے پر خفگی نمایاں ہو رہی ہے یا خفت کے آثار۔۔

"ایک بات مانیں گے۔۔؟"ابیرہ نے اس کی جانب پہلو بدلا۔

"ماننے والی ہوئی تو ضرور سوچوں گا۔۔"ونڈ سکرین سے باہر دیکھتے ہوئے ہی جواب دیا گیا۔

کیا یہ شہزادہ کبھی زمین پر اتر سکتا ہے۔۔ماننے والی بات پر بھی سوچیں گے۔۔" ضرار کے جواب پر ابیرہ کے دماغ نے چغلی کی۔

"کیا ہم آج آنی کو اپنے پاس لے آئیں۔۔"اس سے پہلے ضرار نہ کرتا اس نے قائل کرنے کے جتن میں ایک دلیل گوش گزار کی"ویسے بھی کل اتوار ہے۔۔آپ بھی گھر پر ہی ہوں گے۔۔"

"ابیرہ۔۔مجھے نہیں پتامیں تمہارے معاملے میں کبھی کبھی اتنا بے بس کیسے ہو جاتاہوں۔کیوں میں چاہ کر بھی تمہاری مخالفت نہیں کر پاتا۔اس دن میں نے ہاسپٹل میں تحیہ کیا تھا کہ جیسے ہی ماما ٹھیک ہوں گی میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔۔میں کبھی تمہیں ان کے پاس نہیں آنے دوں گا۔۔ مگر میں نہیں کر پایا۔۔پھر میں نے سوچا کہ آئیندہ کبھی بھی میں انہیں وہاں نہیں لے کر آوں گا جہاں مجھے ان کو تمہارے رحم وکرم پر چھوڑ ناپڑے۔۔ مگر دیکھو میں تمہارے کہنے پر ایک بار پھر خود سے کیا گیا عہد توڑتے ہوئے انہیں لینے جارہاہوں۔۔"

"آپ یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ اگر وہ آپ کی ماماہیں تو میرا بھی ان سے کوئی رشتہ ہے۔۔ ہو سکتا ہے مجھے ان کے دکھ پر اتنی تکلیف نہ ہو جتنی اپ کو ہوتی ہے لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ مجھے ان کا احساس نہیں ہے۔"

"ہاں جبھی تم انہیں تکلیف میں چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔"ضرار نے گردن گھما کر اس کی جانب دیکھا۔

"جو انسان اپنے ماضی سے نہیں نکل سکتا وہ دنیا کا کمزور ترین انسان ہے۔۔انسان کی اچھائیوں کو ماضی کی تلخ یادوں پر تولنے والا انسان ہمیشہ خسارہ ہی اٹھاتا ہے۔۔"

آہ وہ کتنی سمجھدار تھی ناں۔۔

"اگر میں تمہیں کہوں کہ ابیرہ شفاقت مجھے معاف کر دو۔۔تو کیا کر دو گی؟" وہ خاموش

رہی۔اس کی خاموشی پر وہ زخمی سا ہنس دیا۔ "نہیں کر پاؤ گی نا۔۔؟"

"کر دوں گی۔۔اگر زرا سا بھی ہو کہ آپ بدل گئے ہیں تو بغیر وقت لئے معاف کر دوں گی۔"

"یہ یقین ہی تو نہیں آتا یار۔۔مجھے بھی زرا سا یقین آجائے کہ تم بدل گئی ہو تو میں ان واقعات کی تحریر ایسے مٹا دوں جیسے کبھی وقت کی سیاہی نے زندگی کے ان اوراق پر قلم رکھا ہی نہ ہو۔۔"

وہ نہیں سمجھ پائی اس کے چہرے پر لہرانے والا سایا غم کا تھا یا محض اس کا گمان تھا۔

"مجھے یہ یقین کرنے میں بھی مشکل نہیں ہو گی کہ آپ بدل چکے ہیں ہاں بشرطیکہ آپ شرمندہ ہوں اپنے کیئے پر۔۔"

"میر ضرار وہ کام کرتا ہی نہیں ہے جس پر بعد میں شرمندہ ہونا پڑے۔۔میں اپنے ہر ایکٹ کو جسٹیفائے کر سکتا ہوں بشرطیکہ سامنے والا اس قابل ہو کے اسے وضاحت دی جائے۔۔"

بریک پر پاوں رکھتے ہوئے وہ اب باقائدہ اس کی طرف گھوم چکا تھا۔

"لیکن کیا تم جسٹیفائے کر پاؤ گی اس دھوکے کو جو تمہارے باپ نے دیا۔۔؟ کیا تم اس کو جسٹیفائے کر پاؤ گی جب تم انہیں تڑپتا چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔؟ کیا تم۔۔ابیرہ شفاقت اس کو جسٹیفائے کر پاؤ گی کے جب کوئی تمہارا منتظر تھا تو تم نے اس سے منہ پھیر لیا تھا۔۔؟"

"کیا آپ اپنے جھوٹ کو جسٹیفائے کر پائیں گے میر ضرار۔۔؟ کیا آپ ان بہتان کا حساب دے پائیں گے جو آپ میرے بابا پر لگاتے ہیں۔۔؟"

"تم نے کبھی سوچا ہے ابیرہ اگر میری کہی ہوئی باتیں سچ ہو گئیں تو تم کیا کرو گی۔۔؟ کیا سچائی جاننے کے بعد بھی تم ایسے ہی میرے سامنے اکڑ کر کھڑی ہو پاو گی۔۔"

"مجھے اس دن کا شدت سے انتظار ہے جس دن آپ مانیں گے کہ آپ غلط تھے۔۔"

"مجھے بھی اس دن کا بے صبری سے انتظار ہے جس دن تم سچائی جاننے کے بعد مجھ سے نظریں نہیں ملا پاؤ گی۔۔" اسے چیلنج کرتا ہوا وہ وہاں سے چلا گیا۔۔

دل میں بے تحاشہ امڈ آتی خواہش کے باوجود بھی وہ اپنے ہاتھ میں موجود انگھوٹی کو نظر بھر کر دیکھ نہیں پا رہی تھی۔ ساتھ والی نشست پر بیٹھے شخص کے ہوتے ہوئے وہ کبھی ایسی غلطی نہیں کر سکتی تھی۔ چور نظروں سے دیکھنے کی کوشش کرتی لیکن دل مطمئن نہ ہوتا۔ بے زاری لئے وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

وہ دونوں اس وقت ریڈ ایپل کے باہر موجود تھے۔ دو کٹ کیٹ شیک بولنے کے بعد رافع اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"تمہیں پتا ہے اس انگوٹھی میں ڈائیمنڈ تھا لیکن میں نے اس سے کہا کہ مجھے اس ڈیزائن میں بلیو سفائر چاہئے۔۔ تو پتا ہے میری اس بات پر اس نے کیا کہا۔۔"

نور العین نے اس کی جانب گھومتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"کہتا سر بلیو سفائر بہت عجیب لگے گا۔۔ ڈائمنڈ ہی چلتا ہے انگیجمنٹ رنگز میں۔۔ میں نے کہا بھئی عجیب لوگوں پر عام چیزیں عجیب لگتی ہیں۔۔ عجیب لوگوں کو عجیب چیزیں ہی سوٹ کرتی ہیں۔۔" رافع نے اپنی ہنسی کو دبائے ہوئے کہا۔

"تم گھما پھرا کر مجھے عجیب کہنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔؟" وہ تیوری چڑھائے بولی۔

"میں گھما پھرا کر صرف کوشش ہی نہیں بلکہ برملا کہہ رہا ہوں تم عجیب ہو۔۔ کب سے اپنے ہاتھ کو۔۔ اس میں موجود انگھوٹی کو دیکھنا چاہ رہی ہو مگر نہیں دیکھ رہی۔۔"

"وہ تو میں۔۔"

"کیا وہ تو۔۔ یار میں اتنا پرجوش تھا تمہیں انگھوٹی پہنانے سے پہلے اور تم نے میرے سارے جزبات پر ہل چلا دیا۔۔ ایک بار دیکھا بھی نہیں کہ کیسی لگ رہی ہے۔۔"

"دیکھنے کو تو میرا بھی کب سے دل چاہ رہا ہے۔۔ لیکن۔۔ دیکھو یار تم ہنسو گے نہیں۔۔" وہ اس کو انگلی کے اشارے سے باز رہنے کی تلقین کرتے ہوئے بولی۔

"ہاہاہا۔۔" اتنی دیر ضبط کرنے کے بعد جب قہقہہ چھوٹا تو بہت زور سے گونجا تھا۔

"بدتمیز۔۔۔" وہ صحیح معنوں میں غصہ ہوئی۔

"اچھا اپنا شیک تو پکڑو۔۔ یار اب تمہیں کبھی اس طرح بھیگی بلی بنے دیکھا نہیں ہے ناں تو بس اسی لئے پیار آرہا ہے تم پر۔۔"

Kahanifreak.com

"یاں تو تم پہلے عاشق ہو گے یا پھر دنیا کے پہلے عجیب عاشق جو پیار آنے پر یوں اپنی خوفناک آواز سے محبوب کے پرنچے اڑا دیتے ہو۔۔" وہ صحیح کہتا تھا وقت نے اس کی لغت میں کافی اضافہ کیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔ ٹھیک ہے۔۔ اپنی لغت کے جوہر دکھانے کی ضرورت نہیں ہے اب نہیں ہنستا چلو دیکھو کیسی ہے۔۔"

"نہیں۔۔" فوراً سے جواب آیا۔

"کیوں بھئی اب کیا مسئلہ ہے۔۔" اب رافع کو باقائدہ کوفت ہوئی۔

"یار۔۔ ایسے تھوڑی نا ہوتا ہے تم کہو دیکھو اور میں دیکھ لوں۔۔ ایسے ہی دیکھ لوں گی نا۔۔" وہ یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ ابھی دیکھے گی تو بلش کر جائے گی اس لئے عام سی بات کو ضرورت سے زیادہ پیچیدہ کر گئی۔۔

اس کا جواب سن کر رافع کو بلا اختیار ہی اپنی اور ضرار کی گفتگو یاد آئی تھی۔

ضرار نے اس سے ایک بار ہنستے ہوئے کہا تھا۔ "کوئی نہیں آہستہ آہستہ سمجھ جاؤ گے۔"

"ہاں اور تب تک شاید میں اپنا ذہنی توازن کھو دوں۔" اسے اپنی اور ضرار کی گفتگو یاد آئی تو مسکرا دیا۔

انعم بیگم باتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر آئیں۔۔ ضرار ابھی تک ٹانگیں لمبی کئے بیڈ پر رکھے صوفے

پر بیٹھا موبائل میں گم تھا۔ تہمینہ بیگم کو دیکھتے ہی اس نے پاوں نیچے کرتے ہوئے انہیں جگہ دی اور سیدھا ہو کر بیٹھا۔

پانی پینے کے بعد انہوں نے گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔ "چلو جاو اب مجھے نیند آرہی ہے۔۔"

"تو آپ سو جائیں۔۔لائٹ بند کر دوں۔۔۔؟" ضرار صوفہ سے اٹھتا لائٹ بند کرنے جا ہی رہا تھا جب ان کا جواب سنتے ہی واپس سے بیٹھ گیا۔

"نہیں تم جاو میں خود ہی کر لوں گی۔۔ چلو شاباش اٹھو۔۔"

"یار آپ سو جائیں۔۔میں آپ کو کچھ کہہ تھوڑی نہ رہا ہوں۔۔" ضرار وہاں سے اٹھنے سے انکاری تھا۔

"ضرار تم جاتے ہو یا پھر میں بھگاوں تمہیں۔۔؟" انہوں نے مصنوئی خفگی لئے کہا۔

"اچھا بس تھوڑی دیر بیٹھنے دیں پھر چلا جاوں گا۔۔" چہرے پر ڈھیروں معومیت لئے وہ التجا کر رہا تھا۔

"نہیں۔۔پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے اور ابیرہ بھی انتظار کر رہی ہو گی اچھی بات نہیں ہے۔۔"

"ہاہا۔۔ماں میں ایسی خوش فہمیاں نہیں پالتا اور آپ بھی نا پالیں۔۔ویسے بھی دیکھ لی جئے گا تھوڑی ہی دیر میں وہ بھی یہاں چلی آئے گی۔۔"

"اچھا تمہیں اتنا یقین کیسے ہے۔۔۔؟" وہ بغور اپنے سپوت کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"میں لوگوں کو پڑھنے میں غلطی نہیں کرتا۔۔اور یہاں تو پھر میری بیوی ہے۔۔دیکھ لیجئے گا وہ کچھ ہی دیر میں کافی لئے یہیں چلی آئے گی۔۔۔"اس نے بھرپور اعتماد کے ساتھ موبائل استعمال کرتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو تمہیں یہ تو یاد ہے کہ وہ تمہاری بیوی ہے۔۔۔"

"اب میں اتنا بھی بھلکڑ نہیں ہوں ماں کہ اپنی بیوی کو ہی بھول جاوں۔۔مہرو کے علاوہ کسی کو دیکھنا تک نہیں سے لے کر صرف مہرو کو ہی دیکھنے تک ہر بات۔۔ہر لمحہ میری فنگر ٹپس پر ہے۔۔"

"پھر تو میری بہو کو خوش فہمی پال لینی چاہئے۔۔۔"وہ اپنی ہنسی دبائے بڑے عام سے انداز میں بولیں۔

"کیسی خوش فہمی۔۔۔"اس نے دراز کھول کر پیپرز باہر نکالے۔

"یہی کہ وہ میرے بیٹے کے دل ودماغ پر سوار ہونے لگی ہے۔۔۔"

ضرار کا قہقہ کمرے سے باہر تک سنا گیا تھا۔وہ ان کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھ گیا اور ہاتھ میں پکڑے کاغذات ان کی جانب بڑھائے۔کاغذات کو دیکھنے کے بعد انعم صاحبہ کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات اسے نظروں کو رخ موڑنے پر مجبور کر گئے تھے۔

"جیسا آپ سوچ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

"میں کب کچھ ایسا سوچ رہی ہوں تم اپنے عل سے مجھے ایسا سوچنے پر مجبور کر رہے ہو۔۔۔"

"ابھی تو کوئی ایسا عمل نہیں کیا میں نے۔۔۔"ضرار کا انداز شرارت سے بھرپور تھا۔"یہ آپ اسے اپنی طرف سے دے دیجئے گا۔۔۔"

"کیوں تمہیں خود سے دیتے ہوئے کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟"

"مسئلہ تو کوئی نہیں ہے ہاں اگر آپ دیں گی تو اس کے دل میں آپ کیلئے پیار بڑھ جائے گا۔۔۔"

"اللہ کا شکر ہے ہم دونوں میں پہلے ہی بہت ہے تم اپنی فکر کرو۔۔۔ایک تحفہ تک نہیں خود سے دے سکتے اپنی بیوی کو۔۔"

"دے تو میں اسے بہت کچھ سکتا ہوں۔۔۔مگر زبردستی کسی کو خود کے ساتھ باندھنے کے حق میں نہیں ہوں۔۔اور ویسے بھی میں نہیں چاہتا اس کی وفا کی قیمت میری احسان کی بیڑی ہو۔۔آپ سے ہی سیکھا ہے محبت اور انسانیت کو الگ الگ تولنا چاہئے۔۔نہ تو انسانیت کو محبت کے عوض خریدا جا سکتا ہے اور نہ ہی محبت کو انسانیت کے عوض بیچا جا سکتا ہے۔۔"

"تم کتنے بے شرم ہو گئے ہو ضرار۔۔"انعم صاحبہ نے اپنے بیٹے کی بڑھتی بے شرمی پر اسے شرم دلانی چاہی جس پر اس

نے ہنستے ہوئے ان کو اپنی باہوں میں لے لیا۔

\-

لبوں پر مسکراہٹ سجائے ابیرہ کمرے میں داخل ہوئی۔ہاتھ میں پکڑی ٹرے کو صوفے کے ساتھ

پڑے میز پر رکھنے کے بعد وہ بیڈ پر چڑھ آئی اور انعم کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"ہیں۔۔ ہیں۔۔۔ کدھر۔۔؟" الفاظ کے برعکس انہوں نے اس کو خود کے ساتھ لگایا۔

"آپ کے پاس۔۔ اتنی مشکل سے تو موقع ملا ہے آج میں آپ کے ساتھ ہی سوؤں گی۔۔۔"

"کیا تم دونوں میاں بیوی مجھے اس لئے اپنے ساتھ لے کر آئے ہو کہ ایک پل کو سکون بھی نہ کرنے دو۔۔۔ یاں تو تم دونوں اپنے کمرے میں جاویاں پھر مجھے کوئی اور کمرہ دکھا دو۔۔"

"اچھا ناراض تو نہ ہوں تھوڑی دیر تو لیٹنے دیں۔۔۔" وہ ان کے قریب ہوئی۔۔ انہوں نے اسے اپنے بازوں کے حصار میں لیتے ہوئے پیار کیا بالکل کسی پرندے کی طرح جب وہ اپنے ننھے بچوں کو اپنے پروں کے حصار میں لے لیتا ہے۔۔

آج وہ ضرار کو تنگ کرنے کے موڈ میں دکھائی دے رہی تھیں جبھی مسلسل اسے نظرانداز کرتی جا رہی تھیں۔ دوسری جانب وہ اپنی ماں کا منتظر کب سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا کہ کب وہ اس کی جانب دیکھیں اور وہ انہیں یاد دلائے مگر وہ تو ابیرہ کے ساتھ باتوں میں یوں مشغول تھیں گویا کوئی دوسرا وہاں موجود ہی نہ ہو۔

"ماں لائٹ بند کر دوں۔۔۔؟ آپ کو نیند آ رہی ہو گی ناں۔۔"

بھرپور امید لئے کہ وہ اس کی بات کا جواب اس کی جانب دیکھ کر دیں گی ضرار نے سوال کیا۔ مگر افسوس وہ بغیر دیکھے ہی بولیں۔ "نیند تو نہیں آ رہی۔۔ آج تو مجھے اپنی بیٹی سے ڈھیر ساری باتیں

Kahanifreak.com

کرنی ہیں۔۔ لیکن تم لائٹ بند کر دو۔۔ کیا پتا ایسے ہی باتیں کرتے ہمیں نیند آ جائے۔۔۔" کہنے کے ساتھ انہوں نے ابیرہ کے ماتھے پر پیار کیا۔

وہ ناچار وہاں سے اٹھتا سوئچ بورڈ کی جانب بڑھ آیا۔ انگلی سے بٹن دباتے ہوئے اس نے لائٹ بند کی ہی تھی کہ کانوں میں پڑنے والی آواز پر اس نے ایک سیکنڈ سے بھی پہلے کمرے کو پھر سے روشنی میں نہلا دیا۔

"دیکھو میرے پاس میری مہرو کیلئے کیا ہے۔۔۔"

وہ ان کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھی تجسس لئے انہیں دیکھنے لگی۔ انہوں نے کاغذات اس کی طرف بڑھائے۔ کچھ دیر پہلے وہ دروازے کے پیچھے کھڑی کافی حد تک ان کی باتیں سن چکی تھی۔ ارادہ نہیں تھا لیکن دروازے کے پاس پہنچی تو اپنے نام کی بازگشت پر وہ قدم نہ بڑھا پائی۔ ان باتوں میں کہیں سے بھی یہ معلوم نہیں پڑتا تھا کہ ضرار اسے چھوڑنے والا ہے مگر پھر بھی دل میں اٹھنے والے خوف کو سمجھنے سے وہ قاصر تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اس نے کیوں ان کاغذات پر سے دھیان ہٹا کر ضرار کی طرف دیکھا تھا۔ وہ تو اپنے ہر عمل پر مطمئن نظر آ رہا تھا۔

"مہرو۔۔ کھولو بھی۔۔۔" ابیرہ نے حیرانگی سے ان کی جانب دیکھا۔ ان کو مسکراتا دیکھ کر دل کے کسی کونے میں کچھ سکوں محسوس ہوا۔ آہستہ سے اس نے ان کاغذات کو کھولتے ہوئے پڑھنا شروع کیا۔ ایک۔۔ دو۔۔۔ تین۔۔۔ بار بار پڑھنے پر بھی کاغذات پر تحریر سطریں نہیں

بدلیں۔اس نے ایک بار پھر سے ضرار کو دیکھا جو بڑے غور سے صرف اسے ہی دیکھ رہا تھا۔پھر اس نے انعم صاحبہ کی جانب دیکھا تو وہ پیار سے ان کے بال سہلانے لگیں۔

"تمہارے خوابوں کی حقیقی بنیاد۔۔تم کچھ کرنا چاہتی تھی نا اپنے لوگوں کیلئے۔۔یہ تمہارے سکول کے کاغذات ہیں جہاں تم مہک کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سارے بچوں کو پڑھا سکو گی۔۔۔"

ضرار جو خوشی اس کے چہرے پر دیکھنا چاہتا تھا وہ اسے کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔وہ ان لبوں کو مسکراتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا مگر ان لبوں کے پھیلنے میں وہ کشش تو کہیں نہیں تھی جس کا وہ منتظر تھا۔

اس کی برداشت اتنی ہی تھی۔وہ وہاں سے اٹھتی بھاگتی ہوئی چلی گئی۔انعم نے پریشانی سے ضرار کی طرف دیکھا۔وہ تو خود بھونچکا کھڑا اس کی حالت سمجھنے سے قاصر تھا۔

"آپ سو جائیں میں دیکھتا ہوں اس کو۔۔۔"ضرار نے جھکتے ہوئے ان کے پاوں چومیں اور چلا گیا۔ انعم کو اس کی اس حرکت پر بے حد پیار آیا۔وہ نہیں بدلا تھا۔۔۔مخاطب کرنے کا انداز ضرور بدل گیا تھا مگر جذبات۔۔احترام میں کسی صورت کی کمی نہیں لایا تھا۔

ابیرہ وہاں سے بھاگتی ہوئی سیدھا واشروم میں آئی تھی۔پانی کا نل کھولتے ساتھ ہی بیسن پر جھک گئی اور بے دردی سے ہاتھوں کے پیالوں میں پانی بھرتے آنکھوں میں چھینٹے مارنے لگی۔گالوں پر

Kahanifreak.com

پھسلتے پانی میں آنسو بھی شامل ہو چکے تھے۔

"نہیں۔۔ کبھی نہیں۔۔۔نہ ہی کوئی احساس نہ ہی کوئی جذبہ۔۔آپ سے جڑی کوئی بھی چیز اس دل میں پلنے نہیں دوں گی۔۔"

کچھ غلطیوں کا ادراک انسان کو ان کے سرزد ہونے سے پہلے ہی ہو جاتا ہے لیکن تب اس کی بے بسی کی انتہا یہ ہوتی ہے کہ وہ چاہ کر بھی خود کو ان غلطیوں سے باز نہیں رکھ پاتا۔

زبان سے الفاظ کا ادا ہونا تھا کہ آنسو میں شدت آگئی۔جیسے دل نے یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا ہو۔۔شاید اعلا اعلان بغاوت کر دی تھی۔۔

تولیے سے منہ صاف کرنے کے بعد اس نے واپس سے اسے لٹکا دیا اور اپنے منہ کا جائزہ لیا۔ایک لمبی سانس لینے کے ساتھ اس نے خود کو کمپوز کیا اور دروازہ کھول کر باہر آئی۔وہ سامنے کھڑا اسی کا منتظر تھا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔" نظریں اس کا بغور جائزہ لینے میں جتی ہوئی تھیں۔

"کچھ نہیں۔۔۔" مختصر سا جواب دے کر رہائی کی سوچ لئے وہ جانے لگی مگر اس سے پہلے ہی وہ اسے روک چکا تھا۔

Kahanifreak.com

"اچھا پھر یہ آنکھیں بلاوجہ لال ہیں۔۔۔"ضرار نے نرمی سے اس کے بازو کو پکڑے ہوئے کہا۔

"ضرار پلیز۔۔ میں اس وقت بحث کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔مجھے جانے دیں۔۔"اس کا لہجہ کسی ہارے ہوئے کھلاڑی کی سی مانند تھا۔

"میں نے نہیں روکا تمہیں۔۔اپنے رونے کی وجہ بتاو اور چلی جاو۔۔۔"وہ جاننے کیلئے بضد تھا۔

"کیا بتاوں۔۔یہ کہ آپ کی عنایتوں سے میرا دم گھٹنے لگا ہے۔۔یاں یہ کہ اس سفر نے مجھے تھکا دیا ہے۔۔۔کیا بتاوں میں آپ کو۔۔میں نے آپ سے کہا تھا محبت کا کھیل چھوڑ دیں اور آپ نے کہا بھی تھا کہ اپ چھوڑ دیں گے۔۔۔مگر اپ نے نہیں چھوڑا۔۔جب آپ جانتے ہیں کہ ہماری منزل ایک ہو ہی نہیں سکتی تو پھر مجھے اپنی ہمسفر بنانے پر کیوں تلے ہوئے ہیں۔۔۔؟"بات کرنے کے دوران وہ بار بار اپنے گال صاف کر رہی تھی۔

اس کے آنسو کیوں بہہ رہے تھے وہ نہیں جانتی تھی۔شاید دل میں اٹھتی ٹیسوں نے اس کا ضبط کمزور کر دیا تھا۔

"میں نے تمہارے ساتھ کبھی محبت کا کھیل نہیں کھیلا۔۔تم نے اپنی بدگمانی کو الفاظ کی شکل دے کر سوال کی صورت میں پیش کیا تو میں نے اس حساب سے جواب دے دیا۔۔۔"

اس کی آنکھیں کتنی خوبصورت تھیں۔وہ سر اوپر اٹھائے اس کی جانب دیکھتے ہوئے اسے سن رہی تھی۔اس سے پہلے وہ واپس اپنے ٹریک سے اترتا وہ وہاں سے ہٹ گیا۔

"تم جس شخص کے ساتھ جانبداری نبھا رہی ہو اس کے ساتھ صرف نفرت کا کھیل کھیلا جا سکتا ہے۔اور اگر تمہیں لگ رہا ہے یہ تحفہ میری عنایت ہے تو یہ میں نے نہیں تمہاری پیاری خالہ جان نے تمہیں دیا ہے۔۔میری بلا سے ان کاغذات کو ابھی پھاڑ کر پھینک دو۔۔نہ تو میرے پاس اتنا فضول وقت ہے اور نہ ہی پیسا جو تم پر نچھاور کرتا پھروں۔"

ضرار کے جملے اسے خاموش کروانے کیلیے کافی ثابت ہوئے تھے۔ٹریک پر واپس آتے ہی وہ واپس اس کے پاس چلا آیا۔

"ویسے میں تم سے امید نہیں کر رہا تھا کہ تم جذباتیت میں مریم خالہ کے جیسی ہو گی۔۔سامنے والا تو تمہاری محبت میں گرفتار ہو سکتا ہے مگر تمہیں۔۔تمہیں کسی سے محبت نہیں ہو سکتی۔۔آخر کو تمہاری رگوں میں شفقت نامی انسان کا خون ہے۔۔۔"

وہ اپنی کہہ کر چلا گیا لیکن اس بار وہ اسے بیوقوف نہیں بنا پایا تھا۔اس بار اس نے وہ نہیں دیکھا تھا جو ضرار نے اسے دکھانے کی کوشش کی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

انعم صاحبہ صوفے پر بیٹھی ضرار کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔وہ ان کی ٹانگوں پر سر رکھے آنکھیں بند کئے ہوئے تھا۔جب وہ چائے بنا کر لائی تو صوفے کو اس کے قبضے میں دیکھ کر چائے درمیانی میز پر رکھتی ہوئی زمین پر بیٹھ گئی اور انعم صاحبہ کی ٹانگوں کے ساتھ ٹیک لگا لی۔

"اوہ بے شرم اٹھو۔۔ جگہ دو اپنی بیوی کو۔۔" کہنے کے ساتھ ہی انہوں نے ضرار کو ایک جڑ بھی دی۔

"کس لئے دوں۔۔۔ کیا یہ کبھی مجھے جگہ دیتی۔۔ کبھی بھی نہیں سو میں کیوں دوں۔۔ ویسے بھی پتا نہیں میری کس حرکت کو یہ کیا رنگ دے دے۔۔" ضرار کا اشارہ رات والی باتوں کی طرف تھا۔

"مجھے ایسی بیکار کی کوشش کرنے کا کوئی شوق نہیں۔۔ آپ کی حرکتوں پر کوئی رنگ کیا بھی نہیں جا سکتا سوائے نفرت کے۔۔۔"

آخری تین الفاظ اس نے بہت آہستہ سے کہے تھے مگر جسے سننا ہو وہ سن ہی لیتا ہے۔

رافع جب اپنے کمرے سے باہر آیا اس کی نظر انعم صاحبہ پر پڑی۔۔ وہ بھی مسکراتا ہوا ان کے پاس چلا آیا۔

"اوہ آج تو حسین۔۔ حسین لوگ آئے ہوئے ہیں۔۔"

خوش اخلاق تو وہ پہلے سے ہی تھا مگر نور العین کی نوازشات کے بعد تو چاند ہی لگ گئے تھے۔ وہ ان کے گرد اپنے بازوں کا حلقہ بناتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"چلو ہٹو یہاں سے اتنے دن سے تو یاد نہ آئی اب دیکھتے ہی کیسے مٹھو بنے چلے آ رہے ہو۔۔"

وہ ضرار کو اس کی جگہ سے ہٹاتا ان کی گود میں سر رکھتا اس جگہ سنبھال گیا۔ اس کو یوں اپنی گود میں

Kahanifreak.com

پرسکون لیٹے ہوئے دیکھ کر انہوں نے اس کے بال سہلانے شروع کر دئے۔

"اب کیا بتاوں میں آپ کو۔۔ یہ جو میرا باس ہے ناں۔۔ بہت ہی کوئی کرخت ہے۔۔ کہتا ہے بس 24 گھنٹے کام کرتے رہا کرو۔۔"

اس کی اداکاری ہمیشہ سے ہی داد کے قابل ہوتی تھی۔ زرار بھی وہاں سے اٹھتا زمین پر آکر ابیرہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"ہمم نفرت کے رنگ۔۔ جبکہ رات میں تو تمہاری باتوں سے لگ رہا تھا کہ تم محبت کے رنگوں میں الجھنے لگی ہو۔۔۔"

"آپ کو پتا ہے کبھی کبھی مجھے بہت حیرانی ہوتی ہے کہ کیسے کوئی انسان تنگ نظر ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر خوش فہم بھی ہو سکتا ہے۔۔۔"

مقابلہ شروع ہوتا تو پیچھے رہنا دونوں کو ہی منظور نہ تھا۔

"اپنی منگیتر کے ساتھ گھومنے کا وقت ہے اور مجھ سے ملنے کے وقت باس کرخت ہے۔۔۔"

انعم صاحبہ کے جواب پر تینوں کی ہنسی ہوا کو رقص کرنے پر مجبور کر گئی۔

جانے اس پر ضرار کی ذات کے پہلوؤں کا آشکار ہونا تھا یا پھر پے در پے ہونے والی تبدیلیوں کو دیکھنے کا اس کا انداز ایسا تھا جو اسے بے چین کئے ہوئے تھا۔ ضرار کی نظروں میں دن بہ دن بڑھتی شوخیاں

Kahanifreak.com

اور پھر اس کی بڑھتی جسارتیں۔۔اس کی بے تکلفیاں۔۔پہلے جو بات دو فٹ کے فاصلے سے بھی زیادہ دور رہ کر کرتا تھا اب یوں لحاظ کو ملحوظ خاطر رکھے بغیر اتنے قریب سے کرنے لگا تھا جو اسے سوچنے پر مجبور کر رہا تھا۔

بالوں کو کیچر میں مقید کئے ٹانگ کو ٹانگ پر چڑھائے وہ لان میں بیٹھی سامنے پھولوں کو دیکھنے میں اس قدر محو تھی کہ اسے اس کے آنے کی خبر بھی نہ ہوئی۔ضرار آہستہ سے چلتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس کی کرسی کے دونوں جانب ہاتھ رکھتے ہوئے تھوڑا جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کے انداز میں کہنے لگا۔

"جب کسی انسان کو نیچر ایٹریکٹ کرنے لگے تو سمجھ لو کہ محبت کا جذبہ اس کے دل میں پروان چڑھنے لگا ہے۔۔جانتی ہو کیوں۔۔؟"

ابیرہ نے ہلنے کی غلطی نہیں کی۔۔ان دونوں کے بیچ فاصلہ انتہائی کم تھا اور وہ اس صورتحال میں ایسی غلطی کر کے ہرگز ضرار کو ایک اور غلط فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی۔وہ بس ساکن سامنے دیکھتی رہی۔

"کیونکہ نیچر کبھی بھی سنگدلوں کو اپنی طرف راغب نہیں کرتی۔۔اور محبت کو نرم دلی سے عشق ہوتا ہے جبھی وہ آسانی سے ایسے لوگوں کے دلوں میں ڈیرہ ڈال لیتی ہے۔۔"

"آپ کو کس نے کہا نیچر مجھے ایٹریکٹ کرتی ہے،میں تو بس یہ سوچ رہی تھی کہ آخر میر ضرار کیسے

نفس کے ہاتھوں کھلونا بن کر ایک لڑکی کو اپنے ساتھ محبت کروانے کی تگ ودو میں لگا ہوا ہے۔۔"اس نے بھی بھرپور طریقے سے وار کیا۔

"ہمم نفس۔۔ نفس کہو یا جذبات یہ تو وقت ہی بتائے گا کون ان کا کھلونا بنتا ہے۔۔" وہ ایک بار پھر سے اسے چیلنج کرتا وہاں سے جا چکا تھا۔ کیا وہ محض یہ دو جملے بول کر اس کا سکون غارت کرنے آیا تھا؟اس نے خود سے ہی سوچا۔

وہ تو بس ایک ہاں کا منتظر تھا اب جب مل گئی تھی تو صبر بھی محال تھا۔ وہ پر یقین تھا سو دیر کا کوئی جواز ہی نہیں بنتا تھا۔ جیسے ہی غلط فہمیوں نے اپنی راہ لی اس نے بھی کسی قسم کی تاخیر کئے بغیر حیدر صاحب کو پاکستان آنے کا بول دیا۔ وہ تو نا جانے کب سے اس انتظار میں تھے کہ کب وہ نور العین کو اپنی بیٹی بنالائیں۔ گزرے دنوں میں اس نے جب کبھی بھی ان سے اکتا کر پوچھا" ڈید کیا آپ کبھی پاکستان نہیں جائیں گے۔۔" تو انہوں نے ہمیشہ بڑی سہولت سے یہی جواب دیا" جاؤں گا نا تمہاری دلہن کو لینے۔۔"

اسے یاد آیا تو وہ مسکرا دیا۔ پیکچر فریم کو جس میں اس کی اور اس کی ماں کی تصویر لگی ہوئی تھی واپس سائیڈ میز پر رکھتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھتا ہوا کھڑکی کے پاس آگیا۔ اتنے سالوں سے اندھیرے میں ڈوبا گھر آج روشنیوں میں نہایا اچھا لگ رہا تھا۔ وہ وہاں رہتا نہیں تھا کیوں کہ اس بات کی

Kahanifreak.com

اجازت اسے ضرار نے کبھی دی ہی نہیں تھی مگر وہ کبھی وہاں آنے سے باز نہیں آیا تھا۔ویران گھر۔۔چادروں سے ڈھکی ہر شے۔۔کوئی بھی چیز اسے بیزار نہیں کرتی تھی شاید اس لئے کہ وہاں قدم پڑتے ہی وہ حال سے بے نیاز ہوتا ماضی میں اتر بیٹھتا تھا۔

حیدر صاحب کی آمد کی خبر سن کر وحشتوں نے کوچ کرنے کی ٹھانی تھی۔ڈزنی لینڈ ہوتا تو شاید ہر شے اس وقت جھوم کر گنگناتے ہوئے اپنے اوپر ڈلی ہوئی چادریں ہوا میں جھلانے لگتیں۔اتنے سالوں بعد آج اس گھر میں انسانی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔آج وہ سبھی لوگ وہاں موجود تھے۔کھانا کھانے کے بعد وقت کی پرواہ کئے بغیر وہ اس وقت باتوں میں مصروف تھے۔

"یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟"ضرار نے اندر داخل ہوتے ہوئے لائٹ جلائی۔

"سوچ رہا ہوں۔۔"رافع اس کی جانب گھوما۔

"یہ کہ اب لو گرو بن جانا چاہیئے۔۔؟"ضرار کا انداز مذاق اڑانے والا تھا۔

"دنیا میں اور بھی دکھ ہیں محبت کے سوا۔۔"اداکاری کے جوہر دکھانے کا کوئی وقت تھوڑی نا ہوتا ہے اور یہ بات رافع بخوبی جانتا تھا۔

"بیٹا بعد میں سب یہی کہنے لگتے ہیں۔۔پہلے شکل دیکھنے والی ہوتی ہے۔۔جیسی رونی صورت لے کر تم گھوم رہے ہوتے تھے نا اس سے لگتا تھا تمہیں دنیا میں بھیجا ہی عاشقی کرنے ہے۔۔"

"چلو میں تو انسان بن گیا ہوں۔۔تم کب بنو گے۔۔۔"

Kahanifreak.com

اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہی وہ ہنستا ہوا بیڈ پر جا گرا۔

"ضرار۔۔؟"رافع بھی ٹانگیں لٹکائے اس کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹ گیا۔

"ارشاد۔۔"جو بیزاریت اس کا جواب سننے کے بعد جھلکنی چاہئے تھی وہ ابھی سے اپنا آپ متعارف کروا گئی تھی۔

"یار۔۔ایک بار انسانوں کی طرح بھابھی سے بات کر کے تو دیکھ۔۔مجھے یقین ہے تیرے دماغ میں بھرا یہ خناس رفو چکر ہو جائے گا۔۔"

"اچھا۔۔اور کچھ۔۔"

"اس کا مطلب ہے کہ تم انہیں چھوڑ دو گے۔۔"

"رافع۔۔"ضرار نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔۔رافع اس کی آنکھوں میں جواب طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔اب میرے مسئلوں میں گھسنے کے بجائے اپنی زندگی کا سوچو۔۔"

"ضرار۔۔محبت کا اقرار کرنا حماقت نہیں ہوتی۔۔"

"میرے نزدیک ہوتی ہے اور سب حماقتوں سے بڑی یہی حماقت ہوتی ہے۔۔اقرار کا مطلب ہے آپ نے اپنا دل نکال کر سامنے والے کی ہتھیلی پر رکھ دیا اور اسے اختیار دے دیا کہ جو چاہے اس کے ساتھ کرے۔۔اور الحمد اللہ میں ابھی اتنا احمق نہیں ہوا۔۔"

Kahanifreak.com

"محبت کرنا حماقت ہو سکتی ہے۔۔ کیونکہ جانتے بوجھتے اختیار ہونے کے باوجود آپ نے خود کو نہیں روکا۔۔ لیکن اقرار کرنا نہیں۔۔ کم سے کم بے یقینی کی سولی پر لٹکنے سے تو بہتر ہی ہے کہ اقرار کر لو اور نتائج بھگت لو۔۔ اب جب کر ہی لی ہے تو پھر اقرار کرتے ہوئے جان کیوں نکل رہی ہے۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سب کہہ گیا تھا اور اب اس کے جواب کا منتظر تھا مگر ضرار کے پاس اس کی کسی بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔ "اچھی فلاسفی ہے۔۔" اتنا کہہ کر وہ اسے ٹالتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

کہتے ہیں نا کتے کی دم کبھی سیدھی نہیں ہوتی۔ کچھ انسانوں کو دیکھ کر لگتا ہے کہ یہ خاص کر ان کیلئے کہا گیا ہے۔ احسان کا بھی شمار انہیں لوگوں میں ہوتا تھا لیکن وہ نہیں جانتا تھا اس بار سامنے والا کتے کی دم کو زمین میں دبا کر سیدھا کرنے کے بجائے کاٹ دینے پر یقین رکھتا ہے، مگر کہتے ہیں نا جب برا وقت آیا ہو تو اچھا خاصا عقل و شعور رکھنے والا انسان بھی غلطی کر بیٹھتا ہے وہ تو پھر ہوس کا مارا تھا۔ بالکل پاگل کتے کی طرح جو بھاگتا ہوا کسی کو بھی کاٹ دینے کے درپے ہوتا ہے فائدہ نقصان اسے دکھائی نہیں دے رہا ہوتا۔

وہ کئی دنوں سے گھر کے باہر موجود وہاں کے مکینوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ وہ بس

موقع کی طاق میں تھا کہ کب وہ اسے اکیلی ملے اور وہ اس بات کا فائدہ اٹھا کر اپنی بے عزتی کا بدلہ لے۔ وہ جانتا تھا کہ اب وہ کبھی وہاں اپنی پھوپھو کے گھر تو اسے ملے گی نہیں اور یہاں بھی تبھی وہ اپنی من مانی کر سکتا تھا جب وہ اکیلی ہو۔ ضرار کے گھر آنے کے اوقات کا اندازہ لگا لینے کے بعد آج اس نے اپنے منصوبے پر عمل کرنے کا سوچا اور مغرب کی اذانوں کے کچھ دیر بعد ہی اس نے اس گھر کا رخ کیا۔

جب سے ابیرہ نے اس سے کہا تھا کہ اسے رات کے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے وہ جلدی گھر آنے لگا تھا۔ لیکن آج وہ ابھی تک نہیں آیا تھا۔ ابیرہ نے گلاس ڈور سے باہر دیکھا جہاں اندھیرا تھا کہ بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔ گھڑی کی ٹک ٹک کرتی سوئیاں الگ ہی وحشت بڑھانے لگیں۔ گلاس ڈور سے دور ہوتی وہ میز کے پاس آئی اور اپنا فون اٹھا کر ضرار کا نمبر ملایا۔ ایک۔۔ دو۔۔ تین۔۔ بیل جاتی رہی لیکن سامنے سے فون نہیں اٹھایا گیا۔ گھبراہٹ عروج پکڑنے لگی۔ اس نے ایک بار پھر سے نمبر ملایا۔ اس سے پہلے اس کے کان میں تاروں کے زریعے کوئی پیغام پہنچتا کسی نے اسے پیچھے سے اپنی بانہوں کے حصار میں جکڑ لیا۔

مقابل کی پکڑ کمزور تھی جبھی وہ چلاتے ہوئے ڈر کر اچھلی تو پہلی ہی کوشش میں اس کی گرفت سے آزاد ہو گئی۔

"ارے۔۔ ارے کیا ہوا۔۔ میں ہوں یار۔۔ پہچانا نہیں کیا۔۔"

"ت۔۔تم۔۔ی۔۔یہاں کیا کرنے آئے ہو۔۔"

"کیا مطلب کیا کرنے آیا ہوں۔۔ کہا تو تھا راستے کے حلال اور حرام کا تعین تم کرو گی اور منزل کا میں۔۔۔"

احسان کے جملے کانوں میں پڑتے ہی ابیرہ کو اپنے ہی لفظوں کی بازگشت سنائی دی "میں جانتی ہوں یہ شخص کسی دن میری عزت کو داغدار کر ہی دے گا۔۔"

"نہیں۔۔پلیز اللہ جی۔۔پلیززز۔۔۔نہیں۔۔۔" بے بسی سے گھٹن ہونے لگی تو آنسو نے بھی پلکوں کی باڑ کی پرواہ نہیں کی۔راہ فرار کی کوشش میں وہ قید ہو گئی۔اپنے پیچھے چٹان سی صورت کسی چیز کا احساس ہونے پر اس نے بے یقینی سے دیکھا۔۔وہ پیچھے ہوتی ہوئی دیوار سے آلگی تھی۔اس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور بلا اختیار ہی دل نے پکارا "یا الرحم الرحمین۔۔"

اس نے کہیں سے سنا تھا کہ اک صحابی سفر پر تھے جب کسی ڈاکو نے انہیں آگھیرا۔انہوں نے اس سے عرض کی کہ میرا سامان لے لو اور مجھے چھوڑ دو مگر اس ڈاکو نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تو واپس جا کر عمر رضی اللہ عنہ کو بتا دے گا اور پھر وہ مجھے پکڑ لے گا اور ایسے میں مارا جاؤں گا۔اور پھر انہوں نے اپنے رب کو انہی الفاظ کے ساتھ پکارا تو اللہ نے ان کی مدد کیلئے آسمان سے فرشتہ بھیج دیا۔

"اسے فرشتے کے اتر آنے کی تو کوئی آس نہیں تھی لیکن اس کی مدد کہیں بھی کسی وقت بھی آسکتی ہے وہ اس سے انکاری بھی نہیں تھی۔

"اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے رب میں اتنی نیک تو نہیں کہ میرے لئے آسمان سے فرشتہ اتارا جائے مگر تیری رحمت کی تو کوئی وسعت نہیں۔۔ تیری طاقت کا کوئی حساب نہیں میرے مالک۔۔ فرشتہ نہیں تو اپنا کوئی بندہ بھیج دے میری مدد کو۔۔ مجھے رسوا ہونے سے بچا لے۔۔"

وہ اس کے سر پر آ پہنچا تو سانس بند ہوتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے اس کے سینے پر رکھے ہوئے اسے خود سے دور رکھنے کی کوشش کر رہی تھی مگر ہر کوشش بے سود ٹھہر رہی تھی۔ احسان نے سب سے پہلے اس کی چادر پر حملہ کیا اور اس کو اتار کر دور اچھال دیا۔ ٹانگوں نے بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا۔۔ وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گرنے لگی تو اس سفاک نے بازوں سے پکڑے بغیر اس کی سکت جانے زبردستی اسے کھڑا رہنے پر مجبور کر دیا۔

"تمہیں کیا لگا تھا تم مجھ سے بچ جاؤ گی۔۔ میں نے کہا تھا مجھ سے شادی کر لو جائز طریقے سے خود کو حاصل کرنے دو مگر تمہیں پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی ناں۔۔"

کوئی انسان ہوتا تو اس کی چیخیں۔۔ دہائیاں سن کر ہانپ جاتا۔۔ لیکن وہ تو انسان نہیں تھا۔

"کہا تھا نا میں تمہیں پا ہی لوں گا۔۔"

"نہیں۔۔ میں ہار نہیں مان سکتی۔۔ ساری زندگی عزت کی چادر کو کوئی داغ نہیں لگنے دیا۔۔ اب بھی نہیں لگنے دوں گی۔۔" اس نے خود کو ایک بار پھر سے کمپوز کیا۔ اس سے پہلے وہ اپنے اور اس کی بیچ کا فاصلہ بالکل ہی ختم کر ڈالتا ایرہ نے اپنے گھٹنے سے اس پر وار کیا۔ احسان سمجھ رہا تھا کہ وہ اس

کی ہمت کو توڑ چکا ہے لیکن وہ غلط تھا۔اسے تکلیف نے گھیرا تو ابیرہ نے بھاگنے میں ہی عافیت جانی۔ ایک طرف اس نے قید سے نکلنے کیلئے پوری قوت لگا کر بھاگنے کی کوشش کی تو دوسری جانب احسان نے اسے پکڑنے کی کوشش کی۔اس کے ہاتھ میں آستین آئی اور وہ پھٹتی چلی گئی۔ ظلم کی انتہا ہوئی تو ہمت بھی رخصت ہو گئی۔احسان نے اسے بازو سے پکڑتے ہی صوفے پر دھکا دیا۔ صنفِ نازک ہونے کے باعث اتنی زور کا جھٹکا برداشت نہیں کر پائی تھی اور لڑکھڑاتی ہوئی صوفے پر جا گری۔

فرعون فرعونیت کے تکبر میں ہنسا"اب۔۔اب کہاں جاؤ گی۔۔ چ چ۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اس کی عزت کو داغدار کرتا کسی نے اسے پیچھے سے بھرپور قوت سے کھینچ کر زمین پر پٹخ ڈالا تھا۔ضرار نے اس پر سے نظریں ہٹا کر ابیرہ کی جانب دیکھا۔۔وہ ڈری سہمی سمٹی سی بیٹھی پھٹی پھٹی نگاہوں سے منظر کو دیکھ رہی تھی۔ یہاں ایک پل کو اس کا چونکنا تھا کہ احسان نے فوراً زمین سے اٹھتے ہی اس کے منہ پر مکا دے مارا۔حملہ اچانک ہونے کے باوجود بھی وہ خود کا توازن برقرار رکھنے میں کامیاب ہو گیا۔اس نے اپنی انگلی کے پور سے اپنے ہونٹ کو چھو کر ایک طرف سے نکلتے خون کو ہاتھ سے صاف کیا۔

"کمینے۔۔ صحیح جگہ آیا ہے جو کمیاں تیرے ماں باپ سے رہ گئی ہیں انہیں میرے ہاتھوں ہی پورا ہونا لکھا ہے۔۔"پیش قدمی کرتے ہوئے اس نے احسان کو دھر لیا۔ایک بار پھر سے وہ اسے زمین پر

گراتے اپنی طاقت آزمانے میں لگ چکا تھا۔اس کا غصہ کیا تھا ابیرہ کو آج سمجھ آرہی تھی۔وہ آج تک جسے اس کا غصہ گردانتی آرہی تھی وہ تو کچھ تھا ہی نہیں۔

وہ تو کسی راہ چلتی عورت کے ساتھ یہ سب ہوتے ہوئے برداشت نہیں کر سکتا تھا یہاں تو پھر معاملہ دل کی مکین کا تھا۔وہ زمین پر پنجوں کے بل بیٹھا ہوا تھا۔ضرار نے اس کے بالوں کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے اس کے سر کو اوپر کیا۔

"تمہاری کم عقلی پر دکھ کا اظہار کروں یا تمہاری ہمت کو داد دوں۔۔تمہاری طرف تو پرانے حساب ہی اتنے نکلتے ہیں اور تم ایک نیا کھاتہ کھول بیٹھے۔۔"ضرار نے یوں ہی بالوں سے پکڑے ہوئے اس پر ایک اور وار کیا۔

"تمہارے کرتوتوں سے لگتا نہیں تم کسی جائز رشتے کا صلہ ہو۔۔"

"چو۔۔"احسان لفاظی احتجاج کرنے لگا مگر ضرار نے اس کا منہ دبوچتے ہوئے اس کے الفاظ کو منہ میں ہی روک دیا۔

"یا پھر ہو سکتا ہے تم اپنے باپ کی جائز اولاد ہی ہو مگر اب تمہارے ماں باپ نے کوئی نیا کتا خرید لیا ہو اور اسی لئے تمہیں سڑک پر کھلا چھوڑ دیا کہ جاو کہیں بھی دفع ہو جاو۔۔"

منہ پر ضرار کی گرفت اتنی سخت تھی کہ اس کے خود کے دانت ہی اس کے ماس کو زخمی کرنے لگے تھے۔وہ ایک بار پھر سے بھرپور طریقے کے ساتھ اس کی خاطر تواضع کرنے کی تیاری میں تھا جب

Kahanifreak.com

اسے اپنے بازوں پر نرم سے لمس کا احساس ہوا۔اس نے گردن گھما کر دیکھا۔۔وہ خوفزدہ سی کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اس کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔اس نے احسان کو کالر سے کھینچتے ہوئے کھڑا کیا۔

"حساب ابھی ختم نہی ہوا ہے۔۔تمہارے پاس وقت ہے جہاں چھپ سکتے ہو چھپ جاو۔۔چاہو تو خود کو لہد میں اتار لو۔۔مگر یہ یاد رکھنا میں تمہیں وہاں سے بھی نکلوا لوں گا" کہتے ساتھ اس نے اسے دروازے سے باہر کی جانب دھکا دے دیا۔پلٹ کر وہ ابیرہ کے پاس آیا اور اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"دیکھو سب ٹھیک ہے۔۔کچھ بھی نہیں ہوا۔۔تم محفوظ ہو۔۔"

"و۔۔وہ۔۔اس نے۔۔آ جائے۔۔" وہ اسے کچھ بتا رہی تھی اور وہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن آنسو کی آمیزش اس کو الفاظ کی ادائیگی سے روک رہی تھی۔ہارتے ہوئے اس نے اپنا بازو اس کے سامنے کر دیا جہاں آستین قریباً قمیص سے الگ ہو چکی تھی اور اب لٹک رہی تھی۔

"وہ اب نہیں آئے گا۔۔میں اسے آنے ہی نہیں دوں گا۔۔"

ابیرہ اس کی شرٹ کو مضبوطی سے اپنی مٹھیوں میں بھرتی اسے کے سینے سے لگتے ہوئے بلک بلک کر رونے لگی۔اس کی سسکیاں تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔ضرار آہستہ آہستہ اس کے بال سہلانے لگا۔

Kahanifreak.com

"شش۔۔میں آگیاہوں نا۔۔کسی کو تمہیں نقصان پہنچانے نہیں دوں گا۔۔" کہنے کے بعد اس نے محسوس کیااس کی شرٹ پر ابیرہ کی گرفت پہلے کمزور ہوئی اور پھر ایک ہی سیکنڈ میں شرٹ اس کی مٹھیوں سے آزاد ہوتی چلی گئی اور وہ بے جان وجود کی طرح اس کی بانہوں میں جھول گئی۔۔

ڈاکٹر نے ذہنی دباو کو کم کرنے کیلیئے اسے انجیکشن لگادیا تھااور اسے اکیلا نہ چھوڑنے کی ہدایت کرنے کے بعد چلا گیا تھا۔وہ کمرے میں رکھے صوفے پر بیٹھے گیا جہاں سے اس کا چہرا صاف دکھائی پڑ رہا تھا۔وہ اس کی بند آنکھوں کے پیچھے چھپے درد کااندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔لبوں پر خاموشی نے ڈیرے ڈالے تو کئی جملے ادھورے رہ گئے اور وہ اذیت کی داستاں سناتے چہرے سے انہیں ادھوری باتوں کو سننے کی کوشش کر رہا تھا۔اس کی پلکیں ابھی تک نم لگ رہی تھیں۔اسے یوں خاموش۔۔دنیا سے غافل پڑے دیکھ کر اسے اس قدر تکلیف ہو گی وہ نہیں جانتا تھا۔

"ضرار تو کتنا بڑا بے غیرت ہے۔۔نکاح والے دن اس کی ساری بکواس سننے کے باوجود بھی تو نے کچھ نہیں کیا۔۔اتنی بڑی غلطی۔۔۔میں کیسے ان سب سے لاپرواہ ہو گیا۔۔۔" وہ خود سے ہم کلامی کر رہا تھا۔

ٹانگیں لمبی کیئے صوفے پر پر سکون سے انداز میں بیٹھے ہونٹوں پر انگلی رکھے ہوئے ساری رات یونہی خود کو سلواتیں دیتے گزر گئی۔اس کے چہرے کو جب تسلی سے آنکھوں میں بھر چکا تو ہاتھ کو

صوفے کے بازو پر گراتے ہوئے اک لمبی سانس ہوا کی نظر کرنے کے بعد اس نے گردن گھما کر کھڑکی کی جانب دیکھا۔پردے ہٹے ہونے کے سبب روشنی کو سفر طے کرنے میں کوئی دقت نہیں ہو رہی تھی۔اس نے سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر وقت دیکھا نو بج چکے تھے۔ساری رات جاگنے کے باوجود بھی آنکھوں میں نیند کے کوئی آثار نہیں تھے۔جیسے اک نشئی نشے کا عادی ہو جاتا ہے وہ بھی شاید اس بخوابی کا عادی ہو چکا تھا۔وہ پردے برابر کرنے کیلئے اٹھا تو کمر میں اٹھنے والی ٹیس نے اسے احساس دلایا کے رات بھر یونہی صوفے پر بیٹھنے کا اس کا فیصلہ کتنا غلط تھا۔روشنی کے سامنے پردوں کا بند باندھنے کے بعد وہ بیڈ پر آ کر لیٹ گیا۔ویسے بھی اس کے اٹھنے سے پہلے وہ آفس تو جا نہیں سکتا تھا۔اس کے اٹھنے پر۔۔اس کی کھلی آنکھوں کو دیکھ کر۔۔لبوں کو کھلتے دیکھ کر ہی دل کو تسلی مل سکتی تھی کہ وہ ٹھیک ہے۔

جتنی بار بھی اس کے چہرے پر نظر ڈالتا تکلیف ہی ہوتی مگر پھر بھی وہ باز نہیں آ رہا تھا۔اگر وہ دواوں کے زیر اثر نہ سو رہی ہوتی اور حالات یہ نہ ہوتے تو وہ کہتا کہ یوں تکنے کا نشہ بھی الگ ہی ہے۔۔ایسا نشہ جس کا اثر وقت کے ساتھ ساتھ زائل ہونے کے بجائے بڑھتا ہی جاتا ہے۔

وہ کیا جانے ان جزبات کی لذت محب۔۔

کہ یہ جام ان کے لبوں کو لگا ہی نہیں۔۔

عزہ اقبال

Kahanifreak.com

ابیرہ نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں اور ویسے ہی لیٹے لیٹے گردن گھما کر اپنی دوسری جانب دیکھا جہاں وہ کراون سے سر ٹیکے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ابیرہ نے بھی اٹھتے ہوئے اپنا سر کراون سے ٹیک دیا اور پھر سے آنکھیں بند کر لیں۔رات والے مناظر ایک بار پھر آنکھوں کے سامنے لہرا گئے۔

"کیسی طبیعت ہے۔۔؟"ضرار سیدھا ہو کر بیٹھا۔

لب کیفیت بیان کرنے سے انکاری ہو گئے تھے لیکن آنکھوں نے انکار نہیں کیا تھا۔آنسوں کے ذریعے ساری تکلیف اس کے گوش گزار کر دی۔اس کے ہاتھوں میں بلا کی نرمی تھی۔ابیرہ کے نرم گالوں پر بہتے آنسوں کو اس نے بہت نرمی سے صاف کیا۔وہ شاید اس کی امید نہیں کر رہی تھی۔۔جبھی اس کی عنایتوں پر اس نے آنکھیں کھول دیں اور بے یقینی سے اس کی جانب دیکھنے لگی۔ نظریں ملی تو احساس ہوا کہ دونوں ہی تکلیف میں تھے۔۔اس نے محسوس کیا جتنی تکلیف میں وہ تھی وہ بھی اتنی ہی تکلیف میں تھا۔ مگر اس کی آنکھیں صرف تکلیف کی عکاسی نہیں کر رہی تھیں۔۔بلکہ ایک ساتھ بہت سی کیفیات کو بیان کر رہی تھیں۔پل سرکنے کے ساتھ ساتھ آنسو بھی بہہ رہے تھے۔

وہ کیا کرتا کہ اس کی تکلیف کم ہو جاتی۔۔وہ ان آنکھوں کو یونہی بے خوف دیکھنا چاہتا تھا لیکن اب ان میں خوف کی جو لہر دکھائی دے رہی تھی وہ اس کے غصے اور تکلیف دونوں میں اضافہ کر رہی

تھی۔اس نے آگے بڑھ کر اسے اپنے ساتھ لگالیا۔کتنے ہی پل وہ اسے یونہی اپنے ساتھ لگائے اس کے خوف کو دور کرنے کی کوشش میں لگا رہا۔دونوں ہی ہوش کی دنیا سے دور ہر جذبے کو بالائے طاق رکھے صرف اپنائیت و محبت کے احساس کو محسوس کر رہے تھے۔

ایک طالبگار اپنے محبوب سے چاہ بھی کیا سکتا ہے۔۔اس کی قربت کے سوا۔۔

آنسو بہہ جانے کے بعد آنکھوں کا بوجھ بھی کم ہو گیا اور تکلیف کی شدت میں بھی کمی آگئی۔وہ آہستہ سے اس سے دور ہوئی۔۔وہ جو آنکھیں موندے سکون میں تھا ہوش کی دنیا میں لوٹا۔۔اپنے اور اس کے بیچ تھوڑا سا فاصلہ پیدا کرنے کے بعد ابیرہ نے اس کی سفید رنگ کی شرٹ پر نظر ڈالی۔۔وہ بھیگی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ضرار نے اس کی نظروں کو پکڑتے ہوئے اپنی شرٹ پر نگاہ ڈالی جو کافی بھیگ چکی تھی پھر اس نے سامنے بیٹھی اس لڑکی کو دیکھا جو اب شرمندہ دکھائی دے رہی تھی۔

"میں اتنا برا انسان بھی نہیں ہوں جتنا تم سمجھتی ہو۔۔"ضرار نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے اس سے کہا۔

"آپ اچھے انسان ہیں۔۔۔"

پاوں کو جوتوں میں ڈالتے ہوئے وہ رک گیا۔"تو آخر کار آپ نے مجھے انسانوں کی فہرست میں ڈال ہی دیا۔۔۔"

"آپ نے جس طرح بغیر کسی غرض کے میری مدد کی۔۔"وہ خاموش ہو گئی۔

"بغیر غرض کے تو خیر میں کچھ بھی نہیں کرتا۔۔وہ الگ بات ہے سامنے والا میرا مطلب جان نہیں پاتا۔۔"

"ان سب میں بھلا آپ کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔۔"اسے لگا جیسے یہی سیچویشن پہلے بھی کبھی رہی ہو۔۔اس نے پہلے بھی کبھی ایسا جواب دیا ہو۔

"وقت آنے پر پتا چل جائے گا۔۔۔"

"ابھی کیوں نہیں۔۔۔؟"

"کیا کبھی سب راز ایک ساتھ آشکار ہوئے ہیں۔۔؟"

"آدھی ادھوری بات کر کے سامنے والے کو پریشان رکھنا ضروری تو نہیں ہوتا۔۔اب اس میں کوئی ایسی بات بھی نہیں ہے جسے آپ اتنا مسٹیریس بنا رہے ہیں۔۔"

"جس دن یہ سب راز تم پر آشکار ہو گئے نا تو یقین جانو تم کہو گی کاش تم اس سے بے خبر ہی رہتی۔۔"ایک بار پھر سے وہ اسے گمان کی دنیا میں اتار کر چلا گیا تھا۔

اگر راز اتنے ہی بے وقت ہوں تو وقت کبھی بھی ان کو خود میں چھپا کر نہ رکھے۔

اس نے ساری رات ابیرہ کے پاس بیٹھ کر گزار دی تھی۔۔رات میں اس کے علاوہ کسی دوسری چیز کو سوچنے کا خیال ہی نہ آیا تھا۔۔اب اس کو ٹھیک پا کر دل و دماغ بھی پر سکوں ہو چکے تھے۔۔اس

نے رات والے واقع پر غور کی تو اسے یہ جاننے میں ہلکی سی بھی مشکل پیش نہیں آئی کہ یہ سب کیسے ہوا۔۔ کس کی کوتاہی سے ہوا۔ کپڑے تبدیل کرنے کے بعد وہ فوراً نیچے آگیا۔۔ آتے ساتھ ہی اس نے تنویر کو بلایا۔

"جی صاحب۔۔" وہ بھاگتا ہوا حاضر ہوا تھا۔ ضرار جب بھی اسے آواز لگاتا وہ ایسے ہی حواس باختہ ہو کر بھاگا آتا تھا۔

"بشیر کو بلاو۔۔"اس کی آواز میں سختی کی زیادتی اس قدر تھی کہ تنویر نے دل ہی دل میں خیر کا قلمہ پڑھا۔۔

کچھ ہی سیکنڈز میں وہ بشیر کے ساتھ وہاں واپس موجود تھا۔ ضرار نے تنویر کو جانے کا اشارہ کیا اور پھر بشیر کی طرف متوجہ ہوا۔

"کل شام تم کہاں تھے۔۔۔؟"

"میں۔۔ میں گیٹ پر تھا صاحب۔۔" وہ اپنی آواز کی لڑکھڑاہٹ پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"جب میں آیا تھا تب تم تو وہاں نہیں تھے۔۔" نظریں اس پر گاڑھے ہوئے اس نے سختی کے ساتھ کہا۔

"نہیں صاحب جی میں تو اپنی شفٹ میں دروازے پر ہی رہا ہوں۔۔۔" وہ جھوٹ پر مصر تھا۔

ضرار اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا اس کے پاس آیا اور اسے کالر سے پکڑ کر خود کی طرف کھینچا۔

"صاحب۔۔میں تھوڑی جلدی نکل گیا تھا گھر کیلئے۔۔۔معاف کر دیں۔۔۔"

"کتنی جلدی۔۔۔؟"

"صاحب آدھا گھنٹہ پہلے۔۔"

"تمہاری شفٹ کتنے بجے ختم ہوتی ہے۔۔۔؟"

"نو بجے صاحب۔۔۔"

"تم کتنے بجے گئے۔۔۔؟" بڑھتے سوالوں کے ساتھ ساتھ ضرار کی پکڑ میں بھی سختی آ رہی تھی اور لہجے میں بھی۔۔

وہ حالات کی سنگینی کو سمجھ چکا تھا اور یہ بھی کہ اس کا جھوٹ پکڑا جا چکا ہے۔۔"صاحب معاف کر دیں۔۔ غلطی ہو گئی۔۔ مجبور تھا لالچ میں آ گیا۔۔ غربت نے تنگ کیا تو اچھائی برائی کی گردان پڑھ نہ پایا۔۔"

ضرار اس پر ہاتھ اٹھاتے اٹھاتے رک گیا۔"چرسی انسان۔۔تم میرے گھر کی عزت کو داو پر لگا کر مجھے اپنی مجبوریوں کا واسطہ دے رہے ہو۔۔"

"صاحب پولیس آئی ہے۔۔۔"تنویر ایک بار پھر حواس باختگی کے عالم میں دوڑا آیا۔

ضرار نے بشیر کو دھکا دیتے ہوئے اس کا کالر چھوڑ دیا"اس بیغیرت انسان کو دے دو انہیں۔۔۔"

وہ اسی حواس باختگی کے عالم میں اسے پکڑے باہر لے گیا۔

جو کوتاہیاں۔۔ مجبوریاں دوسروں کی رسوائیوں کا سبب بنیں وہ کوتاہیاں کوتاہیاں نہیں ہوتیں۔۔وہ مجبوریاں مجبوریاں نہیں ہوتیں۔۔وہ ظلم ہوتا ہے۔۔اور ظلم کو فراموش نہیں کیا جاتا۔۔

وہ جب فریش ہو کر نیچے آئی ضرار کرسی پر بیٹھا چھری اور کانٹے کی مدد سے اسکریمبلڈ کے ٹکڑے کو کاٹ رہا تھا۔ابیرہ آہستہ سے بغیر کوئی آواز پیدا کئے اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ضرار نے اپنا سارا فوکس اپنے ناشتے پر ہی رکھا۔

وہ جو اسے اپنی محبت میں دیوانہ کرنے کے دعوے کر رہا تھا آج اپنے دل کی خواہش کے ہاتھوں یہ کر بیٹھا تھا۔ٹھیک ہے اسے تسلی ویسے بھی دی جا سکتی تھی مگر ایسے یوں اتنا پاس کرتے ہوئے دلاسہ دینے کی کیا ضرورت تھی۔وہ تو پہل نہیں کر رہی تھی۔۔اور اس کا دل جانے کیوں پگھلنے لگا تھا۔

"تنویر۔۔کافی لاؤ۔۔"اس نے ناشتہ کرنے کے ساتھ آواز دی۔

تنویر تو جیسے اس کے حکم کے ہی انتظار میں تھا،اس کی آواز سنتے ہی کافی اس کے سامنے پیش کر ڈالی۔

ابیرہ مسلسل اپنی انگلیاں چٹخ رہی تھی۔وہ اس کی حرکت سے باخبر تھا مگر اس نے اسے محسوس نہیں ہونے دیا۔

Kahanifreak.com

"کیا آپ۔۔میرا مطلب ہے میں کچھ دنوں کیلئے ماموں کے گھر جا سکتی ہوں۔۔"

"کیوں۔۔؟"

"یہاں وحشت ہو رہی ہے۔۔دل کر رہا ہے کسی ایسی جگہ بھاگ جاوں جہاں احس۔۔"نام لینا گوارا نہیں ہوا۔۔"اس انسان کا کوئی ذکر نہ ہو۔۔"

"زکر تو یہاں بھی نہیں ہے اس کا۔۔"

"مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں آپ کو اپنی بات کیسے سمجھاوں مگر مجھے کچھ دنوں کیلئے اجازت دے دیں۔۔میں کیسے رات والے واقع کو بھلاوں۔۔اگر آپ نہ آتے تو وہ۔۔"ایک بار پھر بے بسی سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔ابیرہ کے آنسووں نے اسے کی تکلیف یا شاید شرمندگی میں اضافہ کیا تھا۔۔اگر وہ تبھی اس کا بندوبست کر دیتا تو آج اتنی مضبوط لڑکی یوں بات پہ بات آنسو نہ بہا رہی ہوتی۔۔

"لیکن میں آ گیا ناں۔۔اور بے فکر رہو وہ آئیندہ کبھی اتنے پاس تو کیا دور سے بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا۔۔۔"

"اگر لفظوں سے سکون آنے لگتا تو میں بھی بہل جاتی۔۔مجھے بس اس وقت کسی پر سکون جگہ کی تلاش ہے۔۔دل تو بابا کے گھر جانے کا تھا لیکن جانتی ہوں وہاں آپ نہیں جانے دیں گے۔۔" اس نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

Kahanifreak.com

" صحیح کہا اس سب کے بعد تو میں کبھی بھی وہاں جانے کی اجازت نہیں دوں گا۔۔"

"وہ میرے بابا کا گھر ہے۔۔اس سے زیادہ محفوظ جگہ میرے لیے کوئی نہیں ہو سکتی، ان کے ہوتے ہوئے کوئی مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔۔"

ضرار استہزائیہ ہنسا"اتنی محفوظ جگہ ہے کہ تمہاری عزت کو بچانے کیلئے اسے مجھ سے تمہاری شادی کروانی پڑی۔۔"

وہ خاموش ہو گئی۔۔اس کی بات سچ تھی مگر پھر بھی اس سے ابیرہ کو تکلیف پہنچی تھی۔

"ٹھیک ہے تیار ہو جاؤ۔۔"کہتے ساتھ ہی اس نے اپنی کرسی پیچھے دھکیلی اور وہاں سے اٹھتا ہوا لاؤنج کی جانب بڑھ گیا۔

ضرار ابیرہ کو اتار کر باہر سے ہی آفس چلا گیا تھا۔ابیرہ نے گھر کے اندر اندرونی حصے میں آ کر انعم بیگم کا پوچھا اور پھر ان کے کمرے میں چلی آئی۔وہ سامنے بیڈ پر بیٹھیں تسبیح کر رہی تھیں۔اس کو دیکھ کر ان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ابیرہ نے آگے بڑھتے ہوئے سلام کیا اور پھر بلا کسی جھجک کے ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔

"مہرو۔۔سب ٹھیک تو ہے ناں۔۔؟ضرار کدھر ہے۔۔؟"

"جی آنی سب ٹھیک ہے۔انہیں دیر ہو رہی تھی اس لئے وہ مجھے چھوڑ کر باہر سے ہی آفس چلے

گئے۔"

"آپ اداس لگ رہی ہیں۔۔ بابا یاد آرہے ہیں۔۔؟"

اس نے اس بار جذبات میں بہہ کر سچ کہنے سے گریز کیا۔

"نہیں۔۔ بس ماما یاد آرہی تھیں اس لئے آپ سے ملنے آگئی۔ پتا نہیں مگر جب آپ پیار کرتی ہیں تو لگتا ہے روح کا ایک حصہ مل گیا ہو جیسے۔۔"

انہوں نے جھکتے ہوئے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

آج اس کا کسی سے بھی کوئی بھی بات کرنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ سب نے اس کی خاموشی کو محسوس کیا تھا۔ پہلے تو وہ انعم بیگم کی گود میں سر رکھے لیٹی رہی۔ وہ جب بھی اسے سیدھا ہو کر لیٹنے کا کہتیں وہ نفی میں سر ہلا دیتی۔ لیکن پھر بعد میں ان کی تھکاوٹ کا احساس ہوتے ہی اس نے ان کی گود سے سر اٹھالیا اور تکیے پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔ اسے لگتا تھا کہ یہاں آکر اسے سکون آجائے گا مگر یہاں آکر روح کی بے چینی اور بڑھ گئی تھی۔

دوپہر کے کھانے پر جب نور العین اسے لینے آئی تب وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے سوتی بن گئی۔ دل ضرار کیلئے آواز حق بلند کر رہا تھا اور دماغ۔۔ دماغ بھی شاید۔۔

"نہیں ابیرہ۔۔ خدارا اس راستے پر قدم نہ دھرو۔۔ جبکہ تم انجام جانتی ہو۔۔ اس سب کا اختتام دل

Kahanifreak.com

کے ٹوٹنے پر ہونا ہے۔۔"

ہم صحیح راستوں کی طرف قدم بڑھانے میں ہمیشہ دیر کر دیتے ہیں اور غلط فیصلوں میں ہمیشہ جلد بازی دکھاتے ہیں۔۔ جانے کیوں صحیح راستوں کے انتخاب پر ہی ہماری قسمت میں عقل کے گھوڑوں کو دوڑانا کیوں لکھا جاتا ہے کہ ہم صحیح راستے پر نکلنے کیلئے ہر فائدہ نقصان کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔۔ جبکہ غلط راستوں پر بلا دھڑک قدم رکھ دیتے ہیں۔۔

ضرار آج آفس سے جلدی گھر آ گیا۔ رات جاگنے کے سبب طبیعت ناساز ہو رہی تھی سو آرام کرنے کا ارادہ کئے جلدی گھر چلا آیا۔ کپڑے تبدیل کرنے کے بعد وہ آدھا گھنٹہ سونے کی کوشش میں لگا رہا مگر نہ تو نیند آئی اور نہ ہی اس کے آنے کے کوئی آثار دکھائی دئے۔ آخر کار تنگ آ کر وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آیا۔ ہر طرف چھائی خاموشی انتہا کی بری لگ رہی تھی۔

صوفے پر بیٹھنے کے بعد اس نے ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آن کیا اور پھر ایک کے بعد ایک چینل بدلتا گیا۔۔ کسی بھی چینل پر کوئی بھی چیز اسے اس قدر دلچسپ محسوس نہیں ہوئی جسے وہ دیکھنے کیلئے ٹھہر جاتا۔ تنگ آ کر اس نے واپس سے ایل ای ڈی بند کرتے ہوئے ریموٹ رکھ دیا۔

"آج گھر میں یہ سب اتنا عجیب کیوں لگ رہا ہے۔۔۔؟ میں تو ہمیشہ سے اکیلا ہی رہتا آیا ہوں پھر آج کیوں یہ خاموشی یہ اکیلا پن محسوس ہو رہا ہے۔۔" صوفے کی پشت پر سر گرائے چھت کو

گھورتے ہوئے وہ سوچنے لگا۔

"ابیرہ کی غیر موجودگی کے سبب۔۔؟ایسا کیسے ممکن ہے کہ محض ایک انسان کے نہ ہونے کے سبب آپ کو ہر چیز بری لگے۔۔دل کو کوئی بھی چیز سکون دینے میں ناکام رہے۔۔"

"ضرار کیوں خود کہ ساتھ دشمنی کر رہے ہو۔۔۔تمہاری حالت تمہیں مرواڈالے گی۔۔ان سب میں الجھنے کی بجائے اپنے کام پر دھیان دو۔۔"اس نے خود کو سمجھانے کے بعد پاس پڑا فون اٹھایا اور نمبر ملایا۔

"کیا بنا میرے کام کا۔۔"

"اس پر لگا ہوا ہوں۔۔"

"اتنا مشکل تو نہیں ہے جو تم ابھی تک اس پر لگے ہوئے ہو۔۔"وہ بیزاریت لئے بولا۔

"یار میرے بندے ڈھونڈ رہے ہیں اسے ہر جگہ۔۔تم پریشان نہیں ہو ایک دو دن میں مل جائے گا۔۔"

"ایک دو دن۔۔چند گھنٹوں میں ہو جانے والے کام کیلئے تم کہہ رہے ہو ایک دو دن۔۔"

سامنے والے نے کچھ نہیں کہا۔

"اس کے گھر کے باہر کھڑے کئے ہیں اپنے بندے۔۔؟"

"ہاں۔۔گھر کے باہر اس کے باپ کے دفتر کے باہر۔۔اس کے دوستوں کے گھر کے باہر۔۔اس

Kahanifreak.com

کے فلیٹ کے باہر ہر جگہ میرے بندے کھڑے ہیں۔۔ جیسے ہی کوئی پراگریس ہوتی ہے تو میں تمہیں بتاتا ہوں۔۔"

"ابھی تک کوئی پراگریس نہیں ہوئی سو آگے بھی بھول جاو۔۔"

"کیا مطلب۔۔"

"تمہارے بندوں میں سے کوئی کمینہ بک گیا ہے۔۔۔ نہیں تو ایسا ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ ابھی تک کسی کے ہتھے نہ چڑھتا۔۔ ویسے بھی اسے پتا چل چکا ہو گا کہ ہم نے اس کے پیچھے بندے لگائے ہوئے ہیں اور اس نے ساری تدابیر لے لی ہوں گی۔۔"

"اب پھر کیا حکم ہے۔۔"

"کچھ نہیں۔۔ اب میں خود اس کو دیکھ لوں گا تم اپنے کھوٹے سکوں کا پتا لگاو۔۔"

کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔ اب مزید احتیاط کی ضرورت تھی۔ وہ یہاں آنے کی بیوقوفی دوبارا تو نہیں کر سکتا تھا مگر گھر سے باہر کچھ بھی کر سکتا تھا۔

وہ احسان کو ابھی تک نہیں ڈھونڈ پائے تھے۔ یہ بات پریشانی کی تھی۔ کال ختم کرنے کے بعد وہ صبحانی صاحب کی جانب چلا آیا۔ ابھی کار میں ہی تھا جب موبائل بجا اور نام دیکھتے ہی وہ مسکرایا۔ سامنے سے وہ سلام کرنے کے بعد صاف لہجے میں بولیں۔

"ضرار علی ابیرہ کو کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

وہ اپنی ماں کے سوال پر حیران ہوا۔ "کیا ہوا ہے ابیرہ کو۔۔"

"یہ تو تم بتاؤ گے کہ اسے کیا ہوا ہے، یا تم نے ایسا کیا کہا ہے اس سے جو وہ صبح سے صرف کمرے میں بند ہے۔ دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا اور صبح بھی میں نے اسے زبردستی ناشتہ کروایا تھا۔۔۔"

"تو آپ نے اس سے پوچھا نہیں۔۔"

"پوچھا تھا مگر اس نے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔۔۔"

وہ بھی کیا کہتا اس بات کے جواب میں۔

"کب لینے آرہے ہو اس کو"

"حیرت ہے اتنی جلدی تھک گئیں اپنی بھانجی سے۔۔۔"

"اپنی بھانجی سے نہیں تھکی۔ بس میں نہیں چاہتی کہ اس کے شوہر کو اس کے بغیر رہنے کی عادت ہو جائے۔۔"

"ماں میں 26 سال سے اس کے بغیر رہا ہوں۔ جب اس کا اتا پتا بھی نہیں تھا ۔۔ اکیلے ہونے کے باوجود بھی اسکی موجودگی کو قبول کیا۔۔ اور آپ کو لگتا ہے کہ میں اسے چھوڑ دوں گا۔۔؟" اس نے اپنی جانب سے انہیں تسلی دینے کی کی۔

"مرد کی ذات ہی ایسی ہوتی ہے اس کو جب تک بیوی کی عادت رہتی ہے وہ اس کا وفادار رہتا ہے

جیسے ہی وہ اس کے بغیر رہنا سیکھ لیتا ہے تو سب سے پہلے اسی سے اپنا ہاتھ چھڑاتا ہے۔۔"

اگر وہ مرد بن کر سوچتا تو یہ ایک طمانچہ تھا جو اس کے منہ پر مارا گیا تھا۔۔ماضی میں کسی کے دھوکے کے سبب اسے یہ سب سننے کو ملا تھا۔ مگر اس نے یہ سب انسان کی حیثیت سے سنا تھا۔ عورت اور مرد کی جنگ شروع کرنے کے بجائے اس نے ہوش سے کام لیتے ہوئے غور و فکر کی تھی۔۔وہ ٹھیک کہہ رہی تھیں۔۔وہ مرد تھا اور مردوں کی سوچ سے واقف تھا۔۔وہ اپنی انا کی خاطر سچ کو جھٹلا نہیں سکتا تھا۔۔

"میں آتا ہوں آپ فکر نہ کریں۔"

اور پھر اللہ حافظ کہنے کے بعد فون بند ہو گیا۔۔انعم صاحبہ نے سکھ کا سانس لیا۔

کال کے دوران وہ گاڑی سے اتر کر گیٹ کے سامنے آ چکا تھا۔اندر آنے کے بعد سب سے علیک سلیک کر چکا تو بوا کے پاس چلا آیا اور ابیرہ کی بابت پوچھا۔بوا کے بتانے پر کہ وہ اس کے کمرے میں ہے لب بلا اختیار ہی پھیل گئے۔وہ وہاں سے سیدھا اپنے کمرے کی جانب بڑھ آیا۔جب سے وہ اپنے گھر منتقل ہوا تھا شاید ہی کوئی ایک سے دو بار یہاں رکا ہو گا۔۔وہ وہاں نہیں رکتا تھا اس کے باوجود بھی تہمینہ اس کے کمرے کو ہمیشہ تیار رکھتی تھیں جیسے وہ وہاں رہتا ہو۔

بغیر دستک دئے آہستہ سے دروازہ کھولتے ہوئے وہ اندر آ گیا۔ابیرہ سامنے ہی کھڑکی کے پاس کھڑی باہر دیکھ رہی تھی۔اس کے بال زیادہ لمبے نہیں تھے بس کندھوں سے تھوڑا سا ہی

نیچے تھے۔ بالوں کو باندھنے کی زحمت وہ کبھی کبھی ہی کرتی تھی۔۔ ابھی بھی ویسے ہی کھلے چھوڑے انہیں پچھلی جانب پھیلائے ہوئے کھڑی تھی۔

ضرار آہستہ سے چلتا ہوا اس کے ساتھ آ کھڑا ہوا۔۔ پھر تھوڑا سا جھکتے ہوئے خود کو اس کے کان کے مزید قریب کیا۔

"ویسے اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں کہتا کہ محبت ہو گئی ہے۔۔"

اس نے نظریں اٹھانے کی جسارت نہیں کی۔ اپنے ساتھ کھڑے شخص کی ذات کے متعلق گمان کرتے کرتے وہ خود الجھنے لگی تھی۔ اس کو ان سوالات کا جواب نہیں مل رہا تھا جنھوں نے دماغ کو الجھا رکھا تھا۔ اس کا دل اس سے اسی سوال کا جواب طلب کرتا محسوس ہو رہا تھا کہ کیسے ممکن ہے جس انسان نے کبھی کسی سے محبت نہ کی ہو اس کی آنکھیں محبت کے نام پر یوں چمکنے لگیں۔ اس کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جو کسی بھی انسان کو اس کی طرف کھچنے پر مجبور کر سکتا تھا اور اب اسے بھی مجبور کرنے لگا تھا۔

مگر یہاں تم ہو۔۔ ابیرہ شفاقت ڈاٹر آف شفاقت علی۔۔ جو کسی سے بلاوجہ نفرت تو کر سکتی ہے"
"مگر محبت نہیں۔۔

وہ اسے کوئی جواب کیوں نہیں دے رہی تھی۔ اس کے جوابی حملے اسے بھاتے تھے۔۔ مگر اب سامنے ٹھہرے پانیوں سا سکون تھا۔

میں نیچے انتظار کر رہا ہوں جلدی سے آجاؤ۔۔" اس نے قدم نہیں اٹھائے۔۔ جیسے منتظر تھا اس کے کچھ کہنے کا۔

Kahanifreak.com

کدھر۔۔"اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"پھر جلد ہی تصیح کی جو کہ اس سے بھی غلط ثابت ہوئی"کس لیے۔۔مطلب کیوں۔۔"

کدھر۔۔؟"وہ بے ساختہ اس کے جملے پر ہنسا۔

"ایک ہی دن میں بھول گئی کہ تمہارا اصلی گھر کون سا ہے۔۔۔"

کاش میں بھول پاتی۔۔"وہ آہستگی سے بڑبڑائی۔

"مگر آپ نے کہا تھا کہ میں یہاں رک سکتی ہوں۔۔"

ہاں اور اب میں ہی کہہ رہا ہوں کہ گھر چلو۔۔ویسے میں تمہارے کیوں کا جواب دے تو دوں۔۔ مگر تم مانو گی نہیں۔۔"فیصلہ سامنے والے پر چھوڑا گیا تھا چاہے تو پوچھ کر الجھن کی وادی میں اتر جائے اور چاہے تو انجان رہ کر بے سکونی میں جیتی رہے۔

وہ کچھ نہ بولی جس پر ضرار مزید دو قدم لیتا ہوا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ابیرہ نظریں جھکا گئی۔۔ جہاں اس کے ساتھ جانے سے ڈر رہی تھی وہیں اس کے بغیر رہنا بھی مشکل لگ رہا تھا۔اس کے یوں سامنے آ جانے پر بھی اس نے سر نہیں اٹھایا تو ضرار نے دو انگلیوں کو ملاتے ہوئے کسی بادشاہ کی طرح اس کی ٹھوڑی اوپر کی۔

چشم یار اٹھی تو محب کھو گیا۔۔

اس کی آنکھیں کس قدر پرکشش تھیں۔کوئی کیسے ان کے سحر میں نہ اترتا۔۔

وہ آنکھیں عام آنکھیں نہیں تھیں محب۔۔

وہ آنکھیں تو کسی دیوانے کی تھیں۔۔

Kahanifreak.com

جہاں محبت کے دیوں کی لو جلتی دکھائی دیتی تھی۔۔

جن میں نفرت کی آگ بجھتی دکھائی دیتی تھی۔۔

وہ آنکھیں کئی راز افشاں کرنے والی تھیں۔۔

کئی دلوں کو سیراب کرنے والی تھیں۔۔۔

ہائے محب ہائے۔۔

کیوں نا محبوب نے ان آنکھوں میں اتر جانا چاہا۔۔۔

میں تمہیں اپنی نظروں سے دور نہیں کرنا چاہتا۔۔" ضرار نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

۔

کیوں۔۔۔""

وہ جانتی تھی اس کا جواب کبھی بھی وہ نہیں ہو گا جو وہ گمان کئے بیٹھی تھی اس کے باوجود بھی دل حاوی ہوا تو زبان سوال کر بیٹھی۔ کچھ پل اسے یونہی دیکھتے رہنے کے بعد وہ ہلکا سا مسکرایا۔

کیوں کہ میں نہیں چاہتا موقع ملتے ہی ایک بار پھر تم ہمارے جذبات کو پس پشت ڈال کر چلی "

" جاؤ۔۔

شاید زندگی میں وہ پہلی بار کسی معاملے میں انا پرست ہو رہا تھا۔ ہر احساس سے آشنائی حاصل کر لینے کے بعد بھی وہ خود کو باز رکھنے کی کوشش میں جٹا ہوا تھا۔ اس بار وہ سامنے سے پہل کروانے کی خواہش پر پکے پاؤں تھا۔

Kahanifreak.com

ضرار نے ان آنکھوں میں کچھ ٹوٹتا دیکھا۔۔ مگر کیا۔۔ کیوں۔۔ایک ساتھ کئی سوال دماغ کے پنے پر تحریر ہوئے۔اس کی آنکھوں نے کس قدر صاف گوئی کا مظاہرہ کیا تھا۔۔ نہیں شاید اسے پڑھنے میں غلطی ہوئی تھی۔۔ یا شاید وہ بہترین اداکارہ تھی۔

کل رات اس کی آنکھوں نے جس بات کی چغلی کی تھی وہ اسے اک نئے راستے سے متعارف کروا گئی تھی۔ ضرار بلاوجہ گھر پر رکنے والوں میں سے نہیں تھا۔ آج رکا تھا مطلب کچھ خاص تھا۔ جس کے سبب اس نے ہر دوسری چیز کو پس پشت ڈالنا ہی مناسب سمجھا۔

جب وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی اس کی نظر سامنے بیٹھے ضرار پر پڑی۔ گرل پر ہاتھ رکھے وہ وہیں رک گئی۔ٹراوزر شرٹ میں ملبوس ٹانگیں لمبی کیئے وہ صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر نظریں مرکوز کیئے کام کرنے میں مصروف تھا۔ دوسری جانب ضرار کو اپنی ذات کسی کی نظروں کا محور بنتی محسوس ہوئی۔اس نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں وہ کھڑی ہوئی تھی۔وہ مسکرایا۔۔اس کی مسکراہٹ ابیرہ کو بہت ہی پراسرار لگی اتنی پراسرار کہ وہ جواب میں مسکرا بھی نہ پائی۔۔ وہ ایک بار پھر سے اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا۔ابیرہ نے شکر کرتے ہوئے قدم کچن کی جانب بڑھادیئے۔ نوراں بی کو ناشتے کا بولنے کے بعد وہ ڈائینگ ٹیبل پر چلی آئی۔ بیٹھنا تو اسے لاونج میں تھا مگر وہاں وہ بیٹھا ہوا تھا جس کی نظروں میں ناچتی شرارت اس کے دل کو بے چین کر دیتی تھی۔۔ کہنی کو میز پر

ٹکائے ہاتھ کی مٹھی بنائے منہ کے نیچے رکھے وہ بیزاریت سے بیٹھی ناشتے کا انتظار کر رہی تھی جبھی سامنے سے وہ وہ آتا دکھائی دیا اور جلد ہی عین اس کے سامنے والی نشست سنبھال گیا۔ابیرہ نے پہلو بدلا اور سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا سوچا آج دونوں میاں بیوی ساتھ میں ناشتہ کرتے ہیں۔۔"وہی کچھ دیر پہلے والی مسکراہٹ نے پھر سے اس کے لبوں پر ناچنا شروع کر دیا۔

"آپ آفس نہیں جائیں گے۔۔؟"

اب کی بار اس نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"مگر کیوں۔۔۔"ابیرہ کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات سے وہ اچھے سے جان گیا تھا سامنے بیٹھی اس کی بیوی کو بات کچھ خاص پسند نہیں آئی۔

"میں نے سوچا کہ تم گھر پر اکیلی بور ہو جاتی ہو گی تو کیوں نہ آج تمہیں کمپنی دے دی جائے۔۔۔"

"نہیں۔۔"وہ زبردستی مسکرائی"میں تو اتنا مصروف رہتی ہوں کہ سارا دن بور ہونے کا وقت ہی نہیں ملتا۔۔آپ چلے جائیں آفس۔۔"

"اچھا۔۔لیکن اب تو میں آفس میں انفارم کر چکا ہوں کہ آج نہیں آرہا۔۔چلو کوئی نہیں تم اپنا کام کرنا میں اپنا کر لوں گا۔۔"

اسی بیچ نوراں بی میز پر ناشتہ لگا کر جا چکی تھیں۔ضرار کھانا شروع بھی کر چکا تھا مگر وہ۔۔وہ تو

Kahanifreak.com

سوچوں کی وادی میں گم اسے دیکھتے ہوئے بس یہی سوچنے میں گم تھی کہ وہ آج گھر میں ہی رہے گا۔ دوسری جانب اس کے چہرے کا طواف کرتی اس کی نظریں اس کے لبوں کو بار بار پھیلنے پر مجبور کر رہی تھیں۔

ناشتے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آ گئی تھی۔ عصر ہونے والی تھی اور وہ اب بھی اپنے کمرے میں ہی تھی۔ پہلے ہی دل باغی بنا بیٹھا تھا اوپر سے اس کی نظریں دل کو مزید بغاوت پر اکسا رہی تھیں۔

وہ آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر آیا" کس سے بھاگ رہی ہو۔۔" ضرار نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے سوال کیا۔

" مجھے بھلا کیا ضرورت کسی سے بھاگنے کی۔۔" وہ نظریں ملانے سے احتراز برتے ہوئے بولی۔

" مجھ سے۔۔" وہ مسلسل اسے دیکھتے ہوئے سوال کر رہا تھا۔

" اور آپ کو یہ خوشفہمی کیوں ہے مسٹر ضرار ر۔۔ علی۔۔" اس نے آنکھیں بند کر کے خود کو کمپوز کیا اور پھر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے واپس سے سوال کیا۔

" محبت۔۔ ہو سکتا ہے تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی ہو اور اب تم اس جزبے سے اور مجھ سے بھاگنے کیلئے کمرے آ کر میں بند ہو گئی ہو۔۔" ابیرہ اس کی اس قدر خوش فہمی پر ہنس دی۔ مصنوئی ہنسی۔۔

" میں آپ سے محبت کرنے پر مرنے کو ترجیح دیتی ہوں۔۔ اب آپ سوچ سکتے ہیں آپ سے محبت

Kahanifreak.com

کرنا میرے لائق کیا ہے۔۔بیو قوف ہی ہو گا وہ انسان جو جانتے بوجھتے ایسے انسان سے محبت کرے گا جو ہزار بار اس کے منہ پر بول چکا ہو کہ وہ اس جزبے کے پنپتے ہی اسے چھوڑ دے گا۔۔۔میرے لئے ایسے شخص سے محبت کرنے سے بہتر مرنا ہے جس کے پاس محبت کے جواب میں محبت نہ ہو۔۔"

"اچھا۔۔اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ تم جدائی کے خوف سے اقرار کرنے سے ڈرتی ہو۔۔؟"وہ سمجھنے والے انداز میں بولا۔

"آپ کتنے فارغ انسان ہیں ناں۔۔خود ہی سوال گڑھتے ہیں اور پھر اپنا من پسند جواب دے کر خود کو خوش کر لیتے ہیں۔۔"وہ بیڈ سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آ کھڑی ہوئی۔

"چلو چھوڑو یہ بتاو صبح سے کمرے میں کیوں بند ہو۔۔"شیشے میں دیکھائی دیتے اس کے سراپے کو نظروں میں سجائے اس نے سوال کیا۔

"کیوں کہ مجھے آپ کو دیکھنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔میں آپ کی محبت میں نہیں اپنی نفرت میں یہاں بند ہوں۔۔"

"اچھا تم کہو گی اور میں مان لوں گا۔۔مان لو تمہیں ڈر ہے کہ میں تمہارے سامنے رہوں گا تو تم خود کو ہار دو گی۔۔"

"آپ کی اس خوش فہمی کو تو میں ضرور دور کرنا چاہوں گی"ہاتھ میں پکڑی نیل پالش کی شیشی

جس کو محض خود کو مصروف دکھانے کیلئے تھام رکھا تھا واپس میز پر رکھتی ہوئی وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ ضرار بھی فاتحانہ مسکراہٹ سجائے اس کے پیچھے چل دیا۔۔

ابیرہ آکر سیدھا صوفے پر بیٹھی۔ ضرار کی ضرورت سے زیادہ خوش اخلاقی ہضم نہیں ہو رہی تھی۔ سنگل سیٹر صوفے کے عین سامنے میز پر پڑا لیپ ٹاپ دیکھ کر اس نے اندازہ لگایا کہ وہ وہیں بیٹھا ہوا ہے۔ دونوں سنگل سیٹرز کو چھوڑتی وہ بڑے صوفے پر آکر براجمان ہو گئی۔ اس کے ساتھ بیٹھنا تو کسی صورت گوارا نہیں تھا۔ جونہی وہ بیٹھی ضرار بھی ساتھ آ بیٹھا اور بیٹھتے ساتھ ہی اس نے نوراں بوا کو آواز لگائی۔

"جی صاحب۔۔۔" ان کے ہاتھ میں موجود کپڑا اس بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ وہ ڈسٹنگ کر رہی ہیں۔

"ان کو تو آج زمین پر لاؤں گی۔۔۔۔ سمجھتے کیا ہیں۔۔ بہت ہی کوئی ہیرو ہیں نا جو میں۔۔ یعنی ابیرہ۔۔ ان کے مقابل خود کو ہار دوں گی۔۔۔" وہ اس کو نظرانداز کرتی خود ہی سوچ کر مسکرائی۔۔ پھر اس نے گردن موڑ کر ضرار کی جانب دیکھا وہ اس ہی کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔ ابیرہ کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا۔۔ اس کے لب سمٹے۔۔

"آپ آج چھٹی کر لیں۔۔" وہ واپس نوراں بوا کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔

Kahanifreak.com

"مگر صاحب جی کھانا۔۔"

"آپ کی بی بی ہے نا ماشاءاللہ سے اے ون ہے یہ سب کرلیں گی آپ فکر نہ کریں۔۔" وہ ابیرہ کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرایا اور تواور اس کا ہاتھ بھی تھام لیا۔۔ ابیرہ کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔

"دراصل میں نہیں چاہتا۔۔ اتنے وقت کے بعد مجھے اپنی بیوی کے ساتھ وقت ملا ہے اور کوئی تیسرا اس میں خلل ڈال دے۔۔" وہ اس کی گھوریوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنے قہقہے کو ضبط کئے بولتا چلا جارہا تھا۔

اس نے صوفے سے اٹھتے اپنا ہاتھ واپس لینا چاہا مگر وہ چھوڑنے سے انکاری تھا۔ "کدھر۔۔؟" انداز ایسا تھا آیا پوچھ رہا ہو کہ بس۔۔مان گئی ہار۔۔ جو سوچ کر آئی تھی سب اس کے الٹ ہی ہوا تھا۔ اب بہتری اسی میں تھی کہ وہاں سے رخصت لے لی جائے مگر کیسے۔ "مجھے شاور لینا ہے۔۔۔" اسے اس وقت یہی بہانہ سوجھا تھا۔ ضرار نے آئبرو اٹھا کر پہلے شاکی نظروں سے اسے دیکھا مگر پھر یقین آجانے پر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"بہت شوق ہے نا ٹسل لینے کا اب بتاتا ہوں ابیرہ ضرار تم نے کس کو چیلینج کیا ہے۔۔ تمہارے دل کو تمہاری بغاوت پر مجبور نا کر دیا تو کہنا۔۔" ضرار نے اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے خود سے عہد باندھا۔

اسے ابھی کمرے میں آئے آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا کہ وہ پھر سے حاضری دینے آگیا۔ کمرا لاک ہونے کے سبب ضرار نے دستک دی۔

"جی۔۔" وہ دانت پیستے بولی۔

"پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس جلدی سے تیار ہو کر نیچے آجاو ہمیں ڈنر کیلئے جانا ہے۔۔"

دروازے کی دوسری جانب وہ مسکراتے ہوئے بول رہا تھا۔

وہ فورا سے دروازہ کھول کر روبرو آئی "کیوں۔۔ میرا مطلب کدھر۔۔ مطلب کس لئے۔۔؟"

"کیا مطلب کس لئے۔۔؟ اپنی بیوی کو ڈنر پر لے کر جانے کیلئے کب سے وجہ کی ضرورت پڑنے لگی۔" ضرار کو اس کی عقل پر شبہ ہوا۔

"لیکن مجھے تو بھوک ہی نہیں۔۔ آپ اکیلے چلیں جائیں۔۔"

"اوہ۔۔ کتنا ان ایتھیکل ہے بیوی کے ہوتے ہوئے شوہر اکیلا چلا جائے ڈنر کرنے۔۔ ویسے بھی کسی نے ایک بار کہا تھا کہ میں بہت برا شوہر ہوں بیوی گھر پر ہے اور میں باہر سے ڈنر کر کے آرہا ہوں۔۔" ضرار نے شادی کے بعد شروع کے دنوں والی گفتگو کا حوالہ دیا۔

"میں جانتی ہوں آپ یہ سب کس لئے کر رہے ہیں۔۔۔" ابیرہ روہانسی ہوئی۔

ضرار نے اپنے اور اس کے بیچ کا فاصلہ مزید کم کیا" گر جانتی ہو تو میری مشکل آسان کردو۔۔ دے

دوا اپنے دل تک رسائی۔۔" دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب طلب نظروں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔ جب کہ وہ اپنی آنکھوں میں حیرانگی سموئے اس کی آنکھوں کے ذریعے اس کو پڑھنے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔ پلکوں نے جھپکنے کی زرا سی کوشش نہیں کی۔ مگر اختتام ناکامی پر ہوا۔۔ نہ ہی محب کو اپنا جواب ملا اور نہ ہی محبوب اس تحریر کو پڑھ پایا جس کی گواہی اس کا خود کا دل دے رہا تھا۔

موبائل کی بیل پر سکتہ ٹوٹا۔۔ ضرار کا نظریں ہٹانا تھا کہ ابیرہ نے جلدی سے دروازہ بند کر لیا۔ اور وہ۔۔ وہ بھی سر جھٹک کر کال اٹھاتے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔

کراچی کی شام اور پھر شام کی ہوا۔۔ ہر جگہ کی اپنی اک خاصیت ہوتی ہے اور یہاں کی خاصیت تا حد نگاہ بہتا سمندر راور ہواوں کے سنگ چاندنی کے اشاروں پر ناچتی یہ لہریں ہیں۔ اداس دلوں کو راحت بخشتے لہروں کے سر۔ گو کہ محبتوں کے اثیر پتلوں کو افشاں چھور ہی ہو۔۔۔

گاڑی سے اتر کر وہ آہستہ آہستہ آگے کی جانب بڑھنے لگے۔۔ دل کی دھڑکنیں سنبھلتے نہیں سنبھل رہی تھیں۔ وجود میں سرایت کرتی ٹھنڈی ہوا ان کے تال چھیڑنے سے باز نہیں آ رہی تھی۔ جہاں وہ قدم رکھ رہے تھے وہ حصہ اندھیرے میں تھا مگر جہاں وہ قدم رکھنے جا رہے تھے وہاں اندھیروں کا نام و نشان نہیں تھا۔ سیڑھیوں کے پاس پہنچ کر ضرار نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا

Kahanifreak.com

جسے وہ تھام گئی۔ سیڑھیاں عبور کرتے ہی ان کا استقبال وہاں کے مینجر نے کیا۔ علیک سلیک کے بعد وہ انہیں ان کی میز پر لے آیا۔ اس نے اوپر بنے کیبنز کے بجائے پانی کے اندر بنے کیبن کا انتخاب کیا تھا۔ بڑی ہی مہارت کے ساتھ تراشنے کے بعد وہ اس قابل بنا تھا کہ ستائش حاصل کر پاتا۔ ابیرہ اپنی نشست پر بیٹھنے کے بجائے ریلنگ کے پاس آگئی۔ لکڑی کی بنی ریلنگ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے نیچے نگاہ ڈالی تو وہیں کی ہو کر رہ گئی۔ پانی کے اندر نصب لائٹ کے گرد چھوٹی چھوٹی مچھلیاں رقص کرنے میں مگن دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے دل نے خواہش کی کہ کاش وہ ہاتھ بڑھا کر ان کو چھو لیتی۔ جانے کس احساس کے تحت اس نے تھوڑا سا آگے کو جھکتے ہوئے کوشش بھی کی مگر ناکامی پر دکھ ہوا۔ ہر تھوڑی دیر بعد وہ آنکھیں بند کر کے اک لمبا سا سانس لے کر ٹھنڈی ہوا کو اپنے اندر بھرتی اور پھر پانی کی لہروں میں ہی کھو جاتی۔ آرڈر کرنے کے بعد ضرار بھی وہیں چلا آیا۔ وہ بھی ریلنگ پر بازو رکھتے ہوئے جھک کر کھڑا ہو گیا اور سامنے دیکھنے لگا۔ دور ہونے کے سبب پانی میں موجود روشنی کسی جگنو کی سی معلوم ہو رہی تھی لیکن جیسے ہی کشتی نے حرکت کی تو معلوم ہوا وہ اس کشتی پر نصب بلب ہے جو جگنو سا لگ رہا ہے۔

"آپ کو پتا ہے میرا بہت دل تھا اس جگہ آنے کا۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اسے بتا رہی تھی۔

"کیا تم آج سے پہلے کبھی اس جگہ نہیں آئی۔۔؟" بلآخر وہ اس کے لبوں پر مسکراہٹ لانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

Kahanifreak.com

"بابا لوگوں کے ساتھ تو بہت بار آئی ہوں۔۔ مگر مجھے اس جگہ اکیلے آنے کا شوق تھا۔۔ یا پھر کسی ایسے کے ساتھ جو میری تنہائی میں مخل نہ ڈالے۔ بس میں ہوں۔۔ بہت سارا وقت ہو۔۔ دور چلتی ہوئی کشتی ہو۔۔ اور خاموشی ہو۔۔"

"یہ خواہش کافی عجیب سی ہے۔۔ ایسا کیسے ممکن ہے کوئی ساتھ تو آئے لیکن بات نہ کرے۔۔"

"ہمم۔۔ جبھی تو میری یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہوئی۔۔ دیکھیں کتنی کشش ہے اس پانی میں۔۔ یہ کیسے اپنی طرف کھینچتا ہے انسان کو کہ دل کرتا ہے وہ اس میں اترتا چلا جائے۔۔"

"ہمم کشش تو ہے۔۔" وہ پانی کو دیکھتے ہوئے بیان کر رہی تھی اور وہ اسے دیکھتے ہوئے مقرر مقرر کی صدا لگا رہا تھا۔ بلآخر اسے دیکھتے ہوئے اس کے دل نے اقرار کر ہی ڈالا۔ جس بات کو وہ اتنے دنوں سے زبردستی جھٹلا رہا تھا آج اس نے مان ہی لیا۔

"آپ یہاں کتنی بار آئے ہیں۔۔" خود پر سے اس کا دھیان ہٹانے کیلئے اس نے انتہا کا بے تکا سوال پوچھا۔ پہلے ہی دل کسی صورت پیچھے ہٹنے کو راضی نہیں ہو رہا تھا اور پھر یوں اس کی نظروں کے حصار میں رہنا دل میں جلتی چنگاری کو ہوا دے رہا تھا۔

"میں۔۔ پہلے تو میں روز شام کو یہاں آتا تھا۔۔ پھر تم۔۔" وہ دانستہ طور پر خاموش ہو گیا۔

"اب نہیں آتے۔۔؟" وہ ابھی بھی سامنے ہی دیکھ رہی تھی۔

"نہیں۔۔۔"

"کیوں۔۔۔"

"پتا نہیں۔۔۔" وہ نہیں بتا پایا کہ جس سکون کی تلاش میں وہ یہاں آتا تھا وہ اب اسے گھر پر ملنے لگا تھا۔

"پہلے کیوں آتے تھے۔۔؟"

"شاید سبھی الجھنوں سے دور خود کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کیلئے۔۔ یا شاید خود کو امید دلانے کہ اس جگہ کا تخلیق کار سب ٹھیک کر دے گے۔۔ خود کو یہ سمجھانے کے لئے کہ اک دن حالات بہتر ہو جائیں گے۔۔ دنیا کی اس تلخ حقیقت میں اک دن مٹھاس بھر کر اسے گزارنے کے لائق بنا دیا جائے گا۔۔"

"آپ بہت کمپلیکیٹڈ ہیں۔۔" سامنے پر سے نظریں ہٹا کر اس نے ضرار کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا دیکھنے کا انداز آج بہت مختلف تھا جیسے وہ اس کی ذات کی کھوج لگانے میں ہو۔۔

"اچھا وہ کیسے۔۔؟"

اس کے قہقہے پر فدا ہوتی ہوا اور پانی پر مہربان ہوتی چاندنی ابیرہ کو کچھ بھلی سی محسوس ہوئی۔

"پہلے لگتا تھا آپ سے برا۔۔ وحشی انسان کوئی نہیں ہے لیکن اب لگتا ہے آپ سے معصوم کوئی نہیں ہے۔۔" وہ بغور اس کو دیکھتی ہوئی اسے پڑھنے کی تگ و دو میں تھی۔

"ہر انسان کی ذات اک بھید ہوتی ہے۔۔" وہ اسے جواب دینے کے بعد مسکراتے ہوئے ٹیبل کی

جانب واپس آ گیا۔

"کبھی کبھی آپ بہت گہرے انسان لگتے ہیں۔۔ جو اپنے اندر بہت سے طوفانوں کو سموئے ہوئے ہو۔۔" وہ بولنے پر آتی تھی تو چپ ہی نہیں کرتی تھی۔ جو ذہن میں آتا سب بول کر ہی دم لیتی تھی۔ وہ شروع دن سے ہی ایسی تھی۔ ابھی جو اس کی ذات کے متعلق اظہار خیال کرنے لگی تو کرتی ہی چلی جا رہی تھی۔ ضرار نے اس وقت کو کوسا جب اس نے ایسی کوئی خواہش کی تھی کہ وہ اس کے ساتھ نرمی سے اپنائیت سے بات کرے۔

وہ بھانپ گیا تھا گفتگو کس سمت جانے والی ہے۔ "چلو آج تمہاری خواہش پوری کر دیتے ہیں۔۔ آج تم ہو گی اور تمہاری تنہائی ہو گی۔۔ جتنی دیر چاہو گی ہم یہاں رکیں گے۔۔ کوئی تمہاری تنہائی میں مخل پزیر نہیں ہو گا۔۔" ضرار نے مسکراتے ہوئے جوس کا گلاس لبوں سے لگایا۔

"مگر یہ تو میری خواہش نہیں۔۔" وہ بھی ریلنگ سے دور ہٹتے ہوئے میز کے پاس آ کر اپنی نشست سنبھال گئی۔

"مگر تم نے ابھی کچھ دیر پہلے خود ہی تو کہا۔۔"

"میری خواہش تھی۔۔ مگر اب نہیں ہے"

ابیرہ کی نظریں اس کے دماغ میں گھنٹا بجا رہی تھیں۔ یا شاید وہ اس سے اس قدر تحمل مزاجی کی امید نہیں رکھتا تھا۔

Kahanifreak.com

"چلو یہ تو اچھا ہے اب تمہاری کوئی خواہش نہیں۔۔"اس نے مصلحتاً اس کی خواہش پوچھنے سے گریز کیا۔

"ہے ناں۔۔" وہ فٹ سے بولی۔

"وہ کیا۔۔۔؟"

"آپ پوری کریں گے۔۔۔؟"

"اگر میرے اختیار میں ہوا تو سوچوں۔۔"

"کیا ہر بات پر سوچنا ضروری ہوتا ہے۔۔"اس نے بات کو بیچ میں ہی اچک لیا۔"میں آپ کو سننا چاہتی ہوں۔۔میں چاہتی ہوں کہ آج میر ضرار کی پہلی سلجھ جائے۔۔"

میز پر بازو ٹکائے وہ گلاس کے کناروں پر شہادت کی انگلی پھیر رہا تھا۔ابیرہ کی بات پر اس کی سر بکھیرتی انگلیاں رکیں۔۔اس نے نظریں اٹھا کر بغور اسے دیکھا۔

"سوچ لو۔۔میر ی ضرار کی پہیلی اگر سلجھ گئی تو تم الجھ جاؤ گی۔۔میرا راز آشکار ہو گا تو تم خود کو ہار دو گی۔۔۔"ابھی تو خوشیوں نے آنے کی نوید سنائی تھی سو وہ کیسے انہیں تھامنے سے انکاری ہو جاتا۔جو اس کا سچ تھا وہ اس کے نزدیک جھوٹ تھا۔وہ کیسے آج کی شام برباد کر ڈالتا۔یہی اک طریقہ سوجھا تھا اسے ماضی سے دور رکھنے کیلئے۔

"خود کو ہارنے سے پہلے میری سانسیں تھم جائیں گی۔۔آپ سے ہمدردی ہو سکتی ہے مگر محبت

نہیں۔۔"مزاج بگڑنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے سو بنا دیر کئے اس کے مزاج بھی بگڑ گئے۔

"ٹھیک ہے جس دن مجھے ہمدردی کی ضرورت ہوئی سب سے پہلے تمہارے سامنے آکر اپنا رونا روؤں گا۔۔ مگر ابھی مجھے کسی قسم کی ہمدردی کی چاہ نہیں۔۔"

ہمیشہ بول لینے کے بعد ہی کیوں اس کو احساس ہوتا تھا کہ وہ زیادہ بول گئی ہے۔"آئی ایم سوری۔ میرا مطلب۔۔"

"اٹس اوکے۔۔ کسی کے ساتھ ہمدردی کرنا بری بات نہیں۔۔"اس کی طرف دیکھ کر جواب دینے کے بعد وہ کھانا کھانے لگا تو اس نے بھی دکھی دل کے ساتھ پلیٹ میں چمچ گھمانا شروع کر دیا۔۔

گیارہ بج کر ستاون منٹ پر وہ گھر پہنچے تھے۔آج خلاف معمول ضرار کو اتنی آرام سے ڈرائیونگ کرتے دیکھ کر وہ حیران ہو رہی تھی۔

"آپ اتنی آہستہ گاڑی کیوں چلا رہے ہیں۔۔؟"

"اتنی بہترین شام گزار کر آیا ہوں اپنی بیوی کے سنگ شاید اس لئے۔۔"

"ضرار۔۔آپ اک سیدھے سے سوال کا سیدھا سا جواب کیوں نہیں دیتے۔۔ مشرق کا پتہ

Kahanifreak.com

پوچھوں تو آپ مغرب شمال جنوب سب کا بتا دیتے ہیں ماسوائے جو پوچھا ہوتا ہے۔۔"ابیرہ کو اس کی یہ عادت زہر سے زیادہ بری محسوس ہوتی تھی مگر پرواہ کس کو تھی۔۔

"اس کا اک آسان حل بتاوں۔۔؟"اس کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ کوئی بہت ہی رازداری کی بات بتانے جا رہا ہے۔ابیرہ نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے اثبات میں گردن ہلائی۔۔

"تم سیدھے سوال کرنا چھوڑ دو۔۔کیونکہ مجھے سیدھے سوالات کا جواب دینے میں مزح نہیں آتا۔۔۔"

"ہر کسی کے پاس آپ کے جتنا دماغ نہیں ہوتا ناں۔۔۔"سارے موڈ کا ستیاناش کرنا ہو تو اس شخص سے رابطہ کیا جا سکتا تھا۔

"نہیں خیر دماغ تو تمہارے پاس بھی بہت ہے۔۔ہاں استعمال ہمیشہ غلط جگہ کرتی ہو۔۔۔"

"اچھا تو پھر میر ضرار کے حساب سے میں اپنا دماغ کدھر لگاوں گی تو مناسب ہو گا۔۔"وہ چڑتے ہوئی بولی۔

ضرار نے اس کی جانب کا دروازہ کھولا۔۔"چھوڑو۔۔خوامخواہ میں تم بگڑ جاو گی۔۔اور ابھی میں یہ نقصان برداشت کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔۔"

وہ بھی گاڑی سے اتر آئی۔دونوں ساتھ ساتھ چلنے لگے۔گھر کی بتیاں بجھی ہوئی تھیں۔محض لان میں ہی ہلکی سی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔وہ دروازے پر ہی رک گئی۔

Kahanifreak.com

"یہ لائٹس کیوں بند ہیں۔۔۔"

"کیوں بند ہیں۔۔۔؟"سوال کے بدلے سوال کر کے وہ جواب کو ٹال گیا۔

"میں اندر نہیں جارہی۔۔آپ لائٹس آن کریں۔۔"پھر سے خوف نے آن گھیرا تھا۔

"ٹھیک ہے تم رکو ادھر میں لائٹس جلا کر آتا ہوں۔۔"

"نہیں۔۔"ابیرہ نے اس کا بازو پکڑ لیا"آپ نہ آئے تو۔۔۔"

وہ بلا اختیار ہی اس کی بات پر ہنسا۔"یار۔۔کیا اندر کوئی سم سم کا دروازہ ہے۔۔؟نہیں ناں تو پھر ظاہری بات ہے واپس آنا ہی پڑے گا۔۔"

"ہاں مگر آپ کا کمرہ تو ہے ناں۔۔مجھے آپ پر بھروسہ نہیں ہے۔۔کیا پتا آپ بدلہ لینے کیلئے مجھے ساری رات یہیں باہر کھڑا رکھنے کیلئے واپس نہ آئیں۔۔آپ اپنے موبائل کی لائٹ آن کر لیں پھر ہم ساتھ چل کر باقی کی لائٹس جلالیں گے۔۔'

"مگر میرا موبائل تو بند ہے۔۔ایسا کرو تم اپنے موبائل سے روشنی کر لو۔۔"

"میرا موبائل۔۔میں تو موبائل لے کر ہی نہیں گئی تھی۔۔"

"ابیرہ یار کس سے ڈر رہی ہو۔۔کون ہو گا اندر۔۔چلو آؤ میرے ساتھ۔۔"وہ اس کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھنے لگا جب اس نے مزاحمت کرتے ہوئے اسے روک دیا۔

"احس۔۔"ضرار اس کے الفاظ مکمل ہونے سے پہلے ہی اسے خاموش کروا گیا تھا۔

Kahanifreak.com

"شش۔۔۔"وہ نہیں چاہتا تھا کسی کو بھی اس شخص کا نام سنائی دے اور کسی کے دل میں اس کی بیوی کی ذات کے متعلق شک آئے۔۔

"بھروسہ تو تمہیں نہیں ہے لیکن اس بات پر تو ایمان ہے نا کسی ذی نفس کو تمہیں نقصان پہنچانے نہیں دوں گا۔۔؟"

ضرار نے بہت آہستگی سے یہ بات اس تک پہنچائی۔ گو کہ باقی ہر شے سے پوشیدہ رکھنا مقصود ہو۔۔اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھا۔وہ بھی آنکھیں بند کئے بس اس سمت چلتی گئی جہاں وہ لے جاتا گیا۔

اسے خود بھی نہیں سمجھ آرہا تھا آخر وہ اتنا کیوں ڈرنے لگی ہے۔شاید اس رات کے واقع کے سبب۔۔

ضرار نے اسے کمرے کے عین وسط میں لا کر کھڑا کر دیا۔اس کے لب وا ہونے ہی لگے تھے کہ یک دم سے سارا گھر روشن ہو گیا اور پارٹی بومر کی آواز پر وہ چیختی ایک بار پھر ضرار کے بازو کو تھام گئی۔ لیکن جلد ہی حالات سمجھ آئے تو اس کو اپنی حرکت پر شرمندگی محسوس ہونے لگی۔

باری باری اس کو برتھ ڈے وش کرنے کے بعد کیک کاٹا گیا۔کیک بانٹنے کی ذمہ داری نورالعین پر آئی تھی۔سب کو کیک دینے کے بعد وہ اپنی پلیٹ اٹھاتی ہوئی ابیرہ کے پاس والی نشست سنبھال گئی۔

"کیسا لگا سرپرائز۔۔۔؟"

"بہت اچھا۔۔ابھی تک کی سب سے بہترین سیلیبریشن ہے یہ۔۔۔"

"آہاں۔۔ضرار کا آئیڈیا تھا۔۔وہ پورے بارہ بجے وش کرنا چاہتا تھا۔۔۔"

وہ اس کی بات پر ہنسی اور پھر بھرپور مزا لیتے ہوئے بولی۔"بارہ بجے تو کیا انہوں نے بارہ تیس پر بھی وش نہیں کیا۔۔۔"

"ضرا۔۔۔"حلق سے نکلتی آواز بیچ میں ہی دم توڑ گئی۔ابیرہ کی پلیٹ نور کے قدموں میں آ گری تھی۔اس کے خیال میں نور العین اور اس کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں ہوا ہوگا کہ یہ سب اس نے جان بوجھ کر کیا ہے مگر وہ غلط تھی۔تھوڑے سے ہی فاصلے پر موجود بیٹھے شخص کے لبوں پر کھیلتی مسکراہٹ اس بات کا عندیہ دے رہی تھی کہ وہ بھی اس کی حرکت کو سمجھ چکا تھا۔۔وہ کتنے اچھے انداز میں نور العین کو چپ کروا گئی تھی۔۔

ابیرہ نے پلیٹ اٹھاتے ہوئے نور العین کی جانب دیکھا۔۔وہ ابیرہ کو گھوریوں سے نواز رہی تھی جس پر ابیرہ بھی باز رہنے کا اشارہ کر گئی۔

قریبا ایک بجے کے قریب وہ لوگ رخصت ہوئے۔ضرار اور ابیرہ باہر تک انہیں چھوڑنے آئے تھے۔دونوں گاڑیاں اب آنکھوں سے اوجھل ہو چکی تھیں۔

"ہیپی برتھ ڈے مسٹر ضرار۔۔۔"ابیرہ نے اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے یاد دلایا۔

ضرار کا قہقہ گلی کی خاموشی کو توڑتا ہوا دور دور تک گونجا تھا۔ وہ بھی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا ہوا اس کے پیچھے ہی چلا آیا۔

لاونج میں آتے ہی اس کی نظر میز پر ٹھہر گئی اور وہ آگے نہ بڑھ پائی۔ ضرار بھی عین اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔

"ہیپی برتھ ڈے۔۔۔" اس کی آواز سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ مسکرا رہا ہے۔

اس کی جانب گھومنے پر اسے احساس ہوا کہ اس نے غلطی کر ڈالی ہے۔ وہ ایک قدم کے فاصلے سے بھی کم پر تھا۔ ضرار اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے میز کے اور قریب لے آیا جہاں ایکویریم رکھا ہوا تھا۔

"کیسا لگا۔۔۔؟" وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا جبکہ وہ ششدر کھڑی بس دیکھ ہی رہی تھی۔ کیا کہے۔۔ کیا کہنا چاہئے تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

"پسند نہیں آیا۔۔۔؟ مجھے معلوم نہیں تھا تمہیں کس قسم کی۔۔ کس کلر کی مچھلیاں زیادہ پسند ہیں۔۔ اور پھر رافع کی پسند ہے تو۔۔ اگر تم میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں خود لے کر آتا۔۔"

"کیا کسی کی نفرت اتنی پر خلوص ہو سکتی ہے۔۔ کیا کوئی نفرت میں محبت کی انتہاوں کو چھو سکتا ہے۔۔۔؟ وہ اسے دیکھتے ہوئے خود سے سوال کر رہی تھی۔

"ابیرہ۔۔۔" ضرار نے آہستہ سے اس کا بازو سہلایا جس پر وہ ہوش کی دنیا میں لوٹی۔

Kahanifreak.com

ابیرہ میز کے پاس زمین پر بیٹھ گئی۔ اکیویریم میں قید رقص کرتی مچھلیاں۔۔ پانی کی سطح میں موجود پتھر۔۔ کس قدر حسین لگ رہے تھے۔

"کیا کوئی قید میں اتنا خوش ہو سکتا ہے۔۔۔؟" وہ شیشے کی دیوار پر ہلکے سے ہاتھ پھیرتے ہوئے ان مچھلیوں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"ممکن ہے جسے تم قید سمجھ رہی ہو وہ ان کیلئے جائے پناہ ہو۔۔" ضرار کے جواب پر ابیرہ نے گردن موڑ کر نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"میرے خیال سے اب سو جانا چاہئے کافی رات ہو گئی ہے۔۔ گڈ نائیٹ۔۔" کہہ کر وہ سیڑھیوں کا رخ کر گیا۔

ابیرہ بھی اثبات میں گردن ہلاتی واپس سے ان مچھلیوں کو دیکھنے لگی۔۔

"کیوں۔۔ میری اتنی ضد کے باوجود بھی ضرار نے مجھ پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔۔ میرے ہاتھ اٹھانے کے بعد بھی نہیں۔۔۔ کیا ایسا انسان جھوٹ بول سکتا ہے۔۔؟" اک نیا سوال دماغ میں پنپ چکا تھا۔

دل کی آواز کو جھٹلانا ناممکن ہوتا ہے۔۔ اپنی جانب سے لاکھ بار سنی ان سنی کر کے ٹالا جائے مگر ایک نہ ایک دن عقل دل کی دھڑکنوں پر رقص کرنے لگ ہی جاتی ہے۔۔ بشر طیکہ جزبات سچائی پر مبنی

ہوں۔۔کھوٹ۔۔خود غرضی سے پاک۔۔

آج وہ سکول نہیں گئی تھی۔۔دماغی سکون نہ ہو تو اپنا ہی وجود کسی بوجھ کی مانند محسوس ہوتا ہے۔۔

وہ کرسی پر بیٹھی اپنی ہی سوچوں کی دنیا میں سفر کر رہی تھی جب ضرار بھی وہاں آبیٹھا۔ابیرہ کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا وہ الجھی ہوئی تھی۔ہاتھ میں پکڑے کانٹے کی مدد سے اس نے اس کے سامنے پڑے کپ کو بجایا۔ابیرہ نے پہلے کپ اور پھر اس کی طرف دیکھا۔۔وہ مسکرا رہا تھا۔

"تم آج سکول نہیں گئی۔۔؟"

وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔"نہیں۔۔آج دل نہیں تھا۔۔"

"تو میں کیا سمجھوں۔۔کیا مسز دل کی سننے لگی ہیں۔۔؟"وہ میٹھی سی مسکان لبوں پر سجائے بولا تو خلاف معمول ابیرہ بھی ہنسنے لگی۔

تنویر نے آکر چلنے کا پوچھا۔۔وہ اسے جانے کا کہتے ہوئے خود بھی کرسی سے اٹھ گیا۔

"آپ آفس جا رہے ہیں۔۔؟"اس کے اس قدر معصومانہ سوال پر اس کا قہقہ بلا اختیار تھا جو ابیرہ کو شرمندہ کر گیا۔

"جی۔۔آفس ہی جا رہا ہوں۔۔تم کچھ کہنا چاہتی ہو۔۔؟"

وہ فوراً کچھ نہ بول پائی۔۔فیصلہ کر رہی تھی آیا کچھ کہے یا ناں۔۔"ایک ایمپلائے ہفتے میں کتنی چھٹیاں کر سکتا ہے۔۔؟"

"میں ایمپلائے نہیں ہوں۔۔"اس نے محض اسے تنگ کرنے کی نیت سے کہا تھا لیکن اس کا جواب اسے حیرت کی وادی میں اتار گیا۔وہ تو تصور میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ ابیرہ کچھ ایسا کہہ سکتی ہے۔

"پھر آپ آج نہ جائیں۔۔"وہ جھجکتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

ضرار نے کرسی کو گھسیٹ کر اس کے پاس کیا اور بیٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما۔"ابیرہ۔۔کیا ہوا ہے۔۔کیا احسان کی وجہ سے ڈر رہی ہو۔۔؟"

"نہیں۔۔جانتی ہوں اگر کوئی بشر تحفظ دے سکتا ہے تو وہ آپ ہیں۔۔بھلے آپ محبت کریں نہ کریں مگر جانتی ہوں کبھی اتنی نفرت نہیں کریں گے جو مجھے رسوا ہونے دے۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کی اچھائی کا اقرار کر رہی تھی۔

وہ خوفزدہ نہیں تھی۔۔یہ جان کر دل کو سکون محسوس ہوا تھا۔وہ اٹھ کھڑا ہوا جب وہ پھر سے بولی۔"تو نہیں جا رہے نہ آپ آفس۔۔؟"

وہ مسکرایا۔اور پھر نفی میں سر ہلایا۔"نہیں جا رہا۔"پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ باہر کی جانب بڑھ گیا۔

وہ سٹڈی میں بیٹھا کسی فائل کو پڑھ رہا تھا جب دروازے پر ہونے والی دستک اسے حیرانگی کے سمندر

میں غوطہ دلا گئی۔وہ جب کبھی بھی آئی تھی ہمیشہ کسی آندھی طوفان کی مانند ہی آئی تھی مگر آج تو دستک دی جارہی تھی۔ضرار نے چہرے پر سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے پھر سے سر جھکا لیا۔دستک دوبارہ سے دی گئی مگر ہنوز خاموشی۔اور پھر بس اس سے زیادہ صبر اس کے اختیار سے باہر ہو جاتا تھا۔دھک سے دروازہ کھول کر وہ اندر آگئی۔وہ شاید مصروف تھا ابیرہ نے سوچا اور پھر سامنے پڑے دیوان پر بیٹھ گئی۔

"کہیں محبت تو نہیں ہو گئی مسز۔۔؟"اپنے چہرے کو اتنی دیر سے اس کی نظروں کے حصار میں محسوس کرنے کے بعد نظریں اٹھائیں بغیر وہ بولا۔

"ضرار۔۔"اس کا فائل پر سائن کرتا ہاتھ رکا۔۔اس نے فائل سے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھا۔جیسے پوچھ رہا ہو طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔

"ہم باتیں کر سکتے ہیں۔۔؟"اسے یقین ہونے لگا تھا اس کی طبیعت سچ میں خراب ہے۔وہ اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا اس کے پاس چلا آیا۔

"اب ایسا بھی کچھ نہیں کہہ دیا جو یوں دیکھنا ہی شروع ہو گئے۔۔نہیں کرنی تو منع کر دیں۔۔"وہ اٹھ کر جانے لگی مگر ضرار نے ہاتھ پکڑ کر واپس بیٹھا دیا۔۔۔

"ٹھیک ہے بتاؤ کیا باتیں کرنا چاہتی ہو۔۔"

"میں آپ کو سننا چاہتی ہوں۔۔"

"ہاہا۔۔"اس کی ہنسی کی آواز شرمندہ کرنے کیلیئے کافی تھی۔" تمہیں کدھر سے لگا کہ مجھے اس وقت تمہاری ہمدردی کی ضرورت ہے۔۔"

"ضرار۔۔پلیز۔۔۔"

"بے فکر رہو جس دن ہمدردی کی ضرورت ہوئی سب سے پہلے تمہارے پاس آؤں گا۔۔"وہ وہاں سے اٹھتا فائل کو اس کی جگہ پر رکھنے لگا۔

"میں اس دن کیلیئے آپ کو سوری کہہ چکی ہوں۔۔کیا آپ اس کو بھول نہیں سکتے۔۔"

"اگر میں بھولنا شروع کر دوں نا تو لوگ مظلوم اور میں ظالم ٹھہروں۔ جیسے تم مجھ سے محبت کرنے پر موت کو ترجیح دیتی ہو۔۔میں لوگوں سے ہمدردی لینے اور اپنے زخموں کی نمائش کرنے پر موت کو ترجیح دیتا ہوں۔۔"

""لازمی تو نہیں ہے ہر کسی کو اپنا اندر صرف ہمدرزی کیلیئے دکھایا جائے۔۔میں صرف آپ کو جاننا چاہتی ہوں۔۔"

"کیا ہم دونوں کے بیچ ایسا رشتہ ہے جو ہم ایک دوسرے سے اپنے دکھ درد بانٹ سکیں۔۔؟"

وہ تو ہمیشہ سے ہی ایسی باتیں بولتا تھا مگر آج دل پر اس کے لہجے نے زیادہ ہی اثر دکھایا تھا جبھی تو آنسو کا قطرہ پلکوں سے ٹوٹ کر گرتا گال کو سیراب کر گیا۔وہ خاموشی لئے وہاں سے اٹھ آئی۔

Kahanifreak.com

ابیرہ ٹانگیں موڑے ہاتھ منہ کے نیچے رکھے صوفے پر بیٹھی تھی جب وہ دروازہ کھول کر پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"کافی مل سکتی ہے۔۔۔؟"

"جی۔۔۔" خلاف معمول آج اس نے ہاں کی تھی بجائے اس کہ باور کروائے کے وہ اس کی نوکرانی یا غلام نہیں ہے۔

"دو کپ بنانا۔۔ باتیں کرنے میں مزا آئے گا۔۔" ضرار نے ہلکی سی گردن ترچھی کرتے ہوئے اس کو دیکھتے کہا تو وہ مسکرا دی۔ قریباً پانچ منٹ بعد وہ دونوں ہاتھوں میں کپ تھامے داخل ہوئی۔ ضرار نیچے رگ پر بیٹھا بیڈ سے ٹیک لگائے ٹی وی دیکھ رہا تھا وہ بھی اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔ کافی کا مگ اس نے ضرار کی جانب بڑھایا جسے اس نے مسکراتے ہوئے تھام لیا جبکہ در حقیقت وہ خود کو کوس رہا تھا آخر کیا ضرورت تھی اس کے ساتھ باتیں کرنے کیلئے ہاں کرنے کی۔

"چلیں بتائیں۔۔" وہ پر جوش انداز میں بولی۔

"چلیں پوچھیں۔۔" وہ جانتا تھا وہ لحاظ نبھا کر ماضی کو جانے نہیں دے گی۔ وہ ہر چیز ہر سوال کرنے کا حوصلہ رکھتی تھی۔

"اچھا اپنے بچپن کا بتائیں۔۔"

"میرا بچپن۔۔اوکے۔۔۔ میرا بچپن سب بچوں کی طرح اپنے والدین کے ساتھ بہت اچھا گزرا۔

Kahanifreak.com

اور پھر میں سٹڈی کیلئے باہر چلا گیا۔۔واپس آکر اپنا بزنس شروع کر دیا اور اب تمہارے سامنے۔۔"

"مگر اس میں ضرار کا تو کوئی ذکر ہی نہیں تھا۔۔"

"ابیرہ میں تمہیں دکھی نہیں کرنا چاہتا۔۔ مگر میں نے آج تک کبھی اپنی تکلیفوں کے اشتہار نہیں لگائے۔۔یہ میرے لئے مشکل ہے۔۔"

"ہمم ٹھیک ہے۔کافی پی لیجیے ٹھنڈی ہو جائے گی۔۔" چہرے کے سارے رنگ مانند پڑ گئے۔وہ اٹھنے لگی کہ اس نے اس کا ہاتھ تھام کر روک لیا۔

"بیٹھو تو۔۔۔"ضرار نے سر کو حرکت دیتے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ خاموشی کے ساتھ بیٹھ گئی۔

ماضی:

کاوچ پر بیٹھا وہ چار سال کا بچہ اپنے کھلونوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔پاس ہی اس کی ماں اپنی بہن کے سر میں مساج کر رہی تھی۔

"یہ شفاقت کب واپس آئے گا۔۔۔"

"پتا نہیں۔۔میری بات نہیں ہوئی ان سے۔۔۔"وہ آنکھیں بند کئے ہی بولی۔

انعم کے مساج کرتے ہاتھ رکے اور انہوں نے اس کے سر کو دونوں جانب سے پکڑے اپنی طرف موڑا۔

"کیا مطلب بات نہیں ہوئی۔۔آج تیسرا دن ہے کہ وہ گھر نہیں آیا۔۔۔"

Kahanifreak.com

"بجو کام ہو گا ناں۔۔۔"

"مریم یہ کون سا کام ہے جس کیلئے اسے ہر ہفتے تین سے چار دن گھر سے باہر رہنا پڑتا ہے۔۔۔۔"

"بجو۔۔بھائی جان بھی تو جاتے ہیں۔۔ کیا آپ بھابھی کو بھی یونہی شک کرنے کا کہتی ہیں۔۔؟"

"فضول کی مت بکو۔۔ میں تمہیں شک کرنے کا نہیں اپنی آنکھیں کھلی رکھنے کا کہہ رہی ہوں۔۔۔اور رہی بات تہمینہ کی تو اس کا شوہر ہر ہفتے یوں غائب نہیں رہتا۔۔"

"جہاں پیار ہوتا ہے نا بجو وہاں شک کی گنجائش نہیں بنتی۔۔ میں جتنا ان سے پیار کرتی ہوں ناں وہ جانتے ہیں۔۔"

"میری جان میں تمہیں شک کرنے کا نہیں کہہ رہی ہوں۔۔ بہت اچھی بات ہے کہ تمہیں اپنے شوہر پر اعتماد ہے۔۔ لیکن جانتے بوجھتے چیزوں کو ان دیکھا کرنا بھی بیوقوفی ہوتی ہے۔۔ جب چیزیں معمول سے ہٹ کر ہونے لگیں تو ان پر کان دھر لینے چاہیئے۔۔"

انہوں نے بالوں کا جوڑا کرنے کے بعد اپنی بہن کی گود میں سوئی ننھی پری کو دیکھا۔ "ہائے ماں صدقے۔۔ میری گڑیا سو گئی۔۔" انعم نے جھک کر اس کے ماتھے پر پیار کیا۔ "جاو شاباش اسے لٹاو اور تم بھی تھوڑی دیر لیٹ جاو۔۔ اس حالت میں زیادہ دیر یوں بیٹھنا مناسب نہیں۔۔۔"

اس نے کن اکھیوں سے اپنی خالہ کی کاروائی ملاحظہ فرمائی جب وہ چلی گئیں تو وہ بھاگ کر اپنی ماں کے پاس آگیا۔

"مومی۔۔۔"

انعم بیگم اپنی ہزار کوششوں کے بعد بھی اسے ماں کہنے پر عمادہ نہیں کر سکی تھیں اس لئے اب انہوں نے اسے کہنا ہی چھوڑ دیا تھا۔ یہ بھی ان ماں بیٹے کی الگ ہی جنگ تھی۔ انہیں لگتا تھا جو چاہت خلوص ماں کے لفظ میں محسوس ہوتا ہے وہ اس "مومی" میں کہاں۔ لیکن وہ شروع سے ہی تھوڑا خود سر تھا۔

"جی۔۔"

وہ کبھی اسے گڑیا یا اس کے نام سے پکارنے کا تکلف نہیں کرتا تھا۔ وہ اس سے متعلق ایسے بات کرتا تھا جیسے کوئی غیر ہو "یہ ان کی بیٹی۔۔ چاچو کے ساتھ کیوں نہیں جاتی۔۔۔؟ مجھے بالکل اچھی نہیں لگتی۔۔"

"ام ہمم۔۔ ایسے نہیں کہتے۔۔ وہ تو آپ کو کچھ کہتی بھی نہیں ہے۔۔"

"ماما وہ ہر وقت مریم خالہ کی گود میں ہی لیٹی رہتی ہے۔۔ میں خالہ کے پاس جاؤں تو رونا شروع کر دیتی ہے۔۔"

"بیٹا ابھی وہ چھوٹی ہے نا اس لئے۔۔"

"نہیں مومی۔۔ وہ اٹینشن سیکر ہے۔۔ اور مجھے ایسے لوگ بالکل نہیں پسند۔۔"

وہ اپنی بات واضح کر کے چلا گیا۔ اور وہ اس کے اس انداز پر مسکرانے لگیں۔ وہ کچھ چیزوں میں

بالکل اپنے باپ کی کاپی تھا۔

"مومی۔۔ مومی۔۔۔" وہ بھگتا ہوا اپنی ماں کے قریب آیا اور ہاتھ تھام کر انہیں اٹھانے لگا۔ "خالہ رو رہی ہیں مومی۔۔۔"

وہ اپنے ہر کام کو چھوڑتی ہوئی بھاگی تھیں۔ انہیں لگا شاید اس کی حالت کے سبب اس کا درد بڑھ گیا ہے۔ جب وہ کمرے میں پہنچی تو اپنی بہن کی جانب بڑھنے سے پہلے انہوں نے ابیرہ کو گود میں لے لیا۔ کہیں اتنا رونے کے سبب اس کی آواز ہی نہ بند ہا جائے۔ وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے بہلانے لگیں۔

"تمہیں عقل نہیں ہے بچی کیسے رو رہی ہے اسے اٹھایا کیوں نہیں۔۔ اور تمہیں کیا ہوا ہے۔۔"

وہ کچھ نہ بولیں۔ انعم صاحبہ ابیرہ کو لئے کمرے سے باہر آگئیں اور مہراب سے جھانکتے ہوئے کام والی کو آواز دی۔ جیسے ہی وہ اوپر آئی انہوں نے ابیرہ کو اسے پکڑا دیا اور خود اپنی بہن کے پاس چلی آئیں۔ ضرار ان کے ساتھ لپٹا ہوا تھا اور وہ اس کو خود کے ساتھ لگائے روئے چلی جا رہی تھیں۔ انہوں نے آہستہ سے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے ضرار کو الگ کیا۔

"ضرار جاو میرا بیٹا خالہ کیلئے پانی لے کر آو۔۔" وہ وہاں سے اٹھتا ہوا سائیڈ ٹیبل کی جانب بھاگا۔

"مریم۔۔۔ میری جان کیا ہوا ہے۔۔"

وہ کیسے بتاتی کہ جس خدشے کا اظہار اس کی بہن کرتی تھیں وہ سچ ثابت ہو گیا تھا۔ انہوں نے اپنا موبائل ان کے سامنے کر دیا۔ انعم نے موبائل کھولا تو کسی انجان نمبر سے بہت ساری تصاویر بھیجی گئی تھیں۔ وہ تصاویر شفاقت کی کسی لڑکی کے ساتھ تھیں۔ انہوں نے نیچے لکھا گیا پیغام پڑھا۔

"جس شخص کیلئے تم نے مجھے ٹھکرایا تھا دیکھو وہ اس برف باری میں کیسے تمہاری وفا کے قصے اپنی محبوبہ کو سنا رہا ہے۔۔"

"بجو۔۔۔ وہ تو ایسے نہیں تھے۔۔ وہ تو کسی کو آنکھ اٹھا کر دیکھتے تک نہیں تھے۔۔۔" انہوں نے اپنی بہن کو اپنے ساتھ لگا لیا۔ ان کے پاس کوئی دلاسہ کوئی تسلی نہیں تھی دینے کو۔

وہ پانچویں دن گھر آیا تھا۔ اس کے چہرے پر کہیں بھی شرمندگی کے آثار نہیں تھے۔ ویسی ہی چال۔۔ ویسے ہی جھکی نظر۔۔ اس نے سب کو سلام کیا اور مریم کی جانب بڑھا جو ابیرہ کو اپنی گود میں لئے صوفے پر بیٹھی تھیں۔ اس نے جھکتے ہوئے ابیرہ کو اٹھانے کیلئے ہاتھ بڑھائے مگر اس سے پہلے ہی اقبال صاحب نے اس کو بازو سے پکڑتے ہوئے پیچھے دھکیل دیا۔ وہ گرتے گرتے سنبھلا۔

"کہاں تھے تم اتنے دنوں سے۔۔۔؟" وہ غصے سے چلائے۔

"کیا ہو گیا ہے بھائی۔۔ یہ بات انسانوں کی طرح بھی پوچھی جا سکتی ہے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ نہیں پوچھی جا سکتی آرام سے۔۔ تم نے کوئی انسانوں والی حرکت کی ہے جو تمہارے

Kahanifreak.com

ساتھ انسانوں والا رویہ اپنایا جائے۔۔۔"

"ایسی کون سی حرکت کر دی ہے میں نے جس پر آپ یوں سب کے سامنے مجھے بے عزت کر رہے ہیں۔۔۔"

وہ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہاں سے ہٹ گئے۔ چند ہی سیکنڈز کے بعد وہ ہاتھ میں موبائل پکڑے پھر سے آئے اور موبائل کھول کر ان کے سامنے کیا۔

"دیکھو ان کو اور بتاؤ کیا یہ سب کرنے کے بعد بھی تمہیں لگتا ہے ہمیں تمہارے ساتھ عزت کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔۔۔"

"ہاں آنا چاہئے۔۔ ایسا کوئی گناہ نہیں کر دیا میں نے۔۔ ہم دونوں نکاح کرنے والے ہیں۔۔۔"

ایک سیکنڈ بھی پورا نہیں ہوا تھا الفاظ کو منہ سے نکلے ہوئے کہ اس سے پہلے وہ اپنے بھائی کو تھپڑ رسید کر چکے تھے۔ انعم یا مریم میں سے کسی نے بھی بیچ میں آنے کی کوشش نہیں کی۔ مریم میں تو اتنی سکت بھی نہیں رہی تھی کہ وہ ابیرہ کا ہی بوجھ اٹھا سکتیں۔ انعم نے ابیرہ کو اپنی گود میں لے لیا۔ جب کہ ضرار وہ تو اپنی خالہ سے لپٹ گیا تھا۔

"خالہ۔۔ روئیں مت۔۔ آپ مجھے دکھی کر رہی ہیں۔۔۔"

"یہ آخری بار ہے بھائی۔۔ اس کے بعد میں برداشت نہیں کروں گا۔۔ اور شادی تو میں اس سے کروں گا ہی۔۔۔"

درشتی سے ہر لحاظ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سب کو اپنے پیچھے حیرانگی میں چھوڑ کر وہ اپنی کہہ کر چلا گیا۔

وہ بچی چلنا شروع کر چکی تھی اور وہ بچا اس سے مزید چڑنا۔۔اس ننھی کو دیکھتے ہی اس کی تیوری چڑھنے لگتی تھی۔وہ اسے کسی الگ ہی سیارے کی مخلوق پکارتا تھا کیونکہ اس کی عادتیں وام انسانوں والی تو نہیں ہوتی تھیں۔ابھی بھی وہ اپنی ہی دنیا میں گم کھلونوں سے کھیل رہا تھا جب وہ ننھے ننھے قدم اٹھاتی بھاگتی ہوئی آئی اور اس کے اتنی محنت سے کھڑے کئے سارے بلاکس گرادئے۔بلاکس گرنے پر اس ننھی پری کی خوشی دیدنی تھی۔۔وہ تالیاں بجاتے ہوئے خوش ہو رہی تھی۔

"یوایلین۔۔۔"وہ چلایا۔

پہلے تو ننھی بچی نے حیرانی سے دیکھا اور پھر اچانک سے ہی رونا شروع کر دیا۔انعم بھاگتی ہوئی آئیں۔

"ضرار۔۔کیوں رلایا ہے اسے۔۔۔"

"میں نے نہیں رلایا یہ جان بوجھ کر روتی ہے مجھے ڈانٹ پڑوانے کیلئے۔۔۔"

انعم نے غور سے اسے دیکھا اور پھر ہنس دیں۔"آہ خالہ کی جان جان بوجھ کے کیا۔۔"انہوں نے ہنستے ہوئے لاڈ سے کہا تو ننھی بچی نے نفی میں سر ہلا دیا جس پر انہیں اس پر ڈھیروں پیار آیا جب کہ وہ بچہ غصے سے اسے دیکھنے کے بعد چلا گیا۔

Kahanifreak.com

وہ ناراض ہو کر ہمیشہ کی طرح سید ھا مریم کے کمرے میں آیا اور آکر بیڈ پر بیٹھ گیا۔جب سے سمجھ آئی تھا کہ جفاکاروں کی دنیا میں حسن کے رنگ مضبوط اور محبت کے پھیکے ہوتے ہیں وہ اپنے کمرے میں ہی رہنا پسند کرتی تھی۔انہوں نے اپنے آنسو پونچھے اور خود کو نارمل کرتے ہوئے اس کے پاس آکر بیٹھ گئیں۔

"میر اشہزادہ اتنے غصے میں کیوں ہے۔۔۔" وہ کچھ نہیں بولا بس ماتھے پر تیوری چڑھائے سامنے دیکھتا رہا۔

"مہرو نے پھر سے تنگ کیا ہے۔۔؟"

"خالہ وہ ایلین ہے۔۔اسے سمجھ کیوں نہیں آتی کسی کی چیزونں کو اس کی اجازت کے بغیر نہیں لیتے۔۔۔ منع کرو تو رونا شروع کر دیتی ہے۔۔آئی جسٹ ڈونٹ لائیک ہر۔۔۔"

وہ تو بچا تھا ایسے ہی بول گیا تھا لیکن اس کا جملہ ان کے دماغ میں کوڑے کی مانند لگا تھا۔"آئی جسٹ ڈونٹ لائیک ہر۔۔۔"

"انہیں شفاقت کے کہے الفاظ یاد آئے۔"۔۔یو جسٹ لاسٹ یور چارم۔۔۔۔"ان کی آنکھ سے آنسو چھلکا۔

"میر۔۔۔"اس نے آگے بڑھ کر ان کا گال صاف کیا اور شرمندہ ہوتے ہوئے بولا۔"خالہ آئی واز

جسٹ کڈ نگ۔۔ وہ بہت کیوٹ ہے۔۔"اسے لگا ان کے رونے کی وجہ اس کے الفاظ ہیں۔

مریم نے اس کے ننھے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بوسہ دیا۔

"آپ خالہ کے ہر تحفے کو سنبھال کر رکھتے ہو ناں۔۔۔؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔"کیوں۔۔۔"

"پتا نہیں بس آپ اچھی لگتی ہیں اور آپ سے جڑی ہر چیز بھی۔۔"

"بس پھر مہرو بھی خالہ کا اک تحفہ ہے۔۔۔اس کو بھی سنبھال کر رکھو گے ناں۔۔۔"

"مگر کسی انسان کا تو تحفہ نہیں دیا جا سکتا ناں۔۔اور مجھے یہ تحفہ نہیں پسند خالہ۔۔"وہ بچہ چہرے پر ڈھیروں معصومیت لئے بولا۔

"گفٹ تو گفٹ ہوتا ہے ناں۔۔ میر اگر خالہ کہیں چلی جائیں تو کیا آپ خالہ کو بھول جاو گے۔۔۔؟"وہ اس سے بہت پیار کرتی تھیں۔جدائی میں رضا شامل ہو بھی جائے تب بھی بھلائے جانے کا دکھ رگوں میں دوڑتے خون کو منجمد کرنے لگتا ہے۔۔

"نہیں خالہ۔۔آئی ڈونٹ وانٹ ٹو فارگٹ یو ایور۔۔"

وہ مسکرائیں۔"میر۔۔خالہ کی ایک بات مانو گے۔۔"

اس نے پھر سے اثابت میں سر ہلایا۔

"اگر خالہ نہ بھی ہوں تب بھی مہرو کا خیال رکھو گے۔۔۔؟"

Kahanifreak.com

اس نے اپنی خالہ کی آنکھوں میں دیکھا جو ابھی تک نم محسوس ہو رہی تھیں۔

"اف اٹ ول میکس یو ہیپی دین آئی ول ڈیفینیٹلی ٹیک کیئر آف دیٹ ایلین۔۔"

آخری لفظ ان کے مرجھائے چہرے پر مسکراہٹ کے پھیکے رنگ چھوڑ گیا۔

"میر۔۔ تم کبھی چاچو جسے مت بننا۔۔ اور نہ ہی مہرو کو مجھ جیسے بننے دینا۔۔" وہ اپنی ہی رو میں کہتی جا رہی تھیں اور وہ اپنے ننھے ہاتھوں سے ان کے آنسو چنتا جا رہا تھا۔

کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔ شاید سب سو چکے تھے۔ اس نے آہستہ سے خود پر سے اپنے باپ کا ہاتھ ہٹایا۔ اور پھر آہستہ سے اٹھتا ہوا بیڈ کی دوسری جانب آیا جہاں اس کی ماں سو رہی تھیں۔ اس نے ان کا بازو ہلایا۔

"مومی۔۔۔" بہت آہستہ سے وہ کہہ رہا تھا۔

انعم نے آنکھیں کھولیں تو ننھے بادشاہ کو اپنے پاس کھڑا پایا۔ "میر۔۔ میری جان کیا ہوا۔۔"

"مومی۔۔ مجھے آپ کے ساتھ سونا ہے۔۔"

"مگر آپ تو بابا کے ساتھ سو رہے تھے ناں۔۔۔؟"

"نہیں۔۔ صرف انہیں ڈاج کروا رہا تھا۔۔ آپ جانتی ہیں ناں مجھے آپ کے بغیر نیند نہیں آتی۔۔"

Kahanifreak.com

وہ بھی آہستہ سے بیڈ پر سے اٹھیں اور ابیرہ کی سائیڈ پر تکیے لگائے مبادہ کہیں گر ہی نہ جائے۔ پھر ضرار کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ اسے کمرے سے باہر لے آئیں۔

"میر ماما کی جان ہے ناں۔۔" انعم نے نیچے بیٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما۔

"ہوں۔۔ مگر میں آپ کے ساتھ ہی سوؤں گا۔۔" وہ سمجھ گیا تھا اس کی ماں کیا کہنے والی ہے۔

"ٹھیک ہے ماما تو میر کو اپنے ساتھ سلا لیں گی۔۔ ماما نے تھوڑی نا کسی سے پرامس کیا تھا۔۔ وہ تو میر نے کیا تھا۔۔"

"کیسا پرامس۔۔"

"یہی کہ خالہ کی غیر موجودگی میں آپ مہرو کا خیال رکھیں گے۔۔"

"رکھتا تو ہوں مومی۔۔ بس آپ کے ساتھ سونے کیلئے ہی کہہ رہا ہوں۔۔" وہ آنکھیں نیچی کئے بولا۔

"میر میری جان آپ کی ماما تو آپ کے پاس ہیں ناں۔۔ آپ کے ساتھ۔۔ مگر مہرو کی ماما تو چلی گئی ہیں۔۔۔ اب اگر ماما بھی اسے چھوڑ دیں گی تو وہ دکھی ہو جائے گی ناں۔۔۔"

وہ خاموش رہا۔ انعم اس کے چہرے کے اتار چڑھاو بخوبی سمجھ سکتی تھیں۔

"ٹھیک ہے آجائیں آپ ماما کے ساتھ سوئیں۔۔ مہرو اپنے بابا کے ساتھ سو جائے گی۔۔" وہ آگے بڑھنے لگیں مگر اس نے اپنی ماما کا ہاتھ تھام لیا۔

Kahanifreak.com

"نہیں۔۔آئی ہیڈ آلریڈی لاسٹ مائی ہیزل فیری۔۔آئی ڈونٹ وانٹ ٹو لوز ہر۔۔"اس کا اشارہ شفاقت کی طرف تھا۔وہ سمجھنے لگا تھا کہ اس کی خالہ۔۔اس کی ہیزل آئیز والی فیری اس کے چاچو کی وجہ سے فیری لینڈ میں چلی گئی ہیں۔۔

وہ ٹیوشن سے آیا تھا جب اس کی نظر سامنے بیٹھی اپنی ماں پر پڑی۔صبحانی صاحب انہیں اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھے اور وہ مسلسل رو رہی تھیں۔وہ بھاگ کر اپنی ماں کے پاس آیا۔

"مومی۔۔۔"

انعم نے اسے خود میں بھینچ لیا۔

"ضرار بابا چلے گئے۔۔ضرار وہ ہمیں چھوڑ گئے۔۔۔"وہ اپنے دکھ میں بولتی جا رہی تھیں اس بات سے ناآشنا کے اس ننھے بچے کے دل پر کیا بیت رہی ہو گی۔۔

صبحانی صاحب انہیں اپنے ساتھ لے آئے تھے۔انعم کی بھی حالت دن بہ دن بگڑتی جا رہی تھی۔شروع شروع میں تو وہ سمجھ رہے تھے کہ شاید صدمے کے سبب ہے ایک دو دن میں ٹھیک ہو جائیں گی مگر جب اتنے دن گزر جانے کے بعد بھی ان کی حالت نہ سنبھلی تو صبحانی صاحب کو تشویش ہونے لگی۔

شروع شروع میں تو دن میں ایک آدھ بار وہ ماضی کا سفر کیا کرتی تھیں مگر اب تو وہ اکثر حال کو بھولتے ہوئے ماضی میں جینے لگی تھیں۔ جہاں ان کی بہن بھی ان کے ساتھ ہوتی تھی۔۔ان کا شوہر بھی اور ان کی مہرو بھی۔ان تین لوگوں کے علاوہ ان کی دنیا میں کوئی نہیں ہوتا تھا۔۔وہ ساری دوپہر کچن میں گزار دیتیں یہ کہتے ہوئے کہ بشارت آنے والے ہیں انہیں بھوک لگی ہو گی تو کبھی یہ کہہ کر کہ مریم کی پسند کا حلوہ بنا رہی ہیں۔۔

جب ان لوگوں نے سائیکٹریسٹ سے رجوع کیا تو اس نے ادویات کے ساتھ انہیں یہ کہتے ہوئے ہمت رکھنے کا مشورہ دے دیا۔۔

"دیکھیں یہ ادویات عام ادویات سے مختلف ہوتی ہیں۔۔ان کا اثرات فوراً دیکھنے کو نہیں ملتے کہ آپ آج کھائیں اور دو گھنٹے بعد ٹھیک ہو جائیں۔۔نہ ہی ہم مریض کو شروع دن سے ہی اتنی ہائی پوٹینسی کی ادویات دے سکتے ہیں۔۔ان ادویات کے رزلٹس کو آنے میں دو تین مہینے لگ جاتے ہیں۔۔اور پیشنٹ کو مکمل صحتیاب ہونے میں سالوں۔۔"

ان کا دماغ یکے بعد دیگرے اتنے صدموں کا بوجھ برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔جس کے سبب وہ سب بھول بیٹھا تھا۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

حال:

Kahanifreak.com

جن واقعات میں وہ عینی شاہد رہا تھا وہ سب وہ اس کے گوش گزار کر گیا تھا۔

"بچپن گزرتا گیا جوانی چڑھتی گئی۔ وہ ادویات مکمل طور پر تو ان کے ذہن کو فعال نہیں بنا سکیں تھیں مگر بہتری لانے میں مددگار ثابت ہوئی تھیں۔ان کی حالت میں آہستہ آہستہ سدھار آنے لگا ہی تھا کہ پھر تم ان سے ملنے چلی آئی۔۔"اس نے چپ ہوتے ہوئے ابیرہ کی جانب دیکھا جو بالکل ایسے خاموش بیٹھی تھی جیسے کسی نے اسے سزا کے طور پر ساکن کر دیا ہو۔

ماضی:

ضرار اور رافع ڈنر کرنے کیلئے ریسٹورینٹ آئے ہوئے تھے۔ ضرار جلد سے جلد کام نپٹا کر واپس پاکستان جانا چاہتا تھا۔ابھی بھی دونوں کھانے کا انتظار کرتے ہوئے اپنے پراجیکٹس پر بات کر رہے تھے جب ضرار کا موبائل بجا۔ضرار کے چہرے پر حیرانی ابھری۔۔"ممانی کی کال ہے۔۔"اس نے رافع کو بتایا۔

"السلام و علیکم ممانی جان کیسی ہیں۔۔"وہ خوش دلی سے بولا۔

"و علیکم السلام۔۔ ہم سب ٹھیک ہیں۔۔" تہمینہ آواز سے کچھ پریشان لگ رہی تھیں۔وہ اپنے پیاروں کے لہجوں سے بے خبر رہنے والا شخص نہیں تھا۔

"کیا ہوا ممانی جان سب ٹھیک ہے ناں۔۔۔"

"ضرار کیا رافع آپ کے ساتھ ہیں۔۔۔؟"

Kahanifreak.com

وہ جانتی تھیں ضرار انعم کو لے کر کتنا حساس ہے اور یہ بھی کہ رافع ہی اسے سنبھال سکتا ہے۔۔۔

دوسری جانب ضرار بھی ان کی باتوں سے حالات کا اندازہ لگانا جانتا تھا۔

"ممانی۔۔۔" وہ کچھ پل کو رکا۔۔ سمجھ نہیں آیا کہ وہ یہ سوال کرنے کی ہمت کرے یا نہیں۔۔

"ماما ٹھیک ہیں ناں۔۔۔" اس نے خوف کے زیر اثر کہا۔

"بیٹا ان کی حالت۔۔۔" انہوں نے کچھ پل کا توقف کیا۔۔ جیسے اسے بتانے کیلئے کوئی حل تلاش کر رہی ہوں۔۔۔

"وہ پھر سے ماضی کی باتیں دہرانے لگی ہیں۔۔ پھر سے مریم کو پکارنے لگی ہیں۔۔۔"

اگر اس وقت کوئی اسے دیکھتا تو جان لیتا کہ پاوں تلے سے زمین کا نکلنا اور سر پر آسمان کا گرنا کسے کہتے ہیں۔

"ممانی۔۔ک۔۔ کیا وہ۔۔ ایسا کیسے ممکن ہے۔۔۔"

"ضرار میری جان اللہ سب بہتر کرے گا جیسے اس نے پہلے کر دیا تھا۔۔۔" صدا کہ وہی دو جملے۔۔

"ممانی پلیز۔۔۔" اس کے لہجے میں التجا تھی۔۔ "پلیز میری ماما کا خیال رکھئے گا۔۔" کہتے ساتھ ہی اس نے فون بند کر دیا اور اپنی کرسی سے اٹھ کر سامنے کی طرف چلا آیا۔ ریلنگ پر ہاتھ رکھتے سارا وزن ہاتھوں پر ڈالتے ہوئے اس نے سر گرا دیا۔ سامنے دور دور تک صرف قدرت کے نظارے دکھائی دے رہے تھے۔ زمین کافی نیچے تھی اور وہ کافی اونچائی پر مگر حقیقتا وہ بہت نیچے تھا اور

Kahanifreak.com

خوشیاں کہیں عرش پر۔۔اسے احساس دلایا گیا تھا جو پرفیکشن وہ اپنی زندگی میں ڈھونڈ رہا ہے وہ اس جہان میں ممکن نہیں۔یاد دلایا گیا تھا کہ یہ دنیا ایک امتحان کی جگہ ہے۔

"ضرار یار کیا ہوا ہے۔۔"رافع بھی فوراً اس کے پیچھے آیا۔

"م۔۔ماں ٹھیک نہیں ہیں۔۔ساری کوششیں،ساری امیدیں ایک بار پھر ٹوٹ گئی ہیں یار۔۔۔" دکھ پر ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا۔مکا ریلنگ پر جڑتے وہ اپنا ہاتھ زخمی کروا گیا۔رافع نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"تو پریشان نہ ہو۔۔ایک بار پہلے بھی تو ہم کامیاب ہو چکے ہیں۔اس بار بھی دیکھنا ہم مل کر سب ٹھیک کر دیں گے۔۔۔"

"یار مجھ میں اب اور ہمت نہیں رہی۔۔میں اب پھر سے ان کی آنکھوں میں اپنے لئے اجنبیت نہیں دیکھ سکتا۔۔۔"

رافع نے اسے اپنے گلے کے ساتھ لگا لیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رافع اور ضرار پہلی فلائٹ سے پاکستان آئے تھے۔ضرار سارے راستے خاموش رہا۔جب کہ رافع میٹنگز کے شیڈیولز کو چینج کروانے میں مصروف رہا۔ان کو ایمرجنسی میں جلدی پاکستان آنا پڑا تھا، جس کے سبب سبھی طے شدہ پلینز کینسل کروانے پڑے۔

Kahanifreak.com

ضرار پاکستان پہنچتے ہی اپنی ماں کو۔۔اپنی جنت کو۔۔دیکھنے اپنے ماموں کے ہاں آیا تھا۔ ملازمہ کے بتانے پر وہ سیدھا کچن میں آیا تھا۔۔انعم بیگم نے ضرار کو دیکھنے کے بعد تہمینہ کو دیکھا جیسے پوچھ رہی ہوں کہ یہ کون ہے۔

"بیٹا ہے۔۔" تہمینہ بیگم اپنی آنکھوں کی نمی کو اندر اتارتے ہوئے بولیں۔

"مگر تمہاری تو بیٹی تھی ناں۔۔" وہ پتیلی میں چمچ چلاتے ہوئے سوال کر رہی تھیں۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں ماما۔۔۔"

ضرار کے یوں ماما کہنے پر انہوں نے ابرو اچکا کر ضرار کو دیکھا۔ حیران کن بات یہ تھی کہ انہیں خود سے متعلق کچھ یاد نہیں تھا مگر باقی سب سے متعلق سب یاد تھا۔

"وہ آپ مجھے میری ماں جیسی لگتی ہیں۔۔۔" اس نے ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو صاف کئے۔۔

"تمہاری ماں کدھر ہے۔۔؟"

"میری ماما۔۔۔ میری ماں تھوڑا بیمار ہیں۔۔۔" وہ کس سوال کا کیا جواب دے رہا تھا اسے خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔ پھر بھی وہ آگے بڑھیں اور اس کے سر پر پیار کیا۔

"چلو تم مجھے ماما کہہ لیا کرو۔۔۔"

ضرار مسکرا دیا تو وہ ایک بار پھر سے حلوے کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

"ممانی کیا میرے پیچھے سے کچھ ہوا ہے۔۔۔؟"سوال کرنے کے بعد اس نے فوراً سے معزرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں آپ کبھی ان کے معاملے میں کوتاہی نہیں برتیں گی۔۔ مگر کچھ ایسا۔۔۔"وہ خاموش ہو گیا۔۔ سوال مکمل نہ کر پایا۔۔

"ابیرہ آئی تھی۔۔۔"انہوں نے اک لمبی سانس لینے ے بعد کہا۔۔

"ابیرہ۔۔۔"ضرار نے زیر لب اس کا نام دہراتے ہوئے سوچا۔۔ پھر جلد ہی اس کے دماغ میں جھماکا ہوا۔

"مہرو۔۔۔؟"ضرار نے بے یقینی سے ان کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کی۔۔ انعم بیگم کی خاموشی اس کے شک پر یقین کی مہر ثبت کر گئی تھی۔۔۔

ضرار کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔"آپ لوگ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔؟"وہ اپنے ہاتھ سر تک لے کر گیا اور پھر تاسف سے ہنسا۔

"صبحانی صاحب میں اللہ کے بعد اپنی ماں کو آپ کے حوالے کر کے گیا تھا۔۔۔"وہ پاس بیٹھے صبحانی صاحب پر دھاڑا۔

"ضرار ہمیں نہیں پتا تھا یار کہ وہ۔۔۔"

وہ ان کی بات کاٹتے ہوئے ایک بار پھر سے چلایا۔"کیا نہیں پتا تھا میاں صاحب آپ کو۔۔۔ کیا

نہیں پتا تھا۔۔۔ یہ کہ وہ کس کا خون ہے۔۔ یا یہ کہ اس کے خون میں وفا شامل نہیں ہے۔۔۔"

سب کو بے بسی سے خاموش دیکھ کر وہ خود پر ضبط کرتا وہاں سے چلا گیا۔۔

ضرار کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی نورالعین بھی صبحانی ہاوس سے چلی آئی تھی۔۔ وہ جانتی تھی وہ ہمیشہ کی طرح اس وقت بھی اپنا غصہ بیسمنٹ میں پڑی چیزوں پر نکال رہا ہو گا۔۔ نورالعین بھی آہستہ سے چلتی ہوئی اس سے کچھ فاصلے پر آ کھڑی ہوئی۔

"ابھی جاو یہاں سے نور۔۔۔" اس نے ایک اور گلاس بوتل دیوار پر ماری۔

اسے ٹس سے مس نہ ہوتا دیکھ کر وہ پھر سے چلایا "نور۔۔۔ آئی سیڈ لیو۔۔۔۔"

"میر ضرار علی۔۔" نورالعین اس کی شدت سے ہی چلائی تھی۔۔

ایک نورالعین ہی تھی جس کی باتیں وہ غصے میں بھی برداشت کر لیتا تھا۔ ضرار جانتا تھا جب تک وہ اپنے اندر کی آگ کو الفاظ کی زبان نہیں دے دیتا وہ یہیں رہے گی۔۔۔ وہ جانتا تھا وہ اس کو سنے بغیر نہیں جائے گی۔۔ وہ صوفے پر بیٹھا نہیں گرا تھا۔۔ بے بسی کے ساتھ۔۔ نورالعین بھی اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

"مجھے لگتا ہے میرا دل پھٹ جائے گا نور۔۔۔ میرا دل کر رہا ہے میں اس دنیا کو آگ لگا دوں۔۔ نور اگر ما۔۔ مام کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔" وہ اپنا سر ہاتھوں میں گرائے تکلیف کی انتہا پر تھا۔۔ آنکھوں سے

Kahanifreak.com

گرم سیال کب کا بہنا شروع ہو چکا تھا۔ نور العین خاموش اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے اس سن رہی تھی۔۔اس کے پاس کہنے کیلئے تسلی کے دو بول بھی نہ تھے۔۔

"م۔۔میں اس تکلیف کو۔۔۔ مجھ سے یہ تکلیف برداشت نہیں ہو رہی۔۔میرا دل کر رہا ہے میں ان دونوں کو شوٹ کر دوں۔۔ تمہیں پتا ہے بہت مشکل ہے طاقت رکھتے ہوئے بھی خود کو روکنا۔۔میرا نفس بار بار کہتا ہے کہ اس کو اٹھوالوں اور لا کر ماں کے قدموں میں ڈال دوں مگر۔۔۔"

"مگر۔۔؟" نور نے دہرایا۔

"وہ اس بے ہودہ انسان کی اولاد ہونے کے ساتھ ساتھ مریم خالہ کی بھی بیٹی ہے یار۔۔اور یہی چیز میرے ہاتھ باندھ دیتی ہے۔۔" اس نے ہاتھ میں پکڑا گلاس پانی سمیت دیوار پر دے مارا۔۔

انسان سے کہاں برداشت ہوتا ہے جب چیزیں اس کے اختیار سے نکلتی ہیں۔جب کہ اسی موقع پر تو انسان کو اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ چیزیں تو کبھی اس کے اختیار میں تھی ہی نہیں۔ہر چیز کا اختیار تو اللہ رب العزت کی ذات کے پاس تھا اور ہے۔۔۔اور رہے گا۔۔

وہ کچھ ہی پل میں ماضی کا سفر طے کر کے لوٹ چکا تھا۔ماضی کا سفر کرنے کے بعد اسے شفاقت کے ساتھ اپنے رویے پر کوئی پشیمانی نہیں رہی تھی اور نہ ہی کوئی ندامت۔۔۔

ہنستی کھیلتی زندگی نے غموں کی راہ لی تو آنسوؤں نے بھی اپنا راستہ بناتے ہوئے بہنا شروع کر دیا۔وہ

جو کہتا گیا وہ سنتی گئی۔ جھٹلانے کی چاہ کے باوجود بھی جھٹلا نہیں پائی۔اس کا لہجہ ۔۔اس کی آنکھیں فریب کاروں والی نہیں تھیں ۔۔اتنے سارے عرصے میں وہ اک بات تو پورے وثوق سے کہہ سکتی تھی کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا تھا۔۔بھلے سامنے والے کو ناگوار گزرے لیکن وہ جھوٹ کے بجائے سامنے والے کو سچ بتا دینے کا قائل تھا۔

اپنی آپ بیتی سنا دینے کے بعد اس نے ابیرہ کی جانب دیکھا۔۔اس کے گال بھیگے ہوئے تھے ۔۔آنکھیں لال ہو رہی تھیں مگر پھر بھی آنسو تھے کہ تھمنے سے انکاری تھے۔ابیرہ نے اپنا سر گھٹنوں میں دے لیا۔

"میں نہیں جانتا تم میری حقیقت کو فریب قرار دو گی یا اس کی سچائی پر ایمان لے آو گی۔۔یقین جانو تم جھٹلا بھی دو تو شاید مجھے اتنی تکلیف نہ ہو جتنی محض تمہارے چھوڑ جانے کے خیال سے ہونے لگی ہے۔۔میں نے کبھی نہیں چاہا کہ تم اپنے باپ سے الجھو۔۔تم اسے شوہر کے رتبے کا زعم کہو یا پھر انا مگر میں یہ ضرور چاہتا ہوں کہ تمہاری ہر طرح کی وفا سب سے پہلے میرے ساتھ ہو۔۔پھر بھلے دوسری جانب کوئی بھی ہو۔۔"

ابیرہ کی تو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی شاید ختم ہو گئی تھی۔۔اس کو سجھائی ہی نہیں دیا کہ وہ کہے تو کیا۔۔ضرار اسے اکیلا چھوڑتا وہاں سے چلا گیا۔یہی ان دونوں کیلئے بہتر تھا۔۔۔اگر راز اتنے ہی بے وقعت ہوں تو وقت کبھی بھی انہیں خود میں چھپا کر نہ رکھے۔

\-------------

ضرار نے ساری رات صوفے پر سو کر گزاری تھی۔۔۔ گلاس ڈور کے سبب آنے والی روشنی نے اس کی نیند میں مخل ڈالا۔ ضرار نے آنکھوں پر سے بازو اٹھا کر گردن موڑے اپنی بائیں جانب دیکھا۔ اندھیرا سورج کی روشنی میں مدغم ہو چکا تھا۔ کچھ پل یونہی لیٹ کر اس نے رات کے گزرے پلوں کو سوچا اور پھر وہاں سے اٹھتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

ابیرہ پوری رات سو نہیں پائی تھی۔ ضرار کی آنکھوں کی سچائی۔۔ اس کے باپ کی شفقت۔۔ وہ ان سب چیزوں میں الجھ کر رہ گئی تھی۔ کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ ٹھیک بیس منٹ بعد وہ کمرے سے چلا گیا۔۔ اس کے جاتے ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

\-------------

آج ضرار عصر کے وقت ہی گھر لوٹ آیا تھا۔ وہ اندازہ نہیں کر سکتا تھا کہ اس کا مزاج کیسا ہو گا۔ گھر کے اندرونی حصے میں کوئی نہ دکھائی دینے پر دل کو کچھ برا ہونے کا اندیشہ لاحق ہوا۔ وہ جلدی جلدی سیڑھیاں چڑھتا ہوا اپنے کمرے میں آیا۔ دروازہ کھولتے ساتھ ہی اس نے ساری بتیاں جلا دیں مگر وہ کہیں نہ دکھائی دی۔ وہ جلدی سے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھا اور وارڈروب کھول کر دیکھا۔ وہاں اس کا سامان نہیں تھا۔ اس نے ایک ہاتھ سے اپنا سر پکڑا اور دوسرا ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ پھر خیال آتے ہی واپس کمرے میں آیا اور ہر چیز کا جائزہ لینے لگا بلآخر اس کی

نظر اس پر پڑ ہی گئی۔ آگے بڑھتے ہوئے اس نے جھٹ سے وہ نوٹ اٹھالیا۔

"آپ صحیح کہتے تھے کہ میں بہت خود غرض ہوں۔۔ ہر بار آپ سب کی محبتوں کو روندتے ہوئے چلی جاتی ہوں۔۔ شاید میری قسمت کو ہی پسند نہیں میرا محبتوں کے بیچ رہنا جبھی ہر بار وہ مجھے کسی ایسے امتحان میں ڈال دیتی ہے جہاں مجھے انہیں چھوڑنا پڑتا ہے۔۔ آپ برے نہیں ہیں۔۔ نہ ہی کبھی تھے۔۔ بس میرے دیکھنے کا انداز غلط تھا جس نے کبھی آپ کی اچھائیوں کو میرے سامنے ابھرنے ہی نہیں دیا۔۔ باوجود اس کے کہ میرا دل آپ کی سچائی کی گواہی دے رہا ہے میں پھر بھی اپنے باپ کی محبت پر شک نہیں کر سکتی۔ میرے اوپر میرے باپ کی عمر کا قرض ہے۔۔ اس رات کے بعد اگر میں آپ کے ساتھ رہتی ہوں تو میرے باپ کی ریاضتوں کا صلہ یہ تو نہیں نکلتا ناں ۔۔۔ آپ کبھی میرے باپ کیلئے اپنے دل کے دروازے نہیں کھولیں گے میں جانتی ہوں۔۔ اور میں اس شخص کو نہیں چھوڑ سکتی جس نے کبھی میرے اوپر دنیا کا کوئی دروازہ بند نہیں ہونے دیا۔۔ میں آپ کو جھوٹا اور اپنے بابا کو سچا نہیں کہتی لیکن یہ بھی تو ممکن ہے کہ چیزیں ویسی نہ ہوں جیسی آپ کو دکھائی دے رہی ہوں۔۔۔ آپ نے مجھ سے نکاح کر کے میری عزت کی حفاظت کی اور میں آپ کے احسان کو کبھی نہیں بھولوں گی۔۔۔ یہ بات سمجھنا بہت مشکل ہے کہ ہم ہمیشہ انہی راستوں پر قدم کیوں رکھتے ہیں جو بند ہوتے ہیں۔۔" پیج پر پھیلی سیاہی لکھنے والے کے دل کا حال بتا گئی تھی۔۔ وہ اپنی تکلیف کا گواہ اپنے آنسوؤں کا بنا کر گئی تھی۔۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اپنی اس کیفیت کو کیا نام دے۔۔ رنج تھا کہ وہ چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔ غصہ تھا کہ اسے پتا تھا یہ سب ہونا ہے پھر بھی اس نے انسیت کے جزبے کو دل میں پلنے دیا۔۔ بے بسی تھی کہ اسے اپنے پاس رکھنے کا کوئی اختیار نہیں دیا گیا تھا۔۔۔

وہ ہاتھ میں پکڑے خط کو بے بسی سے دیکھ رہا تھا۔۔ باہر سے آتی قدموں کی آواز پر وہ ڈرار کھول کر چٹ کو اندر رکھنے کے بعد کمرے سے باہر نکل آیا۔ توقع کے عین مطابق سامنے رافع ہی تھا۔ آفس سے نکلنے سے پہلے وہ اسے مطلع کرنا بھول گیا تھا اور آج سارا دن اس سے ملاقات بھی نہیں ہو پائی تھی۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔" رافع نے اسے کھوجتی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کسے۔۔۔؟"

"تنویر سے تو پوچھوں گا نہیں تو ظاہری بات ہے تجھ سے ہی پوچھ رہا ہوں۔۔۔"

"کچھ بھی نہیں۔۔ انسان ویسے بھی جلدی گھر آ سکتا ہے ضروری نہیں کے کچھ ہوا ہو جبھی آئے۔۔"

"ہمم۔۔ گھر تو آ سکتا ہے مگر وذٹ کا کہہ کر آوارہ گردی کیلئے نکل جانے کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ضرور کچھ ہوا ہے۔۔۔"

"ہاں بس موڈ میں نہیں تھا آج۔۔۔"

Kahanifreak.com

"تو موڈ میں نہیں تھا مگر وہ پورے موڈ میں تھا۔۔اس نے کالز کر کر کے دماغ خراب کر کے رکھ دیا۔۔ سارا دن اسی بات پر روتا رہا کہ ضرار میٹنگ میں نہیں آیا۔۔" بات کرنے کے ساتھ اس نے گھر میں غیر معمولی خاموشی کو محسوس کی۔۔"بھابھی کدھر ہیں۔۔ دکھائی نہیں دے رہیں۔۔۔؟"

"ہاں وہ گھر پر نہیں ہے۔۔اپنے گھر گئی ہے۔۔۔"

"اپنے گھر۔۔۔"رافع کے سوال پر ضرار نے بے زاری سے دیکھا۔۔"اچھا اپنے ابا کے گھر۔۔ خیریت۔۔۔؟"

"پتا نہیں۔۔ خیریت ہی ہو گی اب ابا کے گھر جانے کیلئے بھی خیریت کا ہونا لازمی نہیں ہے۔۔بے تکے سوال کئے جا رہے ہو۔۔۔"

"اور تم نے جانے دیا۔۔۔؟"اس کے سوال تھے کے بڑھتے ہی جا رہے تھے۔ضرار باقائدہ زچ ہونے لگا۔

"جانے والے کو روکا نہیں جا سکتا۔۔۔" کہہ کر وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"ضرار۔۔اس سب بکواس کا کیا مطلب ہے۔۔۔"رافع کو بات سمجھنے میں دیر نہیں لگی۔

"ایک بار سن لے اور بار بار مجھ سے اس پر نہ تو سوال کرنا اور نہ اس بات کو رگڑا دینا۔۔ میرے گھر آنے سے پہلے وہ جا چکی تھی۔۔اس نے کہا وہ میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔اور بس۔۔۔ تم رکو

Kahanifreak.com

گے۔۔؟"

وہ جتنی آسانی سے بات اس کے گوش گزار کر گیا تھا وہ اتنا سکھی تھا نہیں۔

"ہاں ابھی ادھر ہی ہوں۔۔۔"

"چلو میں کافی لے کر آتا ہوں۔۔۔"

ضرار اٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گیا اور رافع محض افسوس ہی کر سکا۔

ضرار نے اندر آتے ہی اس کا نمبر ملاتے ہوئے فون کان کے ساتھ لگایا اور سلیپ سے پشت ٹیکے سامنے سے سوال کا انتظار کرنے لگا۔ دوسری جانب وہ بھی شاید موبائل ہاتھ میں پکڑے اس کی ہی کال کے انتظار میں تھی جبھی تو پہلی بیل پر ہی فون اٹھالیا۔ مگر خاموشی کی زبان نے کسی اور زبان کو ہم کلام ہونے نہ دیا۔۔

"طلاق لینا چاہتی ہو۔۔؟" رسمی کلمات کہے بنا ہی وہ سیدھا سوال پر آیا۔

ابیرہ فوراً سے جواب نہیں دے پائی۔۔ یا یوں کہا جائے کہ کچھ سوجھائی ہی نہیں دیا۔۔ "آپ دینا چاہتے ہیں۔۔۔؟"

"مجھے نہیں لگتا اس بات سے کسی کو کوئی بھی سروکار ہے کہ میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔ مجھے لگا تھا تم بدل گئی ہو۔۔ میں نہیں جانتا تھا کہ تمہاری آنکھیں جو داستان بیان کر رہی ہیں وہ جھوٹی ہو

Kahanifreak.com

گی۔۔اور سچ کہوں تو مجھے ابھی بھی نہیں لگتا کہ وہ تحریر جھوٹی تھی۔۔ مگر تمہارے اس عمل نے ہر اس جزبے کو جھٹلا دیا جن کی سچائی مجھے تمہاری آنکھوں میں نظر آنے لگی تھی۔۔"

وہ بولتا جا رہا تھا۔۔انسان وہ سب بول جاتا ہے جو وہ نہیں بولنا چاہتا مگر وہ کبھی نہیں بول پاتا جو وہ بولنا چاہتا ہے۔انسان جتنا کھل کر نفرتوں کا اظہار کرتا ہے اگر اتنی بے باکی محبت کے اظہار میں دکھا دے تو زندگی کے آدھے دکھ ختم ہو جائیں۔۔آخر دل کے رازوں کو زبان پر لانا اتنا مشکل کیوں ہوتا ہے۔۔ بھلا محبت بھی کوئی چھپانے والی شہ ہوئی۔۔یہ تو وہ جزبہ ہے جس میں محب کے عمل سے لے کر قول تک محبوب کی چھاپ دکھائی دیتی ہے۔۔

وہ نہیں جانتا تھا فون کی دوسری طرف وہ کس حوصلے سے اس کی باتیں سن رہی ہے۔جانتی تو وہ بھی نہیں تھی کہ وہ ضبط کی کونسی حد پر کھڑا تھا۔

"خیر یہ باتیں پرانی ہو گئیں۔۔رافع اور نور کی شادی کے بعد ٹرمز سیٹ کر کے اس تعلق کو بھی انجام تک پہنچا دیں گے۔۔۔"

ابیرہ کو محسوس ہوا کہ وہ فون رکھنے لگا ہے۔۔"ضرار۔۔۔"

وہ رک گیا مگر خاموش رہا۔۔"آپ کو آپ کی اچھائیوں کا صلہ ضرور ملے گا۔۔۔"آنکھیں بند ہوئیں تو مجمع پانی ایک ساتھ بہہ گیا۔۔

"نہ بھی ملے تو مجھے دکھ نہیں ہو گا۔۔۔" کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔وہ ناامید کیوں تھا۔۔

نورالعین کی آج مہندی تھی۔ ابیرہ نے اس کی شادی کی تیاری میں اس کا پورا پورا ساتھ دیا تھا۔ اس دن والی بات کے بعد اس کے اور ضرار کے بیچ نہ تو کوئی ملاقات ہوئی اور نہ ہی بات۔ مگر آج ٹاکرا عین ممکن تھا۔ اس کے سامنے آنے پر وہ اس کا سامنا کیسے کرے گی یہ سوچ سوچ کر دل کی دھڑکنوں میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔ سامنے پڑے گلاس کو اٹھا کر وہ لبوں سے لگاتی اور ایک گھونٹ بھرنے کے بعد واپس میز پر رکھ دیتی۔ بلآخر پانچ منٹ کی محنت کے بعد گلاس میں موجود پانی ختم ہو ہی گیا۔

"ابیرہ۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔"

"تمہیں وہ سامنے لگا ہوا فانوس کچھ عجیب نہیں لگ رہا۔۔ ایسے لگ رہا ہے جیسے اسے کسی نے صاف ہی نہیں کیا۔۔ کتنا گندہ لگ رہا ہے۔۔" وہ کھلے دروازے سے باہر چھت پر لٹکتے فانوس کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"تو تمہیں اس کی وجہ سے اینزائیٹی ہو رہی ہے۔۔" موٹی موٹی آنکھوں میں حیرانگی در آئی۔

"نہیں۔۔ اینزائیٹی تو نہیں ہو رہی۔۔"

"جب کے تمہاری ساری حرکتیں تو اسی بات کی نشاندہی کر رہی ہیں۔۔"

اس نے شیشے میں جا کر خود کو دیکھا۔ ٹھیک تو لگ رہی تھی۔ وہ خود کا جائزہ ہی لے رہی تھی جب

Kahanifreak.com

کوئی دروازے پر دستک دے کر اندر آیا اور بیڈ پر بیٹھی نور العین کی جانب بڑھ گیا۔ ابیرہ نے مڑنے کی غلطی نہیں کی ویسے ہی کھڑی شیشے میں سے دیکھتی رہی۔ ضرار نے قمیص کے اوپر جس رنگ کا ویسٹ کوٹ پہنا تھا ابیرہ کی فراک حیرت انگیز طور پر بالکل اسی رنگ کی تھی۔

"پارٹنر آج تو تم بہت خوب لگ رہی ہو۔۔ ویسے رافع بھی بہت کمال لگ رہا ہے۔۔" جذبات کا اثر کہا جائے یا پھر اس کے چہرے پر کھیلتی مسکان کا جو ابیرہ کو نظروں کے زاویے ہی بدلنے نہیں دے رہے تھے۔

"تو وہ تیار ہو گیا۔۔؟"

ضرار نے میٹھی سی مسکراہٹ کے ساتھ ہاں میں سر ہلایا تو اس نے شکر کا قلمہ پڑھا۔ "شکر ہے۔۔ میں بھی تو دیکھوں ایسی کونسی اس کی تیاری تھی جو ختم ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔"

وہ اپنا لہنگا سنبھالتی اٹھنے کی تیاری میں نظر آئی تو ضرار نے اسے روکا۔

"صبر کرو۔۔ تمہیں ہی لینے آیا ہوں۔۔ اب زرا تھوڑی تحمل مزاجی کے ساتھ چلو۔۔ ایسے بھاگتے ہوئے پہنچو گی تو وہ بھی ڈر جائے گا کہ آ گئی اس کی شامت۔۔۔"

وہ پہلے اس کی بات پر دل کھول کر ہنسی اور پھر اس کے گلے سے لگ گئی۔۔ "تمہیں پتا ہے تم دنیا کے سب سے اچھے بھائی۔۔ سب سے اچھے دوست۔۔ اور بہت برے شوہر ہو۔۔۔"

وہ سامنے کھڑا ہاتھ باندھے مسکراتے ہوئے اس کی داد کو موصول کر رہا تھا۔۔ نور العین اپنے آخری

Kahanifreak.com

جملے کے جواب میں اس کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات کو سمجھ نہیں پائی۔۔ایک سیکنڈ میں غصہ۔۔دکھ۔۔ناامیدی۔ایسے ہی کئی جذبات اس کے چہرے پر اپنے رنگ دکھا گئے تھے۔۔ضرار اس کا ہاتھ تھامے ہوئے آگے کی جانب بڑھا تو نور العین نے اپنے دوسرے ہاتھ سے ابیرہ کا ہاتھ تھام لیا اور پھر تینوں ایک ساتھ آگے بڑھ گئے۔

سٹیج پر پہنچنے کے کچھ ہی دیر بعد ابیرہ وہاں سے اٹھ کر گھر کے اندرونی حصے میں آگئی۔جانے کیوں آنسو آنکھوں کی دہلیز چھوڑنے کو مچل رہے تھے۔وہ وہاں سے سیدھا کچن میں آئی تھی اور بھر بھر کر پانی کے دو گلاس اندر اتارے تب کہیں جا کر سکون آیا تھا۔

گلاس رکھنے کے بعد جیسے ہی وہ پلٹی سیدھا پیچھے کھڑے شخص کے ساتھ جا لگی۔اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے۔۔جدائی جذبات کی چنگاری کو بڑھکا دیتی ہے اور اس بات کا ادراک ابھی اس وقت ان دونوں کو ہو رہا تھا۔ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دونوں ہی اپنے آپ سے اس محبت کا اقرار کر رہے تھے جس کے اظہار کی ہمت ان میں نہیں تھی۔

"می۔۔میں صرف پانی پینے آئی تھی۔۔۔" پتا نہیں کیوں وہ وضاحت دینے لگی۔

ضرار خاموش رہا۔ابیرہ نے قدم پیچھے لینے کی کوشش کی مگر جگہ نہ ہونے کے سبب ناکام ہی رہی۔"آپ کو کچھ چاہئے تھا۔۔۔؟" وہ اپنے پیچھے موجود شیلف کا ہاتھوں کی مدد سے سہارا لئے

بولی۔

"تمہاری آنکھیں وہ کیوں نہیں کہتی جو تمہارا عمل بیان کرتا ہے۔۔" وہ اس کی آنکھوں کی تحریر پڑھنے میں محو تھا۔

"تمہاری آنکھیں تمہارے قول و فعل کی نفی کیوں کرتی ہیں۔۔ کیا میں چہرے پڑھنا بھول گیا ہوں۔۔۔؟ یا پھر تمہارے چہرے کو پڑھتے ہوئے جذبات آڑے آجاتے ہیں اس لئے میں اصل تحریر کو نہیں پڑھ پاتا۔۔۔"

"آپ کے قول بھی تو آپ کے فعل کی نفی کرتے ہیں۔۔۔" کاش کہ وہ پوچھ پاتی کیوں اس کے ہر عمل سے محبت چھلکتی ہے اور اس کی باتوں سے نفرت۔۔

"تمہاری آنکھیں۔۔ تمہاری آنکھیں کہتی ہیں کہ تمہیں بھی یہ جدائی راس نہیں آرہی۔۔ مگر یہ فیصلہ بھی تو تمہارا ہی ہے ناں۔۔" وہ بغیر اس کو سنیں صرف اپنی کہہ رہا تھا۔اس کی باتیں ابیرہ کو اس کے فیصلے میں کمزور کرنے لگی تھیں۔ جانے پہلے ہی اس نے دل پر جبر کر کے اس کی زندگی سے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔

"ضرار۔۔ایسے خواب میں جینے کا کیا فائدہ جو حقیقت سے کوسوں دور ہو۔۔۔ جن راستوں پر مسافتوں کا کوئی صلہ نہ ہو ان پر اڑان بھرنے کیلیئے پر بھی نہیں تولنے چاہئیں۔۔"

"اگر مجھے معلوم ہوتا کہ سب جاننے کے بعد تم ایسا فیصلہ کرو گی تو میں کبھی بھی تمہیں وہ سب نہ

Kahaifreak.com

بتاتا۔۔کم سے کم بھرم تو رہ جاتا کہ تمہیں بھی محبت ہے۔۔۔"وہ تاسف سے کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

ہم کو فقط ملال یار۔۔

ان کو فرصت نہ ہی خیال۔۔۔

فضہ اقبال۔۔

ساری گفتگو میں محض دو لفظ ہی اس کی توجہ لے پائے تھے۔"تمہیں بھی۔۔ تمہیں بھی۔۔"

شادی کا فنکشن قریبا گیارہ بجے کے قریب اختتام پزیر ہو ہی گیا۔۔رخصتی کے بعد سب اپنے اپنے آشیانے کی راہ لینے لگے۔۔جب سبھی عورتیں الوداعی کلمات کہہ کر رخصت ہو گئیں تو صبحانی صاحب اور ضرار بھی ان کے پاس چلے آئے۔ابیرہ تھک چکی تھی اور اس وقت انعم صاحبہ کے کندھے پر سر رکھے ہوئے تھی۔

"ابیرہ بیٹا آپ آج ہمارے ساتھ ہی رک جائیں۔۔اس وقت ڈرائیور کے ساتھ جانا مناسب نہیں ہو گا۔۔۔"صبحانی صاحب فکر مندی کے ساتھ اس سے پوچھنے لگے۔

"آپ پریشان نہیں ہوں میں چھوڑ دوں گا اسے۔۔"پیچھے سے آتے ہوئے اس نے کہا تو ابیرہ کے الفاظ منہ میں ہی قید ہو کر رہ گئے۔سب کے سامنے کچھ نہ کہنا ہی بہتر تھا سو وہاں سے خاموشی کے

ساتھ چلی آئی۔ مگر جونہی بینکویٹ کے باہر آئی تو پکار اٹھی۔

"سنیں۔۔۔"

ضرار اس سے دو قدم آگے چل رہا تھا۔اس کی آواز کو نظر انداز کئے چلتا رہا۔

"میں نے ٹیکسی کروالی ہے۔۔" وہ اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے پھر سے بولی۔

"خود سری نے تمہارا دماغ زیادہ ہی خراب کر دیا ہے۔۔" وہ غصے کے ساتھ واپس پلٹتے ہوئے اس کی جانب آیا تھا۔

"مجھے تو اسی دن تمہاری عقل پر اناللہ پڑھ لینا چاہئے تھا جس دن تم نے گھر چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔جو انسان کسی پر اندھا اعتماد کر کے اپنا گھر برباد کر سکتا ہے اس سے کچھ بھی امید کی جا سکتی ہے۔۔"

ابیرہ کا اس وقت مزید کڑوی کسیلی سننے کا دل نہیں تھا جبھی بحث کا ارادہ ترک کرتی خاموشی کے ساتھ جا کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔ وہ بھی ضبط کرتا ہوا گاڑی کی نشست سنبھال گیا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

رافع نے روایتی انداز سے احتراز برتتے ہوئے خود ہی ڈرائیو کرنے کو ترجیح دی۔۔اپنی دلہن کو ساتھ والی نسشت پر بیٹھائے اپنی منزل کی جانب گامزن تھا۔۔چہرے پر نکاح کے وقت والی گھبراہٹ مکمل طور پر غائب ہو چکی تھی۔۔اب صرف سکون تھا۔۔ایک ہاتھ سے سٹئیرنگ اور

Kahanifreak.com

دوسرے ہاتھ سے نورالعین کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔۔رافع کو اپنے ہاتھ پر نمی کا احساس ہوا۔۔

"عین۔۔تم رو رہی ہو۔۔؟"

کار میں اندھیرا ہونے کے سبب صرف اس کی گردن ہلتی دکھائی دی۔

"مگر کیوں۔۔؟"وہ گاڑی کو ایک طرف لگاتے ہوئے روک چکا تھا۔

"پ۔۔پتا نہیں کیوں۔۔"نورالعین کی ہچکی گونجی وہیں رافع کی دبی دبی ہنسی نکلی۔"بہت رونا آرہا ہے۔۔؟"

وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ۔۔یعنی کہ نورالعین کبھی یوں رو بھی سکتی ہے۔۔اندازہ لگا کر کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا ہر بار ہی اس کا اندازہ غلط جو ثابت ہوتا آیا تھا۔

"واپس انکل آنٹی کے پاس چھوڑ آوں۔۔؟"۔اندھیرا ہونے کے سبب وہ اس کے آنسو تو نہیں دیکھ پایا تھا مگر اس کی گھوریوں کو بخوبی پہچان گیا تھا۔

"تم مجھے دھمکی دے رہے ہو رانگھڑ انسان۔۔"ایک ساتھ کئی ٹشو نکالتے ہوئے اس نے اپنے آنسو پونچھے۔

"ہیں دھمکی۔۔میں تو پوچھ رہا ہوں کہ تمہیں چھوڑ آوں ان کے پاس۔۔؟"

"کیوں چھوڑ آو۔۔ہاں۔۔؟اب اگر تم نے مجھے ایسی دھمکیاں لگائی ناں تو میں نے ابھی حیدر انکل کو کال کر کے سب بتا دینا ہے۔۔"

Kahanifreak.com

رافع نے لائٹ آن کرنے کے بعد موبائل پر نمبر ملاتے ہوئے سپیکر آن کیا۔۔"السلام علیکم۔۔سب خیریت ہے رافع۔۔؟"حیدر صاحب فکر مندی سے پوچھ رہے تھے۔

"جی ڈیڈ آپ کی بہو کو آپ کی یاد آرہی تھی۔۔"کہنے کے بعد اس نے نورالعین کو واضح اشاروں میں گو آہیڈ کا سگنل دیا۔ وہ غصے سے منہ باہر کی جانب موڑ گئی۔

"رافع۔۔ہماری بیٹی کو تنگ مت کرو اور انسان بنو۔۔"غالباً وہ اپنے بیٹے کی حرکت سمجھ چکے تھے۔

"ڈیڈ۔۔"وہ بے یقینی کی کیفیت لئے بولا۔

"نورالعین۔۔ہر گز اس کے سامنے ہلکا پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔یاد رکھیں آپ نے ڈرنا نہیں ڈرانا ہے۔۔"

"ڈیڈ۔۔میں نے شادی کی ہے کوئی بھوت بنگلے میں حصہ نہیں لیا جو آپ میری بیوی کو یہ سب کہہ رہے ہیں۔۔"اس کا مزاج بگاڑنے کے بعد سسر اور بہو دونوں نے اک دوسرے کے قہقہوں کا خوب مزا لیا۔ کال بند ہونے کے بعد رافع نے واپس سے گاڑی سٹارٹ کی اور منزل کی جانب ڈال دی۔

"سنو شیک پلا دو۔۔"التجائی لہجہ اپنائے وہ بولی۔ رافع نے گردن گھماتے ہوئے اس کی جانب دیکھا جس پر وہ جلدی سے جواز پیش کرتے ہوئے بولی۔"نہیں تو ایسے ہی رونا آتا رہے گا۔۔"

"اس شہر میں اتنی رات کو اس حلیے میں۔۔میں اپنی دلہن کو شیک پلانے لے کر جاوں

گا۔۔الحمد اللہ ابھی مجھ میں اتنی عقل ہے۔۔"اپنی زوجہ محترمہ کو منہ بسورتے دیکھ کر اس نے سلسلۂ کلام پھر سے جوڑا۔

"عین مجھے ایموشنلی بلیک میل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔حالات کا پتا ہے نا کتنے خراب ہیں۔۔"

"ایموشنل بلیک میل اور تمہیں۔۔عجیب انسان بھلا ایموشنز کا تمہارے ساتھ کیا تعلق۔۔"طنزیہ ہنسی ہنسنے کے بعد وہ مدعے پر جلد ہی واپس چلی آئی۔

"تب حالات نہیں یاد آئے جب اتنی رات کو سڑک کے کنارے گاڑی روکی۔۔میرے لئے کٹ کیٹ شیک اور ٹاپنگ میں صرف کٹ کیٹ۔۔"بغیر اپنے شوہر کی ہاں ناں کی پرواہ کئے اپنی فرمائش سناتی وہ باہر کے منظر سے لطف اندوز ہونے کیلئے رخ موڑ گئی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آج پھر بے چینی نے عروج پکڑنا شروع کیا تو وہ سکوں کو تلاش کرنے سڑکوں پر نکل آیا۔اپنوں کے سامنے رونے کیلئے بھی بڑا جگر چاہئے ہوتا ہے۔۔اور اس میں اتنا جگرا نہیں تھا۔لازمی نہیں ہر وقت مضبوط دکھنے والا شخص اندر سے بھی اتنا ہی مضبوط ہو۔۔بظاہر چٹان سی سختی لئے مضبوط نظر آنے والے لوگ اندر ہی اندر خود کے بکھرے وجود کو سمیٹنے کی کوشش میں جٹے ہوتے ہیں۔۔

وہ ٹوٹی پھوٹی سڑکوں پر سفر کرتا وہاں تک پہنچا تھا۔دور دور تک ویرانے کے علاوہ کوئی چیز دکھائی

نہیں پڑتی تھی ماسوائے اک چھوٹی سی مسجد کے۔ مین روڈ سے گاڑی کچی سڑک پر ڈالتے اس نے گاڑی کی رفتار کم کر دی۔ جیسے جیسے مین روڈ سے دور ہوتا جارہا تھا گاڑیوں کی آواز بھی کم ہوتی جارہی تھی۔ یہ جگہ کراچی سے باہر دو گھنٹے کی مسافت پر تھی۔

بغیر کسی خوف کے وہ گاڑی کو وہیں ایک طرف پارک کرتے ہوئے اتر آیا۔ ہر طرف خالی ویران زمینیں ہی دکھائی دے رہی تھیں۔۔ کسی بشر کا عکس نظروں میں نہیں ابھر رہا تھا۔ وہ آرام سے چلتا ہوا مسجد کے دروازے تک آیا اور اوپر سے ہاتھ ڈال کر اسے کھولا۔ دروازہ اس کے قد سے کافی چھوٹا تھا شاید کسی انسان کو باز رکھنے کے بجائے محض جانوروں کو باز رکھنا مقصود تھا جبھی اتنا چھوٹا دروازہ لگایا گیا تھا۔ اس نے دروازے سے اندر ہوتے ہی جوتا اتار دیا اور کچی زمین پر چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگا۔ کچی زمین کے ختم ہوتے ہی اس نے سیڑھیاں چڑھتے اک ہی نظر میں ساری مسجد کو دیکھ لیا۔۔ وہ وہاں نہیں تھے۔ وہ خاموشی سے چلتا ہوا آگے آیا اور پھر دیوار کے ساتھ سر ٹیک کر بیٹھ گیا۔

"تم یہاں کسی انسان سے ملنے آئے ہو۔۔۔؟" سفید کپڑوں میں ملبوس سفید داڑھی والے بزرگ نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مگر بیٹا یہ تو اللہ پاک کا گھر ہے۔۔ یہاں تو اللہ سے بات کرنے آتے ہیں۔۔۔"

اس کے چہرے پر خجلت کے آثار دیکھ کر انہوں نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔"آجاو وہاں بیٹھتے ہیں۔۔"

وہ اس چھوٹی سی مسجد کے ایک کونے میں آ گئے۔اس بار بات کرنے میں اس نے پہل کی۔"میں جب بھی پریشان ہوتا ہوں انہی کے پاس آتا ہوں۔۔وہ میرے کہے بغیر ہی سب کچھ سمجھ جاتے ہیں۔۔اور پھر ان کی باتوں سے سکون بھی آجاتا ہے۔۔بس اسی لئے ان سے ملنے چلا آتا ہوں۔۔۔"

وہ مسکرا دئے۔۔"دلوں کا حال تو اللہ پاک ہی جان سکتا ہے۔۔اور بھلا سکون سے کسی کی زبان کے دو بولوں کا کیا لینا دینا۔۔یہ تو اس کا کرم ہے جس کے دل پر اتار دے۔۔"

وہ ٹھیک کہہ رہے تھے۔۔سکون کسی کے بول پر منحصر نہیں کرتا۔۔جبھی تو کبھی سزا کا فرمان بھی انسان کو متاثر نہیں کرتا اور کبھی انعام کی نوید بھی گھٹن کم نہیں کر پاتی۔۔

"بیٹھو میں زرا نوافل ادا کر لوں۔۔"وہ کہنے کے بعد گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے اٹھ کھڑے ہوئے۔ضرار کو قدرے حیرانی ہوئی۔۔انہوں نے اسے نہیں کہا تھا کہ وہ بھی اٹھ کر نوافل ادا کرے۔۔جبکہ عموما لوگوں کے پاس نفلی عبادتوں کے فضائل کی اک لمبی فہرست ہوتی ہے۔۔

"آپ مجھ سے نہیں کہیں گے پڑھنے کا۔۔۔؟"

انہوں نے نفی میں گردن ہلائی۔

Kahanifreak.com

"کیوں۔۔۔۔"اسے تعجب ہوا۔

"کیوں کہ ہر کسی کے ایمان کا پیمانہ مختلف ہوتا ہے۔۔لازمی تو نہیں تم بھی عشق کی اسی انتہا پر ہو جس پر ہونے کے سبب میں آدھی رات کو اس کے سامنے سر بسجدہ ہونے پر مجبور ہوں۔۔ہر انسان کی عشق کی تعریف مختلف ہوتی ہے۔۔کوئی برداشت کرکے اس کی رحم کا طلبگار ہوتا ہے تو کوئی آدھی رات کو اس کے حضور جھکتے ہوئے۔۔"

کیا دنیا پر ساری برائی گنہگاروں کی اور اچھائی نیکو کاروں کی دین ہے۔۔

وہ آگے بڑھے تو ضرار بھی ان کے پیچھے ہو لیا۔نوافل کی ادئیگی کے بعد اس نے اپنا موبائل اور چابیاں اٹھائیں اور آگے بڑھنے لگا۔

"بیٹا محبت میں دوسرے کے پہل کرنے کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔۔اگر یونہی انتظار کرو گے تو عین ممکن ہے کہ اس سے ہمیشہ کیلیئے محروم ہو جاو۔۔۔"

وہ رک گیا۔۔پلٹ کر اس نے مسکرا کر دیکھا۔۔وہ بھی مسکرا رہے تھے۔۔ضرار کو ان کی باتوں سے کوئی حیرت نہیں ہوئی۔۔اگر وہ اس کے دل کے اندر بڑھتی مایوسی کو بھانپ گئے تھے تو اس کو کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی۔۔ایسی باتیں شروع شروع میں اس کی حیرانی کا سبب بنتی تھیں۔۔۔مگر اب اسے رحمن کی محبت کی پہچان ہونے لگی تھی جو کبھی اپنی مخلوق کے دل میں اپنے بندے کی محبت ڈال کر اس تک اپنی رحمت کا پیغام پہنچاتا تھا تو کبھی اپنی مخلوق کے دل تک اپنے بندے کے

Kahanifreak.com

احساسات پہنچا کر۔۔

"بے شک یہ اللہ پاک کا اپنے بندے پر احسان ہے کہ وہ اپنی مخلوق کے دل میں اس کیلئے محبت ڈال دیتا ہے۔۔" ہلکی سی مسکراہٹ لئے ضرار نے کہا اور پھر باہر نکل آیا۔

یہ انسان ہی ہے جو اپنے جیسے ہی انسانوں کو اپنی خوشیوں کا محور اور اپنی مرادوں کا ضامن سمجھنے لگتا ہے جبکہ درحقیقت ان سب چیزوں کا کسی شخص سے کیا لینا دینا۔۔انسان کے اختیار میں ہو تو وہ کبھی کسی کو کوئی نفع نہ پہنچائے۔۔یہ تو اللہ ہے جو کبھی کسی کو تو کبھی کسی کو بھیج کر اسباب پیدا کر دیتا ہے۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

نورالعین باہر دیکھتے ہوئے جبکہ رافع ڈرائیو کرتے ہوئے شیک کے مزے لے رہا تھا۔

"سنو۔۔کیا تمہیں سچ میں لگا تھا میں تمہیں دھمکی دے رہا ہوں۔۔"

باہر سے رخ پھیرے وہ منہ میں اسٹرا دبائے اثبات میں گردن ہلاتے ہوئے بولی۔"ہاں۔۔"

"پاگل انسان بھلا بیوی کو کون دھمکی دیتا ہے۔۔اور مجھے تو ویسے بھی اپنی جان بڑی پیاری ہے۔۔"

کیا لمحات تھے۔۔دونوں ہی بدگمانیوں کو بھلائے نئے رشتے کو انجوائے کرتے ہنستے ہی چلے گئے۔

"عین۔۔"

"ہمم۔۔"

"دیکھو اب چونکہ ہماری شادی ہو گئی ہے۔۔ تو ہم پر فرض ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کو عزت سے مخاطب کریں۔۔"

"مثال کے طور پر کیسے۔۔" وہ حیران ہوئی پہلے کون سا وہ بد تمیزی کرتی تھی۔

"وہ ایسے کے آپ زرا اپنی لغت بدلیں۔۔اور مہذب الفاظ کے ساتھ دوستی کریں۔۔ پلیز ز۔۔"

"سمجھ گئی۔۔ سمجھ گئی۔۔ تم چاہتے ہو میں تمہاری تعریف نہ کیا کروں۔۔" وہ ہنسی دبائے بولی۔۔رافع کے مزاج ایک بار پھر بگڑے۔۔ "عین۔۔۔۔"

اس نے مصالحت کیلئے ہاتھ اٹھا کر ہار مانی۔ "ٹھیک ہے۔۔سچ میں سمجھ گئی۔۔ مگر تم بھی مجھے عین وین نہیں بلاوگے۔۔انسانوں کی طرح۔۔" اس نے زبان دانتوں تلے دبائی۔۔ "میرا مطلب اچھے۔۔ مہذب انسانوں کی طرح صحیح نام سے مخاطب کروگے۔۔"

"مگر یہ خود ساختہ تو نہیں ہے۔۔ تمہارے نام کا ہی حصہ ہے نا۔۔" وہ انکاری تھا۔

"ہاں تو ایسے میرے الفاظ بھی تمہاری خاصیت کا ہی حصہ ہیں۔۔" وہ بگڑ گئی۔

"عین پلیز ز زیار۔۔ایک بات تو مان لو ہمیشہ تمہاری مانتا آیا ہوں۔۔" وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے فرمائشی انداز میں بولا تو وہ ہتھیار ڈال گئی۔

"ٹھیک ہے۔۔ جیسے آپ شوہر عزت مآب کہیں۔۔" کہنے کے بعد اس نے قہقہ لگایا تو وہ بھی اس کی اس ادا پر فدا ہوتا چلا گیا۔

Kahanifreak.com

گاڑی سڑک پر دوڑتی جارہی تھی۔ بہت عرصے سے اس نے وقت کا حساب کتاب لگانا چھوڑ دیا تھا۔ یونہی گاڑی چلاتے ہوئے اس کے دل میں خیال آیا کہ وہ کس قدر نڈر اور بے وقوف ہو چکا ہے۔ اندھیری رات میں وہ جن راستوں پر سے سفر کر کے آیا تھا کوئی عقل مند انسان کبھی ایسی غلطی کرنے کا خطرہ نہ لیتا۔ سڑک پر گاڑیاں اس وقت نہ ہونے کے برابر تھیں۔ کبھی کبھی کوئی ٹرک نظر آ جاتا مگر وہ جلد ہی سپیڈ بڑھا کر ان سب کو پیچھے چھوڑ دیتا۔

ایک ہاتھ سے سٹئیرنگ تھامے دوسرے سے اس نے گود میں پڑا موبائل اٹھایا اور اسے کھول کر گاڑی چلانے کے ساتھ ساتھ میسج ٹائپ کرنے لگا۔ "میں بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا اس لئے تمہاری کال نہیں لے پایا۔۔ میری فکر چھوڑ کر اپنی زندگی پر دھیان دو۔۔ اور ہرگز صبح میرے گھر پر حاضری دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ملنا نہیں چاہتا۔۔۔"

چند گھنٹے پہلے رافع کی جانب سے کی گئی کالز کے جواب میں اس نے میسج کی صورت میں جواب دیا۔ دماغ میں صبح کے لئے ترتیب دئے گئے لائحہ عمل کا خیال آتے ہی وہ مسکرایا۔ گھر کے باہر پہنچتے ہی اس نے ہارن دیا اور سٹئیرنگ پر انگلیوں کو رقص کرواتے ہوئے انتظار کرنے لگا۔۔

"بیٹا محبت میں دوسرے کے پہل کرنے کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔۔ اگر یونہی انتظار کرو گے تو عین ممکن ہے کہ اس سے ہمیشہ کیلئے محروم ہو جاو۔۔۔" دماغ کو یہ نصیحت سمجھ آ گئی تھی۔۔

بھلے انسان مشکلات کے بھنور میں گھرا ہوا گر اس کا خود کا دل صاف ہو تو دوسرے انسانوں کی برائیوں کے تلے چھپی اچھائیاں نظر آ ہی جاتی ہیں۔ وہ بھی اس کی اچھائیوں کا اقرار کر چکی تھی۔ ضرار کو چھوڑ دینے کا فیصلہ اس کیلئے کسی صورت آسان نہیں تھا۔۔ باپ کی محبت کا ٹھاٹے مارتا سمندر جذبات کی کشتی کو ڈبونے کے پہ درپہ تھا۔۔ ڈولتی کشتی کو ڈبونے سے بچانے کیلئے کس قدر مشکل فیصلہ کر بیٹھی تھی اس کا احساس یہ ملاقاتیں دلا رہی تھیں۔۔

جب تک وہ گھر کے اندر نہیں آئی تھی وہ وہیں گاڑی میں انتظار کرتا رہا تھا۔ دکھی دل اور بوجھل قدموں کے ساتھ وہ اپنے کمرے میں آ گئی۔ کپڑے تبدیل کرنے کی بھی ہمت نہیں رہی تھی۔ وہ انہی کپڑوں میں بیڈ پر لیٹتی خود میں سمٹ گئی۔ آج دل کو ہلکا کرنے کا ارادہ لئے اس نے آنسوؤں کو ضبط کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

"کیوں ابیرہ کیوں۔۔۔ جب جانتی تھی اس رشتے کا اختتام ایسا ہی ہونا لکھا ہے پھر دل کے دروازے اس کیلئے واہ کیوں کئے۔۔ ان سب میں صرف تمہاری غلطی ہے تم نے اپنے دل کو کیوں نرم پڑنے دیا۔۔۔ کیوں ابیرہ۔۔" وہ اپنی ہتھیلی دو آنکھوں کے بیچ رکھے خود کو کوستی ہوئی اذیت کی انتہا پر تھی۔

پاس پڑا موبائل نیند میں خلل ڈالنے لگا۔۔رافع نے موبائل کا منہ بند کرواتے ساتھ ہی پھر سے واپس میز پر رکھ دیا۔۔ تکیہ منہ پر رکھتے ہی خطرے کی گھنٹی بجی۔۔اس نے واپس سے موبائل اٹھا کر کال لاگ کھولا۔۔سب سے اوپر ضرار کے گارڈ کا نمبر جگمگا رہا تھا اور سامنے چھوٹی سی بریکٹ میں پانچ کا ہندسہ دکھائی دے رہا تھا۔

وہ پریشانی میں بیڈ سے نیچے اتر آیا اور ننگے پاوں ہی کمرے سے باہر نکل آیا۔۔آہستہ سے کمرے کا دروازہ بند کرنے کے بعد اس نے اسی نمبر پر کال کی۔۔ بیل مسلسل جا رہی تھی مگر سامنے سے کوئی نہیں اٹھا رہا تھا۔۔اس نے بلا اختیار اپنی ٹھوڑی کو مسلا۔۔ایک بار پھر سے کال ملائی۔۔ایک دو تین۔۔چار۔۔چوتھی بیل پر فون اٹھا لیا گیا۔۔

"ریاضت۔۔کیا ہوا ہے۔۔سب ٹھیک ہے ناں۔۔ضرار کدھر ہے۔۔۔؟"

"صاحب وہ۔۔۔ضرار صاحب پر کسی نے حملہ کر دیا ہے۔۔میں انہیں ہسپتال لے کر جا رہا ہوں۔۔۔"

"میر۔۔میری بات کرواو ضرار سے۔۔"وہ تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا واپس کمرے میں آیا اور ساری بتیاں جلا دیں۔

"جی۔۔۔وہ کیسے بات کر سکتے ہیں انہیں گولی لگی ہے۔۔"

کیا قیامت کا صور پھونکا جا رہا تھا۔۔کیا اب سب نے حواس باختگی کے عالم میں اصل کی طرف لوٹنا

تھا۔۔انسان کو اپنی بے بسی کا علم ہی تب ہوتا ہے جب سامنے والا جانے پر بضد ہو اور آپ چاہ کر بھی اس کو روک نہ پائیں۔۔جب آپ کی ہر دھڑکن دل کو گزرتے وقت کے خوف میں مقید کر رہی ہو۔۔

رافع نے اپنی پیشانی کو مسلا۔۔"سنو۔۔اسے کسی صورت اکیلا مت چھوڑنا۔۔ہم بس پانچ منٹ میں آرہے ہیں۔۔کال مت بند کرنا۔۔میرے ساتھ ان ٹچ ہی رہو۔۔"وہ دور ہو کر بھی اپنے بھائی کی حالت سے بے خبر نہیں رہنا چاہتا تھا۔

رافع ہسپتال کے کوریڈور میں مسلسل چکر کاٹ رہا تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح وہ دروازے کے اس پار جا سکے اور کچھ ایسا کر جائے کہ وہاں لیٹے ہوئے وجود کو پھر سے اٹھا کھڑا کرے۔

اس سناٹے سے عجیب سی وحشت ہونے لگی تھی۔سامنے عین دروازے کے اوپر جلتی لال رنگ کی بتی کو دیکھے جا رہی تھی۔اس سے کس قدر خوف محسوس ہو رہا تھا۔پتا نہیں اس کا بند ہونا زندگی کی نوید دے گا یا پھر۔۔۔یا پھر۔۔اس کے آگے سوچنے سے پہلے آنسوؤں میں مزید شدت آگئی۔جیسے ہی ہاتھوں نے چہرے کو ڈھانپا اس نے اپنا ضبط کھو دیا۔۔"کیا اس دن کی ملاقات اس کے بھائی کے ساتھ ان کیلئے آخری ثابت ہونے والی تھی۔۔۔"بڑھتے وسوسوں کے ساتھ ساتھ

ہچکیاں بھی بڑھنے لگی تھیں۔رافع فوراسے اس کے پاس چلا آیااور اسے اپنے ساتھ لگالیا۔

"رافع۔۔۔ضرار۔۔ضرار ہم سب کو چھوڑ جائے گا۔۔۔"

"نور۔۔۔"وہ اس کو خود سے دور کرتے ہوئے کندھوں سے پکڑے سخت لہجے میں بولا"خبر دار جو تم اپنے دماغ میں بھی ایسا بکواس خیال لائی۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔ سمجھی تم۔۔۔"

وہ اس سے زیادہ خود کو تسلی دے رہا تھا۔"اسے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔میں اسے کہیں نہیں جانے دوں گا۔۔"

"ت۔۔تم کیسے روکو گے اسے رافع۔۔کیسے۔۔۔"اس نے بے بسی سے آنکھیں بند کر لیں۔

"پتا نہیں۔۔۔مگر میں اسے جانے نہیں دوں گا۔۔۔"

اسی اثناء میں باقی سب لوگ بھی وہاں پہنچ گئے۔

اس بار قسمت ان پر مہربان ہوئی تھی۔۔

وہ دروازے کے بیچ میں کھڑا تھا۔ضرار کی حالت بہتر ہوئی تو رافع کو احساس ہوا کہ خدا اس پر اس وقت کس قدر مہربان تھا۔اس نے سر اٹھا کر گواہی دی بلاشبہ رب تعالی سے زیادہ محبت کوئی نہیں کر سکتا۔وہ اپنے بندے کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔۔ کبھی کسی آشنا کو تو کبھی کسی انجان کو آپ کی زندگی میں بھیج کر اپنی محبت کا اظہار کرتا ہی رہتا ہے۔مگر یہ ہم انسانوں کا المیہ ہے کہ ہم ہمیشہ محبت

Kahanifreak.com

کو اپنے پیمانوں پر پرکھتے ہیں۔۔ اگر محبت کو محبوب کے پیمانوں پر تولنے لگیں تو سارا جہاں خود پر مہربان دکھائی دے۔۔ ہوا میں اڑتے ہوئے پرندے۔۔ نیلے آسمان پر بنی بادلوں کی لہریں۔۔ کچھ ہی فاصلے پر موجود جھومتے پیڑ پودے۔۔ سطح زمین پر بہتا پانی۔۔ جنگلے کے پیچھے چھپتی گلہری۔۔ دیوار پر چلتی رکتی چیونٹیاں۔۔ گو کہ ہر شہ ایسے محسوس ہونے لگتی ہے جیسے اس پل اسے خاص کر آپ کیلئے بھیجا گیا ہو۔۔ کہ وہ اپنی ذات سے اس کے بندے کو سکون بخشیں۔۔

موبائل کی آواز پر اس کی سوچوں کی دنیا تحلیل ہوئی۔ جیب سے موبائل نکالتے وہ اندر کی جانب بڑھ آیا۔

"السلام علیکم۔۔ ضرار کیسا ہے۔۔ میں ہسپتال کا چکر لگانا چاہ رہا تھا۔۔" فون کی دوسری طرف کسی نے کہا۔

"کس لئے۔۔۔؟ میرا نہیں خیال اب ہماری ایسی ٹرمز بچی ہیں جس بنا پر تم اتنی تکلیف اٹھا کر ہسپتال تشریف لاؤ۔۔۔"

"ٹرمز ہیں جبھی آج تک ہر ٹیڑھے کام کیلئے تم لوگ مجھ سے رابطہ کرتے آئے ہو۔۔ خیر میں سمجھ سکتا ہوں تم مشکل وقت سے گزر رہے ہو۔۔ مجھے بھی دکھ ہے وہ میرے بھائیوں جیسا ہے۔۔۔"

"تمہارے بھائیوں جیسا ہے لیکن میرا وہ بھائی ہے۔۔ اور زبانی کلامی رشتوں میں کتنی صداقت ہوتی ہے یہ تم نے بہت اچھے سے سمجھا دیا ہے۔۔۔ خیر مجھے تو پہلے ہی معلوم تھا کہ تو کس قسم کا

Kahanifreak.com

آدمی ہے۔۔ مگراس سالے کو خود کو چھرا پھروانے کا اتنا شوق ہے کہ تجھ جیسے لوگوں کو بھی سر پر بیٹھائے پھرتا ہے۔۔۔"

"مانا کمینہ ہوں اور اس مارکٹ میں رہنے کیلیئے ہونا پڑتا ہے لیکن تم لوگوں کے ساتھ میں نے کوئی کمینگی نہیں دکھائی۔۔ اگر دکھائی ہوتی تو وہ جو ابھی ہسپتال میں پڑا ہے وہ کب کا اپنا اور میرا راستہ الگ کر چکا ہوتا۔۔"

"تم کس کے ساتھ کھیل کھیلنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔ کیا میں تمہیں کل کا جما لگتا ہوں۔۔؟ جسے تم چونا لگا دو گے۔۔ اتنے کانٹیکٹس ہونے کے باوجود بھی تم سے ایک بندہ نہیں ڈھونڈا گیا۔۔۔ ایسی گیڑیاں کسی اور کو کروانا میں اس مارکٹ کو بھی جانتا ہوں اور اس کو چلانے والوں کو بھی۔۔"

"یار اتنا گرم کیوں ہو رہے ہو۔۔ ضرار نے خود ہی منع کر دیا تھا کہ۔۔"

"کمینے انسان تو اب بھی وضاحتیں دے رہا ہے۔۔۔ اس نے کہا وہ خود دیکھ لے گا تو تم نے اسے چھوڑ دیا۔۔ اگر تم ہر تعلق کو پس پشت ڈال کر مفاد پرستی سے کام لینا چاہ رہے ہو تو ایسا ہی صیحح۔۔ آج سے تم اپنے راستے اور ہم اپنے۔۔ تمہیں بھی پتا چلے تم ہمارے بغیر مارکٹ میں کیا ہو۔۔۔"

"ایک دن کا وقت دو۔۔ دوسرا دن شروع ہونے سے پہلے وہ تمہارے سامنے ہو گا۔۔۔"

"ایک دن۔۔۔؟ چھے بج رہے ہیں اور بارہ بجے تک وہ انسان مجھے اپنے سامنے چاہئے۔۔۔۔ اس

Kahanifreak.com

نے میرے بھائی پر حملہ کروایا ہے اور کہیں نا کہیں ان سب میں تم بھی ذمہ دار ہو۔۔ایک اور بات قریشی صاحب یاد رکھیئے گا میں ضرار نہیں ہوں جو مروت نبھا جاوں۔۔اگر کوئی میرا کام خراب تو بننے میں اس کا بھی نہیں دیتا۔۔۔"

یہی اس کی عادتیں تھیں جس کے سبب وہ فرنٹ اینڈ پر کام کرنے کے بجائے بیک اینڈ پر کرتا تھا۔اس کا یہی اصول تھا جو اس کے حلقے کو بڑھنے نہیں دیتا تھا"ایک ہاتھ سے لو اور ایک ہاتھ سے دو۔۔۔نہیں تو اپنی راہ لو۔۔۔"

"رافع۔۔۔"حیدر صاحب نے اسے پکارا تو وہ اپنے تاثرات کو نارمل کرتے ہوئے پلٹا۔

"جی ڈیڈ۔۔۔"

"یہ تم کس طرح کے لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے لگے ہو۔۔تمہیں کیسے پتا ضرار پر کس نے حملہ کروایا ہے۔۔۔؟"

حیدر صاحب کا اس کی سرگرمیوں پر پوچھ گچھ کرنا۔۔نظر رکھنا اسے مقافات عمل کا احساس دلاتا تھا۔اسے لگتا تھا اگر وہ ضرار پر نظر رکھتا ہے تو اس کے ڈیڈ اس پر۔

"کچھ خاص نہیں ڈیڈ۔۔۔بس ایک بزنس پارٹی کے ساتھ کچھ مسئلہ چل رہا تھا ضرار کا۔۔تو مجھے لگتا ہے ان سب کے پیچھے انہیں کا ہاتھ ہے۔۔۔"

"کیسی ان بھن۔۔اور تم لوگوں نے ایسے لوگوں کے ساتھ کام شروع کیا ہی کیوں۔۔۔"

Kahanifreak.com

"ڈیڈ آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے کوئی نئی بات ہو۔۔اس شہر میں رہتے ہوئے بزنس کرنے کیلئے آپ کو ایسے لوگوں کے ساتھ کانٹکٹس رکھنے پڑتے ہیں۔۔۔اور کون سی ایسی پارٹی ہے جس کے ایسے لوگوں کے ساتھ تعلقات نہ ہوں۔۔۔"

"ٹھیک ہے ہوتا ہوگا۔۔ مگر اب ضرار ٹھیک ہو گیا ہے اللہ پاک خیر کرے کچھ گھنٹوں تک اسے ہوش بھی آجائے گا۔۔اب اس مسئلے کو اتنا طول دینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔کچھ دنوں میں ہم واپس آسٹریلیا چلیں جائیں گے اور ضرار کو بھی میں کہوں گا کہ وہ یہاں سے سب وائینڈ اپ کر کے وہیں آجائے۔۔۔"

"ڈیڈ۔۔اس بار نہیں۔۔پچھلی بار میں نے آپ کو دکھ نہ دینے کے سبب پیچھے ہٹنے کا فیصلہ لے لیا تھا لیکن اس بار میں بھاگ نہیں سکتا۔۔اس نے میرے بھائی کی جان لینے کی کوشش کی ہے میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔۔۔اور ویسے بھی ہم کب تک یونہی بھاگتے رہیں گے کہیں نا کہیں تو رکنا ہی پڑے گا پھر ابھی اسی جگہ کیوں نہیں۔۔۔"

انہیں بولنے کیلئے لب واہ کرتے دیکھ وہ جلدی سے بولا۔"آپ فکر نہ کریں کسی کو کچھ نہیں ہوگا۔۔۔"ان کا ہاتھ چومنے کے بعد وہ باہر کی جانب بڑھ گیا۔

اس نے سارا فاصلہ بڑے ضبط کا مظاہرا کرتے طے کیا تھا مگر جونہی ہسپتال میں اس کے کمرے کے

Kahanifreak.com

باہر پہنچی تو قدم اٹھانا مشکل ہو گئے۔ناب پر ہاتھ رکھ کر اسے گھمانے کی کوشش کی تو ضبط ٹوٹتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

اگر انسان کو زندگی کی نوید خوش اور موت کا فرمان خوفزدہ نہ بھی کرے۔۔اگر انسان کا دل پہاڑوں کی چٹان سا سخت محسوس ہو۔۔اگر انسان ہر احساس سے مبرا بھی ہو جائے تب بھی سفید دیواروں کے وسط میں سفید چادر اوڑھے مشینوں کی ثواب دید پر لیٹے کسی بھی انسانی وجود کو دیکھنا مشکل ہی ہوتا ہے اور پھر اگر وہ انسان آپ کا محبوب ہو بھلے آپ نے اقرار سے اظہار کا سفر طے کیا ہو یا نہیں اس صورت میں آپ حالت نزاع کی بے بسی لئے ہوتے ہیں۔۔

اس نے آنکھیں بند کیں۔۔ڈھیروں مجمع پانی کو بہنے دیا۔۔دوبارا سے آنکھیں کھولتے ڈھیروں ہمت جمع کئے بلاآخر اس نے ناب گھمادی۔۔وہ سامنے ہی دنیا کی فکروں سے آزاد لیٹا ہوا تھا۔کمرے میں خاموشی ہونے کے سبب ہلکی ہلکی سی مشینوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

ابیرہ نے بہت احتیاط کے ساتھ اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لے کر ہونٹوں سے لگالیا۔مشینوں کی آواز کے ساتھ اب سسکیاں بھی کمرے میں گونجنے لگی تھیں۔آنکھوں سے بہتے اشک سامنے لیٹے شخص کے ہاتھ کو بھگونے لگے تھے۔کاش کہ اس کے اختیار میں ہوتا جو وہ سامنے لیٹے شخص کو اٹھنے پر مجبور کر سکتی۔

"ضرار۔۔آپ ٹھیک کہتے تھے۔۔ٹھیک کہتے تھے کہ اس وجود کو جدائی راس نہیں آرہی۔۔ضرار

پلیز اٹھ جائیں۔۔آپ سے دور تو رہا جا سکتا ہے مگر آپ کے بغیر نہیں۔۔ضرار ابیرہ اپنی ہار تسلیم کرتی ہے۔۔تسلیم کرتی ہے کہ وہ ہار گئی میر ضرار کے سامنے۔۔ضرار ابیرہ مر جائے گی آپ کے بغیر۔۔"

اس نے اس کے ہاتھ کو لبوں سے دور کرتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھا۔۔لب حرکت کرنے سے انکاری تھے۔۔آنکھیں دنیا کی رنگینی سے منہ موڑے بیٹھی تھیں۔۔چہرہ بے تاثر تھا۔۔

"یونہی بیچ راست میں چھوڑ کر جانے کا ارادہ تھا تو پھر میرے دل کو بغاوت پر کیوں اکسایا۔۔کیوں ضرار۔۔۔ضرار ہم میں سے اگر کوئی ایک مر گیا تو دوسرا بھی جیتے جی مر جائے گا۔۔ہماری سانسیں ایک دوسرے کی زندگی کی ضمانت ہیں۔۔

مت جائیں ناں۔۔پلیز زرک جائیں۔۔۔ضرار ابیرہ ہار گئی ضرار۔۔مجھے اس ہار کا خمیازہ نہیں بھگتنا ضرار۔۔۔مجھے اس اندھیرے سے باہر آنا ہے ضرار۔۔مت جائیں۔۔۔پلیز ززز۔۔۔۔"

وہ ایسے فریاد کر رہی تھی جیسے وہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی جدائی کا ارادہ ترک کرتے اس کے آنسوؤں پر پگھلتا ہوا دوڑا چلا آئے گا۔۔اس کی فریادوں کو اس بار سننے والا کوئی نہیں تھا۔۔جس شخص کی محبت پر وہ مرنے کو ترجیح دیتی آئی تھی آج اس کو دنیا سے منہ موڑتے دیکھ کر وہ حالت نزاع سے آشنا ہونے لگی تھی۔۔

ابیرہ کے باہر آتے ہی نور کمرے میں چلی گئی۔ سامنے ہی پڑے بینچ پر رافع بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بھی وہیں آگئی اور ایک نشست چھوڑ کر بیٹھی گئی۔ سر پیچھے کو گرا دیا۔۔ آنسو اب بھی متواتر بہہ رہے تھے۔

"وہ اب ٹھیک ہے بھابھی۔۔"

"مگر میں ٹھیک نہیں ہوں رافع بھائی۔۔ اگر انہیں کچھ ہو گیا تو۔۔۔ میرے پاس چند ایک ہی تو مخلص رشتے ہیں۔۔"

"کوئی بات نہیں اور مل جائیں گے۔۔۔" کتنی ہی کوئی بیوقوفی کی بات کی تھی اس نے۔۔ اسے خود بھی احساس تھا۔۔ مگر اسے جاننا تھا کہ سامنے بیٹھی اس کی بہن کیا محض اس سبب تھوڑے ہی فاصلے پر موجود کمرے میں لیٹے وجود کیلیئے آنسو بہا رہی ہے کہ وہ مخلص ہے۔

"مگر وہ ضرار نہیں ہوں گے۔۔" اس نے آنکھیں بند کیں تو ایک ساتھ آنسو کی لڑی ٹوٹتی چلی گئی۔

"آپ کو پتا ہے ضرار پر حملہ کس نے کروایا ہے۔۔۔؟" وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولا۔

ابیرہ نے نہ میں گردن ہلائی۔

"احسان نامی کسی شخص نے۔۔۔" وہ یک دم سیدھی ہو بیٹھی۔

"اور مجھے لگتا ہے یہ لڑکا آپ کی سٹیپ مام کا بھتیجا ہے۔۔ ضرار نے اس کی ٹھکائی کروائی تھی اور میرا گمان ہے اس نے شاید اسی غصے میں آکر یہ سب کیا ہے۔۔ مگر مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ اس نے اس

بات کا بدلہ آخر اتنے وقت کے بعد کیوں لیا۔۔۔"

"لیکن ضرار نے ایسا کیوں کروایا۔۔۔"

"اسے تنبیہ کرنے کیلیئے کہ وہ آپ سے دور رہے۔۔۔وہ شاید آپ کو ہراساں کر رہا تھا۔۔۔"

اسے اس رات کا واقع یاد آیا جب وہ احسان سے بھاگتے ہوئے ضرار سے ٹکرائی تھی۔

"تب تو میں انہیں جانتی بھی نہیں تھی۔۔"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے وہ تو آپ کو جانتا تھا۔۔۔"

کبھی کبھی حقیقت سے آشنائی بھی یوں ہوتی ہے کہ ہم سمجھ ہی نہیں پاتے آیا زندگی ہم پر مہربان ہو رہی ہے یا سزا دینے کا ارادہ لئیے ہوئے ہے۔ عین تب راز آشکار کرتی ہے جب یاں تو ہم سب گنوا بیٹھے ہوتے ہیں یاں گنوانے کے بہت قریب۔۔تب جب سارا کھیل ہمارے ہاتھوں سے نکل چکا ہوتا ہے۔۔

"رافع بھائی۔۔۔"اسے کبھی زندگی میں اس قدر شرمندگی۔۔تکلیف۔۔کا سامنا کرنا پڑے گا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔ وہ اس کی جانب متوجہ ہوا تو وہ سارا قصہ اسے سنا گئی۔

"کیا آپ نے اپنے بابا کو اس واقع کا بتایا۔۔۔؟"کچھ دیر کے بعد اس نے سوال کیا۔

اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔"میں نہیں چاہتی تھی میری وجہ سے ان کے اپنی بیوی کے ساتھ تعلقات خراب ہو جائیں۔۔۔"

"اگر آپ بتا دیتی تو شاید آپ کا اور ضرار کا تعلق ٹھیک ہو جاتا۔۔ میں آپ کو یہی کہوں گا کہ آپ اپنے بابا کو ضرور بتائیں۔۔ اس واقع کے بعد آپ کو اور زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔۔ اگر آپ انہیں نہیں بتا سکتیں تو پھر آپ ہمارے ساتھ چلیں۔۔۔ وہاں آپ محفوظ ہوں گی۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ مجھے اب سمجھ آگئی ہے کہ قسمت سے بھاگنے کی صورت میں صرف تھکان آپ کا مقدر بنتی ہے۔۔۔ جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے۔۔ مجھ پر ابھی تک اس کی مصلحت نہیں واضح کی گئی کہ اگر مجھے واپس وہیں لوٹنا تھا تو پھر مجھ سے اتنا سفر کیوں کروایا گیا۔۔۔ ہاں یہ ضرور سمجھ گئی ہوں کہ وہیں لوٹنا لکھا ہے۔۔"

وہ کیا کہتا سو خاموش رہا۔

"آپ سب لوگ بہت اچھے ہیں۔۔ بہت پیار کرنے والے۔۔ مگر میں آپ لوگوں کو ڈیزرو نہیں کرتی۔۔ میری آپ سے ایک درخواست ہے کہ ضرار کو نہ بتائیے گا میں انہیں دیکھنے آئی تھی۔۔"

وہ جانے کیلیئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اسے روک کر خود جانا چاہتی ہیں۔۔ کیوں۔۔۔؟"

"دکھوں میں ساتھ چھوڑ جانے والوں کا حق نہیں ہوتا کہ خوشیوں میں ہمسفر بننے کی چاہ لئے چلے آئیں۔۔۔"

باوجود اس کے کہ اس نے اسے بہن بولا تھا پھر بھی وہ حق جتا کر اسے روک نہ پایا۔۔

Kahanifreak.com

گھر کے اندر داخل ہوتے ہی بغیر سلام دعا کئے وہ آگے بڑھنے کو تھی جبھی شفاقت صاحب کے مخاطب کرنے پر رک گئی۔ "کچھ پتا چلا کس نے کیا یہ سب۔۔۔؟"

وہ کچھ دیر خاموش کھڑی سوچتی رہی آیا فیصلہ کر رہی ہو بتائے یا ناں۔۔ پھر بتادینا ہی مناسب سمجھا۔ "احسان نے۔۔۔"

وہ سمجھے انہیں سننے میں غلطی ہوئی ہے۔ "کس نے۔۔"

"احسان نے بابا۔۔۔ میری عزت کی حفاظت کی سزا ملی ہے انہیں۔۔۔" وہ کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے ہوئے بولنے کے ساتھ ساتھ آنسو بہا رہی تھی۔

وہ سب بتا چکی تو شفاقت نے اٹھ کر اپنی بیٹی کو خود سے لگانے کی کوشش کی مگر ناکام۔ اسے اپنی ٹانگیں بے جان محسوس ہونے لگیں۔ اس نے ایک بار پھر ان پر ہاتھ رکھتے اٹھنے کی کوشش کی لیکن نہیں اٹھ پایا۔ کانوں میں اپنے ہی جملوں کی بازگشت سنائی دینے لگی "تم میں وہ چارم نہیں رہا۔۔" "میں اس سے محبت کرتا ہوں۔۔"

'کیا کروں اگر تم سے محبت نہیں رہی۔۔ محبت پر کسی کا بس نہیں چلتا۔۔۔"

اس نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا۔۔ "ہائے کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میری پکڑیوں ہونے والی ہے۔۔۔ کاش۔۔۔۔ میں نے صحیح غلط میں پہچان کر لی ہوتی۔۔۔"

ابیرہ وہاں سے جا چکی تھی۔وہ اکیلا رہ گیا تھا اپنی غلطیوں کے ساتھ۔۔

\-------------

ضرار کو گھر آئے ہوئے دو ہفتے ہو چکے تھے۔۔وہ اپنے گھر میں رہنا چاہتا تھا اس لئے اسے زبردستی قائل کرنے کی کوشش کسی نے بھی نہیں کی تھی۔انعم بیگم بھی اس کے ساتھ ہی آگئی تھیں۔رافع اور نورالعین نے بھی دن بھر کیلئے اس کے گھر کو اپنا مسکن بنالیا تھا۔اس کی حالت میں کافی حد تک سدھار آچکا تھا۔اپنے کمرے سے نکل کر آتے ہوئے اس نے کچن کے دروازے پر رک کر اندر جھانکا جہاں انعم بیگم کوکنگ کرنے میں مصروف تھیں۔

"کھیر بنا رہی ہوں تمہیں بہت پسند ہے ناں۔۔؟"وہ اس کی خوشبو پہچانتے ہوئے بغیر دیکھے بولیں۔

"جیسی مریم خالہ کیلئے بنایا کرتی تھیں۔۔؟"وہ وہیں کھڑے ہوئے سوال کر رہا تھا۔

انعم بیگم نے چمچ ہلاتے ہوئے ہلکی سی گردن گھما کر اس کی جانب دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے بولیں"ہاں بالکل ویسی جیسی تمہاری ہیزل فیری کو پسند تھیں۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے لان کی جانب بڑھ آیا۔زندگی کے سارے معاملات ٹھیک ہونے لگے تھے۔۔اس پر قسمت مہربان ہو رہی تھی۔۔لیکن ہر بار کی طرح اس بار بھی ہر رشتے سے قرب نصیب نہیں ہوا تھا۔۔ایک طرف سے سکون نصیب ہوا تھا تو دوسری جانب سے بے سکونی بڑھا

دی گئی تھی۔ وہ ٹانگیں میز پر رکھے آرام دہ انداز میں کرسی پر لیٹتے آنکھیں بند کر گیا۔

"کیوں بے چین ہو۔۔؟" رافع اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا۔ وہ ویسے ہی خاموش لیٹا رہا۔

"وہ تم سے بہت محبت کرتی ہیں۔۔۔" پھر سے جواب میں خاموشی۔

"وہ ہسپتال آئی تھیں۔۔ اور میں نے ان کی حالت دیکھی تھی وہ بہت تکلیف میں تھیں۔۔"

ضرار بہت آرام سے اٹھ کر وہاں سے جانے لگا مگر رافع جلدی سے اٹھ کر اس کے پیچھے آیا اور اس کا بازو پکڑنا چاہا جسے ضرار جھٹکے سے آزاد کروا گیا۔۔ اس کی آنکھوں میں اترے غصے کو دیکھ کر وہ کچھ بول نہ پایا۔

"کیا کروں پھر میں۔۔؟" وہ چلایا۔۔ "مردے کو اس بات سے غرض نہیں ہوتی کون اس کی میت پر رو رہا ہے اور کون نہیں۔۔ میں کیا کروں اس کا کہ وہ میرے بعد کیا کرتی ہے۔۔؟ میرے ہوتے ہوئے وہ یہاں نہیں ہے اور یہیں ہر بات ختم ہو جاتی ہے۔۔"

"دکھوں میں ساتھ چھوڑ جانے والوں کا حق نہیں ہوتا کہ خوشیوں میں ہمسفر بننے کی چاہ لئے چلے آئیں۔۔۔" رافع نے ابیرہ کے کہے الفاظ دہرائے تو وہ چاہنے کے باوجود بھی قدم آگے نہ بڑھا سکا۔

"ضرار ہر کوئی تمہارے جتنا مضبوط نہیں ہو سکتا جو اپنی غلطیوں کو اون کر لے۔۔ زیادتیوں کا احساس ہونے پر سب سے مشکل کام اس شخص کا سامنا کرنے کا ہوتا ہے جسے آپ نے ماضی میں اذیت کی سولی پر لٹکائے رکھا ہو۔۔"

Kahanifreak.com

رافع کی باتیں اسے چپ کروا گئی تھیں۔۔

"خیر میں یہ بتانے آیا تھا کہ احسان کو پولیس نے پکڑ لیا ہے۔۔۔" ضرار نے سمجھنے والے انداز میں گردن ہلا دی۔

وہ کراون سے سر ٹیکے آنکھیں بند کئے ہوئے تھی۔ شفاقت آہستہ سے دروازہ کھولتا اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے سے فوم میں جنبش ہوئی جس پر ابیرہ نے آنکھیں کھول کر دیکھا اور پھر اپنے باپ کو دیکھ کر سیدھی ہو بیٹھی۔

"آپ کمرے سے باہر کیوں نہیں آتی۔۔؟"

"دل نہیں کرتا بابا۔۔۔" وہ زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہہ رہی تھی۔

"بیٹے آپ اس کے بغیر نہیں رہ سکتیں۔۔ اس بات کو تسلیم کیوں نہیں کر لیتیں۔۔۔"

"کر چکی ہوں بابا۔۔ بہت پہلے کا کر چکی ہوں۔۔"

"پھر واپس کیوں نہیں چلی جاتیں۔۔ میں جانتا ہوں یہاں آنے کا فیصلہ آپ کا خود کا ہے۔۔۔"

"بابا لازمی تو نہیں ہے جو فیصلہ ہم لیں اس سے ہمارا دل بھی متفق ہو۔۔ کبھی کبھار کچھ فیصلے ہماری مجبوری بن جاتے ہیں۔۔۔ اور یہ فیصلہ بھی انہی فیصلوں میں سے ایک ہے۔۔" اس کا ایک جواب ان کے کئی سوالات کے جواب دے گیا تھا۔

"محض ہماری خاطر۔۔۔؟" وہ اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔ آنکھوں کی سرخی بتارہی تھی کہ وہ اب تک اپنی سکت سے زیادہ درد سہہ لینے کے باعث ایسی ہو گئی ہیں۔

"بابا وہ بہت اچھے ہیں۔۔۔ بابا کوئی کسی کے ساتھ اتنی بھلائی کیسے کر سکتا ہے۔۔ کیسے کوئی کسی دوسرے کی بلا اپنے سر لے سکتا ہے۔۔ بابا آپ کسی کو بھی میرے لئے منتخب کر لیتے مگر میر ضرار کو نہ کرتے بابا۔۔" وہ اپنے باپ کے ساتھ لپٹ کر رو دی۔

"بیٹا جو اچھا ہو اسے چھوڑا تو نہیں جا سکتا ناں۔۔۔"

"نہیں چھوڑا جاتا بابا۔۔ نہیں چھوڑا جاتا۔۔ لیکن بابا جب آپ انسان کو اس کی اچھائی کے بدلے محض تکلیف کے سوا کچھ نہ دے سکتے ہو تو چھوڑ دینا چاہئے ناں۔۔۔"

"ابیرہ میری جان۔۔" انہوں نے اس کے بال سہلائے۔ "عموماً والدین کو خوشی ہوتی ہے جب ان کی اولاد عمر کے زینے عبور کرتی ہے مگر میں ایسا گنہگار باپ ہوں جس کے گناہوں نے اسے کبھی یہ خوشی کے پل بھی سہی سے جینے نہ دئے۔۔ میں جب بھی آپ کے چہرے کی طرف دیکھتا تو مجھے اپنے گناہ یاد آنے لگتے۔۔ مجھے تمہاری ماں کی سسکیاں۔۔ فریادیں سنائی دینے لگتیں ہیں۔۔۔"

وہ تو بس گنگ سی انہیں دیکھتی رہ گئی۔

"میرے نفس نے مجھ سے میری اولاد بھی چھین لی۔۔ ایسی اولاد جس کو اپنے باپ کا لمس محسوس کرنے تک کی مہلت نہ دی گئی۔۔" جگہیں بدل گئی تھیں۔۔ وہ خاموش تھی دنگ تھی۔۔ جبکہ

سامنے بیٹھا اس کا باپ رو رہا تھا۔

ماضی:

مریم جب کمرے میں آئی تو وہ فون پر مصروف تھا۔ وہ بھی تھوڑا سا فاصلہ رکھتے ہوئے وہیں اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"مجھ سے کسی قسم کی معافی تلافی کی امید نہ رکھنا۔۔ میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔"

"معافی کی امید تو اس سے رکھی جاتی ہے نہ جس کا ضمیر زندہ ہو۔۔ جسے اچھے برے کی تمیز ہو۔۔۔ اور مجھے لگتا ہے آپ سے یہ دونوں چیزیں لے لی گئی ہیں۔۔"

"تم جو بھی کہو مگر سچ یہ ہے کہ یو ہیو لاسٹ یور چارم۔۔۔ پتا نہیں کیوں تم اب مجھے ویسے ایٹریکٹ نہیں کرتی۔۔ اور ویسے بھی یہ میرا حق ہے۔۔ اسلام نے تو مجھے چار کی اجازت دی ہے۔۔"

وہ تلخ سا ہنس دیں۔۔

"تمہیں چار کا حق دیا ہے اور مجھے انصاف کی حقدار ٹھہرایا ہے۔۔۔ یہ اسلام تب کہاں جاتا ہے جب تم مجھے یہاں دوسروں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر ہفتوں ہفتوں غائب رہتے ہو۔۔۔ یہ اسلام تب کہاں گیا تھا جب تم اپنی بیوی کو۔۔۔ مجھے دھوکہ دے کر ایک نامحرم لڑکی سے مل رہے تھے۔۔۔ کیا مرد کو دین نے دھوکہ دینے کا بھی حق دیا ہے۔۔۔؟"

"مجھے تمہارے ساتھ کوئی بحث نہیں کرنی۔۔ تمہاری ان دلیلوں سے رٹے رٹائے جملوں سے میرا

Kahanifreak.com

ارادہ بدل نہیں جائے گا۔۔ میں اس سے ہر حال میں شادی کروں گا۔۔۔"

مریم نے اس کا ہاتھ تھاما۔۔ "مگر آپ تو مجھ سے محبت کرتے تھے ناں۔۔"

"ابھی بھی کرتا ہوں تمہارے ساتھ محبت۔۔ لیکن اب مجھے تمہارے ساتھ ساتھ کسی اور کے ساتھ بھی محبت ہو گئی ہے۔۔"

"آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔ میں نے تو آپ کی محبت میں خیانت نہیں کی۔۔ پھر آپ نے جفا کی راہ کیوں اختیار کی۔۔۔"

"خیانت۔۔ وفا۔۔ جبھی تم اپنے عاشق کے ساتھ ابھی تک رابطے میں ہو۔۔۔"

"آپ جانتے ہیں میں ایسی نہیں ہوں۔۔ میں نے کبھی اس سے رابطہ نہیں کیا۔۔ اگر میرے دل میں کوئی چور ہوتا تو میں کبھی بھی آپ کو اس کے متعلق نہیں بتاتی۔۔ اگر کوئی مجھ سے شادی کرنا چاہتا تھا اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ میں۔۔۔ میں آپ کے ساتھ خیانت کر رہی ہوں۔۔ چوری تو آپ کی پکڑی گئی ہے پھر قصور۔۔ قصوروار میں کیوں۔۔ میری حالت کا ہی احساس کر لیتے۔۔ یہی سوچ لیتے کہ۔۔ کہ۔۔۔"

تکلیف کے احساس سے بولنا محال ہو گیا۔ وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے تکلیف پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگیں۔ شفاقت پر اس کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا شاید اللہ نے اس کے دل اور کانوں پر مہر لگا دی تھی۔ وہ بیچ میں ہی خاموش ہو گئی تو اس نے مڑ کر دیکھا۔ وہ ایک ہاتھ سے بیڈ کی چادر کو

Kahanifreak.com

مٹھیوں میں بھینچے ہوئی تھی اور دوسرے کو پیٹ پر رکھے۔شفاقت بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا۔

"ک۔۔کیا۔۔کیا ہوا۔۔۔"

"م۔۔میں۔۔تم۔۔کبھی معاف ن۔۔تم ہم دونوں ک۔۔کے قاتل ہو گے۔۔" یہ آخری بات تھی جو مریم نے اس کہی تھی۔

جب وہ اسے ہسپتال لے کر پہنچے تو مریم کی حالت اس قدر بگڑ چکی تھی کہ ڈاکٹرز نے اس کا کیس لینے سے ہی منع کر دیا۔ پھر بشارت صاحب نے اپنے کانٹیکٹس استعمال کئے جس سے مجبور ہو کر ڈاکٹرز کو ان کا کیس لینا ہی پڑا لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔

"سوری ہم آپ کی بیوی اور بچے میں سے کسی کو نہیں بچا پائے۔۔بلڈ پریشر شوٹ کرنے کے سبب آپ کے بچے کی موت آدھا گھنٹہ پہلے ہی ہو چکی تھی۔۔آپ کی بیوی کا کیس بہت بگڑ چکا تھا۔۔ہم اپنی کوشش کے باوجود بھی انہیں نہیں بچا پائے۔۔"

وہاں جن دو لوگوں کو صدمہ پہنچا تھا اس میں شفاقت کا نام نہیں تھا۔۔محض اتنا سا ہی دکھ لینے کی اس نے جسارت کی تھی جتنا کسی راہ چلتے کی موت کا ہوتا ہے۔

حال:

"میں نے نا صرف تمہاری ماں کے ساتھ زیادتی کی بلکہ اس کے ساتھ منسلک ہر رشتے کو میں نے دکھ دئے ہیں۔۔وہ مجھے اپنی محبت کی دہائیاں۔۔ہمارے رشتے کا واسطہ دیتی رہی مگر مجھے تو جوانی کے بخار نے آلیا تھا۔۔میں نفس کا پوجاری حسن کی تھاپ پر رقص کرنے لگا تھا۔۔وہ جب بھی اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی کا مجھے احساس دلانے لگتی تو میں یہی کہتا کہ اس میں اب۔۔۔اب اس میں وہ بات نہیں رہی جو مجھے صرف اس کے ساتھ باندھے رکھ سکے۔۔۔"پہلی بار اسے اپنے ماضی میں کہے گئے جملوں پر شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔بیٹی کے سامنے دہراتے ہوئے وہ اعتراف کر رہا تھا کہ سننے والی کا ظرف تھا جو سب سن کر خاموشی سے دنیا سے چلی گئی۔میں نے تو اس بات کا بھی احساس نہیں کیا کہ بھابھی نے تمہاری ماں کے بعد تمہارا کس قدر خیال رکھا تھا۔۔تمہاری ماں کے انتقال کے ایک مہینے بعد میں تمہیں زبردستی اپنے ساتھ لے آیا۔۔اس کے بعد بھائی نے مجھ سے کتنی منتیں کیں کہ بھابھی تمہیں بہت یاد کرتی ہیں۔۔انہوں نے مجھ سے التجا کی کہ میں تمہیں ان سے ملنے دوں۔۔مگر میں نے نہیں ملنے دیا۔۔۔

ابیرہ کی آنکھوں میں بڑھتی بے یقینی دیکھ کر انہوں نے اس کے ہاتھ کو پکڑا۔۔"میں ڈر گیا تھا کہ کہیں وہ تمہیں سب سچ بتا کر تمہیں مجھ سے دور نہ کر دیں۔۔۔"

"بابا۔۔آپ جانتے ہیں ان لوگوں نے کبھی مجھے آپ کے متعلق کچھ نہیں بتایا۔۔جانتے ہیں جب ضرار تکلیف میں اتنا بھی کہتے تھے کہ تمہارے باپ کے سبب یہ سب ہوا ہے تو مجھے خود سے نفرت

ہونے لگتی تھی کہ میں کیسے ایسے شخص کے ساتھ رہ سکتی ہوں جو میرے باپ کے متعلق اپنے دل میں اتنا بغض رکھتا ہے۔۔ لیکن اب احساس ہوتا ہے کہ وہ جتنا برا بھلا کہتے تھے وہ تو بہت کم تھا۔۔اتنا سب سہہ لینے کے بعد بھی اس شخص کی بیٹی کو اپنے گھر میں جگہ دینا جو صرف ان کی زندگیوں میں تباہی لایا ہو بہت ظرف کا کام ہے۔۔۔"

اس کو ضرار کے جملے سنائی دیئے "ہم محبتوں کے اثیر تھے۔۔ ہماری زندگیوں میں تمہارا باپ کسی عذاب کی طرح آیا اور سب برباد کر گیا"

وہ شفاقت کے پاس سے اٹھ گئی۔ "کاش بابا آپ نے میرے لئے ضرار کا انتخاب نہ کیا ہوتا۔۔ کاش آپ احسان کو ہی میرے لئے چن لیتے۔۔"

"ابیرہ۔۔۔" وہ تڑپ کر بولے۔

"کم سے کم آپ اس اذیت کو تو محسوس کرتے جو آپ نے ماما کو دی تھی۔۔ جب جب وہ مجھے ذلیل کرتا آپ کو احساس ہوتا کہ عورت کس قدر مجبور ہوتی ہے۔۔ کس قدر بے بس ہوتی ہے جو خود کو دھتکارنے والے سے بھی ساتھ کی بھیک مانگنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔۔"

"میں اس اذیت کو سہہ چکا ہوں۔۔۔"

"آپ اس کو سہنا کہتے ہیں بابا۔۔۔ آپ تو اپنی بیوی کے ساتھ خوش ہیں۔۔ تکلیف تو میری ماں نے سہی جواب کہیں بھی نہیں ہے۔۔۔ کہیں بھی نہیں ہے بابا۔۔۔"

"مجھے احساس ہو گیا ہے جبھی تو آپ کے سامنے اپنی ساری غلطیوں کا اعتراف کر رہا ہوں بیٹا۔۔۔"

"بابا آپ اس کو اعتراف کرنا کہتے ہیں۔۔۔وقت نے آپ سے زبردستی اعتراف لیا ہے۔۔آپ کبھی بھی اپنے گناہوں کا اعتراف نہ کرتے اگر آپ کو اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ اپ کی بیٹی اپنے شوہر کو چھوڑ دے گی اور آپ کی بیوی کا بھتیجہ اس کے ساتھ کچھ غلط کر جائے گا۔۔۔"

کچھ دیر بعد وہ پھر بولی۔"آپ نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا بابا۔ کسی در کا نہیں رہنے دیا۔۔نہ اپنے سایے میں رہنے کے قابل چھوڑا اور نہ ہی شوہر کی حفاظت میں۔۔آپ نے مجھے اس شخص سے نظریں تک ملانے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔رجوع کرنا تو دور کی بات مجھ سے اس خیال کا بھی حق چھین لیا ہے آپ نے۔۔"

وہ اس کی طرف بڑھنے لگے جس پر اس نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔"چلیں جائیں بابا۔۔چلیں جائیں۔۔مجھ میں اس سے زیادہ تکلیف برداشت کرنے کی سکت نہیں رہی۔۔"

اعتراف کرنے والا ہمیشہ ہی خسارے میں رہتا ہے۔۔دل کی صدا پر ایک بار لبیک کیا کہہ دیا تھا کہ اب وہ اسی عاجزی کا طلبگار بن بیٹھا تھا۔۔وہ کرسی چھوڑتا کھڑکی کے پاس آیا اور دو انگلیوں کی مدد سے بلائینڈرز کو ہلکا سا سرکا کر باہر دیکھا۔۔سورج تپش کے جوہر دکھانے پر تھا۔۔وہ وہاں سے ہٹتا صوفے پر آبیٹھا۔

Kahanifreak.com

پہلے تو بغیر دستک دیئے صرف وہی آتی تھی مگر اب تو یہ بات رواج ہی پکڑ گئی تھی۔ "چلنا نہیں ہے کیا۔۔؟" رافع نے دروازے سے منہ اندر کئے کہا۔

ضرار سیدھا نہیں ہوا۔۔ ویسے ہی صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے سر اس کی جانب موڑتے ہوئے بولا۔۔ "کہاں۔۔۔؟"

"کہیں نہیں۔۔۔" دروازے سے اندر آتے وہ بھی اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ کچھ پل وہ ضرار کو دیکھتا رہا کہ شاید وہ کچھ بولے مگر وہ واپس آنکھیں بند کر گیا۔۔ رافع نے بھی ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی اور جیب سے موبائل نکالنے کے بعد اس پر مصروف ہو گیا۔

"کیا سوچ رہے ہو۔۔" چند سیکنڈ کے بعد ہی اس کی اداکاری جواب دے گئی اور وہ پوچھ بیٹھا۔۔ ضرار بند آنکھوں کے ساتھ ہی ہنس دیا۔۔

"یہی کہ دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان ہوتا ہے جسے محبت نہیں ہوتی۔۔ جس کو کسی کی یاد میں جلنا نہیں پڑتا۔۔ جس کا ذاتی سکون محبوب کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جاتا۔۔ جس کی دھڑکنوں کا انحصار محبوب کے دو میٹھے بولوں پر نہیں ہوتا۔۔ جس کا اختیار بے اختیار نہیں ہوتا۔۔ جس کی دھڑکنیں بے وفا نہیں ہوتیں۔۔۔ جس کو محبوب کے چھوڑ جانے کا غم نہیں ہوتا۔۔" ٹھہر ٹھہر کر کتنے ہی جملوں کی مدد سے اپنی جذبات کا اظہار کر گیا۔

"اگر وقت پر میری بات مان کا اقرار کر لیا ہوتا تو آج اس حالت کو تو نہ پہنچتا۔۔۔"

Kahanifreak.com

"کاش میں نے تیری باتوں پر کان نہ دھرے ہوتے۔۔شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں اگر میں نے تیری نہ مانی ہوتی تو میں آج اس سے بہتر حالت میں ہوتا۔۔سارا پنگا ہی اس دل نے ڈالا ہے جب سے اس کی سننی شروع کی ہے تب سے یہ رگڑا ہی دے رہا ہے۔۔"

"محبت کر کے پچھتا رہے ہو۔۔؟"

وہ مسکراتے ہوئے نفی میں گردن ہلا گیا۔۔

"پھر یہ ڈرامے بازیاں کس لئے کر رہے ہو۔۔اٹھو اور جا کر لے آو انہیں۔۔"

"ڈر۔۔ڈر رہا ہوں اگر اس نے آنے سے انکار کر دیا تو۔۔۔خود سے بغاوت کر کے اس کی حمایت میں جاوں گا اس صورت میں اس کی جانب سے کیا گیا انکار ہمیشہ کیلیئے ہمارے تعلق کو ختم کر دے گا اور یہی چیز مجھے اس کے سامنے جا کر تقاضا کرنے سے روک دیتی ہے۔۔۔"

"ہائے رفتہ رفتہ وہ ہماری ہستی کا ساماں ہو گئے۔۔پہلے جاں پھر جان جاں پھر جانان جاناں ہو گئے۔۔ہائے رفت۔۔" وہ باقائدہ ہاتھوں کا استعمال کرتے ہوئے اداکاری کے جوہر دکھانے میں مگن تھا جب ضرار کے اشاروں کی پیروی کرتے اس نے گلاس وال سے باہر دیکھا جہاں باہر کھڑے ایمپلائز اسے ہی دیکھتے ہوئے ہنس رہے تھے۔۔اس نے سر کھجاتے ضرار کی طرف دیکھا ۔۔اور پھر دونوں کے بلند ہوتے ہوئے قہقہوں نے کمرے سے باہر کے پر سکون ماحول میں بھی ہلچل مچا دی۔۔

Kahanifreak.com

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

پہلے ہی اس کی جدائی وبال جان بنی ہوئی تھی اب تو دل پر کی گئی زیادتیوں کا بھی بوجھ آن پڑا تھا۔۔ ہزار کوششوں کے باوجود بھی۔۔ ہر بار نفی کرنے پر بھی محبت نے دل کے دروازے کھلوا ہی لئے تھے۔۔ آس کا جلتا بجھتا دیا اب بجھ چکا تھا۔۔ ساتھ رہنے کی تو بات بہت دور رہ گئی تھی وہ تو اب کبھی بھولے سے سامنا ہو جانے کا سوچنے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔

آج کل بس بے بسی آنسوؤں کی صورت بہتی رہتی تھی۔۔ روشنی سے سخت نفرت ہونے لگی تھی۔۔ نہ ہی اسے کسی سے ملنا بھا رہا تھا۔۔ بس یونہی پردے گرائے کمرے میں اندھیرا کئے آنسو بہاتی وہ دن سے رات اور رات سے دن کا سفر کرتی رہتی۔ اگر کبھی شفاقت آتے بھی تو وہ دروازی کھلنے کی آواز سنتے ہی آنکھیں بند کر لیتی۔

وہ باتھ روم کا دروازہ بند کر رہی تھی جب اس کے دروازے پر دستک ہوئی۔۔ اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی نوار لعین اندر آگئی۔ لال آنکھیں۔۔ مرجھایا ہوا چہرا دیکھ کر چار قدموں کا فاصلہ نورالعین نے دو میں طہ کیا۔

"ابیرہ۔۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔۔"

"کچھ نہیں۔۔ آپ نے بتایا ہی نہیں کہ آپ آ رہی ہیں۔۔" وہ بیڈ پر سے اپنا دوپٹا اٹھاتے ہوئے بولی۔

Kahanifreak.com

"بس سوچا تمہیں اچانک آکر سرپرائز دوں۔۔ مگر مجھے تو شاک ہی لگ گیا۔۔"

"آپ بیٹھیں میں آپ کیلئے جوس لے کر آتی ہوں۔۔"نورالعین نے اسے روک دیا اور اپنے پاس بیٹھا لیا۔

"کہیں نہیں جاو گی۔۔ مجھے یہ بتاو کہ تم نے اپنا ایسا حال کیوں بنا رکھا ہے۔۔"

"پتا ہے نور جب سب تھا تو لگتا تھا کچھ بھی نہیں ہے۔۔ اب جب وہ نہیں ہے تو احساس ہوتا ہے کہ میرے پاس کیا تھا اور میں نے ہی قدر نہ کی۔۔ آخر نعمتیں چھن جانے کے بعد ہی کیوں اپنی ناشکری کا علم ہوتا ہے۔۔ جانتی ہیں انسان بھی بڑی عجیب چیز ہے چاہتوں کے حصار کو بیڑیاں سمجھتے کاٹتا چلا جاتا ہے۔۔ اور پھر جب بے رخی کی لو سخت ہونے لگتی ہے تو خسارے کا حساب کرنے لگ جاتا ہے۔۔ یہی سمجھ لیں حساب کی کتاب کھلی تو میرے حصے میں آئے خساروں نے یہ حالت کر دی۔۔"

اس کا ہاتھ چھوڑتی وہ بیڈ سے اٹھ گئی۔"آپ بیٹھیں میں جوس لے کر آتی ہوں۔"

نوراں بوا اور انعم بیگم مل کر دستر خوان لگا رہی تھیں جب رافع اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔

"ضرار کدھر ہے مدر لینڈ۔۔۔"وہ بچپن میں ہر ملاقات میں ان کی تعریف اک منفرد لفظ سے کیا کرتا تھا۔۔

"تم شاید سوئیٹزرلینڈ کہنا چاہ رہے ہو۔۔" نورالعین نے اندر آتے لقمہ دیا تو وہ منہ چڑا گیا۔

"اللہ میرے بیٹوں کو ہدایت دے۔۔ تمہیں دیکھ کر ضرار کا بچپن یاد آجاتا ہے۔۔ اللہ اللہ کر کے ایک نے ماں کہنا شروع کیا تو دوسرے نے چھوڑ دیا۔۔"

رافع نے ان کے گال پر بوسہ دیا۔۔ "چند دنوں کی فرمانبرداری ہے۔۔ دیکھئے گا کچھ ہی دنوں میں وہ واپس اپنی فارم میں آجائے گا۔۔ ویسے ہے کدھر۔۔"

"ڈرائنگ روم میں ہے۔۔ کوئی ملنے آیا ہے اس سے۔۔"

جواب ملنے پر وہ ڈرائنگ روم میں چلا آیا۔ اسے دیکھ کر قریشی نے کھڑے ہو کر مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھایا جسے اس نے تھام لیا۔۔

"میں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔۔" وہ ہلکا سا لبوں کو پھیلائے انہیں سراہنے کے بعد وہیں بیٹھ گیا۔

"اب کیا کرنا ہے اس کا۔۔ میں تو اس حق میں نہیں ہوں کے اسے پولیس کے پاس ہی رہنے دیا جائے۔۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔۔" رافع نے ضرار کی جانب دیکھتے کہا پھر وہ قریشی کی جانب متوجہ ہوا۔۔ "ہمارے مہمان کی خدمت کر سکتے ہو قریشی۔۔"

"بے فکر رہو ایسی طبیعت صاف کروں گا کہ جہاں دیکھے گا جی صاحب جی کہہ کر سلام کرے گا۔۔"

ضراران سب کے دوران خاموش ہی رہا۔۔ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ رافع نے اسے خاموش رہنے کا پابند کیا۔۔ ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے رافع نے اس کو جن سلامیوں سے نوازا تھا وہی جانتا تھا۔۔اور ان القابات کا اختتام اس شرط پر ہوا تھا کہ اس معاملے کو اب ضرار نہیں وہ خود دیکھے گا۔۔

خوش گپیوں میں کھانا کھایا جا رہا تھا جب ضرار کے موبائل پر رنگ ہوا۔۔ نمبر دیکھتے ہی اس کے چہرے پر آنے والے بل وہاں بیٹھے سبھی نفوس نے دیکھے تھے۔اس نے کال کاٹ دی۔۔ موبائل پھر سے رنگ ہوا۔۔اب کی بار اس نے کال اٹھالی۔ "ابھی مصروف ہوں۔۔"

"ابیرہ۔۔ابیرہ ٹھیک نہیں ہے۔۔"ضرار کو محسوس ہوا وہ شاید رو رہا ہے۔وہ کرسی سے اٹھتا لان میں آگیا۔

"کیا ہوا ہے اسے۔۔؟"

"میں نے اسے سب سچ بتا دیا۔۔"شفاقت کے جواب پر کوئی اور سوال پوچھنے کا جواز ہی نہیں بنتا تھا۔۔

"ضرار۔۔ تم تو میرا خون ہو ناں۔۔۔ تمہیں اس رشتے کا واسطہ میری بے بسی پر منہ نہ موڑنا۔۔ میری بیٹی بہت تکلیف میں ہے۔۔وہ تم سے بہت محبت کرتی ہے۔۔ بالکل ویسی جیسی

Kahanifreak.com

کبھی مریم نے میرے ساتھ کی تھی۔۔"

"یہ بات وہ خود بھی کہہ سکتی ہے۔۔" لہجے میں مان ٹوٹنے کا دکھ تھا۔۔وہ مان جس کے بل بوتے پر اس نے ابیرہ کو سچائی بتائی تھی۔۔وہ مان جس نے اسے احساس دلایا تھا کہ وہ سچائی جاننے کے اس کا بھروسہ کرے گی۔۔

"نہیں کہہ سکتی۔۔وہ ہر اس پل کی سزا خود کو دے رہی ہے جب جب اس نے تمہارے سچ سے انکار کیا۔۔ضرار اسے بکھرنے مت دو۔۔"

"کیا میرا تم پر یقین کرنا بنتا ہے۔۔؟"

"ایک بار اس سے مل لو۔۔فقط ایک بار۔۔پھر بھی یقین نہ آئے تو واپس پلٹ جانا۔۔آو گے ناں۔۔؟"

"ہمم۔۔" حامی بھرتے ہی اس نے کال کاٹ دی۔

معمول کے مطابق آج بھی کمرے میں اندھیرا برقرار تھا لیکن کھڑکیوں پر سے پردے ہٹے ہوئے تھے۔۔آج شاید ماہ تمام تھا۔۔چاند کی چاندنی بھی اس کے چہرے پر چھائی اداسی کو دور کرنے میں ناکام ثابت ہو رہی تھی۔ میٹھی چاندی کے ساتھ ٹھنڈی ہوا جیسے ہی وجود کو چھوتی تو معلوم ہوتا جیسے زخموں سے پھر سے خون رسنے لگا ہو۔۔آنسو تھے کہ کسی بھی وقت کسی بھی بات پر بہنا شروع

Kahanifreak.com

ہو جاتے تھے۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔وہ جانتی تھی روز کی طرح آج بھی اس کا باپ اسے دیکھنے آیا ہو گا۔یونہی کھڑی باہر دیکھتی رہی جب ضرار اس کے کندھے پر ٹھوڑی رکھتے اس کی خوشبو کو محسوس کرنے لگا۔۔روز کتنی ہی بار اس کے آنے کا گمان ہوتا تھا ایک بار پھر سہی۔۔پل سرکتے گئے۔۔ہوا دل پر بوجھ بڑھانے لگی تھی۔۔ کھڑکی سے دور ہٹنے کا ارادہ لئے اس نے قدم لینے چاہے مگر ناکام۔۔محبت کے حصار نے اسے قید کر لیا تھا۔۔

وہ اس کا گمان نہیں تھا۔۔وہ کوئی خیال نہیں حقیقت تھا۔۔

وہ چہرا ہاتھوں میں چھپائے رو دی۔۔ضرار اس کے سامنے آگیا۔۔وہ ابھی بھی ویسے ہی سر جھکائے منہ پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی۔۔ضرار نے آہستہ سے اس کے ہاتھ تھام کر چہرے پر سے ہٹائے۔۔اس نے سر نہیں اٹھایا۔۔ضرار نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کا حلقہ بناتے اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھتے اس کا سر اوپر کیا۔۔ایک سیکنڈ سے بھی کم نظروں کا ملنا تھا کہ وہ اپنا سر اس کے سینے سے ٹیک کر پھر سے اپنا ضبط ہار بیٹھی۔۔

"آئی ایم سو سوری ضرار۔۔۔آئی ایم سو سوری۔۔۔۔"

"کس لئے۔۔۔"وہ آہستہ سے اس کے بال سہلانے لگا۔

"میرے پاس کچھ بھی نہیں بچا ضرار۔۔ بابا نے مجھے میری نظروں میں ہی گرا دیا۔۔مجھے اپنی ہی

نظروں میں بے وقت کر دیا۔۔آپ ٹھیک کہتے تھے ہم جیسے لوگوں کا آپ کی زندگیوں میں کوئی کام نہیں۔۔آپ سب بہت پیار کرنے والے ہیں۔۔اور۔۔"

ضرار نے اسے خود سے دور کیا تو وہ خاموش ہو گئی۔"میں نے یہ کب کہا تھا کہ میری زندگی میں تمہارا کوئی کام نہیں۔۔؟"

"ڈائیریکٹلی نہیں مگر ان ڈائیریکٹلی تو کہا تھا ناں۔۔"

"میں نے ان ڈائیریکٹلی تو اور بھی بہت کچھ کہا تھا مسز مگر وہ تو تمہیں یاد نہیں۔۔"

"ایسے تو میں نے بھی ان ڈائیریکٹلی اتنا کچھ کہا تھا آپ کو بھی تو یاد نہیں۔۔"

"جیسا کہ۔۔؟"دونوں ہی ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال جواب کر رہے تھے۔کچھ چاند کی روشنی کا کمال تھا اور کچھ جزبات کا خمار جن کا اثر چمکتی آنکھوں میں دکھائی دے رہا تھا۔

"یہی کہ آپ بہت اچھے ہیں۔۔آپ کو اپنی اچھائی کا صلہ ضرور ملے گا۔۔"

"یوں تو ہمیں بہت سارے انسان اچھے لگتے ہیں۔۔"

"لیکن وہ بہت سارے ضرار تو نہیں ہوتے ناں۔۔۔"

"ہائے اب تو اپنی بد قسمتی پر بھی رشک آنے لگا ہے۔۔"وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔

"بد قسمتی۔۔۔"ابیرہ نے آنکھیں بڑی کیں۔

"اور نہیں تو کیا۔۔دیکھو تمہارے پیچھے کہاں تک آ گیا ہوں۔۔ مگر تمہاری طرف سے تو کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔۔"

"ابھی یہ پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔۔" وہ اپنی چہرے کی طرف اشارہ کرتے بولی جو کچھ ہی دنوں میں اپنی رنگت کھو چکا تھا۔ ضرار نے اسے خود کے ساتھ لگا لیا۔

"ضرار۔۔مجھے یہاں سے لے جائیں گے۔۔؟ مجھے یہاں نہیں رہنا پلیز۔۔۔"

"کیا مطلب لے جائیں گے۔۔یار حد ہوتی ہے۔۔ میں اور کس لئے آیا ہوں۔۔" ضرار نے بہت نرمی کے ساتھ اس کے گال صاف کئے۔

"میں گاڑی میں انتظار کرتا ہوں تم اپنے بابا کے ساتھ مل کر آجاو۔۔" وہ آگے بڑھنے لگا جب ابیرہ نے اس کا ہاتھ تھام کر نفی میں سر ہلایا۔ "مجھے کسی کے ساتھ نہیں ملنا۔۔۔" وہ بھی اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے مسکرا دیا۔

"وہ دل میں بیج بوتی نفرتوں کی وجہ سے پروان چڑھی محبتوں کو نہیں کاٹ سکتا تھا۔۔۔" جو سبق اسے زندگی نے سیکھائے تھے ان کو مد نظر رکھتے ہوئے اس نے کچھ اصول بنائے تھے۔ جن میں سے ایک اصول اس نے یہ بھی بنایا تھا کہ ہمسفر کے ساتھ منافقت سے بہتر ہے کہ منزل بدل لی جائے۔ وہ کبھی حسن پرست نہیں بنے گا۔ وہ کبھی دنیا کی رنگینیوں کو اپنے دل پر اس قدر قابض نہیں ہونے دے گا کہ اس کے سامنے محبتیں پھیکی پڑ جائیں۔۔۔ مگر اب وہ جان چکا تھا اگر محبتیں

Kahanifreak.com

سچی ہوں تو دنیا کی رنگینیاں دل کو رنگنے میں ناکام ہی رہتی ہیں۔۔۔اور جہاں محبتوں کی لذتیں اعمال سے زیادہ الفاظ کی چاشنی سے میٹھی کی جائیں وہاں دل، دل نہیں سرائے ہوتے ہیں جو ہر کسی کیلیئے ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"ابیرہ۔۔ہماری گڑیا۔۔" اسے کمرے سے باہر آتا دیکھ کر شفاقت نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگانا چاہا مگر وہ ان سے دور ہو گئی۔

"میں اپنے شوہر کو چھوڑ کر آئی تھی کیونکہ آپ کا میرے اوپر حق تھا۔۔اور اب میری ماں کا مجھ پر حق ہے۔۔اسے اذیت پہنچانے والے شخص سے مل کر اس کی قربانی کو بے مول نہیں کر سکتی ۔۔آپ کی زیادتیوں۔۔ناانصافیوں کا حصہ بن کر۔۔اپنے شوہر کا گھر چھوڑ کر میں نے آپ کے سارے حق ادا کر دیئے۔۔مجھے آپ سے کوئی شکوہ شکایت نہیں بابا۔۔آپ اپنی زندگی جیئں ۔۔آپ کے پاوں میں لگی ساری بیڑیاں آج کھول دی گئیں ہیں۔۔"

وہ پیار میں حد سے گزرنا جانتی تھی۔۔رشتوں کے ساتھ انصاف کرنے کے چکر میں وہ اپنے دل کی پرواہ کئے بغیر حد پار کر جاتی تھی۔۔اس بات کا اعتراف ضرار نے اس کے ساتھ چلتے چلتے کیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آج رات کے اندھیرے کا بھی الگ ہی فسوں تھا۔۔آج خاموشی کے سر بھی دل کو بھا رہے

تھے۔وہ کھڑکی کی جانب رخ کئے بیٹھی تھی۔۔باہر سڑک پر دوڑتی گاڑیاں دیکھنے کا کتنا مزا آرہا تھا۔۔اس نے شیشہ نیچے کر کے ہاتھ باہر نکالا۔۔آنکھیں بند کر کے ٹھنڈی ہوا کو اپنے اندر اترنے دیا۔۔ایک بار پھر سے ہاتھ باہر نکالنا چاہا مگر شیشے کو بند ہوتا دیکھ کر اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ اندر کی جانب لے لیا۔۔ابیرہ نے گردن موڑ کر ضرار کی جانب دیکھا وہ ونڈ سکرین سے پار دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔ابیرہ نے پھر سے بٹن دبا کر شیشہ نیچے کیا۔۔ہاتھ پوری طرح سے ہوا میں لہرایا بھی نہیں تھا کہ پھر سے شیشہ بند ہونے لگا۔۔ابیرہ نے گردن گھما کر اس کی جانب دیکھا اس بار وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔دونوں کے چہروں پر کھیلتی شرارت دونوں کے قہقہوں کو ہوا کے سنگ ماحول میں رقص کروا گئی۔

"ابیرہ تم چاہو تو اپنے بابا سے مل سکتی ہو۔۔"

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔آئسکریم کا آرڈر دینے کے بعد ضرار نے واپس شیشہ اوپر کرنے کے بعد اس کی جانب دیکھا۔۔وہ کسی الجھن کا شکار تھی۔"کیا ہوا۔۔؟"

"ضرار۔۔میں آپ کو کیسے سمجھوں گی۔۔؟"چہرے پر سے فکر مندی کے آثار چھلک رہے تھے۔۔ضرار کا قہقہ گونجا۔

"اب اتنا بھی کوئی مشکل نہیں ہوں میں۔۔زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی۔۔"

"سنیں۔۔آپ تھوڑے آسان نہیں ہو سکتے۔۔تھوڑی سی رعایت ہی کر دیں بیوی ہوں۔۔"وہ

Kahanifreak.com

چہرے پر معصومیت سجائے دو انگلیوں کو ملائے تھوڑی سی کی نشاندہی کرتی بولی۔

ضرار اس کی بات پر ہنستا چلا گیا۔ "پہلے آپ کہتے تھے کہ میری ہر وفا صرف آپ کیلئے ہو۔۔ ہر جزبے کی شروعات آپ سے ہو۔۔ اور اب خود کہہ رہے ہیں کہ میں چاہوں تو بابا سے مل سکتی ہوں۔۔"

ضرار نے ہینڈ بریک پر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اس کا ہاتھ تھامااور اس پر اپنے لب رکھ دئے۔۔ وہ بس اسے دیکھتی رہی۔ "میں ان آنسوں کی سچائی پر ایمان لے آیا ہوں جنہوں نے میرے غم میں ان آنکھوں کو چین نہیں لینے دیا۔۔"

ابیرہ نے اس کے بازو کے گرد حلقہ بناتے اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ دیا۔۔ "ضرار۔۔ میں محبت میں ماں کے جیسے انتہاوں کو چھونا چاہتی ہوں۔۔"

" مگر میں کبھی ایسا نہیں چاہوں گا۔۔" وہ پھر سے الجھ گئی۔ سر اس کے کندھے سے ہٹاتے اس نے ضرار کا چہرا دیکھا وہ ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"محبت ضرور کرنا۔۔ اور بے انتہا کرنا۔۔ میں بھی بے انتہا کروں گا۔۔ مگر کبھی اتنی مت کرنا کہ خود کو بھلا بیٹھو۔۔ یہ زندگی ایک جنگ ہے۔۔ بغاوت کی اور معافی کی۔۔ کہیں بھٹک جانے کی تو کہیں راہ راست پر آجانے کی۔۔ میں نہیں چاہتا کہ اگر کبھی میں نفس سے ہاروں تو تم میرے سے ہار جاو۔۔"

"اچھا بھٹکنے کو تو میں بھی بھٹک سکتی ہوں۔۔پھر آپ کو بھی اتنی محبت نہیں کرنی چاہئے۔۔"

دونوں نفرت میں ہی نہیں محبت میں بھی مقابلہ پورا کرنے کے عادی تھے۔اس کا ساتھ تھا کہ ضرار کے چہرے سے مسکراہٹ جدا ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

"انسان جب جذبات کی انتہاوں پر ہوتا ہے تو وہ نہیں چاہتا جس سے محبت کرتا ہے اسے کوئی تکلیف پہنچے پھر بھلے مخالف اس کی خود کی ذات ہی کیوں نہ ہو۔۔اور میں بھی اس وقت اسی خمار میں ہوں۔۔اس لئے ہر خسارا خود اٹھا سکتا ہوں مگر نہیں چاہتا کہ تم کوئی ایسا خسارا اٹھاو۔۔"

اس نے شیشہ نیچے کرتے ہوئے آئیسکریم پکڑلی۔۔ابیرہ کی اس کی جانب بڑھائی۔۔

"اب تو کافی پلائی جاسکتی ہے نا۔۔؟"ضرار نے کہا تو ابیرہ کو بھی اپنے کہے ہوئے الفاظ یاد آگئے۔ایک بار پھر دونوں کی ہنسی ہوا کے سنگ جھوم اٹھی۔

وہ لوگ شہر سے لمبی مسافت طے کر کے بائی پاس پر موجود ایک ریسٹورنٹ میں آئے تھے۔آج کی دعوت ان کی پہلی اینیورسری کی سیلیبریشن میں دی جارہی تھی۔میزبان ضرار اور ابیرہ تھے۔یہ ہوٹل دوسرے ہوٹلوں کی نسبت منفرد تھا۔۔نیلے آسماں کے نیچے تختے لگائے گئے تھے۔درختوں کے گرد لائیٹنگ کی ہوئی تھی۔آرڈر سرو ہونے میں ابھی کچھ وقت تھا۔۔ سبھی بڑے اپنا کام سنبھالتے ہوئے باتوں میں مصروف ہو چکے تھے۔

رافع نے اپنے سامنے بیٹھے ضرار کو اشارہ کیا۔۔وہ ہنسا اور سر جھکاتے ہوئے اس کا حکم قبول کیا۔دونوں تختے سے ایک ساتھ نیچے اترے اور اترتے ساتھ اپنی بیویوں کے سامنے ہتھیلیاں پھیلا دیں۔نور العین اور ابیرہ نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر بنا کسی قسم کی تاخیر کئے ہاتھ تھام گئیں۔بغیر جوتے پہنے وہ چاروں گیلی گھاس پر چلتے چلتے کتنی ہی دور نکل آئے تھے۔۔لوگ کافی پیچھے رہ چکے تھے۔۔وہ چاروں وہاں موجود فائونٹین کے پاس بیٹھ گئے۔۔ تھوڑے ہی فاصلے پر موجود بچے جھولا جھول رہے تھے۔نور العین کو انہیں دیکھتا پا کر رافع شرارت لئے بولا۔

"عین تمہیں ضرار سے کوئی ضروری بات کرنی تھی۔۔"

ضرار نے سوالیہ نظروں سے رافع کو دیکھا جس پر وہ کندھے اچکا گیا۔ابیرہ بھی سر جھکائے اپنی ہنسی کو دبائے بیٹھی تھی۔کیا ایک وہی انجان تھا۔

"ہاں بتاو پارٹنر۔۔"

"پارٹنر کیا تم اپنی بیٹی کیلئے میرے بیٹے کو قبول کرو گے۔۔؟"

"اس کیلئے میرے پاس بیٹی اور تمہارے پاس بیٹے کا ہونا ضروری ہے۔۔"

"مجھے پتا ہے اللہ پاک تم دونوں کو بیٹی سے ہی نوازے گا۔۔"

اور اگر تم دونوں کو بھی بیٹی سے نواز دیا۔۔؟"

"اب یہ تو رشتہ نہ کرنے والی بات ہوئی۔۔"

Kahanifreak.com

"دیکھو دوستی اپنی جگہ مگر میں اپنی بیٹی کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کروں گا۔۔"

"اس کی تم فکر نہ کرو میں اپنی بھتیجی سے ایسی بنا کر رکھوں گی کہ وہ کہے گی پھوپھو کیلئے پھوپھو کا بیٹا بھی قبول ہے۔۔"

"اور اگر تمہارا لڑکا بگڑ گیا تو۔۔۔؟"

"بے فکر رہو اس کے باپ کو باہر کی ہوا نہیں لگی ناں۔۔اس کو تو لگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔"

"ٹھیک ہے میں اپنی بیوی کے ساتھ مشورہ کر کے بتاوں گا۔۔" وہ ابیرہ کا ہاتھ تھامتے بولا۔

چاروں کے قہقہے ایک ساتھ اس قدر جاندار ثابت ہوئے کہ پاس سے گزرتے کلون نے بلا اختیار ہی دل پر ہاتھ رکھا۔اس کی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے پھر سے چاروں کے قہقہے بلند ہوئے تو کلون بھی ہنس دیا۔

خوشیاں مہربان ہوئیں تو وقت بھی پر لگا کر اڑتا چلا گیا۔۔ابھی تو پچھلی نوازشات کا بھی شکر ادا نہیں کر پائے تھے کہ قسمت پھر سے مہربان ہونے لگی تھی۔اس وقت سبھی گھر والے ہسپتال میں موجود تھے۔۔ان کے چہروں کو دیکھ کر اندازہ لگانا مشکل تھا کہ آیا وہ خوشی کے سبب زیادہ چہک رہے ہیں یا پھر پریشانی کے سبب مرجھا رہے ہیں۔۔رافع نور العین کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھے اس کا

ہاتھ تھامے ہوا تھا۔اس کے سمیت وہاں موجود سبھی لوگ فکر مند دکھائی دے رہے تھے ماسوائے ضرار کے اور اس کے جو بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔

ہر دو منٹ کے بعد ضرار کے چہرے پر ابھرتی ہنسی رافع کو کتنی ہی بار تپا چکی تھی اور وہ اس کا اظہار بھی کر چکا تھا۔۔ مگر وہ بھی کیا کرتا سامنے بیڈ پر لیٹی نورالعین کے دیکھنے کا انداز ہی ایسا تھا کہ وہ ہنسے بغیر رہ نہیں پاتا تھا۔اب کی بار وہ ہنسا تو رافع نے اپنے چہرے کی سختی میں زرا اضافہ کرتے ہوئے اسے گھورا جس پر وہ نورالعین کی طرف اشارہ کر گیا۔۔رافع نے گردن گھما کر واپس اس کی جانب دیکھا وہ کچھ کہنا چاہ رہی تھی۔

"ضرار۔۔۔ تمہیں اپنا وعدہ یاد ہے ناں۔۔۔"اس قدر ہشاش بشاش لہجہ دیکھ کر وہاں موجود سبھی نفوس نے پہلے حیرانگی سے نورالعین کو اور پھر ضرار کو دیکھا۔۔وہ دیوار سے ٹیک لگائے ابھی بھی اسے دیکھ کر ہنس رہا تھا۔

"عین خدا کو مانو۔۔ ہم سب کس قدر پریشان ہیں اور تمہیں ابھی بھی مزاق سوجھ رہے ہیں۔۔"

"رانگھڑ۔۔۔"جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی نرس نے آ کر اسے آپریشن تھیٹر میں لے جانے کا کہا تو نورالعین شکر کا قلمہ پڑھ گئی۔۔نرس کی آمد کے سبب کسی کا دھیان اس کے الفاظ کی طرف نہیں گیا۔۔اس سے پہلے نرس اسے وہاں سے لے جاتی وہ پھر سے بول اٹھی۔

"ضرار۔۔میں مزاق نہیں کر رہی۔۔میں کسی کو اپنے وعدے سے پیچھے ہٹنے نہیں دوں گی۔۔"

Kahanifreak.com

"کون سا وعدہ۔۔مجھے تو ایسا کچھ یاد نہیں۔۔"

"ابیرہ سمجھا لو تم اپنے شوہر کو۔۔یہ مجھے میری بھتیجی کا رشتہ دے چکا ہے میں اب اسے مکرنے نہیں دوں گی۔۔۔"انگلی سے تنبیہ کرتی وہ بولی تو ان تین کے علاوہ وہاں موجود سبھی نفوس کو لگا کہ اس کا دماغ چل گیا ہے۔۔نرس نے بے یقینی کی کیفیت لئے رافع کو دیکھا۔۔

"میرے خیال ہے ڈر کی وجہ سے جو منہ میں آ رہا ہے بولتی جا رہی ہے۔۔"نرس کی حالت کو دیکھ کر اس نے من گھڑت وضاحت دے تو ڈالی مگر اب نور العین کی آنکھوں میں ابھرتا غصہ دیکھ کر اسے اپنی اچھائی کا افسوس ہی ہو رہا تھا۔

نور العین کے اندازے بالکل ٹھیک ثابت ہوئے تھے اللہ نے اسے اور رافع کو بیٹے سے نوازا تھا۔۔اور اس کے بیٹے کی پیدائش کے قریبا تین ماہ بعد ابیرہ اور ضرار کو بیٹی سے۔

پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ کوریڈور میں اپنے غصے پر ضبط کئے چکر کاٹ رہا تھا۔۔انعم بیگم ہار مانتے ہوئے اسے کہنا چھوڑ چکی تھیں۔۔ابیرہ کو آپریشن تھیڑ میں لے کر جانے سے لے کر وارڈ میں شفٹ کر دینے تک کا وقت اس نے ایک ٹانگ پر گزارا تھا۔۔دو گھنٹے سے ٹہلتے رہنے کے باوجود بھی وہ بیٹھنے سے انکاری تھی۔اب تک چلڈرن وارڈ کی کوئی بیسیوں بار گھنٹی بجا کر اپنی بیٹی سے مل چکا تھا۔۔ایک بار تو کئیر ٹیکر نے تنگ آ کر باقائدہ گھوری دے کر وارن بھی کر دیا تھا۔

"سر۔۔دوسرے لوگوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ ملنا ہے۔۔اگر ہم بار بار آپ کو ہی بھیجتے رہیں گے تو وہ کیسے ملیں گے۔۔"

"یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔۔اگر آپ کو اتنے ہی سکیورٹی کنسرنز ہیں تو اپنا سٹاف بڑھائیں۔۔ مگر مجھے مت سمجھائیں۔۔"

وہ سامنے کھڑی ہلکے نیلے رنگ کی شلوار قمیص میں ملبوس لڑکی کے چہرے کے اتار چڑھاو دیکھ کر سمجھ تو گیا تھا کہ وہ اس کی خاطر تاضع کرنے کی بھرپور خواہش رکھتی ہے مگر اس وقت پرواہ کسے تھی۔

فی میل سٹنگ ایریا سے سٹاف کو آتے دیکھ کر وہ فوراً سے اس کی جانب آیا۔۔"مجھے اپنی بیوی سے ملنا ہے۔۔"

"دیکھیں سر ہم آپ کو کتنی بار بتا چکے ہیں وہاں اور بھی اتنی عورتیں ہیں آپ وہاں نہیں جا سکتے۔۔"

ضرار نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی۔۔"میں تمہیں پاگل دکھائی دیتا ہوں۔۔اس ہاسپٹل کی اتنی فیس میں نے دیوانے پن میں نہیں بھری۔۔اگر مجھے یہی سب بکواس سننی ہوتی تو میں اپنی بیوی کو کسی سرکاری ہسپتال لے جاتا۔۔کمرہ تم لوگوں سے ارینج ہو نہیں رہا وارڈ میں تم لوگوں نے ملنے نہیں دینا مزاق سمجھا ہے کیا۔۔دو سیکنڈ ہیں تمہارے پاس اس کے بعد میں اندر چلا جاوں گا۔۔"

Kahanifreak.com

نرس وہاں سے پیر پٹختی ہوئی چلی گئی اور ٹھیک دو سینکڈ کے بعد اس نے اسے بلا لیا تھا۔ ضرار نے کمرے میں داخل ہوتے سرسری سی نگاہ ارد گرد ڈالی تو وہاں موجود ہر بیڈ پر دوں کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔ اس نے ٹھہر کر غصیلی نگاہ نرس پر ڈالی جس پر مارے شرمندگی کے وہ سر جھکا گئی۔

"بس ہر بندہ ہی اپنے اصول بنائے ہوئے ہے۔۔۔"

بڑبڑاتے ہوئے وہ امیرہ کے بیڈ کی جانب بڑھ آیا۔ نورالعین تھوڑا سا پردا سرکائے اس کے بیچ سے منہ نکالے کھڑی تھی۔ ضرار نے پردا ہٹا کر اندر آنے کی کوشش کی تو وہ واپس سے پردا برابر کرتی باہر نکل آئی اور آئیبرو کو ایک ساتھ جنبش دیتے ہوئے پوچھا۔۔ "ہاں تو پارٹنر یاد ہے ناں اپنا وعدہ۔۔؟"

"پارٹنر۔۔ تم دوسروں کی بیٹیوں پر نظر رکھنے کے بجائے اپنے بیٹے پر بھی کچھ نظر کرم فرما لو۔۔ جانے کیسے دو گھنٹے سے اس کا باپ اس کو سنبھال رہا ہوگا۔۔"

"میر ضرار۔۔ یہ جو تم دونوں دوستوں کی نیت خراب ہو رہی ہے ناں اب مجھے سب دکھائی دے رہا ہے۔۔ مگر میں کسی کو وعدے سے مکرنے نہیں دوں گی۔۔۔" وہ اپنا منہ آگے کو نکالے کہہ رہی تھی۔

"اب آپ ہٹیں گی۔۔؟ مجھے اپنی بیوی سے ملنا ہے۔۔" "ماں قربان اس قدر عزت۔۔

"صبر بیوی سے تو پوچھنے دو اسے تمہارے ساتھ ملنا بھی ہے یاں نہیں۔۔" وہ واپس سے پردے

کے پیچھے گم ہونے لگی تو ضرار کی گھوری دیکھ کر رک گئی۔اور پھر قہقہ ہوا کی نظر کرتی وہاں سے غائب ہو گئی۔اس کے جاتے ہی ضرار نے ناراضی کا چولہ اتار پھینکا اور چہرے پر ڈھیروں نرمی لئے اندر چلا آیا۔

ابیرہ سامنے بیڈ پر لیٹی مسکراتے ہوئے اس کی ہی راہ تک رہی تھی۔ضرار نے پہلے اس کے ماتھے کا بوسہ لیا اور پھر اس کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے چوما۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔؟"

جب جب اس کی آنکھوں میں فکر مندی چھلکتی تھی دھڑکنیں ہر بار نیا عہد وفا باندھنے لگتی تھیں۔۔" بالکل ٹھیک ہوں۔۔ہماری بیٹی کیسی ہے۔۔عین کہہ رہی تھی بالکل ایسے لگتی ہے جیسے کاربن پیپر پر ضرار کی آوٹ لائن کھینچ دی ہو۔۔ مگر ممانی کا کہنا ہے کہ وہ مجھ سے مشابہت رکھتی ہے۔۔اور آنی۔۔"

"ابیرہ۔۔۔میں یہ سب باتیں پچھلے آدھے گھنٹے سے سن سن کر تھک گیا ہوں۔۔یار ہم مل کر طے کر لیں گے کہ کس دن وہ کس کے جیسی لگ رہی ہے۔۔"

اس کی حالت دیکھ کر دل چاہ رہا تھا کہ وہ زور کا قہقہ لگائے مگر پھر ناچار درد کے ڈر سے صرف مسکرانے پر ہی اکتفا کر لیا۔

"کیا ہوا۔۔؟"اسے سوچ بچار کرتے دیکھ کر ابیرہ نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا۔

Kahanifreak.com

"یہی کے اس وقت اللہ ہم پر کتنا مہربان ہے۔۔مجھے لگتا تھا میں کبھی بھی اس کے ہاں اس قدر قابلیت رکھنے والوں میں شمار نہیں کیا جاوں گا جن کو وہ بیٹی سے نوازتا ہے۔۔میں غلط تھا یار۔۔میں بہت غلط تھا۔اس کی رحمت قابلیت دیکھ کر نہیں اترتی۔۔"ضرار نے بات کرنے کے بعد ایک بار پھر اس کا ہاتھ چوما۔۔

"اور آپ اس کی مخلوق پر غصہ ہو رہے تھے۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں تو مخلوق کو بھی تو دیکھو شوہر کو اس کی بیوی سے ہی نہیں ملنے دے رہے تھے۔۔"

"ضرار۔۔نہ ہنسائیں۔۔"اس سے اپنی ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

"سر اب آپ نے مل لیا ہے ناں اپنی بیوی سے۔۔اب آ جائیں پلیز انہیں سونے دیں۔۔"

"مگر میری بیوی سے تو پوچھ لیں اسے سونا بھی ہے کہ نہیں۔۔"ابیرہ نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے اپنی ہنسی کو روکے اسے دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پر پھر سے خفگی در آئی تھی۔

"سر۔۔پیشنٹ کو نہیں پتا مگر ہمیں پتا ہوتا ہے۔۔اسے اینستھیزئیا دیا گیا ہے۔۔اب آپ پلیز ز باہر آ جائیں۔۔"نرس کے بھی ضبط کی داد دینی بنتی تھی جواب دانت پیستے کہہ رہی تھی۔

اس نے اٹھنے کے بعد پھر سے ماتھا چوما اور وہاں سے چلا گیا۔اس کے جاتے ہی نرس نے آکر ڈرپ چیک کی۔۔"یہ کیا گھر میں بھی اتنے ہی سوال کرتے ہیں۔۔؟"جواب نہ ملنے پر نرس نے مڑ کر ابیرہ کی جانب دیکھا تو وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔۔گلابی ہوتے اس کے گال اس بات کی

نشاندہی کر رہے تھے کہ اب بس ایک اور بات کی دیر ہے پھر کمرہ اس کے قہقہوں سے گونج اٹھے گا۔نرس نے فوراسے لائٹس سے بند کر دیں۔۔"سوری۔۔آپ سو جائیں۔۔"وہ پردوں کو برابر کرنے کے بعد چلی گئی تو ابیرہ نے شکر کا قلمہ پڑھتے ہاتھ منہ سے ہٹاتے آنکھیں بند کر لیں۔۔

چند سال بعد:

ابیرہ اور ضرار گھر میں داخل ہوئے تو انعم صاحبہ نے سیڑھیوں کی جانب اشارہ کیا۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کی جانب دیکھ کر ہنس دیئے۔۔

"یہ دنیا کی پہلی اولاد ہو گی جو اپنی ماں سے ہی جیلس ہوتی ہو گی۔۔"ابیرہ نے ہاتھ میں پکڑا بیگ میز پر رکھا۔

"اور میں دنیا کا پہلا شوہر جس کو اپنی خود کی بیوی سے محبت کی سزا اس کی اولاد کے ہاتھوں ملتی ہو گی۔۔"

"ضرار سب ٹھیک کہتے ہیں نا صرف نقش نین میں بلکہ پوزیسونیس میں بھی تمہاری بیٹی تم پر گئی ہے۔۔"

"پوزیسونیس نہیں جزبات کی سچائی کہو مائی لو۔۔"

"یہ ٹھیک سچائی ہے بھائی مطلب سامنے والے نے محبت نہ کی گناہ ہی کر لیا جواب کسی تیسرے کی

طرف دیکھنا بھی گناہ ہے۔۔۔"ابیرہ منہ بناتے ہوئے بولی تو ضرار اپنے قہقہے کا گلا گھونٹ نہ سکا اور سیڑھیوں پر بیٹھے لاوے کو مزید ابال گیا۔۔ابیرہ نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی آواز کو خاموش کروایا مبادہ کہیں باہر بیٹھا لاوا پھٹ ہی نہ پڑے۔

"خبردار اب کسی نے میری پوتی کا مزاق بنایا۔۔اک تو دونوں میاں بیوی میری پوتی کے بغیر اکیلے جا کر تفریح کر آئے اور اب اس کا مزاق بنا رہے ہو۔۔"انعم بیگم نے بھی اپنی ہنسی کو دباتے ہوئے کہا تو وہ دونوں ہاتھوں سے ہونٹوں کو بند کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے ہنس دئے۔

____

وہ ننھی بچی منہ پھلائے آتش فشاں بنی سیڑھیوں پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔ گرل کے ساتھ منسلک سیڑھی سے وہ دیوار کی جانب لپکی اور ہلکا سا سر آگے کئے دروازے کی اوٹ سے اندر جھانکا۔۔ گو کہ صورتحال کا اندازہ لگایا جا رہا ہو۔۔سامنے سے اپنے باپ کو آتے دیکھ کر جلدی سے واپس سیدھے ہوتے ہوئے بیٹھ گئ۔ ناراضی برقرار رکھنا مقصود تھا۔

دروازے سے باہر آکر وہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو دیکھ کر مسکرایا۔ہمیشہ کی طرح ناراض ہو کر وہ سیڑھیوں پر ہی بیٹھا کرتی تھی۔ضرار آہستہ سے آکر اس کے ساتھ سیڑھی پر بیٹھ گیا۔

ننھی پری نے غصے سے سینے پر ہاتھ باندھے اور ناک سے سانس خارج کی "ہنہ۔۔"

"اچھا۔۔تو کوئی بابا سے ناراض ہے۔"

Kahanifreak.com

اس نے اپنے باپ کی جانب دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔ضرار نے چاکلیٹ سامنے کی۔اس نے گھور کر دیکھا اور پھر سے سامنے دیکھنے لگی۔

"بابا اگر آپ کو لگتا ہے ہر بار کی طرح آپ اس بار بھی چاکلیٹ دے کر مجھے بیوقوف بنا سکتے ہیں تو آپ غلط ہیں۔۔"

ضرار نے بہت مشکل سے اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا۔وہ اپنے باپ کو کتنے اچھے سے جانتی تھی۔

"کیا میری گڑیا کو کوئی بیوقوف بنا سکتا ہے۔۔"

"نہیں۔۔اور آپ بھی نہیں۔۔"

"میری گڑیا آپ سو رہی تھیں ناں۔۔اس لئے بابا آپ کو لے کر نہیں گئے۔۔"

"بابا۔۔جھوٹ مت بولیں۔۔یو ڈونٹ وانٹ می ٹو ٹیک ود یو۔۔بی کز یو وانٹ ٹو انجوائے ود یور وائف۔۔دیٹس وائے یو ڈینڈ ویک می آپ۔۔آپ کو لگا میں آپ کا پلین سپائل کر دوں گی۔۔"

کہنے کے ساتھ اس کی آنکھ سے آنسو چھلکا۔ضرار کو لگا کسی نے اس کے دل کو مٹھی می بھینچ لیا ہو۔ اس نے اپنی بیٹی کے ہاتھ تھام کر چومے۔

"مجھے پتا چل گیا ہے بابا یو لو یور وائف مور دین یور ڈاٹر۔۔"

غصے میں ایک منٹ سے پہلے وہ اپنی ماں کو صرف اس کی بیوی بول گئی تھی۔ابیرہ ٹھیک کہتی تھی وہ اس کی ہی کاربن کاپی ہے جب بے نیاز ہونے پر آتی ہے تو انتہاؤں کو چھو جاتی ہے۔

"یہ ٹھیک بات ہے۔۔آپ کی ماما سے زیادہ میں کسی سے محبت نہیں کرتا اور آپ کی محبت کا کوئی مول نہیں۔۔"

ضرار نے بہت نرمی سے اس کے گال صاف کیئے۔ ننھی گڑیا نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جس کی نظریں اپنی اولاد پر مہربان ہو رہی تھی۔

"بابا۔۔مارٹ چلیں۔۔؟" پوچھا تھوڑی نا جا رہا تھا جو وہ کوئی بہانا بنا دیتا یہ تو بتایا جا رہا تھا کہ اگر صلح کرنی ہے تو مارٹ پر لے جایا جائے۔

"اوکے۔۔اٹھیں بابا کی پری اور بابا مارٹ چلیں گے۔۔" وہ اپنی بیٹی کا ہاتھ تھامے آگے بڑھنے لگا۔

"اور ماما بھی۔۔"

ضرار نے گردن گھما کر اپنی بیٹی کو دیکھا جو اس کی جانب ہی دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"یو نو نا بابا آئی کانٹ گو اینی ویئر ود اوٹ ماما۔۔"

"ہاں ماں کے بغیر نہیں جا سکتی میں تو اپنی بیوی کے بغیر جا سکتا ہوں ناں۔۔" وہ خود ہی سوچ کر ہنسا اور پھر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنی بیٹی کے ماتھے کا بوسہ لیا۔

\-

ضرار بیڈ پر ٹانگیں لمبی کیئے کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔ موبائل بجنے پر اس نے کتاب پر سے نظریں ہٹا کر سائیڈ میز کی جانب دیکھا۔ بجنے والا موبائل ابیرہ کا تھا۔

Kahanifreak.com

"ابیرہ تمہارے موبائل پر کال آرہی ہے۔۔"

"آپ دیکھ لیں نور کی ہوگی۔۔" وہ غالبا مسروف تھی۔

ضرار نے کتاب کو اپنے ایک طرف رکھنے کے بعد موبائل کو اٹھایا۔ سامنے جگمگاتے نمبر کو دیکھ کر اس کو کال اٹھانا مناسب نہیں لگا۔۔ وہ موبائل کو لئے ڈریسنگ روم میں چلا آیا جہاں اس کی بیوی الماری میں سر دئے جانے کیا ڈھونڈنے میں مصروف تھی۔

"ایسا کون سا قارون کا خزانہ ڈھونڈ رہی ہو یار۔۔ جو تم خود کال تک نہیں اٹھا سکتی۔۔"

"ہنہ۔۔ قارون کا خزانہ۔۔ آپ کی بیٹی۔۔ نہیں آپ کی شہزادی۔۔ لاڈلی۔۔ پرنسز۔۔ نے میری الماری کو کھنڈرات اور میری چیزوں کو مصر کی ممیاں بنا دیا ہے۔۔ جو جانے کتنی کھودائی کرنے کے بعد برآمد ہوں گی۔۔۔" وہ اب بھی الماری میں منہ دئے ہی کہہ رہی تھی۔

فون بجنا بند ہو گیا تو وہ بھی بھول گیا کہ وہ وہاں کس لئے آیا تھا۔ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس کو یوں سر کھپاتے دیکھ کر وہ ہنستا چلا گیا۔

"ضرار۔۔ اب میری بس ہو چکی ہے۔۔ آپ اپنی لاڈلی کو سمجھالیں۔۔ کیا حال کر دیا ہے میری الماری کا۔۔" ایسے لگتا تھا وہ رو دینے کو ہے۔

"بتاو تو ڈھونڈ کیا رہی ہو۔۔؟"

"میرا بریسلٹ نہیں مل رہا۔۔۔ میں نے یہیں رکھا تھا۔۔"

ابیرہ نے اس کو ڈریسنگ روم سے جاتے اور پھر چند ہی سیکنڈز میں واپس آتے دیکھا۔ ضرار نے ہاتھ کی ہتھیلی پھیلاتے ہوئے بریسلٹ اس کی جانب بڑھایا۔

"آپ کو کہاں سے ملا۔۔۔" وہ کچھ کہے بغیر اس کی کلائی تھامتے ہوئے اسے بریسلٹ پہنانے لگا ۔۔ابیرہ کو ساری کہانی سمجھ آنے میں چند سیکنڈز لگے تھے۔۔ "یقیناً زمل کو بھی ایسا ہی چاہئے ہو گا۔۔؟" ابیرہ نے سر اٹھا کر اس کے چہرے کی جانب دیکھتے کہا جواب بریسلٹ کو بند کر رہا تھا۔ ضرار نے نفی میں سر ہلایا۔۔ "ایسا نہیں۔۔بس بریسلٹ چاہئے۔۔۔" ضرار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ضرار آپ اس کی عادتیں خراب کر رہے ہیں۔۔ماں سے بھلا کوئی مقابلہ بازی کرتا ہے۔۔"

"مقابلہ بازی نہیں۔۔وہ بس اپنی ماں کے جیسا دکھنا چاہتی ہے۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ فون پھر سے بجنے لگا۔ ضرار اسے اس کا فون تھماتے ہوئے باہر چلا گیا۔

"السلام علیکم۔۔میری بیٹی کیسی ہے۔۔"

"وعلیکم السلام۔۔آپ نے کال کیوں کی۔۔؟"

"میں زمل سے ملا تھا بالکل تمہارے جیسی ہے۔۔تم بھی بچپن میں۔۔"

"آپ زمل سے ملے تھے۔۔کہاں۔۔کیوں۔۔" وہ بات کو بیچ میں ہی کاٹتے ہوئے بولی۔

"ضرار لے کر آیا تھا مجھ سے ملوانے۔۔بہت یاد آ رہی تھی تم سب کی۔۔۔"

"آپ نے انہیں کال کیوں کی۔۔؟"

"میں تمہیں بہت یاد کرتا ہوں میری جان۔۔کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی۔۔"

"نہیں کر سکتی بابا۔۔ میں نے آپ کی خاطر اپنے شوہر اپنے گھر تک کو چھوڑ دیا اور اپ نے کیا کیا۔۔ آپ نے ساری زندگی مجھے دھوکے میں رکھ کر مجھے میری ہی اپنوں سے دور رکھا۔۔ آپ نے بہت غلط کیا بابا۔۔ بہت غلط۔۔"

اتنا کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔ آنکھیں بھر آنے میں چند سیکنڈ لگے تھے۔ جس شخص کو ہمیشہ آپ نے اپنی چاہتوں کا محور بنائے رکھا ہو اسے یوں بے رخی دکھانا اپنے ہی دل کو کرچی کرچی کر دینے کے مترادف ہوتا ہے۔

آنکھوں میں اترنے والی نمی کو اس نے اپنے گال بھگونے نہیں دئے۔۔ گلاس ڈور کو کھولتے ہوئے وہ بھی ٹیرس پر آگئی اور ضرار کے بازو کے گرد حلقہ بناتے ہوئے اپنا سر اس کے کندھے پر ٹیک دیا۔

"آپ زمل کو بابا سے ملوانے لے کر گئے تھے۔۔"

"ہمم۔۔ وہ تم دونوں کو بہت یاد کر رہے تھے۔۔"

"آپ انہیں اتنی آسانی سے کیسے معاف کر سکتے ہیں۔۔۔؟"

"مجھ سے کسی نے کہا تھا جب اللہ ہم پر مہربان ہو کر اپنی محبت کا اظہار کرے تو ہمیں بھی اس کی مخلوق کے ساتھ نرمی برت کر اپنے پیار کا اظہار کرنا چاہئے۔۔"

وہ اس کے سامنے رو کر اسے دکھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ اس کے کندھے پر رکھا سر اس نے مزید

جھکا دیا۔۔

"مگر پھر بھی۔۔۔انہوں نے بہت برا کیا۔۔انہیں معاف نہیں کیا جاسکتا۔۔یہ تو آپ کے اور ماما کے ساتھ ناانصافی ہوئی ناں۔۔"

آنکھوں سے بہنے والے سیال نے اس کے بازو کو بھگویا تو وہ سمجھ گیا اس کی بیوی صرف دکھنے میں ہی ترم خان بنتی ہے جبکہ اس کا دل تو کسی کلی کی مانند ہے زرا سی سختی مرجھا کر رکھ دیتی ہے۔۔ضرار نے اسے اس کے ہاتھوں سے پکڑ کر اسے خود کے سامنے کیا اور اس کے گال صاف کئے "دیکھو جانم۔۔جب زندگی سلجھنے لگے تو اسے مزید الجھانے کے بجائے سلجھانے میں ہی مدد کرنی چاہیئے۔۔اور خود پر جبر بھی نہیں کرنا چاہیئے۔۔جو بھی فیصلے ہم جبراً کرتے ہیں وہ ہمیشہ غلط ہی ہوتے ہیں۔۔میں اور تم یہ جانتے ہیں کہ ان سے ملنے سے انکار کر کے تم بھی سکون میں نہیں ہو۔۔جب زندگی آسانی کے اسباب پیدا کرے تو ان سے منہ نہیں موڑنا چاہیئے۔۔"

وہ ٹھیک کہہ رہا تھا اس نے گھر چھوڑنے کا فیصلہ بھی جبراً کیا تھا اور وہ کس قدر غلط ثابت ہوا تھا وہ دیکھ چکی تھی۔

ان دونوں کی روٹین کا معمول بن گیا تھا کہ وہ دونوں ڈنر کرنے کے بعد کچھ دیر انعم بیگم کے پاس بیٹھ کر ان سے باتیں ضرور کرتے تھے۔۔پھر جب وہ تھک جاتیں تو دونوں انہیں شب بخیر کہتے

ہوئے اپنے کمرے کا رخ کر لیتے۔۔اس وقت بھی وہ دونوں انعم بیگم کو شب بخیر کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے جب ابیرہ ضرار کا بازو تھامتے ہوئے اس کے ساتھ چلنے لگی۔۔ضرار نے اس کی جانب شاکی نظروں سے دیکھا جس پر وہ مسکرادی۔۔ضرار کی چھٹی حس نے خطرے کی گھنٹی بجائی تو وہ اندر ہی اندر خود کو آنے والے خطرے کیلئے تیار کرنے لگا۔۔اس کی بیوی کو کون سی چیزیں فینٹی سائز کرتی تھیں وہ جانتا تھا۔۔اسے تبھی سمجھ جانا چاہئے تھا جب گھر آنے پر ابیرہ نے اس کو چینج کرنے کیلئے سفید رنگ کی شرٹ دی تھی۔۔ مگر وہ کیسے شک کر سکتا تھا اس کی آدھی وارڈروب تو اس کی بیوی نے سفید رنگ کی مختلف ڈیزائینز کی شرٹ سے بھری ہوئی تھی۔۔

کمرے میں آنے کے بعد وہ اپنی گھڑی اتارنے لگا۔۔ابیرہ بھی اس کے پاس کھڑی ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگائے اسے دیکھنے لگی۔۔ضرار نے اس کی جانب دیکھنے کی غلطی نہیں کی وہ جانتا تھا وہ اس وقت ضرور کسی الٹی فرمائش کے چکر میں ہے۔۔

"ضرار۔۔۔"ابیرہ کے بلانے پر بھی ضرار نے اس کی جانب نہیں دیکھا۔۔

"ہمم۔۔"لاپرواہ سے انداز میں اس نے بازو فولڈ کرتے ہوئے کہا۔۔

"ضرار۔۔"اس بار ابیرہ نے اس کے نام کو مزید کھینچا۔۔

"جی مسز سن رہا ہوں۔۔"ہنوز سارا دھیان اپنے بازوں کو فولڈ کرنے کی طرف تھا۔۔ابیرہ نے

Kahanifreak.com

اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"آپ ایسے بہت اچھے لگتے ہیں۔۔"ضرار نے اس کی جانب دیکھا وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"کیسے۔۔"ضرار نے اسے ٹالنے کیلئے سوال کیا۔

"یوں سفید رنگ کی شرٹ میں بازو فولڈ کئے ہوئے۔۔"

"ابیرہ۔۔۔"ضرار نے اسے باز رہنے کا کہا۔

"ضرار پلیز لے چلیں ناں۔۔سچ میں بہت مزح آئے گا۔۔"

"ہرگز نہیں۔۔تم جانتی ہو ناں آج چاند کی تیرہ تاریخ ہے۔۔آج ساحل سمندر پر جانا خطرے سے خالی نہیں۔۔دو دن بعد لے چلوں گا۔۔"

"پھر جانے کا کیا فائدہ۔۔آج ہی تو مزح آئے گا ناں۔۔سوچیں تو سہی لہریں آج چاند کی دیوانی ہو کر اس کے اشاروں پر ناچ رہی ہوں گی۔۔ضرار پلیز ززز۔۔"

"اور اگر ماں کو پتا چل گیا۔۔؟"

"کچھ نہیں ہوتا ناں پلیز ز۔۔"

"ہاں تمہیں کون سا انہوں نے کچھ کہنا ہے ڈانٹ تو مجھے پڑنی ہے۔۔"ضرار نے اس کی آنکھوں میں دیکھا وہ ابھی بھی امید کی چمک لئے تھیں۔۔کاش یہ آنکھیں یونہی چمکتی رہیں۔۔ضرار نے

Kahanifreak.com

جھک کراس کے سر پر بوسہ دیا۔۔اور پھراس کا ہاتھ تھامتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بظاہر تو نورالعین ڈائینگ ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی مگر اس کا سارا دھیان اپنے بیٹے کی جانب تھا جو اپنے دادا کی گود میں بیٹھا انہیں اپنے سکول کے قصے سنا رہا تھا۔۔حیدر صاحب اسے گود میں بیٹھائے بڑی دلچسپی سے اس کے قصے سن رہے تھے۔۔

"دادا آپ کو پتا ہے آج میری اک نئی دوست بنی ہے۔۔"وہ توتلا نہیں تھا مگر صاف بھی نہیں بولتا تھا۔۔

"واہ بھئی۔۔کیا نام ہے آپ کے دوست کا۔۔"حیدر صاحب نے بغیر پرواہ کئے کہ کچھ ہی فاصلے پر کھڑی ان کی بہو اپنا کام چھوڑتی ہوئی اب صرف ان کی باتیں سن رہی تھی اپنے پوتے سے پوچھ بیٹھے۔

"رامین۔۔۔مگر وہ میری کلاس میں نہیں ہے دادا۔۔"نتاش نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں میں اداسی لئے کہا۔۔"وہ پی جی ٹو میں ہے۔۔آئی وش وہ میری کلاس میں ہوتی۔۔"

"نتاش۔۔ماما نے کیا سمجھایا تھا۔۔؟"نورالعین اس کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔

"مجھے یاد نہیں مام۔۔آپ اتنے لیسنز دیتی ہیں۔۔"نتاش نے منہ بناتے ہوئے شکوہ کیا جسے وہ سرے سے ہی نظرانداز کر گئی۔

"کوئی بات نہیں ماما پھر سے بتا دیتی ہیں میری جان۔۔ماما نے بتایا تھا کہ بوائیز بوائیز کے ساتھ فرینڈ شپ کرتے ہیں گرلز کے ساتھ نہیں۔۔"

"پھر آپ زیمل کو میری فرینڈ کیوں کہتی ہیں۔۔؟"نتاش کے سوال پر حیدر صاحب نے اپنی مسکراہٹ چھپائی۔

"کیوں کہ وہ آپ کی کزن ہے۔۔اور کزن فرینڈ ہو سکتی ہے۔۔ مگر کوئی گرل۔۔ فرینڈ نہیں ہو سکتی۔۔"نورالعین نے گرل اور فرینڈ کے بیچ وقفہ لیتے ہوئے بات کو واضح کیا اور واپس ڈائننگ روم کی جانب بڑھ گئی۔۔

اپنی ماں کو جاتے دیکھ کر وہ فوراً سے اپنے دادا کی جانب متوجہ ہوا۔۔"اسی لئے مجھے مام کے لیسنز یاد نہیں رہتے۔ کیونکہ وہ لیسنز نہیں دیتیں وہ ڈیکٹیٹ کرتی ہیں دادا۔۔۔"

رافع نے لاونج میں داخل ہوتے ہوئے اپنے بیٹے کو اپنے باپ کے کان میں سرگوشیاں کرتے دیکھا تو مسکرا کر نورالعین کی تلاش میں کچن میں چلا آیا۔۔وہ سامنے کھڑی کام والی کو کوئی ہدایت کر رہی تھی۔۔رافع کو دیکھتے ہوئے وہ اس کے پاس چلی آئی۔

"تمہیں پتا ہے تمہارا بیٹا آج کل کن چکروں میں ہے۔۔"

رافع کو ویسے تو پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ جانتا تھا اس کے بیٹے کی بڑھتی دوستیاں اس کی بیوی کی پریشانی کا سبب ہیں لیکن بات کے کچھ آداب بھی تو ہوتے ہیں۔

"کن چکروں میں ہے۔۔؟" وہ فریج میں جھکا کچھ تلاش کر رہا تھا۔

"مجھ سے تو نہ ہی پوچھو۔۔ وہ جن چکروں میں ہے ناں اس نے مجھے ضرور چکر دلوا دینے ہیں۔۔"

"عین۔۔ وہ بچہ ہے ابھی۔۔ یوں بات بہ بات ٹوکو گی تو وہ تمہیں اوائیڈ کرنے لگے گا۔۔" رافع نے اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے اسے سمجھایا۔۔ نورالعین نے بھنویں سکیڑ کر اس کی آنکھوں میں غور سے دیکھا۔۔ آیا سوچ رہی ہو اس کی بات مانے یاں نہ۔۔

"ٹھیک ہے پھر تم اپنے بیٹے کو خود سمجھا دو مجھے اس کی لڑکیوں سے دوستی پسند نہیں۔۔"

"یہاں تمہیں اس کی لڑکیوں سے دوستی پسند نہیں وہاں زمل کو وہ پسند نہیں۔۔ تو کیا میرا بیچارہ بیٹا کنوارہ مرے گا۔۔"

"اگر اس کے ڈھیڈی کی شادی ہو گئی ہے ناں تو اس کی بھی ہو جائے گی۔۔" نورالعین نے ڈیڈی کو نتاش کے انداز میں کہا تھا۔

"یہ تم مجھ پر کیوں حملے کرنے لگتی ہو۔۔ تم نے وعدہ کیا تھا اچھی بیوی کی طرح بی ہیو کرو گی۔۔" رافع نے خفگی سے کہا۔

"جب جب تم اور تمہارا بیٹا میری بات نہیں مانو گے میں تمہیں ہی سناوں گی۔۔ اور وعدہ تو تم نے بھی کیا تھا اچھے شوہر کی طرح بی ہیو کرنے کا۔۔ کرتے ہو کیا۔۔؟"

"کہاں اچھے شوہر کی طرح بی ہیو نہیں کیا۔۔؟" وہ حیرانی سے بولا۔

Kahanifreak.com

"ابھی میرے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بیٹے کی وکالت کر رہے تھے۔۔ کیا اچھے شوہر ایسے کرتے ہیں۔۔؟"

"تو اب میں سچ بھی نہ بولوں۔۔؟"

"پھر میں بھی سچ بولوں۔۔؟" نورالعین نے عین اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے چیلنج کیا۔

"نہیں۔۔ ٹھیک ہے بھئی جو تمہارا دل کرتا ہے کرو۔۔ میں تو ابھی اچھے شوہر کی لسٹ سے نکلنا افورڈ نہیں کر سکتا۔۔" پچھلے چند سالوں میں اس نے بڑی محنت کے ساتھ اپنی بیوی کی لغت تبدیل کروائی تھی۔۔ اب وہ اپنی محنت پر یوں پانی نہیں پھیر سکتا تھا۔۔ سو اس کے چیلنج کو رد کرتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔ اس کے جاتے ہی نورالعین اس کی حالت سے محظوظ ہوتی ہنس دی۔

ابیرہ نے گردن گھما کر اپنی سیدھی جانب کھڑے ضرار کو دیکھا۔۔ وہ سفید شرٹ کے بازوں کو کہنیوں تک موڑے ہاتھوں کو پینٹ کی جیبوں میں ڈالے سامنے کا منظر دیکھنے میں محو تھا۔۔ پانی کی دیوانی لہریں اس کی شرٹ کو بھگو چکی تھیں۔۔ چاند کی روشنی میں اس کی مسکراہٹ سیپ میں چھپے موتی کی مانند معلوم ہو رہی تھی۔۔۔ پتا نہیں محبوب اتنا حسین ہوتا ہے تو دل کو اچھا لگتا ہے یا پھر محب کی آنکھوں کا حسن ہوتا ہے جو محبوب کو زمانے سے معتبر بنا دیتا ہے۔۔۔ ضرار نے اس کی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔ وہ یوں اس کے دیکھنے پر مسکرا

دی۔۔ضرار نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے خود کے قریب کیا۔۔"کیا ہوا۔۔"

"آج آپ پر پیار آرہا ہے۔۔"

ابیرہ نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ضرار اس کی بات پر دل کھول کر ہنسا۔

"مجھ پر یاں اس سفید رنگ کی شرٹ پر۔۔"

"آپ پر بھی اور اس سفید رنگ کی شرٹ پر بھی۔۔کاش کے میں آپ کو آپ کا وجود اپنی آنکھوں سے دکھا پاتی۔۔"

ضرار نے اس کو بازوں سے تھامتے ہوئے خود کے سامنے کیا۔۔ضرار نے اس کی آنکھوں میں اترنا چاہا جس پر وہ نظریں جھکا گئی۔۔"ضرار۔۔اب آپ میرا مزاق بنا رہے ہیں۔۔"اس نے خفت مٹانے کیلئے کہا۔

"نہیں تو۔۔میں سچ میں تمہاری آنکھوں سے خود کو دیکھتے ہوئے خود پر رشک کرنا چاہتا ہوں۔۔"

ابیرہ نے سر اٹھا کر دیکھا وہ سنجیدہ تھا۔۔وہ اس کی آنکھوں میں کھو گئی۔

"یہاں کیوں لے کر آئی تھی۔۔"

"آپ جانتے ہیں۔۔۔"

"مگر میں تم سے سننا چاہتا ہوں۔۔"

"ار میں کہوں گی تو آپ کہیں گے کہ میں چیزی لائینز بولنے لگی ہوں۔۔"ابیرہ نے شرارت سے

Kahanifreak.com

مسکراہٹ دبائے کہا۔۔وہ جانتی تھی وہ کبھی بھی اس کے اظہار کو مزاق میں ٹال کر جھٹلاتا نہیں تھا۔۔

"میرے خیال سے تمہیں نور سے ملنا کم کر دینا چاہئے۔۔"

"آپ جیلس ہو رہے ہیں۔۔؟"

"نہیں میں اینوائے ہو رہا ہوں۔۔اب بتائیں کیوں لے کر آئی تھیں مسز۔۔؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کر رہا تھا۔

"میں دیکھنا چاہتی تھی لہروں کو چاند سے زیادہ محبت ہے یا ابیرہ کو ضرار سے۔۔"

"پھر کیا معلوم ہوا۔۔؟"

"مجھے معلوم ہوا کہ ضرار کی ابیرہ سے محبت ہر چیز پر بھاری ہے۔۔" ضرار نے ہنستے ہوئے ایک بار پھر سے اس کو خود کے ساتھ لگا لیا۔۔وہ دونوں ایسے ہی تھے۔۔محبت میں ایک دوسرے کے قرض دار۔۔ضرار کو لگتا تھا اس کی محبت کے مقابلے میں ابیرہ کی محبت انتہا پر ہے جبکہ ابیرہ کو لگتا تھا اس کے مقابلے میں ضرار کی محبت انتہا پر ہے۔۔زندگی کیسے نا حسین ہوتی جب دونوں ایک دوسرے کو جزبات میں معتبر بنائے ہوئے تھے۔۔

آندھی تھی کہ زور پکڑتی جا رہی تھی۔۔ضرار کو آج اپنی بیوقوفی پر رج کر غصہ آیا تھا۔۔اب ایسی

Kahanifreak.com

بھی کیا محبت جو بنا سوچے سمجھے اس کی ہر بیوقوفی پر اس کا ساتھ دینے لگا تھا۔۔اس کا خیال تھا کچھ دیر ساحل سمندر پر چہل قدمی کرنے کے بعد وہ واپس چلے آئیں گے۔۔ مگر ابیرہ کے "تھوڑی سی دیر اور۔۔ تھوڑی سی دیر اور" کے اصرار نے اس کو وہاں رکنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔ مگر جب موسم کے تیور بگڑتے ہوئے نظر آئے تو وہ اس لئے وہاں سے چلا آیا۔۔اس کو علم نہیں تھا کہ اتنی جلدی موسم کے مزاج اتنے بگڑ جائیں گے۔۔وہ ابھی وہاں سے نکلے ہی تھے جب آندھی زور پکڑ گئی۔۔ ہوا کے بل بوتے پر ناچتی مٹی دیکھنے کی صلاحیت کو ختم کرنے لگی تھی۔۔

"ضرار کیا ہم صحیح سلامت گھر پہنچ جائیں گے۔۔۔"

"مسز ہم گھر ہی پہنچ جائیں یہی بڑی بات ہے۔۔تم صحیح سلامت پہنچنے کی بات کر رہی ہو۔۔"

"اب آپ مجھے ڈرا رہے ہیں۔۔"

"ڈرا نہیں رہا حقیقت سے روشناس کروانا چاہ رہا ہوں۔۔"

"مجھے نہیں جاننا ایسی کسی حقیقت کو۔۔۔آپ بس گھر پہنچا دیں۔۔"

ضرار نے گاڑی ساحل سمندر سے تھوڑے ہی فاصلے پر بنے ایک ریسٹورنٹ کے باہر روک دی۔۔۔

"ضرار۔۔ گاڑی کیوں روک دی ہے۔۔؟"

ضرار نے ایک ہاتھ سے فون کان کے ساتھ لگاتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھامتے

Kahanifreak.com

ہوئے اسے تسلی دی۔۔۔چند سیکنڈ بات کرنے کے بعد اس نے کال بند کر دی۔۔ابیرہ سہمی ہوئی اس کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔۔

"پریشان نہیں ہو۔۔یہ ریسٹورنٹ میرے دوست کے جاننے والے کا ہے۔۔جب تک موسم ٹھیک نہیں ہو جاتا ہم یہی انتظار کریں گے۔۔چلو آجاو۔۔"

ضرار نے اس کا ہاتھ چھوڑنا چاہا مگر ابیرہ نے اسے اور مضبوطی کے ساتھ تھام لیا۔۔ضرار نے پہلے اپنے ہاتھ کو اور پھر اس کی جانب دیکھا وہ نفی میں سر ہلا رہی تھی۔"ضرار۔۔مجھے کچھ کہنا ہے۔۔"

"ابیرہ اندر جا کر کہہ لینا۔۔"ضرار نے باہر موسم کے بگڑتے تیوروں کو دیکھ کر کہا۔۔

"نہیں۔۔اگر ہم اندر پہنچ ہی نہیں پائے۔۔"ابیرہ نے ایک بار پھر نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو اس کو احساس ہوا وہ کس قدر ڈری ہوئی تھی۔۔بات ڈرنے والی ہی تھی۔۔تیز آندھی ہر چیز کو اکھاڑ دینے کے درپہ تھی۔۔

"ابیرہ۔۔میں ہوں ناں ساتھ۔۔؟کچھ نہیں ہو گا۔۔"

"ضرار۔۔آپ بہت اچھے ہیں۔۔"وہ ضرار کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہنے لگی۔

باوجود اس کے کہ وہ اس وقت اس کے سامنے سہمی ڈری ہوئی بیٹھی تھی پھر بھی ضرار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیل گئی۔۔وہ جانتا تھا وہ آگے کیا کہنے والی ہے۔۔وہ جب بھی ڈرتی تھی۔۔جب بھی اسے کوئی سفر اپنا آخری سفر لگنے لگتا تھا وہ یونہی اس سے اظہار کرنے لگتی تھی۔۔۔زمل کی پیدائش

کے وقت آپریشن تھیٹر جانے سے پہلے بھی وہ ضرار سے اپنی محبت کا اظہار کرنا نہیں بھولی تھی۔۔ پھر جب وہ اپنے بابا سے ملنے گئی تھی تب بھی وہ اس سے کچھ ایسی ہی باتیں کر کے گئی تھی۔۔

"میں نہیں جانتی آپ کی زندگی میرے بغیر کیسی ہو گی۔۔ مگر میری زندگی آپ کے بغیر بے تصور ہے۔۔ میں مرنے کی دعا نہیں کر سکتی مگر میں آپ کے بغیر جینے کی خواہش بھی نہیں کر سکتی۔۔ ہم دکھوں کی۔۔ فریب کی اک لمبی مسافت طے کرنے کے بعد محبتوں کے مستحق ٹھہرائے گئے ہیں۔۔ اور اس سارے سفر نے مجھے سکھایا ہے کہ زندہ رہنے میں اور امر ہونے میں فرق ہوتا ہے۔۔ لازمی نہیں ہے جو زندہ ہو وہ امر بھی ہو مگر جو امر ہوتا ہے وہ زندہ ضرور ہوتا ہے۔۔ زندہ رہنا ضروری نہیں ہے امر ہونا ضروری ہے۔۔ اور امر وہی ہوتا ہے جو دلوں میں رہتا ہے۔۔ اور میں نے آپ کو آپ کی محبت کے ساتھ اپنے دل میں امر کر لیا ہے۔۔"

سب کہہ دینے کے بعد وہ اب بھی ضرار کا ہاتھ تھامے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔ اسے ضرار کی آنکھیں مسکراتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔۔

"میں تمہیں نہیں بتاوں گا کہ تم میری زندگی میں کیا حیثیت رکھتی ہو۔۔ اس بات کا اندازہ تم تب لگانا جب میں تمہارے پہلو میں سکون کی نیند سو رہا ہوں گا۔۔ چند سال پہلے تک میں ہنستے مسکراتے چہروں کو حسرت کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا اور ابھی دکھی چہروں کو رحم کی نگاہ سے۔۔۔ اک وقت تھا

Kahanifreak.com

جب تم کہتے تھی ضرار آپ سوتے کیوں نہیں ہیں اور ایک وقت اب ہے جب تم کہتی ہو ضرار آپ اتنا سوتے کیوں ہیں۔۔"

ابیرہ اس کی بات پر اپنے خوف کو بھلائے ہنس دی۔

"پہلے میری زندگی میں ایک بے چینی تھی۔۔اک خلا تھا۔۔اک سفر تھا جس کو طے کرنے کیلئے میں مسلسل بھاگتا جارہا تھا۔۔ مگر پھر تمہارے وجود نے۔۔ تمہاری پریزینس نے میری زندگی میں موجود اس خالی پن کو ختم کر دیا۔۔ میری بے چینی ختم ہو گئی۔۔اب میری کوئی خواہش لاحاصل نہیں رہی ماسوائے اس کے کہ میں تمہیں اور اپنی بیٹی کو وہ سب دے سکوں جو میرے اختیار میں ہو۔۔ایسا اختیار جوان کے شایان شان ہو۔۔"ضرار نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

"اب ہم اندر چلیں۔۔؟"

"ضرار مجھے تیز ہوا سے ڈر لگتا ہے۔۔اور اس میں تو کچھ نظر بھی نہیں آرہا۔۔"

ضرار نے ڈیش بارڈ کھول کر گلاسز نکال کر اس کی جانب بڑھائے۔۔

"مسز آپ کو دیکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔۔بس میرا ہاتھ تھام کر چلتی رہیں۔۔"

"آپ کو پتا ہے نورالعین کیا کہتی ہے۔۔؟"

ضرار نے آئیبرو اچکا کر اشتیاق سے پوچھا "کیا۔۔؟"

"یہی کہ مجھے امید نہیں تھی ضرار بھی رافع کی طرح چیزی لائینز بولے گا۔۔"

Kahanifreak.com

"کیا ایسا ممکن نہیں ہے تم دونوں دوستیں ہم دونوں دوستوں کو ڈسکس کرنا ذرا کم کر دو۔۔"

"کیا ایسا ممکن نہیں ہے آپ دونوں دوست ہم دونوں دوستوں کے متعلق سوچنا چھوڑ دیں۔۔"

"میرے لئے تو یہ بات ناممکن ہے۔۔رافع کا میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔۔"ضرار نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کروایا۔۔

"ضرار کیا ہم گاڑی میں ہی بیٹھ کر موسم کے ٹھیک ہونے کا انتظار نہیں کر سکتے۔۔؟"ضرار کو ایک بار پھر سے چیزیں اٹھاتا دیکھ کر ابیرہ نے التجائی انداز میں کہا۔

"یار۔۔پتا نہیں اس کو بہتر ہونے میں کتنا وقت لگتا ہے اور پھر یوں گاڑی میں یوں بیٹھنے میں خطرہ ہے۔۔آندھی بہت تیز ہے کوئی بھی چیز آکر گاڑی کو ہٹ کر سکتی ہے۔۔"ضرار اسے نرمی سے سمجھا رہا تھا۔۔ابیرہ نے سمجھتے ہوئے گردن ہلائی۔

اگلی صبح منہ نیا را انعم صاحبہ نے دونوں کو پیشی پر دعوت دی ہوئی تھی۔۔وہ صوفے پر بیٹھیں کبھی ضرار کو غصے سے دیکھتیں تو کبھی ابیرہ کو۔۔۔مگر ضرار کے مطابق وہ ابیرہ کو دیکھتے ہوئے نرمی دکھا رہی تھیں۔۔ابیرہ کے چہرے کی معصومیت ہی تھی جس کے سامنے انعم بیگم کا غصہ بھی ہلکا پڑ جاتا تھا۔۔ابیرہ کے چہرے پر ندامت انہیں مزید نرم کر دیتی تھی۔۔مگر ضرار ان کی طرف دیکھنے سے احتراز برت رہا تھا جس کے سبب ان کے غصے میں اضافہ ہو رہا تھا۔۔اور رہی سہی کسر زمل کے

آنے نے پوری کر دی۔۔وہ ہاتھ میں اپنے بھالوں تھامے آئی اور آکر ضرار کی گود میں بیٹھ گئی۔۔اپنی دادی کو اپنے باپ کو گھورتے پا کر اس نے نظریں اٹھا کر اپنے باپ کی جانب دیکھا ۔۔ضرار نے جھکتے ہوئے اسے پیار کیا۔۔

"بابا کیا امی جی بہت غصے میں ہیں۔۔؟"آہستہ سے اپنے باپ کے کان میں سرگوشی کی۔

"بہت زیادہ۔۔"ضرار نے ڈرنے کی اداکاری کی۔۔زمل نے دادی کی جانب دیکھا۔۔

"امی جی آپ کو دیکھ رہی ہیں بابا۔۔مگر آپ امی جی کو کیوں نہیں دیکھ رہے۔۔"

"کیوں کہ مجھے ان سے ڈر لگ رہا ہے۔۔"

"مگر زمل کے بابا کو تو کسی سے ڈر نہیں لگتا۔۔"

"جی میری جان۔۔بس اک اپنی ماں سے لگتا ہے اور اک اپنی بیٹی کی ماں سے۔۔"

ابیرہ نے اس کی بات سنتے ہوئے اس کو آنکھیں دکھائیں تو وہ اپنی بیٹی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"میں امی جی سے ریکویسٹ کروں کہ وہ آپ کو معاف کر دیں۔۔"وہ اس قدر محبت لئے اپنے باپ کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی کہ ضرار کو بلا اختیار ہی اس پر پیار آیا۔۔ضرار نے باری باری اس کے دونوں گالوں پر پیار کیا۔۔"آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بابا سب ہینڈل کر لیں گے۔۔اب بس آپ بوا کو اپنے بریک فاسٹ کا بتائیں اور ڈائینگ ٹیبل پر بابا کا انتظار کریں۔۔"

زمل نے بھی اپنی گردن اونچی کرتے ہوئے اپنے باپ کے گال پر پیار کیا اور پھر اپنے بھالو سنبھالتی

Kahaifreak.com

ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔انعم بیگم تو جیسے بس اس کے جانے کے انتظار میں تھیں جبھی اس کے جاتے ہی انہون نے ضرار کو آڑے ہاتھوں لینے کی کی۔۔

"اب یوں ماں سے نظریں چرانے کا کیا فائدہ۔۔جو کرنا تھا وہ تو کر لیا ناں۔۔"

"نظریں نہیں چرا رہا بس آپ کی آنکھوں میں خود کیلیئے اس قدر ناراضی نہیں دیکھ سکتا۔۔"

"تمہیں اتنی پرواہ ہوتی تو یوں طوفان میں اپنی بیوی کو لے کر سمندر کیلیئے نہیں نکل پڑتے۔۔"

"آپ ہی تو کہتی ہیں آپ کی بھانجی کو خوش رکھا کروں۔۔"

"خوش رکھنے کا کہا ہے اس کی بیوقوفیوں میں ساتھ دینے کا نہیں۔۔ مجال ہے جو تم لوگوں کو زرا سی عقل ہو۔۔"

"سوری آنی۔۔آئیندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔"ابیرہ اپنی جگہ سے اٹھتی ہوئی ان کے پاس آکر بیٹھ گئی اور اپنا سر ان کے کندھے پر رکھتے ہوئے سامنے بیٹھے اپنے شوہر کی جانب دیکھنے لگی جو بولنے کیلیئے پر تول رہا تھا۔۔

"مسز وعدہ وہی کرو جو تم پورا کر سکو۔۔"ضرار نے ابیرہ کو وعدہ کرنے سے باز رہنے کیلیئے کہا تو انعم بیگم پھر سے جھاڑ پلا گئیں۔۔

"ضرار۔۔تم جس قدر بے شرم ہوتے جا رہے ہو ناں اللہ کی پناہ۔۔۔"ابیرہ نے اپنی ہنسی دبانے کیلیئے سر جھکا لیا۔

Kahaifreak.com

"یہ آپ اپنی بھانجی کو کیوں نہیں کچھ کہتیں۔۔"

"میں اسے کیوں کچھ کہوں جب اس کا شوہر ہی ایسا ہے۔۔ تم بچے تو نہیں تھے جو اس نے کہا اور تم چپ کر کے چل دیئے۔۔ کیا تم دونوں ایسی حرکتیں کرنے سے پہلے اپنی بیٹی کا نہیں سوچتے۔۔؟ اگر خدانخواستہ تم دونوں کو کچھ ہو جاتا تو تم دونوں کی بیٹی کا کیا ہوتا۔۔؟"

"آپ جانتی ہیں جب آپ یوں غصہ کرتی ہیں تو کہیں سے مجھے میری مومی نہیں لگتیں۔۔" ضرار نے ان کے پاس پنجوں کے بل بیٹھتے شرارت سے کہا۔۔ انعم بیگم نے گھوری سے نوازا جس پر اس نے فوراً سے تصیح کی۔۔ "ماں۔۔ میرا مطلب ماں نہیں لگتیں۔۔"

"ابھی بتا دیا ناں تمہاری بیٹی کو کہ تم اس کو چھوڑ کر اپنی بیوی کو گھمانے لے کر گئے تھے تو اس نے ہوش ٹھکانے لگا دینے ہیں۔۔" ضرار اور ابیرہ ان کی دھمکی پر ہنستے چلے گئے۔۔

حیدر صاحب صبحانی صاحب کے ساتھ۔۔ ضرار اور رافع۔۔ نور العین اور ابیرہ۔۔ انعم اور تہمینہ اپنی اپنی جوٹی بنائے باتوں میں گم تھے۔ زمل ضرار کی گود سے اترتی ہوئی ابیرہ کے پاس چلی آئی تو نتاش بھی اپنے دادا کے پاس سے اٹھتے ہوئے اس کے پیچھے چلا آیا۔

"زیمل ا۔۔ تم میرے ساتھ پلے کرو گی۔۔؟" نتاش نے ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑی چاکلیٹ اس کی جانب بڑھائی۔ چاکلیٹ دے کر تو اس سے کوئی بھی چیز منوائی جاسکتی تھی۔

زمل نے ابیرہ کی آغوش سے سر نکال کر سامنے والے صوفے پر بیٹھے اپنے باپ کو دیکھا۔۔اسے اپنی بیٹی کے جملے یاد آئے تو مسکراہٹ بلا اختیار ہی اس کے ہونٹوں پر رینگ گئی۔" بابا ہی از سووووو کلیور۔۔۔اس کو لگتا ہے زمل تو بے وقوف ہے میں اسے چاکلیٹ دے کر منا سکتا ہوں۔۔ لیکن بابا وہ نہیں جانتا اگر وہ نتاش حیدر ہے تو میں بھی زمل ضرار ہوں۔۔۔"ابھی کل ہی تو وہ اپنے باپ کو بہت بڑی انفارمیشن دے رہی تھی۔

اس نے ابیرہ کی گود سے نکلتے ہوئے چاکلیٹ تھام لی اور اپنے کھلونوں کی جانب بڑھ گئی۔نتاش کے ہونٹ پھیلے تو وہاں بیٹھے سبھی نفوس کے قہقہے بلند ہوتے چلے گئے۔

"نور۔۔ تمہارا بیٹا بہت بڑا ٹھرکی ہے یار۔۔۔"

"جی نہیں۔۔خوش اخلاق ہے بالکل اپنی ماں کی طرح۔۔"

سبھی ہنستے ہوئے ڈائیننگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئے۔آج کی دعوت رافع اور نورالعین کی طرف سے تھی۔ایک ہفتے میں تین دن تو ان کی آپس کی دعوتوں میں گزر جاتے تھے اور باقی چار دن وہ خود ایک دوسرے کے گھر پہنچ جایا کرتے تھے۔مسائل تو ابھی بھی تھے مگر اب ہر اک کو اس اس شخص کا ساتھ مل چکا تھا جس کی اس نے تمنا کی تھی۔اگر انسان یہ سوچتا ہے کہ ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ہر چیز اپنی جگہ پر لوٹ آئے گی۔۔تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔۔یہ ایک ایسا سیراب ہے جس کے پیچھے وہ اپنا مقصد بھلائے بھاگتا چلا جا رہا ہے۔۔اس جہاں میں چیزیں بہتر تو ہو سکتی ہیں

مگر پرفیکٹ نہیں۔۔سب کچھ ٹھیک ہونے کیلیئے مسلمان کو جنت کی نوید سنائی گئی ہے۔۔اس لئے پرفیکشنزم کو اس جہاں کیلیئے چھوڑ دینا چاہیئے۔۔اور اس جہاں میں کاملیت کی خواہش چھوڑ کر بہتر کی کوشش کرنی چاہیئے۔۔

رافع نے حیدر صاحب کو پاکستان میں رہنے کیلیئے منا لیا تھا۔جس بھوک کی سفاکی نے انسانیت کا قتل کرتے اس کی ماں کو اپنا لقمہ بنا ڈالا تھا اسے مٹانے کیلیئے اس نے کراچی میں ایسے لوگوں کی مدد کا زمہ لے لیا تھا جنہیں بھوک و افلاس نے جرائم کی دنیا میں دھکیل دیا تھا۔دوسری جانب ابیرہ نے اپنے سرکل میں کافی حد تک لوگوں کو اس پر راضی کر لیا تھا کہ وہ اپنے گھر میں کام کرنے والوں کو کچھ گھنٹے اس کے سکول میں بھیج دیا کریں۔۔اک ٹرینڈ سیٹ ہوا تو دیکھا دیکھی بہت سے لوگوں نے اپنے گھر میں کام کرنے والے بچوں کو اس کے سکول میں داخل کروا دیا۔

تلخیوں کو پی لیا تو شب غم بھی گزر گئی۔۔ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے تو خوابوں کو تعبیریں ملتی چلی گئیں۔۔

تیری بے نیازی سے تیری چاہتوں کے حصار تک

شب غم گزار آئے

شب ہجراں سے وصل کی چاندنی تک

ہر روگ مٹا آئے ہر ستم بھلا آئے

انا کا خمار چھوڑ آئے محبتوں کے دے جلا آئے

فقط تیرے اک قول پر یوں چلا آئے کہ زمانے بھر کو اپنا رقیب بنا آئے

عزہ اقبال

Kahanifreak.com

Kahanifreak.com

Kahanifreak.com